

سلسلہ مطبوعات ادارہ ادبیات اردو (۲۸۰)

شعبہ مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن

۱۷۸ ۱۷۸

~~.....~~

حقیقۃ السلاطین قطبشاہی

بیت موافقہ

مرزا نظام الدین احمد

بن عبد اللہ صاعدی شیرازی

(بہ تصحیح و تفسیر)

سید علی اصغر بلاگرامی

سنہ ۱۹۶۱ء

قیمت دس روپے

ملنے کا پتہ

سب رس کتاب گھر - ایوان اردو حیدرآباد - دکن

—: مطبوعہ:—

اسلامک پبلیکیشنز سوسائٹی (رجسٹرڈ)

ترپ بازار، حیدرآباد، دکن (ہندوستان)

## پیش لفظ

یوم محمد قلی قطب شاہ کے سلسلے میں اس کی مجلس انتظامی منعقدہ ۲/ جنوری سنہ ۱۹۶۰ ع میں نواب عنایت جنگ بھادر کی تحریک پر طے پایا کہ ادبیات قطب شاہی کی اشاعت کے لئے ایک مستقل کمیٹی بنا دی جائے جس کے اغراض و مقاصد حسب ذیل ہوں :-

۱۔ دور قطب شاہی سے متعلق کتابیں ، کاغذات ، اور وثائق کسی زبان میں بھی شایع کرنا ۔

۲۔ تاریخ و تمدن دکن سے متعلق ادارہ ادبیات اردو کی طرف سے تقریروں ، نمائشوں اور جلسوں کا انعقاد ، اور ان کی روئداد اور تقروں کو سب رس میں یا مجموعوں کی شکل میں شایع کرنا ۔

۳۔ مجلس انتظامی یوم محمد قلی قطب شاہ کے صدر و معتمد ہی اس مجلس کے صدر و معتمد رہیں گے ۔

۴۔ اس کی مجلس انتظامی فی الحال حسب ذیل ارکان پر مشتمل ہوگی اور اس میں حسب ضرورت اضافہ کیا جاسکے گا ۔

۱۔ نواب زین یار جنگ بھادر ۲۔ نواب عنایت جنگ بھادر  
۳۔ مولانا سید علی اصغر ۴۔ پروفیسر مجید صدیقی صاحب  
بلگرامی صاحب

۵۔ مولوی نصیر الدین ہاشمی ۶۔ آقائی مصمص شیرازی  
صاحب

۷۔ آقائی حسین ضابط ۸۔ مولوی سراج الدین علی خان

۹۔ ڈاکٹر مہندر راج سکسینہ ۱۰۔ ڈاکٹر محی الدین قادری  
صاحب  
(زور)

ادارہ ادبیات اردو کی مجلس انتظامی منعقدہ ۷ / فروری سنہ ۱۹۶۰ ع  
 میں ادارہ کے تحت اس مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن کے قیام اور اس کے  
 کاموں کے آغاز کی اجازت دی گئی، جس کے بعد سے اس مجلس کے کاموں کا  
 آغاز کیا گیا، اور حسب ذیل اصحاب سے خواہش کی گئی کہ وہ عہد  
 قطب شاہی سے متعلق مختلف موضوعوں پر تحقیقی اور معلوماتی مضامین  
 مرتب کریں۔

۱۔ ڈاکٹر وینکٹ اودھانی، ریڈر شعبہ تلگو عثمانیہ یونیورسٹی ...  
 قطب شاہوں کی تلگو خدمات۔

۲۔ مولوی سید دلدار حسین صاحب چیف انجینیر ... گولکنڈے کی عظمت

۳۔ جناب محمد ابراہیم صاحب انجینیر ... قطب شاہوں کی آب رسانی

۴۔ جناب شاد منظور عالم صاحب ... مسولی پٹم قطب شاہی بندرگاہ

خوشی کی بات ہے کہ یہ سب مضمون تیار کئے گئے۔ اور اب تک

ادارے کے انگریزی اور تلگو سوغات میں شایع بھی ہو چکے ہیں۔

اسی سلسلے میں مولانا سید علی اصغر بلگرامی سے خواہش کی گئی

کہ حدیقہ السلاطین، کو دوبارہ مرتب کر کے عنایت کریں، تا کہ ادارے

کی طرف سے اس کے دونوں حصے یک جا شایع ہو سکیں۔

خوشی کی بات کہ آقائی حسین ضابط نے وعدہ فرمایا کہ اس

کتاب کے نسخے حیدرآباد و ایران میں فروخت کرنے کا انتظام کریں گے،

اور طمانیت دلائی کہ سو نسخوں کی قیمت وہ پیشگی ادا فرمائیں گے۔

اس بارے میں ادارے نے حکومت ہند کو بھی متوجہ کیا کہ

اس قدیم تاریخ کی طباعت میں ادارے کا ہاتھ بٹائے چنانچہ بہ کاروائی

ابھی جاری ہے۔

یہ کتاب ابھی چھپ رہی تھی کہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء میں اس کے مرتب مولانا سید علی اصغر بلگرامی وفات پا گئے۔ چونکہ وہی اس کے پروفون کی تصحیح کر رہے تھے اور مطبع کے کام کی نگرانی بھی فرماتے تھے اس لئے اس کی طباعت کا کام رک جانے کا اندیشہ تھا۔ نواب عنایت جنگ بھادر نے جو ادارے اور خاص کر مجلس اشاعت تاریخ و تمدن دکن، کی روح روان ہین از راہ عنایت زحمت اٹھا کر اس کتاب کو اشاعت کی منزل تک پہنچایا۔ جس کے لئے ادارہ اور اہل علم ان کے شکر گزار رہیں گے۔

سید محی الدین قادری زور  
معتد عمومی ادارہ ادبیات اردو

سری نگر (کشمیر)  
۲۰۔ نومبر سنہ ۱۹۶۱ء



سید علی اصغر بلگرامی  
مرتب حد یقتم السلاطین

## فہرست مضامین

صفحہ	نمبر شمار
۵-۱	۱ - مقدمہ
۱	۲ - مقدمۃ الكتاب
۵	۳ - ذکر ولادت شاہزادہ عبداللہ میرزا
	۴ - ذکر تعین نمودن مربی ولہ بختہ شاہزادہ عالم آرا و از جملہ سادات و فضلا و اقوام و اقربا ہا میر قطب الدین نعمت اللہ را اختیار نمودند و او را باین خدمت کرامی از سیر اعظما سے سرپر سلطنت ممتاز فرمودند
	۵ - بیان تعین نمودن معلم بجهت شاہزادہ زمین و زمان و خواندن قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین
۱۱	سید المرسلین
	۶ - ذکر خوابی کہ شاہزادہ عالمیاں در بعضے از شہور سنہ دو ازدم دیدہ اند و بیان واقعہ کہ در عالم منام مشاہدہ فرمودہ اند
۱۳	۷ - بیان طلب نمودن پادشاہ سلیمان مرتبت شاہزادہ یوسف طلعت را بدولت خانہ گیتی نشانہ و اتفاق ملاقات شاہزادہ بر اورنگ شہر یاری و قران شمس در برج شرف و کامگاری
۱۶	۸ - ذکر رحلت پادشاہ زمان و خسرو دوران از دار بی اعتبار دنیا و ازین عبرت سراے پر رنج و عناد و عروج نمودن

- ۱۹ - ۹ - مقاله الكتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اعنی شهر یار مکرم بافر فریدون و شوکت جم از مطلع اورنگ خلافت بر آمدن و بر چهار بالش قدرت و عظمت و حشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت و تصدفت و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن
- ۲۷ - ۱۰ - ذکر قضایای بوجت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلی که مشتمل است بر آمد حجاب تالیشان از جانب سلاطین با تمکین دکن و هندستان
- ۳۱ - ۱۱ - ذکر تعیین کردن پیشوا و میر جمله که دو رکن اعظم سلطنت اند و مقرر داشتن بعضی از مناصب سنده درین سال به نسبت سابق
- ۳۳ - ۱۲ - ذکر قضا یابی سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذراندن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن
- ۳۶ - ۱۳ - تعریف جشن و توصیف مینبانی سالگرد اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت که مستمعان از استماع آن بشاشت عهدشباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند
- ۴۰ - ۱۴ - ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سید الشهداء علیه



التحية والتنادر ايام غم ايجام عاشورا و بيان رسوم و قانون  
این عزائے پر رنج و غنا کہ مخصوص سلسلہ علیہ رفیعہ  
قطب شاہیہ است

۴۸

۱۵ - ذکر آئین بندی و سور جشن مولود برگزیده حضرت معبود  
و شفیع یوم موعود علیہ الصلوٰۃ من الملک الودود کہ چند  
سال متروک بود و در زمان سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان  
یوسف طلعت صورت تجدید پذیرفت

۵۸

۱۶ - بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس  
ہمایون اعلیٰ کہ مطابق ہزار و سی و ہفت ہجریست و  
ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوہ طور و در

۶۸

آن مقام و افر سرور آراستن بزم عشرت و سور  
۱۷ - ذکر استعفاء کردن قاسم بیگ ترکان از منصب کوتوالی و طلب  
نمودن منصور خان میر جملہ ملا محمد تقی حوالہ دار بندر  
میچلی پتن را جہت تفویض نمودن منصب کوتوالی  
و بعنایت خسروی بہ حسن بیگ نایب کوتوال این منصب

۷۱

عالی مفوض گردیدن  
۱۸ - بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زادہ اُجین از خدمت پادشاہ  
تیموری نژاد شاہ خرم بسجابت پایہ سریر خاقان یوسف

۷۳

جمال سکندر اقبال  
۱۹ - ذکر سوانح اقبال سال چہارم جلوس خاقان یوسف جمال  
کہ مطابق سنہ ہزار و سی و ہشت ہجریست از انجملہ  
ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جملہ گردیدن

۷۵

- ۲۰ - ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه و از منصب پیشروانی و بہ نواب علای ذہابی شیخ محمد تفریح فرودون و منصب و سیری را بجناب ملا اویس مرحمت نمودن ۷۸
- ۲۱ - ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت را برفاقت محمد قلی بیگ و ولد قاسم بیگ پرن بخدمت فرمانرواے ممالک ایران شاد عباس صفوی موسوی ۸۰
- ۲۲ - ذکر قضائے متصرفہ کہ در تمام این سال میمنت مآل بخیر ظہور پیوستہ است ۸۵
- ۲۳ - ذکر قضائے سال پنجم جلوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق ہزار و سی و نہ ہجریست و بناے قصر فلک رفت و باغ جنت صفت کہ بر فراز قضائے آن عمارت واقع شدہ ۸۷
- ۲۴ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فصل بر شکال این سال فرخی مآل ۸۹
- ۲۵ - از جملہ سوانح این سال میمنت مآل آنست ۹۰
- ۲۶ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس ہمایون کہ مطابق ہزار و چہل ہجریست و یوسف شاد الخطاب بوفان خان را برفاقت شیخ محی الدین برہان پور بخدمت عالی حضرت شاد خرم فرستادن ۹۲
- ۲۷ - ذکر آمدن باقر خان صاحب صوبہ بنگالہ بجناب ولایت کسیمکوت و محار بہ نمودن سپہ سالار و امرائے آن مملکت با از ویان بعضے از قضایا کہ درین ضمن وقوع یافتہ ۹۳

- ۲۸ - ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجہ افضل ترکہ را  
از مرتضیٰ نگر و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رفتن  
خواجہ با عظمت تمام بولایت کسیمکوت و برگشتن  
باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن  
۹۶
- ۲۹ - ذکر غلا و قحطی کہ در سنہ اربعین و الف ہجری واقع شد  
و از شدت جوع خلق نامعدود تلف گردیدن و خلایق  
شہر بصحرا بجهت نماز استسقاء رفتن  
۹۸
- ۳۰ - ذکر طلوع کوکب قرمّثال از مطلع آسمان خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال  
۱۰۱
- ۳۱ - ذکر وفات مملکت مداری شریف الملک سرخیل شامی  
و خاقان سکندر شان منصب سرخیل را بمیرزا حمزہ  
اسر آبادی تفویض فرمودن و او چند ماہے باین  
امر جلیل سر فراز بودن  
۱۰۲
- ۳۲ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ہفتم جلوس ہمایون کہ  
مطابق ہزار و چہل و یک ہجریست و بیان مجملی از  
احوال نظام شاہ کہ بقدرے نسبتے بآمدن مرہری  
برہمن سپہ سالار عادل شاہ بسرحد قلعہ کولاس دارد  
و شرح بعض قضایاے منسوب بآن  
۱۰۵
- ۳۳ - ذکر نامزد نمودن سرداران رفیع الشان را بجهت دفع  
سپہ سالار عادل شاہ و مرہری ارزوے ملائمت برادر  
خود را بہ پایۂ سریر سلطنت فرستادن و منازعہ بمصلحت  
مبدل شدن  
۱۰۹

- ۳۴ - بیان آمدن سیلاب دریا مثل در اول فصل برشکال ابن سال  
۱۱۲ خرمی مال
- ۳۵ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمیرزا  
۱۱۳ روز بہان صفائانی بامداد نواب علامی پیشواہ الہامی
- ۳۶ - ذکر آمدن ریتوجی کاتبہ مرہتہ بدرگاہ گیتی پناہ و پسر  
و برادر زادہ اش باعلی مرتبہ وزارت سرفراز شدن  
۱۱۴
- ۳۷ - ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حوالہ داری خاصہ خیل  
بتاسم بیگ کہ بحوالہ نصیر الملک بود و دنیاے معین  
الملک کی از آدم خان گرفتہ بہ نصیر الملک مرحمت نمودن  
و وقع فوت خواجہ انشل ترکہ و دنیاے او را بجناب  
۱۱۶ یولچی بیگ حوالہ فودودن
- ۳۸ - ذکر نامزد نمودن علی حضرت شادجہان آصف خان را با  
امراء پنج ہزاری بر سر عادل شاہ و تسخیر مملکت  
بیجاپور و بیان فرستادن شاہ علی بیگ را بہ پایہ سریر  
خاقان سکندر شان برفاقت و فاخان مذکور و رفتن  
حضرت شاہ جہان بکوچ متواتر از بردہانپور بجناب  
۱۱۷ آگرہ و لاہور
- ۳۹ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال  
بجناب حیات آباد و در آن خطہ دلکشاہ بتعمہ بہشت آسا  
بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سماع بچہمت خاص  
و عام عالمیان گستران و ختنہ محاسن اشرف نمودن  
۱۲۲
- ۴۰ - بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار

و آسایش خلائق در خلال رافت و عاطقت خاقان  
سکندر اقتدار و ذکر شمشہ از سخنان گوہر نثار سلطان  
یوسف عذار

۱۲۸

۴۱ - ذکر قضاے میمنت و بجهت اقتضائے سال ہشتم جلوس  
ہمایون اعلیٰ کہ مطابق اثنے و اربعین و الف ہجریست  
و تفویض نمودن منصب رفیع سرخیلی بجناب میر  
فصیح الدین محمد تفرشی

۱۳۰

۴۲ - ذکر خواستگاری نمودن علی حضرت عادل شاہ صبیہ محترمه  
خاقان جنت بارگاہ سلطان محمد قطب شاہ را نور مرقدہ  
و بیان ارسال پالہ کی زر نگار جواہر نثار ماہ آسمان  
عصمت و اختر شب تاب برج عنق بجناب بیجاپور  
و آراستن بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور

۱۳۳

۴۳ - بعضے از قضایاے متفرقہ این سنہ مذکورہ و بیان تغیر  
و تبدل بعضے از مناصب کہ درین سال وقوع پذیرفتہ

۱۴۴

۴۴ - ذکر قضایاے عشرت و خرمی افزائے سال میمنت مآل نہم  
جلوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ ثلث و اربعین و الف  
ہجریست

۱۴۶

۴۵ - بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی  
فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجناب  
شیخ محمد طاہر و روز شرف آفتاب

۱۴۸

۴۶ - ذکر قضایاے سال میمنت و خرمی مآل دہم جلوس سعادت  
مانوس ہمایون اعلیٰ کہ مطابق سنہ اربع و اربعین و الف  
ہجریست

۱۵۲

- ۴۷ - ذکر گرفتن مہابت خان قلعہ دولت آباد را و فتح خان و پسر  
نظام شاہ را بقول از قلعہ بیرون آوردن و مہابت خان  
سفر آخرت نمودن ۱۵۳
- ۴۸ - ذکر آمدن ایلچی پادشاہ نالک ایران شاہ صفی بہادر خان  
بانتفاقی خیرات خان حاجب این دولت خانہ گیتی نشانہ  
و بشرف ملاقات مشرف شدن ۱۵۶
- ۴۹ - دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدہم جلوس ہمایون  
اعلی کہ موافق سنہ ہزار و چہل و پنج ہجریست ۱۵۸
- ۵۰ - ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفعہ دیگر  
بنواب علامی فتہامی شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن  
منصب سرخیلی بہ سید عبد اللہ خان مازندرانی ۱۶۴
- ۵۱ - ذکر آمدن عالی حضرت شاہ جہان بجانب دولت آباد و فرستادن  
حاجب بخدمت قطب فلک جاہ و جلال و بیان سوانح  
دیگر کہ درین ایام و وقوع یافتہ ۱۶۸
- ۵۲ - ذکر قضائے دولت و اقبال سال میمنت مآل دواز دہم جلوس  
سعادت مانوس ہمایون کہ مطابق سنہ ست و اربعین  
و الف ہجریست ۱۷۵
- ۵۳ - ذکر سواری اعلی حضرت خاقان یوسف جہال و چراغان  
موذن دور حوض دریای متال ۱۸۰
- ۵۴ - ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابہ محل دیلیرم و سیر  
سواحل رود خانہ کشنا و گشت آئمقامات خرم شیدہ بارم ۱۸۳
- ۵۵ - ذکر قضایاے متفرقہ کہ تا آخر این سال بجز ظہور رسیدہ ۱۸۷

- ۵۶ - ذکر سوانح سال میمنت اثر سیزدهم جلوس سعادت و غری  
 ثم اعلیٰ حضرت خاقان سکندر حشرکہ مطابق سنہ سبع  
 و اربعین و الف ہجریست از ایچملہ تفویض نمودن  
 منصب جلیل القدر سر خلیٰ بمیر محمد سعید اردستانی ۱۹۰
- ۵۷ - ذکر آمدن اعظم الوزرا یولچی بیگ از ولایت مرتضیٰ نگر ۱۹۲
- ۵۸ - ذکر بعضے از وقایع متفرقہ ۱۹۳
- ۵۹ - ذکر فرستادن اعلیٰ حضرت شاہجہان میر حفظ اللہ را بحجابت  
 بخدمت خاقان سکندر شان ۱۹۷
- ۶۰ - ذکر شہدے از خصایل حمیدہ و افعال پسندیدہ خاقان یوسف  
 جمال سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتے کہ آن شہر  
 یار نسبت بہ برادران اعز ارجمند بظہور میر ساند ۱۹۸
- ۶۱ - ذکر شہدے از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت  
 بسایر خواص و عوام طبقات انام و بذل جہد و رعایت  
 صلہ رحم و شفقت بحال افوام و اقربائے نیکو فرجام ۳۰۲
- ۶۲ - ذکر بعضے از فضیلا و اعیان دار السلطنہ کہ در سنہ مذکورہ  
 بعالم بقاروان گریدہ اند ۲۱۰
- ۶۳ - ذکر قضایاے میمنت مآل سال چہاردهم جلوس سعادت  
 مانوس خاقان سکندر شان کہ موافق سنہ ثمان و اربعین  
 و الف ہجریست ۲۱۵
- ۶۴ - ذکر آمدن حاجب شاہزادہ اعظم ارننگ زیب بدار السلطنہ ۲۲۰
- ۶۵ - ذکر نامزد نمودن یولچی بیگ بقلعہ کولاس ۲۲۰
- ۶۶ - ذکر مفضوب شدن ملا اویس منشی ۲۲۱

- ۶۷ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت نمودن حجاب این دولت خانہ از خدمت شامزادہ اورنگ زیب شاد زادہ ہندستان شاد جہان
- ۲۲۲
- ۶۸ - از سوانح این سال است
- ۲۲۳
- ۶۹ - از جملہ وقایع این سال است ( ایضا )
- ۲۴۴
- ۷۰ - ذکر تثنائے سال میمنت مآل یازدہم جلوس کہ مطابق سنہ تسع و اربعین و الف ہجریست
- ۲۲۵
- ۷۱ - ذکر بعضے از قضایاے متفرقہ این سال
- ۲۲۷
- ۷۲ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان بطرف مشرق زمین تا کفار بحر عمان
- ۲۲۹
- ۷۳ - ذکر تعیین نمودن بعضے از امرا و معتمدان را در دارالسلطنتہ و بیان ترکی کہ در حال نزول و ارتحال مقرر شدہ و رفتن بحیات آباد جنت نہاد
- ۲۳۳
- ۷۴ - ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بحر عمان و بندر مچلی پتن و از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنتہ
- ۲۳۸
- ۷۵ - بیان رسوخ پادشاہ سکندر جہاہ در امور دینداری و ذکر شہ از حسن اطوار شہر یاری
- ۲۵۷
- ۷۶ - ذکر بعضے از سوانح
- ۲۵۹
- ۷۷ - ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل شانزدہم جلوس فرخندہ ذال اعلیٰ حضرت خاقان سکندر فعال کہ مطابق سنہ خمسین و الف ہجریست
- ۲۶۰



- ۷۸ - ذکر اعمال ملا اویس عاقبت نامحمود و سزایاقتن آن مردود  
۲۶۱
- ۷۹ - ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنۃ  
و رخصت دادن حاجب ایران و فرستادن بحجاب لقمان  
الزمانی حکیم الملک را بخدمت بادشاہ ایران  
۲۶۸
- ۸۰ - صفات چراغان آتشبازی کہ باہتمام بندگان اشرف در شب  
برات سر انجام یافته و ذکر بعضے از عمارات دولتخانہ  
عالیہ مبارکہ بالمیامن و السرور  
۲۷۳
- ۸۱ - ذکر سواری اعلیٰ حضرت خاقان سکندر صفات بہ بعضے  
از قلاع و ولایات  
۲۸۲
- ۸۲ - سانچہ دیگر اینست کہ  
۲۸۷
- ۸۳ - ذکر قضایاے سال عیسیت مآل ہندم جلوس و سعادت  
مانوس خاتن سکندر شان کہ مطابق سنہ احدی و خمسین  
و الف ہجریست  
۲۸۹
- ۸۴ - ذکر سوانح سال خرمی مآل، ہجدم جلوس خاقان سکندر  
اقبال کہ مطابق سنہ، ثنی و خمسین و الف ہجریست و بیان  
فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات کہ درین سال بہ یمن  
اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شدہ  
۲۹۵
- ۸۵ - ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر نشان  
از حضور پرنور بجانب ملک کرناٹک  
۳۰۰
- ۸۶ - بیان داخل شدن عساکر اقبال بملک کرناٹک  
۳۰۱
- ۸۷ - ذکر غزوات و فتوحات کہ عساکر اسلام را از میامن اقبال  
خاقان سکندر صفات بعد از فصل برشکال در ممالک  
کرناٹک روئے داد  
۳۰۶

- ۳۱۱ - ذکر و ذایع متنوعہ و سوانح متفرقہ این سنہ
- ۳۱۳ - از جملہ سوانح این سنہ اینست
- ۹۰ - ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدہم جلوس ہمایون اعلیٰ کہ
- ۳۱۴ موانق ثلاث و خمین و الف ہجریست
- ۴۱۷ - ذکر سوانح متفرقہ این سنہ
- ۹۲ - ایضا
- ۹۳ - از وقایع آن کہ
- ۳۱۹ - فہرست سلاطین قطب شاہیہ
- ۹۵ - فہرست تصاویر
- ۱ - علامہ سید علی اصغر بلگرامی مرتب حدیثہ
- ۲ - ملا نظام الدین احمد مولف حدیثہ
- ۳ - سلطان قلی قطب شاہ اول
- ۴ - سلطان ابراہیم قلی قطب شاہ
- ۵ - سلطان محمد قلی قطب شاہ
- ۶ - سلطان محمد قطب شاہ
- ۷ - سلطان عبد اللہ قطب شاہ
- ۸ - میر محمد مومن امیر آبادی
- ۹ - عاشور خانہ پاد شاہی
- ۱۰ - مرزا محمد امین میر جملہ
- ۱۱ - علامہ شیخ محمد ابن خاتون
- ۱۲ - خیرات خان
- ۱۳ - قلمہ گولکنڈہ
- ۱۴ - ملا غواصی
- ۲۷۳ - چار منیار



## مقدمه

علم تاریخ يك آئینه عالم آرائی است که دیده بصیرت و تدبیر به  
تجول در صحایف او چنان وقایع و حوادث ماضی را مشاهده و معاینه  
می کند که گویا دیده بصیرت از حس بصر اقوی و اجلی می باشد و آن  
آئینه عالم آراء چنان وقایع پیشین را در جلو ناظرین بجلوه می آرد که  
گویا بحواس خمسہ بلکه عشرہ محسوس و بدیہی الإدراک می شود .

فن تاریخ آئینه صورت نمائے گذشتگان است و در هر زمان  
در میان بنی نوع انسان فتنے گرامی و معزز بوده و دانشمندان هر قوم  
آن علم را بسیار محترم می شمردند و الحق سزاوار هر احترام نیز هست  
زیرا که هیچ طبیعتی را گمان نداریم که از شنیدن وقایع زمان پیش  
و از استماع و ادراک وضع و زندگانی و اخلاق و آداب گذشتگان  
ملال آرد بلکه بالعکس از استماع حادثات کدورت انگیز ملال می  
گیرد بحدی که گویا خود را در آن وقت حاضری بیند و در آن مسرت  
کدورت سهیم و شریک می باشد و افسوس است که علم شریف که دارای  
مقام بلند مخصوصه بوده بدست پاره نا اهلان منفعت جوئے افتاده آزا  
نیز آلت اغراض و اسباب پیش رفت مقاصد خود قرار دادند و رعایت مقام  
بلند آن را زکردند تا اینکه رفته رفته پایه شاعری رسیده و شرف مخصوص  
آن تاییک درجه زایل شد و لے بسبب آن شرافت نامتناهی نام آن علم گرامی  
هنوز باقی است - غرض از بسط این مقالات انتقاد نیست بلکه مقصود  
این بود که سخنے چند در شرافت این علم مقدس گفته شود تا بمدارج

عبرت و بصیرت مطالعه کنندگان بیفزاید چون در علم موضوعی دارد  
لذا مختصری بعنوان مقدمه در موضوع در اینجا گفته می شود .

تاریخ وقایع و سوانح گذشته را که در زمانهای پیشین  
در میان اقوام و ملل روی زمین اتفاق افتاده ثبت و ضبط نموده به  
آیندگان رسانیده مکشوف میدارد و از اخلاق و عادات گذشتگان  
آیندگان را آگاه و مطلع میازد تا اینکه محاسن اخلاق پیشینان را  
سرمشق گیریم و از زمام اطوار آنان عبرت و دوری جوئیم و کوشش  
نمائیم که از خودمان آثار پسندیده باخلاف واگذاریم چه تاریخ سرگذشت  
اسلاف را باخلاف نقل میکند و تامل در تاریخ و سیر از روی وقت  
صیقل آئینه ضمیر است که صفای آن در مراتب هوش و ادراک شخص  
می افزاید و عبرت و تجربت آن از دیاد میگرد و بسبب آن در میان اقران  
محترم می گردد و منبع تاریخ بهترین منابعی است برای اخذ اطلاعات  
و تحصیل معلومات اگرچه آثار می که از این منبع بدست می افتد باز بکلی  
از حشو و مبالغه حتی دروغ خالی نیست و باوجود این منافع جلیله آن  
را انکار نمی توان کرد - آنچه گزشت تکلم در فن تاریخ بود الحال کلمه  
چند در وظیفه مورخ یعنی نگارنده تاریخ نیز بنگارش میرود .

شخص تاریخ نگار برای توشیح نمودن اطلاعات خود که زبان  
اعتراض نکته چندان از آثار او کوتاه گردد باید در تدقیق مطالب  
و غور رسی در منابع خیلے دقت و زحمت بکار برد در تفریق بین سقیم  
و صحیح روایات موشگافی کند تا اینکه مجموعه خود را بحلیه اعتبار و وثوق  
جلوه ناظرین نماید و از سهام اعتراضات رهائی یابد - تکلیف در شخص

مورخ آنست که کمال غور رسی و دقت در تتبع روایتهای کند و سخن از روی اطلاعات صحیحہ گوید و در تاریخ نگاری غرض شخصی و خصومت نفسی و کورنش و زمانہ سازی را کنار گذارد و قلم خود را پاک نگاه دارد یعنی مردہ بیگانه را بدوزخ نفرستد و بہشت را مخصوص مردہ گان دوستان خود قرار نهد و غالب را مغلوب و مغلوب را غالب یاد نکند تعصب در ہر مورد از ہر شخص خوب نیست خاصہً از شخص مورخ در مورد تاریخ کہ باید آنوقت تعصب را کنار گذارده مطلب را علیٰ حسب الحقیقہ نگارد تا اینکه تکلیف جلیلی کہ در ذمہ و عہدہ دارد بدرستی و صداقت ادا کردہ باشد :-

بعضے از علوم متداولہ را نیز رابطہ کلی بعلم تاریخ است کہ دانستن آنها در اطلاعات مورخ می افزاید و از انبملہ علم جغرافی است و همچنان است علم انسان و انساب البشر و نیز علم تقویم کہ زمان و حساب را بنمایا دو نشان میدہد خیالی معاونت و یاری با علم شریف تاریخ دارد مثلاً بواسطہ علم تقویم یکے از وقایع مهمہ تاریخی را اساس قرار دادہ سایر وقایع را بدان اضافہ میکنند مثلاً میگویند چندین سال بعد از ہبوط حضرت آدم یا اینکہ قبل از میلاد و این وقایع را کہ اساس اتخاذ نمودہ اند راس تاریخ نام دادہ اند - امروز ہر ملتے نسبت بخود رأس تاریخی دارد مثلاً یہود خلقت عالم را برای خود شان رأس تاریخ قرار دادہ اند و عیسویان میلاد حضرت مسیح را و اسلامیان ہجرت حضرت رسالتآب صلعم را رأس تاریخ خود شان معین نمودہ اند .

اما علم تاریخ از چگونگی آفرینش این ساحت عنبراء چیزے بر ما معلوم نمی تواند بکند یعنی علم تاریخ را بدان احاطہ نیست ولی

بر حسب دیانت پاک اسلام بشنوریکه قرآن کریم بدان ناطق است بیک امر  
 جلیل خداوندی رنگ هستی گرفته مسکن آدمیان شده است اما تاریخ  
 خلقت درست معلوم نیست که کبی روست دادده و لهذا تاریخ موسویان  
 در این باب قرین اعتبار تواند بود چه امروز خیلے دلایل واضحه  
 در میان است که باندک تاملے در آنها معلوم میشود که این دنیا  
 و خلقت بے کهنه و قدیمتر از آنست که آنها حساب گرفته اند و در  
 اینکه دنیا خیلے کهنه است و ادراک ما را بدان احاطه نیست  
 حرفے نمی رود ولے دور نیست که آفرینش آدمیان مدتہائے مدید  
 بعد از آن باشد چنانچه آیتہ شریفه "إني جاعلٌ في الأرض خليفة" دلالت  
 بر این دارد و ظاهر است از این آیه که وجود زمین اسبق است از  
 وجود بشر و چون ارادہ اہیہ جَلَّتْ عظمتہ تعلق بايجاد خلیفہ روست  
 زمین گرفت آدم ابو البشر را بعنوان خلیفہ خالق نمود و حوا را نیز  
 بسبب موافقت آنحضرت بیا فرید و هر دو را در بهشت جاعلا فرمود  
 تا آنکه بسبب ترك اولے فرمان هبوط بارض از مصدر ربوبیت صادر  
 شد و بزمین فرود آمدند و در روست زمین ذریت آن حضرت متکثر  
 شد چنانکه میگویند در حیوة خود حضرت آدم مقدار دُرّیش بچهل  
 هزار رسید و این خاکدان از آنوقت مسکن آدمیان گردید .

من ملك بودم و فردوس برین جایم بود

آدم آورد در این دیر خراب آبادم

تا اینکه قایل بسبب هم چشمی و حسادت هایل را که اعز اولاد  
 آن حضرت بود شهید نمود و اولین خونے که در میان اولاد آدم بناحق  
 ریخته شد خون آن پیغمبر زاده است و حضرت آدم ذر آن سوگواری

مرثیه بیان فرموده تأثرات قلبیه خود را در فقدان آن فرزند دلبد چنین اظهار نمود .

فوا آسفی علی هایل ربی قلیلاً قد تَضَمَّنَهُ الضریح

من هرچه از توصیف علم تاریخ بنویسم و هرچه در این مقام سخن پردازی نمایم باز هم شمه از این خلدبرین و قطره از این بحر مَواج بیان نکرده ام چون غرض مهمی در اطناب در این موضوع نمی بینم و لهذا میخوام این کلمه بذکر یک نکته دیگر ختم نمایم .

بدیهی است که عالم کون و فساد بحسب المشاهده و الوجدان متغیر و متجدد می باشد یعنی چیزی از موجودات کونیّه علی حاله واحده و طریقه مستمره باقی نبوده و نخواهد بود و هر موجودی و عدمی و هر بقای و فنا است و لکن علم تاریخ در این مقام خدمت بزرگی که شکر آن نتوان کرد بعالم بشر رسانیده و آن چنین است که متکفل یک نوع از بقاء و دوام شده است که اگر اعیان حوادث منصرم<sup>۱</sup> و نابود شود نام و نشان آنها در صفحات با سعادت علم تاریخ مؤید و مشید میماند و چنان میماند که گویا اصل اعیان و حوادث مانده و عند المطالعه چنان بنظر آید که گویا بعد از عدم موجود و بعد از انصرام متجدد می شود پس بکمال وضوح میتوانم که علم تاریخ را چنان معرفی نمایم .

علم تاریخ آئینه عالم آراء است و متکفل حفاظت اعیان حوادث از انعدام و فنا است پس حوادث قرون ماضیه و عصور خالیه و اقوام و امم بائده<sup>۲</sup> و ممالک سابقه و سلاطین گذشته و حالات لیل و نهار و تراجم مشاهیر اقطار و امصار و سیرت تاجداران نامدار و امرای

(۱) یعنی اتهام ۱۲ (۲) گذشته

و الاثبات و علامات ابرار و مؤلفین اخبار و وقایع عجیبه و حوادث غریبه که متعلق بزمان ماضی باشند، در بطن تاریخ حتی الآن موجود و حاضر عند الناظر می باشد و کفی بهذا نفراً للتاریخ - اول ملت قدیمه که ذوق ضبط تاریخ یافته تاریخ خود و ملل متمدنه معاصر خود را ضبط نموده یونان است الحال بتوصیف کتاب مستطاب پردازیم .

این کتاب که الآن تقدیم و تعریف بخدمت ناظرین محترمین می شود نامش حدیقه السلاطین قطب شاهی شیرازی است و مؤلف او یکی از اجلته علماء و ادبای عصر سلطان عبدالله قطبشاه می باشد و نام مؤلف میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است - هر کتابی را که میخواهیم بشناسیم اول باید که چهار نقطه را محل نظر گذاریم و بسبب شناختن این چهار نقطه اساسی معرفت کامل بخود آن کتاب و اهمیت خواهد شد و آن چهار نقطه از این قرار است اول موضوع کتاب درم مؤلف سویم عصر تالیف کتاب چهارم طرز تالیف کتاب پس الحال در هر یکی از این چهار مناسبت مقام تکلم مینمایم - از جمله خانواده سلطنت شعار که متصل یک قرن و نیم در مملکت دکن هندستان بالوراته ابا عن جد که از سال (۵۹۲۳) تا (۵۱۰۹۸) سلطنت کردند عایله جلیل قطب شاهیه است که آثار خالده آن ملوک اماجد بر صفحات دهر تا کنون باقیست و این کتاب مستطاب دارای ترجمه و شرح سوانح بادشاه هفتم این سلسله ذکیه سلطان عبدالله قطب شاه (المتوفی سنه ۱۰۸۳ هـ) می باشد از سال تولد آن شهویار (۵۱۰۲۳) تا سال نوزدهم جلوس (۵۱۰۵۳) و موضوع این کتاب علم آثار تاریخ است البته هر چه فضیلت و لیاقت مؤلف زیاد تر باشد تالیف او مفید تر و دارای مطالب عالییه و افکار ثاقبه خواهد بود مؤلف



این کتاب یکے از ادبای ایران زمین است که از وطن خود بطرف دکن هجرت نموده از کثرت لیاقت و استعداد مقرب بارگاہ خلائق پناه قطب شاهی گردید و شاهد بر فضیلت او این مقدار بس است که عضو حوزهٔ علمیه نواب علامه الزمان الشیخ محمد بن خاتون العاملی قدس سره الشریف هم بوده که پیشوائے کل مملکت دکن در عهد سلطان عبد الله قطب شاه بدست تصرف و اقتدار آن عالم نامدار بوده چنانچه از مطاوی این کتاب مستفاد می شود که مؤلف ادیب از علامه معزی علیه هم بسے استفاده کرده از اثر تربیت او موفق بچنین تالیف مفیدے شده است پس مؤلف یکے از ادبای کاملین قرن یازدهم هجری می باشد و نام شریفش میرزا نظام الدین احمد بن عبد الله الصاعدی الشیرازی است .

میز است قرن یازدهم از سایر قرون این است که انتشار علوم و ادب و تالیف و تصنیف در ممالک اسلامیة بحد کمال و اوج رسیده بود و علمای محققین و ادبای معتبرین که هر یکے از اساطین دهر اند در اطراف ممالک اسلامی خواه عندستان خواه ممالک ایران و عرب و ترک منتشر و مبثوث بودند و همه آنها نزد سلاطین و رعایا بدیده اعتبار منظور و بکمال احترام و اعزاز محبور بودند و این تالیف منیف تولید شده این عصر ساطع و این قرن لامع می باشد و البته کتابے که در بهترین قرن تالیف می شود بهترین کتب خواهد بود .

کیفیت و طریقهٔ تالیف و تصنیف محتاج به یک سلیقهٔ کاملے می باشد که نزد هر کسے موجود نیست و مفهوم سلیقه خیر از مفهوم علم و فضل می باشد چه ممکن است که علم باشد اما سلیقه نباشد و هم چنین

بالعکس و اگر عالی و ذائقه منحنه - لایقه را نداشته باشد هر چه در تالیفات خود تحقیق و تدقیق نماید باز هم موارد نقص و خلل در کیفیت تالیف هویدای می باشد پس مقتدر بر تالیف منیف آن شخص می باشد که جامع بین العلم و السلیقه باشد که علم در موضوع تالیف بکار اندازد و سلیقه کامله خود را در کیفیت تالیف مبذول نماید انگاه آن تالیف بد از آمدن در حیات و جود جامع بین صورت و معنی و حاوی دریغ از ماده و هیولی می باشد و مانند حور عینی است که خود را باعلی ترین تجملات آراسته و پیراسته جلوه ناظرین میدهد که بلا اختیار نمره تبارک الله احسن الخالقین تا بافق اعلی بلند می شود - پس آنچه معلوم شد مولف این کتاب مستطاب دارای آن منحنه لطیفه بوده و در کیفیت تالیف و بیان سلیقه معتبره خود را بخرج داده و به نظم و نسق عالی او را مرتب و مزین نموده که در مطالعه کننده از بیحول و سیر در باغ و بوستان این کتاب سیر نمی شود و به طبیعت و لو هر چه نازک باشد ملال و کلاله نمیرسد بمجرد شروع کردن در مطالعه شوق این کتاب در دل مطالع شعله ور می گردد .

مولفاتی که در موضوع تاریخ سلاطین قطب شاهده تالیف شد بسیار است و غالب آنها هنوز خطی و در کتابخانها مصون است و بعضی از مواد اصلیه آنها از قرار ذیل است .

اول تاریخ منظوم هیرالعل المتخلص بخوشدل که منشی حیدرقلی پسر سلطان قلی قطب الملک اول بود احوال قطب شاهده را بنظم در آورده و بتظومه او مشتمل بر چهار مقاله است - مقاله اول در نسب نامه سلاطین قطب شاهده - مقاله دوم در فتوحات سلطان قلی قطب شاه - مقاله سوم مشتمل بر احوال سلطان ابراهیم قطب شاه است - مقاله چهارم احوال

جلوس سلطان محمد قلی قطب شاه را دارا است و نسخه تاریخ منظوم  
خوشدل در کتابخانه ایشیاتک سوسایتی بنگاله موجود است .

دوم تاریخ فرشته تالیف حکیم محمد قاسم فرشته بن غلام علی  
هندو شاه امترآبادی که در این کتاب از زمان قدیم تا سنه ۱۰۱۵ هـ واقعات  
هند مذکور است و در مقاله سوم روضه چهارم شمه از احوال سلاطین  
قطب شاهیه مذکور شده است .

سوم تاریخ سلطان محمد قطب شاه که در سنه ۱۰۲۵ هـ حسب  
فرمایش آن شاه معظم مرتب شد و از دیباچه اش چنین مستفاد می شود  
که مصنف این تاریخ از امر سلطانی بایجاز و اختصار تاریخ آبا و اجداد  
عالی‌مقدار که سابقاً یکے از چاکران این درگاه در ضبط احوال ایشان  
نوشته بود و در بعضی جاها تطویل داشت که آنرا بتاریخ چندان نسبتے  
نبود مامور گشت و این تاریخ بربک مقدمه و چهار مقاله مشتمل است -  
مقدمه در ذکر نسب سلاطین قطب شاهیه - مقاله اول در ذکر سلطان قلی  
قطب شاه مقاله دوم در ذکر جمشید قلی و پسرش سبحان قلی مقاله سوم  
در ذکر سلطان ابراهیم قطب شاه مقاله چهارم در ذکر سلطان محمد قلی  
قطب شاه - خاتمه احوال تخت نشینی سلطان محمد قطب شاه از سنه ۱۰۲۰ هـ تا  
سنه ششم جلوس در این خاتمه ثبت است .

چهارم مآثر قطب شاهی تالیف محمد بن عبداللہ الیشابوری که  
بعنوان تکمیلہ تاریخ سلطان محمد قطب شاه شده و در این کتاب وقایع  
تا زمان وفات سلطان مذکور مندرج است و علاوه بر این ذکر سلاطین  
معاصرین ایران را بوضاحت دارد سنه تا ۱۰۳۸ هـ یعنی تا آخر زمان شاه عباس  
صفوی ثانی .

پنجم حدیقه السلاطین قطب شامی که اسم مامی این کتاب مبحث ما است و مولفش میرزا نظام الدین احمد صاعدی شیرازی است و از تولد سلطان عبدالله قطب شاه تا سال نوزدهم جلوس ۱۰۵۳ یک حصه مهم خوب تاریخ مملکت چهل و یکساله او است .

این عده از تالیف و تصانیف است که در ذکر عاظم سلاطین قطب شامیه نوشته شده است اگر یک نظر با معرفت بر این مولفات و این کتاب موصوف ببند ازیم خواهیم بوضاحت تمام امتیاز این کتاب را بر آن مولفات فهمید زیرا که حدیقه السلاطین مذکور چنانچه گذشت حاوی محاسن صوری و معنوی و میزات مادی و جوهری می باشد و وقایع او شیرین و بیان او شیرین تر و در مقام بیان سوانح و گزارشات چنان فصاحت و بلاغت نظم و نثر را بخرج داده که مرغ روح هر ادیبی و صاحب ذوقی عند المصالحه چنان مست باده بیان و معنی او می گردد که در قفس بدن بلا اختیار چون را مشگران سیمین اندام برقص در می آید .

البته طبیعت بشری و ذوق انسانی از استمرار بر یک چیز واحدی خسته می شود و بتنگ می آید و همیشه طبیعت شوق نیکد و تبجول را دارد اگر در خانه نشیند شوق بوستان را دارد و اگر در بوستان در آید میل سبزه و آب جاری و رود خانه نماید و اگر در لب رود خانه قدم زند و از نسیم علیل و شمال و بی مثال شام خود را تازه و روح را زنده گرداند همانا صید و سواری نماید و بگر دبدن کود و درها در پی بچه آهوی طبیعت خدرا مصرف و مشغول سازد و زمانه نگردد که باز خودش چیز جدیدی در ضمیر او منتدح وبا و متوجه و از عمل خود

باز ماند و این فطریات بشر و جبلیات نوع انسان است و لهذا حکماء گفته اند لکل جدید لذة<sup>۱</sup> از برائے نو بے لذتے است۔ و ہم چنین روح نسبتاً بامورات روحی و معنوی مانند مشغول شدن بمطالعہ کردن یا چیز نوشتن و امثال آن زیرا کہ استمرار بر یک نوع مخصوصی از معلومات روح را خستہ و شکستہ می نماید و شوق را زایل میگرداند پس انسان مجبور است از برائے حفظ نشاط نفس و روح کہ موضوع را بدیگرے مبدل و معین نماید مثلاً اگر ہمیشہ انسان در کتب معقول مطالعہ کند لا جرم روح پژمرده و استدعای تنقل بموضوع دیگرے می نماید پس از برائے تفریح روح ناچار باید از معقول به منقول و اثر بنظم و از این باب بآن باب و از این فصل بآن فصل منتقل و متجول شد و هر آئینہ کتابے را مطالعہ نمائیم کہ مشتمل بر یک مطلب و یک اسلوب از اول تا آخر باشد البتہ می بینیم کہ در طبیعت رخنہ و ذر روح انزجارے پیدا می شود و رغبت و شوق از این کتاب بکتاب دیگرے و ازین مطلب بمطلب اخری خواهد شد .

از جمله میزات عالیہ کتاب حدیقه السلاطین این است کہ روح و طبیعت مطالعہ کننده در فصول و ابواب او خستہ و رفته نمی شود زیرا کہ مؤلف فاضل به بہترین نمطے این کتاب را تالیف نموده کہ در هر فصل مطلب جدیدے و در هر بابے خبر تازه موجود و مسطور است۔ گاہے از ذکر سلاطین نامدار بذکر علمای اختیار منتقل و گاہے از ذکر رزم و رزم آوران و دلاوران صاحب ننگ و نام و جنگهای خونریز ملل و اقوام بذکر رزم و رزم آرائیان محافل انس و نشاط و آنچه در این ضمن موجود است از حوریان سیمین اندازم و مهوشان پری نژاد انسی نام و ولدان مخلدین و مغزین و مطربین منتقل و گاہے از ذکر عمارات شاهی

و قصرهای سلطنتی و بوستانهاست دولتی بذکر سیر و شکار و تیربول افشار  
 و امصار پادشاه عالیقدر منتقل و گاهے از ذکر امرای دولت و بزرگان  
 ملت و ترجمه احوالشان بذکر سفرای دول معاصرین و قناصر سلاطین  
 منتقل و گاهے از ذکر مراسم و مواكب اعیاد ملی و سلطنتی و دینی بذکر  
 محافل و مجالس سوگواری قومی و مذهبی منتقل و گاهے از ذکر قلاع  
 و حصون منیعہ مملکت بذکر لاله زارهای صحرا و چمن و تالاب های  
 خوش منظر و خوشنما منتقل و گاهے از اثر بنظم و گاهے از جملہ  
 و گاهے از مدح و ثنائے خوبان بترسانیدن و آگاهی دادن از مکر بدان  
 منتقل و همه اینها با عبارات بلیغہ موزون و الفاظ فصیحہ شیرین و مجمل  
 کلامیہ عالیہ کہ بزبور سجع و قافیہ محلیے و مطارز است۔ و باید دانست کہ  
 عبارات مسجع و مقفے کار هر کسے نیست چه بسامی شود کہ در سجع  
 و قافیہ تکلف بہم میرسد بحدے کہ طبع از شنیدن آن مزجر و منفعل  
 میگردد و يك فاضل مہرے باید کہ کلام خود را با کمال لذت بگوش  
 نکتہ چینان عالم بوساند و الحمد لله کہ این تالیف منیف دارای این منجہ  
 عالیہ میباشد کہ کلمات مسجع و مقضایے آن دارای يك دنیا حلاوت  
 و طلاوت می باشد کہ توصیف آن نتوان کرد۔ حلوائے تانتانی تا نخوری  
 ندانی۔ تا انسان بنفس خود بمطالعہ این کتاب مشغول نشود نخواهد لذت  
 یانات شیرین این کتاب را فهمید۔ و من ذاق عرف۔

پس معیرات این کتاب را کجحققہ نمی توان بیان نمود مگر آنکہ  
 دارای قلم بلیغے مانند قلم مؤلف این کتاب باشم چه این کتاب را بزبان  
 خودش باید تمجید و توصیف نمود پس شایستین ناظرین بعد از مطالعه  
 معیزات کتاب را بحسب الصورة والمعنی خواهد فهمد۔

موافق اطلاع من از این کتاب چار نسخه خطی دیگر هم هست<sup>۱</sup> در متحف بریطانیائی لندن<sup>۲</sup> در کتابخانه اندیا آفس لندن<sup>۳</sup> در مخزن میکیزی مجتمه ولسن لندن<sup>۴</sup> در اداره آثار قدیمه حیدرآباد دکن - نسخه ای که به طبع می رسد در تصحیح و تنقیح او جهد وافر بعمل آمده و موارد تصحیح را با اکثر نسخ مذکوره مقابله نمودم و بعد از فارغ شدن از تصحیح آن اقدام بر طبع آن کردم حالا نسخه که در دست ما هست خود بسیار مصحح و معتبر است و بحسب اعتبار صحت بر نسخه های دیگر مقدم و مبرز است - موارد مشکوکه الصحت که در نسخه اصل بنظر در آمد در متن کتاب تصحیح نمودم و در مواردی که تصحیح مهم بود علامت گذاشته در پاورقی داده شده هنگامیکه دوست عزیزم نواب عنایت جنگ بهادر به اروپا مسافرت می کردند این نسخه را با نشان داده خواهش کردم که با بعض نسخ لندن مقابله فرمایند حسن اتفاق آنکه نسخ آنجا با این نسخه خیلے کم اختلافات داشته - ما ورای تصحیح و تحشی برای زینت کتاب عدّه از تصاویر مهمه از متحف بریطانیائی و غیره برداشته بمناسبت موقع و مورد درین کتاب نهادم و برای استفاده مطالعه کنندگان فهرست سلاطین قطب شاهیه و اشاریه را در آخر کتاب اضافه نمودم .

سابقاً در سنه ۱۳۵۰ هـ حصه اول حدیقه را اعجالنا چاپ و نشر کرده بودم. حالا از سعی موفور آقاے حسین ضابطه (مالک مدینه هوتل حیدرآباد) خلف مرحوم آقاے حسن هاشم (خیرآباد یزد ایران) و تحت سرپرستی اداره ادبیات اردو حیدرآباد دکن هر دو حصص کتاب را یکجا کرده کاملاً بعد نظر ثانی بزور طبع آراسته منتشر و شایع می گردانم . والله ولی التوفیق .

فرحت کده - اعظم جاهی سرک حیدرآباد (هند) سید علی اصغر بن سید حسن  
 سلخ رمضان المبارک سنه ۱۳۷۹ هـ الحسيني الواسطي الباسگراي



حكيم نظام الدين احمد  
ورلف حد يقيم السلاطين



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة الكتاب

شکر و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفریند  
گار انفس و آفاق را جلالت عظمت و الآئه و عمت عطیاته و نعمائه که خواقین ذوالقدر  
عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان نافذ فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت  
شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال  
خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشان را  
آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهان داری متمکن ساخته  
افراد اصناف عالمیان را مطیع و منقاد اوامر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت  
و نصفت و ماثر سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل  
عالم را ساخته و بسامان (۲) و بمحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان  
گردانید و بخطاب مستطاب : « انا جعلناک خلیفة فی الارض » وجود فایض الجود  
ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت  
و مقر خلافت ساخت و بالقباب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده  
ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پر تو عاطفت بی نهایت ایشان  
مستضعی و نور یاب گردانید .

قطعه

از سایه چتر شهبان شد دهر با امن و امان  
وز بمن عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان  
با طبع شاهان متفق تاثیر اجرام فلک  
با ظل چتر خسروان خورشید گشته تو امان

وصلوات نامعدود و تحیات نامحدود من الله الملك الودود تبار روح برفقوح

(۱) نافذ فرمان (۲) بآمال .

# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## مقدمة الكتاب

شکر و سپاس و ستایش بی قیاس حضرت پادشاه علی الاطلاق و آفریدگار انفس و آفاق را جلالت عظمت و الآئمه و نعمت عطیاته و نعمائه که خواقین ذوالقدر عظیم الشان و سلاطین رفیع المکان ناقد فرمان (۱) را به محض قدرت کامله و رحمت شامله مظهر آثار قهر و جلال و مصدر حسن اخلاق و خصال و مرآت جمال با کمال خود گردانید و بخلعت خلافت و تشریف نیابت قامت با استقامت قابلیت ایشانرا آراسته بر اورنگ سلطنت و شهر یاری و تخت خلافت و جهانداری متمکن ساخته افراد اصناف عالمیان را مطیع و منقاد او امر و نواهی ایشان نمود و بمیان معدلت و نصفیت و آثار سیاست و مهابت ایشان امور جمهور طبقات بنی آدم و مهام کل اهل عالم را ساخته و بسامان (۲) و بحصول مطالب و مآرب فرق امم را مسرور و شادان گردانید و بخطاب مستطاب : « انا جعلناک خلیفه فی الارض » وجود فایض الجود ایشان را مخاطب فرمود و ساحت وسیع الطول و العرض ارض را محل حکومت و مقر خلافت ساخت و بالقباب رفعت انتساب ظل الله فی الارضین ملقب نموده ذرات وجود ممکنات را از انوار عنایت بی غایت و پرتو عاطفت بی نهایت ایشان مستبضی و نور یاب گردانید .

قطعه

از سایه چترشهان شد دهر با امن و امان  
 و زمین عدل خسروان مرفوع شد ظلم از جهان  
 با طبع شاهان متفق تا اثر اجرام فلک  
 باظل چتر خسروان خورشید گشته توامان

وصلوات نامعدود و تحیات نامحدود من الله الملك الودود تبار روح بر فروع

(۱) ناقد فرمان (۲) بآمال .

پر گزیده حضرت معرود و صاحب مقام محمود و خلاصه کل وجود و شفیع یوم  
معرود که بطشیل وجود فایض الجودش عالم و آدم موجود است و طبقات افلاک  
و ما فیها از برائے ذات قدسی صفاتش مخلوق اعنی خاتم الانبیاء والمرسلین متکلم  
بکلام معجز و کمنت نبیا و آدم بین الماء و الطین، مخاطب بمخاطب مقدس اتساب :  
و ما ارسلناک إلا رحمة للعالمین ، خورشید آسمان اصطفی ابو القاسم محمد مصطفی  
که عدلیب جو اهر فشانش ندائے جان فزای : و انا افصح العرب والعجم، بمسامع  
مجامع بلغای بی آدم و بگوش دروش فصیحی اهل عالم رسانید .

یت

کتاب ملت از ابوالش مصحح مثال تصمت از آتش موشح  
و روائج صلوات و سلام و فوائج (۱) تحمیتات مشک آسای عنبر فام تحفه مشهد  
مقدس آن امام طوائف انام افضل الصبح و الال شمس فلک الکرامة و الاجلال  
سلطان خطه امامت و هدایت خادان ممالک و ولایت و کرامت ابن عم مصطفی و أخیه  
النجیبی امام المتسارق و المعارب اسد الله الغالب و مظهر العجائب ابی الحسنین علی  
ابن ابی طالب .

قطعه

شاهباز انت می راز دار لو کشف قاضی دین محمد قاسم دار القرار  
نام او در آسمان شد لاقی الاعلی تیغ او را جوهر لاسیف الاذو الفقار  
و نسایم تسایمات زاکیات که از گلشن رضوان و مر غزار جنان آید هدیه ایمه  
هادیان راد دین و والیان ممالک علم و یقین که در یک ازیشان در درج رسالت و درج  
برج نبوت و قائم مقام صدر آرای انجمن خلافت و امامت اندباد .

نظم

شاهبازان روضه انس اند	ساکنان حظیره قدس اند
جمله مستغرق جمال قدم	فارغ از نقش عالم و آدم
مقتبس شوکه سر بسرنور اند	بر زمین حرّو بر فلک حور اند
گم شد آنکس که روی زیشان یافت	هر که چیزی بیافت زیشان یافت

اما بعد بر ضمائر صافی سرایرا رباب بنیش و ایقان بر طبایع دوی الصنایع اصحاب دانش و عرفان که لطایف معانی صحایف دانش و بنیش رامین و ظرایف جواهر رنگین ثمین معادن آفرینش را خازن اند مستور و محبوب نماید که این گوشه نشین خانقاه منقش سقف مدور فضا و تماشا بین لعبت بازان نیرنگ ساز قدر و قضا خورشید چین خرمن مزارع عرفانده کین بارگاه گیتی پناه سپهر اعتلا المر جو بقیوضات السرمدی الصمدی نظام الدین احمد بن عبدالله الشیرازی الصاعدی از مبداء طلوع نیر جهان افروز عالم آراء و از اول ظهور و تولد اعلی حضرت خاقان خورشید لقا که عنقریب اسم سامی و نام نامیش بهنکام ذکر و ولادت باسعادت همایونش چون آفتاب عالم تاب از مطلع مقدمه الکتاب طالع و لامع خواهد شد و منجمین دور بین صدق آئین و مستخرجان رصد بند فلاطون قرین که در زایچه طالع خرمی مطالع احکام سلطنت ابدی و ارقام خلافت سرمدیش ثبت نموده اند به تصور افعال قدسی مثال شاهزاده یوسف جمال سکندر اقبال و بنیال احوال خبیسه آل سال بسال آن سلطان بی نظیر و مثال و بر اثره سینه را گنجینه جواهر و صدف لال می ساخت .

## قطعه

هنوز پر تو حسنش نبود عالمگیر که ذره سان بهوایش بر آمدن ز حجاب  
 هنوز چترش چون آسمان بنود محیط که بود ز آفت دوران مرا پناه و مآب  
 ز شقه عیش نوریاب چشم و هنوز بنود زافته چون آفتاب عالم تاب  
 تا بتائید حضرت سبحان و خالق زمین و آسمان در سال هزار و سی و پنج از  
 هجرت (۱۰۳۵ هـ) سید انس و جان اکیلی سلطنت از فر فرقد سای اورنگ  
 خلافت از شرف قدوم فلک فرسای شاهنشاه خورشید لقا زیب و ضیا پذیرفت  
 بحسن تربیت و ارشاد و یمین اصلاح و امداد نواب مستطاب زبده، اعظم العلماء  
 المتقدمین و قدوة اکابر الفضلاء المتأخرین پیشوای شاهنشاه یوسف چهر سکندر  
 مقام مقتدای خواص و عوام طبقات انام المختص بعواطف الصمد الاحد علامی  
 فهامی شیخ محمد ادم الله ظلال ارشاده که .

## قلمه

ز مومیائی اصلاح او درست شده شکسته که من از خامه کرده ام تحریر  
 ز کیبای افادات او من سختم زر تمام عیاری شد و رواج پذیر  
 کشوده چهره تصویرهای این ادراقی چومانی از قلم نکته ریز سخن نظیر  
 بترقیم ترتیب سوانح و تحریر تفصیل بمجلات و قایع قبل از جلوس همایون که  
 در خزانه حافظه و گنجینه سینه محفوظ و مخزون داشت پرداخت و آنرا مقدمه بیان  
 مجالس بزم و منات حزم پادشاهی و ذکر معارک رزم و سرخ عزم شاهنشاهی  
 و توصیف و فور سخاوت و کمال عدالت سلطانی و تعریف غایت شجاعت و نهایت  
 مهابت و سیاست خاقانی ساخت و قنایای سال بسال بعد از جلوس سعادت  
 و شرافت مانوس همایون را که غرض اصلیت در یک مقاله مرتب داشت و این  
 مجموعه بی شبه و قرین را که رنگین است از انواع شکوفه و اقسام ریاحین مسخی به  
 حدیقه السلاطین، گردانید رجا از بخشنده حیات و دهنده توفیقات چنان است  
 که خلاصه عمر و زندگی را صرف ترتیب این تالیف منیف و وقف تنظیم این  
 نسخه شریف که ناسخ تواریخ سلاطین عالمقدار ما ضیه و دستور العمل خواقین  
 حال و مستقبله تواند شد نموده بدین وسیله و ذریعه که نام این مستهام بین الانام  
 الی انقراض الایام و قیام الساعة و ساعت القیام مشهور و مذکور خواهد بود  
 و حیات جاوید و عمر تأیید (۱) را فی الحقیقه در یابد و منه الاعانه و التوفیق و فی  
 هذا الطريق هو الرفیق استدا از ناظران خرده دان مدقق و مستمعان نیز  
 هوش محقق آنست که قلت بضاعت و عدم استطاعت این محرر مبتدی را ملاحظه  
 نموده بقلم اصلاح در رافع خطیات آن بکوشند و بر معایب و نقایص آن ذیل  
 اعراض بپوشند

## بیت

دارم امید اصلاح گرسهوس از قلم شد وز معنی و عبارت کوتاه گشت و گم شد  
 مقدمه الکتاب - برد انایان کار آگاهانم کون و فساد و بینایان حقایق جواهر  
 ارواح و اعراض اجساد مکشوف و عیانست که هر گاه مشیت حضرت ایزدی  
 و قدرت بی علت سرمدی بظهور و وجود شریف الذاتی تعلق گردد دینوعی که عاده الله



سلطان قلی قطب الملک اول (بانی سلطنت قطب شاہیہ)

جار است بواسطه و اسباب آن ذات کامل بعرضه شهود و وساحت و جود خرامد  
 چنانکه ذات اشرف موجودات و اکمل مخلوقات حضرت مصطفای معلی و محبتای  
 مزکی علیه التحیه و الثناء که غرض از آفرینش عالم و اتحاد نوع بنی آدم ظهور ذات  
 اقدس اوست بتوسط هیولی و عقل ازل و نفوس و اجسام افلاک و اجرام انجم  
 و عناصر اربعه و مواید ثلثه و ایجاد ابو البشر و وقوع پذیرفت و نور محمدی از  
 جبین مبین آدم صفی تابان بود و آن نور از اصلاص بار حام انتقال می نمود  
 تادر جبهه و ناصیه حضرت ابراهیم و اسمعیل علیهم السلام تافتن گرفت و باز انتقال  
 آن نور عالم افروز واقع می شد تادر چهره عبد مناف درخشان شد و بعد از  
 او پنهان و اسطه از مشرق آسمان و جود عبد الله آن اقباب عالمتاب طلوع نمود  
 و ساحت گیتی بنور و جود فایض الجودش منور ساخت و خلائق را از بادیه  
 ضلالت بسر منزل نجات رسانیدیم چنین ظهور ذات قدسی صفات عالی حضرت  
 خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتوسط اعز خان بن قراخان ترک که پادشاه ممالک  
 ترکستان بود و سلسله آبا و اجدادش به یافت بن نوح علی نبینا علیه السلام اتصال  
 می یابد و وقوع یافت و چون این نور از ناصیه اش لامع بود بشرف اسلام مشرف  
 شد و زوجه خودش را که دختر عمش بود مسلمان نمود و نور این ذات کامل الصفات  
 بطنا بعد بطن انتقال می یافت تا از رخسار امیر قرا یوسف ترکان که معاصر امیر  
 یتیمور گورگان و فرمان روای بعضی از ممالک ایران بود تا بان شد و بعد از و این  
 نور عالم افروز منتقل می شد تادر بشره ملک سلطان قلی قطب الملک که در ممالک  
 تنگانه من اقلیم هندوستان علم صاحبقرانی چون آفتاب نورانی بر افراخته فرو زنده  
 اکیل سلطنت و فرا زنده اورنگ خلافت گردید و بعد از چهار پادشاه عالیجاه  
 که از نسل این صاحبقران رسریر سلطنت نمکن داشتند این نیر اعظم از مطلع  
 آسمان جاه و جلال اعلی حضرت خاقان بلند اقبال فرشته خصال سلطان محمد قطب شاه  
 طالع و لامع شد و عالم از ظهور و جودش پر نور گردید و این ولادت با سعادت  
 بعد از هفت ساعت و پنججاه و چهار دقیقه روز دوشنبه بیست و هشتم شهر شوال سنه  
 ثلاث و عشرين و الف هجری واقع شد و از حدیقه سلطنت قطب ساهی این مهال

مربی مانند که سایه ش بر اقلیم سیمه گسترده خواهد شد سرافراز گردید و از  
 بحر ذخار و دوزمان شادتساهی این گوهر گرانمایه که آفتاب تابان از انبساطش  
 خجل و زردی مایل است درخشیدن گرفت در اصداف افلاک از ابتدای خلقت  
 که خاک گوهر شاهوار بی این آب و رنگ یافت نشد و از امتزاج آبی علوی و امهات  
 سنی در متبینه دستی این چنین جوهری که سرمایه عالم شهود است تکوین نیافته  
 ریاض عالم از شکفتن این غنچه شاخسار سلطنت که رشک گلدسته گلزار خضرائی  
 فلک است حضرت (۱) و حضرت یافت و ساحت گیتی از لمعات این اختر برج  
 رد شاهی که از اعظم از نجاتش سردر نقاب تراب می کشد پر نور گردید استعمال  
 آتکده ظلم و جور منطقی شد شرفات تصر طغیان و عدو ن منهدم گردید دریائی  
 پر تلاطم فتنه و فساد حشک شد گلدسته عیش و عشرت از سر خار غم و الم  
 بنسید و نسیم روح و راحت از مهب سرور و بهجت بوزید .

نظم

گشت تابنده اختری طالع	ز آسمان شهبشه دوران
از فروغش جهان منور شد	چشم خورشید گشت از و تابان
غنچه شاخ خسروی چو شگفت	رنگ و بو یافت گلشن دوران
گوهر شاهوار نه صد فست	که شده همچو آفتاب عیان
سایه چتر او شود خورشید	تا شود نور بخش کون و مکان

چون منویان این خبر بهجت اثر و مبشران این بتارت خرمی تیر بسمع اشرف  
 اعلی حضرت خاقان سلیمان چشم رسانیدند همانا که از غایت فرح و سرور نوید  
 حیات جاوید یافته از شادمانی این ولادت با سعادت فرمان جوان مطاع صادر  
 در مودند که ابواب جشن و میزبانی پر روی عالمیان بکشایند و خلاق را از مایده  
 عام و خواص را از تشریف و انعام بهره مند سازند و طبل بشارت و دعاه  
 عیش و عشرت بنوازش در آورند و منجمان را که دانایان حقایق درجات و دقائق  
 افلاک دوار و بینایان آثار کواکب سیمه سیارند طلب نموده از کیفیت طالع وقت  
 ولادت و چگونگی نظرات انجم استفسار فرمودند منجمان و مستخرجان مرقوم



بعد از ملاحظه زاینچه و استخراج احکام وقت و ولادت بعرض اشرف سلطان سلیمان منزلت رسانیدند که این شاهزاده سکندر فطنت پادشاهی شود که گشن خزان دیده دوران از فرط معدلتش چون گنستان ارم خرم گردد و جهان زال زلیخا مثال از عشق وصال شاهزاده یوسف جمال عهد شباب و روزگار جوانی اوسر گیرد عالمیان از رفور جودش خانهای آز را که در امتداد دهور و اعصار امنیت اسایش نمایند دست کریمش آنچه برخوان مدور کرده ارض است جمع نموده بیگ سایل نامراد دهد و طبع جوادش اندوخته کو اکب سبعة سیار را که در از منته و ادوار ذخیره مانند یک درویش محتاج بخشد سخاوت و شجاعتش در اقالیم سبعة ناسخ شهرت حاتم طای و رستم دستان گردد و فرمان واجب الادعائش بر سلاطین جهان احکام اسکندر و مثال سلیمان روان شود و آنچه از تاثیر گردش و نظرات کو اکب استخراج نموده بودند بتفصیل عرض نمودند و گفتند چون دو از ده مرحله از مراحل عمر شاهزاده عالمیان طی شود باید که شاهنشاه دوران دیده بیدار و جمال شاهزاده جهانیان منور سازند و اتفاق قران ثمین بعد از انقضای سنوات مذکور وقوع

شعر

پذیرد \*

که درین حکمت ایست از یزدان کر نظر های خلق هست نهان  
 ای بسار رازها که مستورست کان زاد را ک عقل بس دورست  
 پس پادشاه سلیمان جاه از استماع مقالات منیجان و سعادت حال شاهزاده  
 دوران بغایت مسرور و شادمان شده از وجود شاهزاده و بقای نسل خلف فی  
 الحقیقت عمر جاوید و حیات تابید خویش تصور فرموده زنگ صعوبت مهارقت  
 را از مرآت سینه خورشید قرینه بصیقل آتاز مرضیه شاهزاده جهانیان زدودند  
 و تیک هفته صلائی عیش و عشرت بعالمیان در داده ارکان دولت و اعیان ملک  
 و ملت و مقربان سریر سلطنت و امراء باحشمت را تشریف و خلعت علی قدر  
 مراتبهم مرحمت فرمودند .

نظم

در عیش بر روی عالم کشودند ز مرآت دل رنگ کلفت زدودند

مولود شهزاده نیک طالع جوان را پر از غیش و عشرت مودند  
 نمودند اسباب عشرت و هیا ازان آنچه دروهم آید فزودند  
 شعرائ فصاحت شعار و سخنوران بلاغت دثار در تمثیت و مبارکباد آن مولود مسعود  
 خجسته و زینود فصاید غر و تاریخهای تلام گفته تسامع جاد و جلال اعلی حضرت  
 خاقان قدسی فعال رسانیده بصلات و حایزدهاے بسیار و تشریفها مفتخر بمباهی  
 شدند از جمله و تواریتی که شعرائ آن عصر یافته اند چند تاریخ مرقوم نموده  
 شد اول آریخی که ابواب علامی فهامی پیشوای عالمیان میر محمد دومن طاب  
 ثراه یافته اند و در قطعه درج فرموده اند (کام بخش جاها ۱۰۲۳ هـ) و یکی از  
 فنندای زمان در قصیده که مشتمل بر تمثیت است این مصرع تاریخ را ایراد  
 نموده (ع) موجب ویروزی سلطان محمد قطب شاه ۱۰۲۳ و جناب میر محمد الدین محمد  
 ولد میر محمد دومن رحمة الله این دو تاریخ در دو قطعه عربی و فارسی فرموده اند  
 (قره عین الانسان) اول فتح و ظفر آخر رنج و الم است ۱۰۲۳ و تاریخ فارسی را  
 بطریق تعمیه ادا فرموده اند و بزورگی این تاریخ را یثقه (خلد الله عمره ابدًا  
 وراقم این رموز بهجت و مسرت اندوز درین نهج عشرت افزا و روز غم فرس  
 بعنایت حضرت ذو الجلال و به یمن اقبال شادزاده یوسف جمال این تاریخ غر  
 در سلك نظم کتیب و الیوم در نظر مورخین این تاریخ معجز آئین چون سحر  
 مبین است و الفاظ و معانی مطابق حال قدسی مثال بادشاه زمان و زمین است  
 و آن این است .

## قطعه

از آسمان قطب شهاں نبرے طالع کرده که سعد گشته از و مهر و مشتری  
 مہری طلوع کردز برج شہستی کر نور آن چو آئینه شد سطح اغبری  
 دری زد درج غیب عیان شد کد پرتوس شد بر فراز قبہ این سقف اخضری  
 آن گوهر نیکانه چو از بطن نہ صدف آمد برون بشعشعہ مهر خاوری  
 در داد این ندا پے تاریخ عقل کل باحسن یوسف آمد و شان سکندری  
 و ایضا راقم این رموز این تاریخ عالی نیز یافته ریستے که بذیل تاریخ است اینست



سلطان ابراهیم قطب شاه

بهر تاریخ عقل دور اندیش گفت (سلطان صورت معنی) بعد از فراغ از جشن عقیقه و انقضای ایام سوور و میزبانی آن گوهر شاهوار محیط سلطنت را شاهزاده عبدالله میرزا موسوم ساخته زرجوهر بسیار تثار فرق فرقد سای آن نور دیده عالمیان و آن خلف ارجمند خسرو زمین و زمان نمودند. (ذکر تعین نمودن مربی و لاله بجهت شاهزاده عالم آرا و از جمله سادات و فضلا و اقوام و اقرباها میر قطب الدین نعمت الله را اختیار نمودند و او را با نیت خدمت گرامی از سایر عظمای سریر سلطنت ممتاز فرمودند) در ایام جشن عقیقه شاهزاده یوسف جمال اعلیضرت خاقان فرشته خصال اراده فرمودند که بجهت خدمت و تربیت شاهزاده جهانیان یکی از مقربان اورنگ خلافت را تعیین نمایند از زمره مقربان و معتمدان سیادت پناه فضیلت و نقابت دستگاه میر قطب الدین نعمت الله را که از عمده نقباء طبقه سادات نسابه دار الملک شیراز بود و به نسبت قرابتی این سلسله علیه بادشاهی مفتخر و مباهی او را بمنصب رفیع جمله الملکی معزز و مکرم ساخته بخدمت للگی و خدمتگاری شاهزاده عالمیان تعیین فرمودند سید مشار الیه آن نور دیده عالمیان را در گهواره مرصع گذاشته با کمال اکرام و احترام بر داشته بمنزل خود برد و از شعشعه انوار جبین شاهزاده اکرم آن خانه و کاشانه مثل فلک چهارم پر نور گردید میر مذکور جوهر و زر بسیار تصدق و تثار شاهزاده عالمیان نموده باین خدمت و منصب عالی سر افتخار به گنبد دوار سود و ز سایر اعیان و اکابر مرتبه و منزلتش بیفزود و فدوی و ارجان عزیز را در خدمت شاهزاده عالم ایثار می نمود و همه روز خبر فرح اثر لحو و لعب شاهزاده عالم را بسمع اقدس خاقان اعظم میر سائید و باعث انشراح صدور شادی جان سلطان زمین و زمان می گردید و کارکنان سبعة سیار که مدبران عالم کون و فسادند و عاملان عناصر اربعه که باعث تقویت امتزاج ارواح و اجساد اند شبا نروزی بلو ازم خدمت و تربیت و تهیه اسباب قوت و قدرت شاهزاده عالیقدر اشتغال مینمودند و شاهزاده جهانیان روز بروز و ماه بماه و سال بسال بر مدارج و مصاعد نشو و نما عروج و صعود میفرمودند و بعد از انتهای ایام رضاع آثار سلطنت و شهر یاری از جبین مینش لامع و لایح میگردد و در هر قصر

و ایوانی که مقام و آرامی گرفتند از شصت و چهار آفت آنارش چون سقف  
 انخضر سطح انقب منور می گشت در میان مسالان چون بدر کامل از کواکب  
 سیار امتیاز داشتند و هل البیت پروانه در بر گردان شع شبستان خسرو گیتی مدور  
 میگردیدند و از پر تو عذارش حیات و زندگی جاوید آنا و ازمی یافتند چون دست  
 صنع حضرت ایزدی ورشته عمر و زینبی شاهزاده عالمیان پنج عقد باغ کد فزون  
 از شتود انجم داد بست حسن یوسفی و شان سکندری از رخسار و ناصیه مبارکش  
 هویدا شد جشن عظیمی طرح اداخته تا یک هفته برفا صی کلانند ان اهل ساز  
 و نغمه و عیش و طرب اشتغال نمودند و عوب تمامی و عذرت بر روی خلائق  
 کشودند درین سال سیادت پناه لاله عمر عریب و حیات گرامی خود را فدائی شاهزاده  
 عالمیان نموده سفر عالم آخرت اختیار فرمود چون این خیر بعرض اعلی حضرت  
 خاقان زمان رسید مصعب خدمت و رتبه لاکه شاهزاده عالمیان را سیادت پناه  
 میرزا شریف شهبستانی که در آن اوزان داماد میر معنور شده در سلاطین مجلسیان حضور  
 و افران نور انتظام یافته بود عنایت فرمودند میرزی بیار الیه باین خدمت گرامی  
 سرفراز گردیده در لوازم تربیت و مراسم خدمت و مهویت بنوعی کوشید که  
 مزید بر آن متصور نبود و بین مصعب و الا بر جمع کار بر تعیین زمان سمت  
 تفوق بهمرسانید و خدمت شاهزاده عالم سرمایه شادیاها و کامرانیها تصور نموده  
 بخدمت گذاری و جانفشانی مشغول می بود و همگی اوقات اطوار حمیده خصال  
 پسندیده شاهزاده مرضیه الشیم را بمسمع جاد و حلال خسرو سلیمان چشم میر  
 سانید و خاقان زمین روز بروز لزوم با محتاج و سایر تکلفات بجهت شاهزاده  
 عالم ترتیب داده ارسال می داشتند و ناچار میل خاطر قدسی ما ترش بود می پر  
 داخدد و در خواجه سرای معتمد یکی خواجه اعظم ملک مبارک قدم و دیگری  
 ملک یوسف صبح و شام خدمت شاهزاده عالی مقام رفته احوال قدسی مثال  
 شاهزاده را بخدمت شهر یار زمان عرض میداشتند و چون آن شاهزاده در آن  
 به خدمت سال رسید میرزا شریف از سعادت و شرافت عبودیت و بندگی و خدمت  
 محروم گردیده و در مع بندگان و ملازمان شاهزاده عالم نموده بملک عقی روان شد

بعد ازین حالت اعلی حضرت خاقان سلیمان منزلت بصلاح و صواب بدید نواب  
 علائی فهای مرتضای الممالک اسلام میر محمد مومن قراردادند که خدمت لایکی  
 شاهزاده عالم بمنشی الممالک خواجه مظفر علی مقرر دارند پس در منزل مشار الیه  
 قصری رفیع بنا فرموده به تکلفات گوناگون و تصرفات موزون با تمام رسانیدند  
 و در ساعتی که کواکب یشرافت و سعادت بهم ناظر بودند شاهزاده مهر چهر را  
 با کمال احترام با مقام مسرت انتظام فرستادند خواجه مشار الیه قصر را چون  
 نگارخانه چین آراسته انواع ابریشمنیه و زر بافت پای انداز نموده زر و جواهر  
 و افر تصدق فرق فرقد سای شاهزاده دوران گردانیده باین منصب رفیع برا کابر  
 و اعیان عالم افتخار و مباحات نمود و خاقان زمان همه روزه ملاکان عالی شان را  
 بانواع تکلفات و سایر مایحتاج بخدمت میفرستادند و خبر مسرت اثر شاهزاده  
 عالیان را سرمایه عیش و نشاط می ساختند .

بیان تعیین نمودن معلم بجهت شاهزاده زمین و زمان و خواندن  
 قرآن مبین و آموختن مسایل فرایض و سنن دین سید المرسلین

نظم

سن شهزاده چون بهشت رسید      گل عشرت زباغ جان بد مید  
 دردش بنیش و شعور آمد      سینه اش منبع سرور آمد  
 آنچه از عالم آمدش به نظر      پیشه تحقیق آن دلت رهبر  
 درک او در حقایق اشیاء      شعله سان گشت در شب یلدا

اعلی حضرت خاقان زمان بجهت تعلیم فرقان مبین و آموختن مسایل شرایع  
 و احکام دین مبین و تلقین فرایض و سنن ملت سید المرسلین معلمی خواستند که  
 تعیین فرمایند صلاحیت آثار تقوی شعار مولانا حسین شیرازی که در سلك کتآب  
 این دولت خانه عالی منتظم بود رخصت رفتن بمکه معظمه حاصل نموده بشرف  
 طواف بیت الله الحرام و سعادت زیارت مرقد مطهر حضرت خیر الامام و سایر  
 عتبات طاهرات ائمه کرام علیهم صلوات الله الممالک العلام مشرف و مستمع  
 گردیده درین وقت مراجعت نموده بود و بکبر سن و صلاح جبلتی و سلامت نفس

موصوف بود تو اب مرتضای نالک اسلام؛ میر محمد مومن مولوی را بجهت  
 این خدمت پسندیده مجدداً بشرف ملاقات خاقان زمان مشرف ساخته خلعت این  
 خدمت عالی را بر قامت قابلیت مولوی مرتب داشتند جناب مولوی بشرف پای  
 یوسن شاهزاده جهانیان مشرف شده در ساعت مسعود بخدمت ماموره قیام نمود  
 و گاهی که توجه شاهزاده بالمیان بخواندن بودی لمحه بتلاوت قرآن مجید را مویختن  
 مساین دین مبین اشتعال میفرمودند و بدین نوع آن گنبن چمن خلامت و آن  
 نونهال ریاض سلطنت در نشوونما بود تا عمر آن سروسر افراز گلشن اقبال به ده  
 سال رسید آوازده حسن و جمال وصیت حمیده آن شاهزاده ستوده خصصال  
 در اقطار عالم و میان طبقات نبی آدم اشتهار و انتشار یافت اهل بصارت  
 و ارباب فراست از فہرست صحیفه احوال شاهزاده عالم بطریق براعت استہلال  
 اشارات شہریاری و کنایات جهاننداری مطالعه مینمودند و خوانندگان ارقام  
 صحایف قضا و قدر از طومار سر نوشتش طغرای غرای پادشاهی و جهان پناهی  
 مشاہدہ میفرمودند .

بیت

از سحر معلوم گردد کافتاب آید برون

همچو بسم الله کزوی صد کتاب آید برون

درین سال مقال گوهر مثالش شمه از جواهر شمشیر و آب و رنگ جواهر  
 اورنگ و اکلیل بود و فعال و خصالش همگی مشعر بر خوادش بحری و باز  
 و سواری اسپ و فیل .

پس اعلی حضرت خاقان زمان مقرب سر بر السلطنة ملك يوسف و ملکان دیگر  
 را مقرر فرمودند کہ ہر صبح و شام بخدمت شاهزادہ خورشید غلام زفتہ  
 بخدمات مرجوعہ قیام نمایند و چند راس اسپ کوت را ہوار و چند چاودہ فیل  
 خوش کردار کود آثار و چند عدد چرخ و باز و قوشچی زادگان ماہ سپا بجهت  
 سواری و شکار شاهزادہ عالیقدر فرستادند تا در میدان و فضای قصر و باع  
 دلکشا مشغول سواری و شکار شوند و جمعی از خرد سالان صاحب جمال  
 بخدمت شاهزادہ عالم مقرر فرمودند کہ ہمیشہ چون نجوم بر گردان بدر کامل

حاضر باشند و روز بروز آثار شهر یاری از ناصیه مبارک شاهزاده عالمیان هویدا  
 تری شود و ماه بماه قمر پادشاهی و جهاندازی بر رخسار قمر آثارش می افزود و درین  
 زمان خواجه مظفر علی دبیر نقد عمر خود را فدای ذات مقدس شاهزاده عالم  
 نموده نوبت خدمت و عبودیت را به بندگان دیگر گذاشت و مولانا حسین معلم  
 بعد ازین قضیه شبان روزی در سلك بندگان شاهزاده اعظم منتظم می بود و همیشه  
 سایه وار از ان آفتاب برج سلطنت جدا نمی شد ازین جهت شاهزاده عالم را کمال  
 لطف و شفقت بحال مولوی بهمر سیده نمیخواستند که مولوی يك لحظه از قدم  
 بهجت لزوم دوری نماید و علی الدوام مولوی بر اسم بندگی و خدمت قیام داشت  
 اما از امتداد ایام مفارقت و اشتداد الامروزگار مهاجرت شوق دیدار مسرت  
 آثار شاهزاده عالمیان بنوعی بر خاقان زمان غالب شد که دیگر امکان صبر و  
 شکیبائی نماند و يك لحظه بی ذکر یاد آن نور دیده جهانیان میگذرانیدند و در  
 حین مجلس و دیوان داری از کمال اشتیاق سخن از قابلیت و فرو شوکت شاهزاده  
 عالمیان میگذرانیدند چون قرار داد چنین بود که بعد از انقضای دوازده سال از  
 نور رخسار آفتاب آثار شاهزاده عالیقدر دیده مفارقت کشیده خسرو جهاندار  
 منور گردد و آن وعده مذکور قریب شده بود از غایت شدت هر روز مثابه ماهی  
 و هر ماه بطریق سالی میگذشت و اشتعال نیران مهاجرت را بزلال قرب وعده  
 وصال منطقی می ساختند و هم چنین شاهزاده عالمیان نیز آرزو بند دیدار بهجت  
 و مسرت آثار پدر بزرگوار می بودند و اشتیاق سعادت حضور و افران نور خسرو  
 آفاق و ترصد و انتظار انقضای ایام فراق داشتند و خواجه عالیقدر ملک یوسف  
 که از خدمت پادشاه زمان می آمد بشوق تمام متوجه پرسیدن احوال و اطوار  
 والد ماجد گیتی پناه شده ایام ولیالی را بتذکار و تکرار آرزوی دیدار خرمی آثار  
 پدر جهاندار رفیع مقدار میگذرانیدند .

( ذکر خوانی که شاهزاده عالمیان در بعضی از شهور سنه دوازدهم

دیده اند و بیان واقعه که در عالم منام مشاهده فرموده اند )

داستان فصاحت بیان رویای صالحه شاهزاده یوسف طلعت سکندر قطات



بجهت شنیدن گمان و مستمعان اخبار و آثار سلاطین ذوی الاقدار که طوطیان نکتہ آفرین شکرستان بلاغت و عند لیان نغمه برد از فصاحت اند عبارات مسجع دلنشین و فقرات نثر و نظم مرصع آئین ترتیب نموده بقلم مشک سود بر صفایح زر اندود بدین نوع تحریر و ترقیم می نماید که چون سن اشرف شادزاده معصوم قدسی فعّال از یازده تجاوز نموده بدوازده سال رسید قامتی چون سرو آزاد بر افراخت و رخساری چون آفتاب عالمتاب بر افروخت ماد شب چهارده پیش انوار عذارش کرم شب تاب و مهر تابان نزد پر تو رخسارش ذره بی تاب می نمود شاهدشاه عهد را طاقاقت انتظار نماید و پیوسته در خیال وصال آن قرّة العین روز را بشب می آور دند و بتصور جمال جهان افروزش شب را بروز می رسانیدند و اختیار ساعتی سعدی نموده میخواستند که شادزاده عالمیان را طلب نمایند اتفاقاً شبی از شبها که رنگ لیلۃ القدر داشت و چهره زیبای خود را بسفیداب نور و خال بدر می آراست شادزاده عالمیان در عالم خواب که حواس ظاهر از اعمال مدرکات خود معزول و سلطان روح در قصر پرکار بدن باستراحت مشغول بود مشاهده نمودند که ابواب رحمت الهی و درهای فیوض نامتناهی مفتوح شد و در مرغزاری مانند باغ ارم درآمد خرامان شدند و در گلزاری چون بهشت خرم سیار گردیدند .

## بیت

مگر گلشن قدس آن باغ بود که بر لاله خلد از وداغ بود  
از آن مقام دلکشا و از آن سیر فرح افزا غنچه طبع شگفتگی تمام داشت  
که یکبار اشجار طوبی آثار آن گلزاری همه در سجود آمدند و هر چمن آن گلشن  
که گذار فرمودند درختان مایل بقدم مسرت لزومش شده سر عبودیت بر خاک  
راه سو دند و بزبان حال که گوش جان استماع رمز آن مقال میناید تهنیت ورود  
مقدم خورشید تواش نمودند چون از آن خواب فرح انگیز و از آن سنه مسرت  
آمیز بیدار و هشیار گردیدند از آن رویا عجیب حالتی در نظر و غریب صورتی  
در خاطر بود .

قطعه

آن چه صورت بود کامد در نظر آن چه معنی بود کامد در عیان  
 آن چه عالم بود و آن رویت چه بود کین دم از حس بصر گشته نهنان  
 وقت سحر که طنطنه بر آمدن خورشید انور در اقطار و افاق سپهر دوار  
 انتشار و اشتها یافت و خسرو خاوری از خلوتخانه فلک نیلوفری باجمال پر نور  
 و ضیاء بر تخت فلک چهارم جلوه گری نمود .

بیت

آفتاب از افق هویدا شد بود پنهان هر آنچه پید اشد  
 مولوی معلم بعد از ادای مراسم عبودیت معبود بی شریک و انباز و گذاردن  
 فرایض و نوافل نماز روی نیاز بخدمت شاهزاده سرافراز آورد و جبین اخلاص  
 در ملازمت شاهزاده آفتاب طلعت سود و زبان فصاحت بیان بدعا و ثناء کشود  
 شاهزاده یوسف جمال متوجه جانب مولوی شده واقعه شب را بکیفیتی که مرئی  
 شده بود نقل فرمودند و قضیه روایا بنوعی که شهود گردیده تقریر نمودند مولوی  
 چون استماع آن حکایت سراسر بشارت نمود از فراست دریافت که تعبیر این  
 خواب چیست و کشاینده این باب کیست این مژده چه کام است و بشارت چه  
 مقام است این نه خواب است که بی اثر باشد این نه شجر است که بی ثمر نماید .  
 نسیم سحر که بشارت دهد که گذشته مهر خواهد شکفت  
 پس تبارک خود را بر قدم تبارک شاهزاده عالیان گذاشته عرض نمود که  
 حقیقت این مقام و تعبیر این رویداد خلافت ارجمند و سلطنت ابد پیوندست و این  
 پر حقیر خدمتگار متوقع است که باحدی از ملازمان این خواب را اظهار  
 فرمایند و این معنی را در ضمیر اقدس مستور دارند باجمال حقیقت این رویداد  
 از نقاب و حجاب نهنان و هیات این صورت زیبا در مرآت شهود و حیای جلوه  
 گرفته منظور انظار عالیان گردد شاهزاده عالیان بنا برین دیگر زین گوهر  
 فشان به بیان تکستادند و در نهان نه سینه بی کینه آن را مکتوبه آن سر موهر  
 مکتوبه و مخزونی نشاندند و چون چند عاضی برین گذشته مولوی که نهایت من

را دریافته و ضعف شیخوخت کمال قوت بهم رسانیده بود مزاج و بنیه اش کاسته و گذاخته بیش ازین در ساحت حیات و فضای کائنات استقامت و استقامت توانست نمود و بر فراش ناتوانی متقاعد گردیده عزم ارتحال ازین دار پرملال جزم نمود بالضروره و داع ملازمان و بندگان شاهزاده دوران و قطع تعلقات از حیات جسم و جان فرموده به بیت السرور جاودان روان گردید بد ازین قضیه شاهزاده یوسف طلعت سکندر فطنت را تاب تنهایی نماند و مترصد بودند که کلفت بعد و هجر بالنت قرب و وصل مبدل گردد و جمال با کمال و الد ما جد فرشته خصال را بزودی مشاهده فرمایند و دیده محروم مانده را از نور عذار پدر بزرگوار جهاندار روشن سازند .

بیان طلب نمودن پادشاه سلیمان مرتبت شاهزاده یوسف طلعت را بدولتخانه گیتی نشانه و اتفاق ملاقات شاهزاده بر اورنگ شهر یاری و قران شمسین در برج شرف و کامکاری

ابواب گلزار ارم نمودار این حکایت مسرت آثار بر روی مشتاقان ظرافت و فطنت شعار و منتظران گلچین حدایق انمار و اخبار باین طریق میکشاید و گلشن سخن را بطراوت حسن گل و شور عشق بلبل باین آئین می آراند که چون شاهنشاه با عدل و وجود بعد از انقضای سنوات موعود و مرور شهور و ایام معهود روز مبارک و ساعت مسعود اختیار فرموده قرار دادند که شاهزاده عالمیان را بحضور وافر السرور طلب نمایند و دیده فراق دیده را از جمال با کمالش پر نور سازند پس ملکان عالیشان و امنای رفیع مکان را بخدمت شاهزاده دوران فرستادند و باعزاز و اکرام در چه تمامه تر و باحشمت و نیمعمل هر چه افزون تر شاهزاده عالمیان از منزلی که بودند بیار گاه گیتی پناه در آوردند و انواع جواهر و زرو سیم و افر نثار فرق مبارکش نموده فیل و اسب بسیار تصدق قدوم بهجت آثارش کرده جمعی از عیید را در سلك احرار کشیدند و پای انداز زربفت و مخمل گسترده شاهزاده اکرم را بر اورنگ پادشاه اعظم آوردند و اتفاق ملاقات شمسین و قرآن نیرین واقع شد .



سلطان محمد قلی قطب شاہ

نظم

صدای طبل بشارت با آسمان برسد  
 ز اتفاق ملاقات شاه و شهزاده  
 صلاعی عیش بگوش جهانیان برسد  
 بطبع پیرو جوان عیش جاودان برسد  
 شگفتگی بهمه گلشن جهان برسد  
 چون دیده فراق دیده سلطان فرشته خصال از لمعات طلعت آفتاب برج  
 سلطنت و اقبال پر نور شد شاهزاده دید که رخسار عالم افروزش ناسخ حسن  
 یوسف کنعان و تجلی جبین مبینش خجل کننده آفتاب تابان است نهالی از گلشن  
 سلطنت مانند سدره المنتهی سر کشیده و گلدسته با کمال طراوت و نضارت شگفته  
 گردیده فرق فرقد سایش سایسته اکلیل جهانداری و قدوم عشرت لزه مش زیب  
 دهندد اورنگ شهر یاری قصر فلک رفعت از شعشعه جمال عالم آرایش چون  
 آسمان چهارم پر نور شد و بارگاه گیتی پناه از وفور عشرت و نشاط دار السرور  
 گردید .

نظم

تبارك الله از ان طلعت جهان افروز  
 که هر صباح ز دیدار او بود نوروز  
 بحسن یوسف دیگر کسی مثل نزند  
 ز فر عارض شهزاده جهان ز امروز  
 ز مقدمش بشد اورنگ همچو بدر منیر  
 ز افسرش علم و چتر در جهان فیروز

و شاهزاده عالیمان نیز پدر عالمقدر جم سریر سلیمان نظیر را که سالها  
 در انتظار ملاقاتش بود در یافته شان و شکوه سلطنت و عظمت و رتبه جلالت  
 و خلافت در شمائل ذات قدسی خصایل والد ماجد معاینه دید و از گلشن نزت  
 افزای رخسارش صد گل شگفته خرمی و بهجت چید پس ان آفتاب ارج سلطنت  
 وان اختر سعادت اثر مشتری طلعت در مجلس انس و بزم سور از دیدار یکدیگر  
 کامیاب و مسرور شدند و از مشاهده و ملاحظه جمال با کمال همدیگر دیدها را پر نور  
 ساختند و مقربان اورنگ شهر یار کامگار و نزدیکان پایه سریر سپهر اعتبار  
 پیشانی را از سجده ان نور تجلی یزدانی نورانی ساختند و بطلاقت لسان و بلاغت  
 بیان فقرات مسجع متین نعوت و مناقب و عبارات رنگین دلنشین مدایح و محامد  
 بحواهر اشعار نثار و لالی ایات دعاء و موشح و مرشع نموده به تهنیت و مبارکداد

پرداختند و زر و جواهر تصدق و تار شاهزاده خورشید عذار نمودند و روز دیگر بارعام دادند که جمیع بندگان و ملازمان بارگاه گیتی پناه بحضور موفور السرور آمده شرف بساطبوس دریا بند و هر یک فراخور حال تحفه و هدیه برگذار میکردند و از رخسار افتاب اتار شاهزاده جهانیان دیدار را بر نور می ساختند و در آن هفته مبلغهای کلی از سیم و زر و تحف از پیشکش و تار جمع گردید و شعرای فصاحت شعار و مداحان بلاغت دثار که تصاید غرا و قطعههای ضرب افزا که در تهیت و مبارکباد گفته بودند ازین وجه صلها و جایزهای زیاده از خواش و آرزوی ایشان مرحمت شد و بسیار سادات و طلبه علوم و اهل مدارس و مستحقین زر و سیم بی شمار رسید چنانچه اسم و رسم فقرای خلق محو گردید .

## بیت

فقرها همچو منعمان گشتند دزدها همچون اختران گشتند

پس پادشاه عالمیان از دیدار شاهزاده دوران بهره مند گردید و عمر عزیز را بکامرانی و شادمانی میگذرانیدند و دیدار بهجت آثارش را سرمایه لذات و راحت دانسته بخوشحالی تعیش میفرمودند ارکان دولت و اعیان حضرت از خدمت و عبودیت شاهزاده جهانیان مسرور و بدعای ارتفاع آفتاب عالم افزوز سلطنت خسرو عالمیان مشغول می بودند هر هفته طرح جشنی افکنده ابواب عیش و نشاط بر روی اهل عالم میکشودند و شاهزاده عالمیان را با نواع کامرانی و عشرت محظوظ و مسرور میداشتند از مرات قلوب جهانیان زنگ کدورات و غموم و آلام مرفوع و از ساحت دلهای آدمیان غبار آزار روزگار و عنای ایام مدفوع بود و چند ماهی از تاثیر قران نیرین آسمان سلطنت و شهریاری شادمانی در عالمیان عام و خوشحالی که جنس نایاب است فراوان گردید .

## شعر

در جهان خورشیدی فراوان شد      جنس نایاب بین چه ارزان شد  
گشت مفتوح باب عیش و نشاط      دهر بهر طرب کسوده بساط  
ز اقتران دو نیر تاهی      عیش کن شد زماه تاماهی

شاه و شهزاده کامران گشتند جمله خلق شادمان گشتند  
 آه ازین آسمان بگرفتار که ندارد بهیچ امر قرار  
 ذکر رحلت پادشاه زمان و خسرو دوران از دارین اعتبار دنیا  
 و ازین عبرت سرای پر رنج و عنا و عروج نمودن از حسیض  
 این مقام فانی با علا مدارج معارج جاودانی

برخردمندان عاقبت اندیش هوشیار و آزاد مردان و ارسته از علاقه دنیا بی  
 اعتبار مستور نیست که حیات مستعار آدمی را دوامی و لذات نفسانی را امتدادی  
 نیست هر کرا خلعت زندگی در دار الشهود وجود پوشانیده اند قابض الارواح  
 بنهایت شدت و صعوبت از قامت وجودش خلع نموده هر کس را که شربت  
 بقا و حیات نوشانده اندها دم اللذات زهر موت و مرارت (۱) فنا باو چشاییده در  
 گلزار روزگار اگر گل شگفته بنظر آید از بوته خار باید چید و اگر ذایقه آرزوی  
 ادراک حلاوت عسل نماید از نیش زنبور باید مکید .

## بیت

کس عسل بی نیش ازین دکان ندید کس گل بی خار ازین بستان نچید  
 صحت مزاج با آلام اسقام قرین است و حیات با عمارت در خلا و ملا هم  
 نشین .

## قطعه

يك گل نه شگفت در گلستان کاندردل او نبود صد چاك  
 صد پاره دلش ز جور و آخر پژمرده شد و فتاد در خاک  
 کل ذی حیات را از واقعه موت گریز نیست و سایر موجودات را ازین  
 قضیه مهلکه گریزی به مضمون کریمه کل نفس ذائقة الموت مشعر برین معنیست  
 و سزاوار وجود جاوید و بقای تایید ذات بی مثل و شریک حی لایموت است  
 ربیق و چه ربك ذو الجلال و الاکرام موید این مقالست و بنا بر مصدوقه کلام  
 معجز نظام کل شیء هالك الا وجهه ملزوم است که کسی را حیات ابدی و زندگی  
 سرمدی نخواهد بود و لذات نفسانی و روحانی در صدد انتقال و معرض زوال  
 در خواهد آمد .

## قطعه

هر بهاری را خزان در پی است      هر طلوعی را غروب در قفا  
 هر حیاتی را مماتی در عقب      هر بقای را بود آخر فنا  
 هست هر راحت قرین صدام      خنده هر گز نبا شد بی بکا  
 غرق میگردد دبدبیا کوه و ریک      موت چون آید چه سلطان چه گدا  
 آنکه بر تخت شاهی دار دمقر      وانکه باشد خوابگاهش بوربا  
 جمله را در زیر خاک آمد مقام      ای درینا زین مقام بی وفا

غرض از تمهید این مقدمات حیرت انگیز و ترتیب این فقرات وحشت آمیز آنست که چون اعلیحضرت خاقان زمان و شاهنشاه دوران از دیدار فرخنده آثار شاهزاده عالمیان مسرور و محظوظ گز دیدند ایام و لیلای را ببیش و عشرت متوالی میگذرانیدند و همگی اوقات بتربیت شاهزاده دو تنمند دانا دل پرداخته در تعلیم قواعد جهانداری و معدلت و اداب گیتی ارانی و نصفت و قانون مجلس و دیوان داری و مراسم پادشاهی و شهر یاری و اهتمام عساکر و رعایت رعایا و مرحمت بر سایر خلائق و کافه برایا عمر عزیزا صرف مینمودند و همیشه گوش هوش شاهزاده عالمیان را به در رنصایح و لالی مواعظ که مشتمل بر اداب سلطنت و رسوم خلافت بود مزین میساختند و خزانه حافظه اش از جواهر و لالی تواریخ و اخبار و سیر سلاطین و وقایع روزگار و تجارب خو قین عالیمقدار از منه و اعصار که هر یک بوقت خود در کار است مملو و مشحون میداشتند و چند ماهی باین نوع میگذرانیدند که چرخ جفا کار ستم پیشه غدار چنانکه شیوه و شعار اوست کوب و جود فایض الجود سلطان زمان را از مدارج اوج صحت به حسیض ملالت و از معارج شرف توانائی بهبوط ناتوانی رسانید و زلال تعیش و زندگانی اعلی حضرت خاقانی را بغبار عوارض سقم و ناتوانی مکدر ساخت و مزاج و هما جش از طریق اعتدال و صحت انحراف نمود و حرارت تب بر وجودش مستولی گردید و گلشن طبیعتش که از شگفتگی زیب و زینت ساحت کائنات بود از سهموم





سلطان محمد قطب شاہ

جهانسوز حدت تب فرود شد و روز دوم و سیوم بنوعی حرارت تب بر مزاج اقدسش غالب آمد که مطلقاً طراوت و نضارت در گلدسته طبیعتش نماند و شدت الم هر تبه طغیان یافت که یکباره صفا و ضیای مرات ذات حمیده صفاتش پوشیده گردیده اکثر اوقات بیهوش میشدند ازین واقعه هایلله والده سیده ماجده خاقان زمان را دود حیرت از کاخ دماغ صعود نمود و از بیرون مقربان عظام و محرمان لازم الاحترام متحیر و متفکر گردیدند و حکماء غریب و اطبای هند همه بر بالین نازنین آن خسرو زمان و زمین حاضر شدند و برای های مختلف تشخیص بیماری و عارضه ناهای می نمودند حکمای عراق و اطبای هند درین باب سخنان مختلف گفتند چه رای حکمای ایران این بود که دفع حرارت تب بمبردات باید نمود و اطبای هند ادویه حار تجویز میکردند و میگفتند که ماده عارضه از برودت است و والده سیده پادشاه خلائق پناه در مناقضت و مخالفت اطباء بغایت حیرت بهر ساینند و محرمان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت نیز در بیرون متفکر بودند و پادشاه عالم نیز در آن حدت تب و شدت زحمت نمیدا نستند که بسخن کدام یک از اطباء عمل نمایند پس سیده سرادقات عصمت و الده پادشاه فرشته خصلت فرمودند که طبابت اطباء به امر چه که در بلاد هند نشو و نما بافته اند موافق تری نماید اولی آنست که طبیبان هند معالجه بکنند ازین سخنان حکمای عراق بیتاب شده گفتند که این غلط و خطا و این جور و جفا چون توان روا داشت باید که حدت آتش تب را بزلال مبردات منطقی سازند الیاذ بالله که این آتش التهاب و اشتعال یابد جان جهانی بسوزد و مقربان سریر پادشاهی درین سخن با حکماء متفق بودند اما اهل حرم و ملکان خاص و منصور خان حبشی عین المملکی با طبیبان هند و همدستان شده متابعت و الده سیده اعلی حضرت خاقانی نمودند و قرار دادند که اطباء هند شروع در علاج و تداوی نمایند چون پیمانته حیات پادشاه فرشته خصلت از شربت زندگی مالا مال شده بود و آفتاب زندگی سلطانی مشرف بر افول و غروب گردیده بود در آنچه قلم تقدیر بر صحیفه احوالش تحریر نموده بود تغییر نپذیرفت .

## بیت

بتدبیر تغییر تقدیر توان که سیلاب بستن بزنجیر توان  
 پس ادویه حار و چون بار و ارد مزاج و امعای شهر یار بی اختیار نمودند  
 و مدت پنج روز آتش بر آتش افزودند در روز هشتم خسرو زمان بغایت بی  
 تاب شدند و کمال اضطراب بهم رسانیدند و امید نجات ازین حادثه مهالکه قطع  
 فرموده دانستند که محل انتقال ازین دار پر ملال قریب شد و آثار ارتحال ازین  
 رباط دود و رمزل بر خوف و خطر بظهور رسید فرمودند که اکنون وقت  
 وصیت و وداع و زمان افتراق و انقطاع است امر نمودند که شاهزاده عالمیان  
 را بحضور بیاورند چون شاهزاده یوسف طلعت را حاضر ساختند و مواجبه  
 واقع شد فرمودند ای فرزند دلبد و ای جگر گوشه ارجمند ای نور دیده پدر  
 مستمند ای راحت جان حزین و سرور سینه نژند (۱)

## بیت

ای کلبن گلستان تنزیه ای غنچه شاخسار تقدیس  
 دعای در حق پدر ناتوان و افتاده بر بستر یاس و حرمان کن که استدعای  
 معصوم در درگاه حضرت ییچون بعزا جابت مقرون است شاهزاده ملک خصال  
 یوسف جمال روی توجه بقبله دعا آورده مسألت صحت و استدعای شفای پدر  
 بزرگوار از حضرت پروردگار نمودند و پستان نورانی را بر سجاده نیاز سردند  
 پادشاه گیتی پناه فرمودند که شاهزاده عالمیان بجهت حصول مرتبه سلطنت و خلود  
 حشمت و شوکت خود دعا کرد و الحمد لله و المنه که در درگاه حضرت قاضی  
 الحاجات و واهب العطیات مستجاب گردید بعد از آن متوجه والد سیده خود  
 شده فرمودند که مبلغ چهارده هزار ابراهیمی موافق اسامی مبارک که چهارده  
 معصوم علیهم السلام الله الملائک القیوم که در بازار منی از مریع و شری حاصل  
 شده و غایت حلّیت دارد بطریق امانت در فلان صندوق معین گذاشته شده است  
 بنام و روزه و زیارات و حج و رد مظالم و سایر تصدقات و خیرات صرف باید  
 کرد و شاهزاده عالمیان را بر تخت سلطنت اجلاس باید فرمود و حضرت حق

سبحانه تعالی که خالق الاشیاء است حافظ بلاد و ناصر عبادست و جمیع امور باقتضای مشیت حضرت آفریدگارست و از والده مهربان غمخوار که پروانه وار جان عزیز بهر دم تار میسرود حلیت حاصل نموده متوجه خاصان و محرمان و نزدیکان بالین نازنین شده حلیت خواستند درین وقت خروش گریه و نوحه از درون بگیند بلند فلک نیندگون رسید و اهل البیت بشیون وزاری پر داختمند پس آنجماعت را ازان وحشت بازداشته بوالده ماجده فرمودند که زمانی آرام گیرید و لحظه خاموش باشید و در اطراف و جوانب بستر و بالین شهر یار نازنین باواز حزین و دل اندوهگین تلاوت فرقان مبین می نمودند و بجهت انس آن مسافر عالم عقبی و سالک طریق مملکت اخری باحن جانفزا و نغمه دلکش قرآن مجید میخوردند باستماع آیه کریمه ارجعی الی ربک راضیه مرضیه توجه بمقام شهود نموده در یک شهر روز چهارشنبه سیزدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و سی و پنج هجری شاهباز روح پرفتوحش از اشیا تن و دامگاه پر محن پرواز فرمود انا لله وانا الیه راجعون غریو و غلغه نوحه از ساکنان سطح غربا در طبقات فلک خضرا به پیچید و فریاد و فغان زمینیان گوش کرو بیان ملاء اعلی را اصم ساخت خلائق به یکبار از درون بیرون بنوحه وزاری پر داختمند و عالمیان درین عزایابی اشک خون از دیده روان ساختند (نظم) آفتاب ملک و ملت گشت در مغرب نهان - روز روشن تیره شد در دیده اهل جهان - از فراز تخت روحش سوی علین شتافت - شد بروح انبیاء محشور در باغ جنان + منصور خان حبشی که رتبه وزارت عین المملکی معزز بود باملك الماس و ملك یوسف در مقام رفع خلل و رفع فساد اهل بازار و اوباش شده قاسم بیگ کو توال را فرمودند که در چاوری بمهابت تمام بنشیند و حسن بیگ نایب از در چارمینار قرار گرفته مردم اسواق را تاکید بلیغ نمایند که هر کس بکار و شغل خود مشغول باشد و اگر خلاف امر از کسی واقع شود فوراً سیاست نمایند و دروازه عالیه شیر علی را مفتوح داشته امر کردند که خاصه خیل در محلهها و کل چاکران جایجا حاضر باشند و سایر مردم از شغل و عمل خود باز نمانده تصور خلل و فسادنه نمایند و مردم غریب و اهل ایران چه

چاکر و چه سود اگر که درین دولت خانه مکرم بمنزله کبوتران حرم بودند کمال  
حیرت و بیم داشتند که آیا درین حادثه عظمی دشمنان جان و غارت کنندگان خان  
ومان (۱) عداوت چهل ظاهر ساخته چه فتنه و فساد بر انگیزند پس بموجب وصیت  
پادشاه غنران مال شاهزاده یوسف جمال را با فرو کرو لباس زکسوت خسروی  
آراسته در شاد ندهن قصر محمدی محل بر اورنگ سلطنت اجلاس فرمودند و بارعام  
دادند تا خلیق از درون و بیرون زمین بوس و بیجده پادشاه یوسف جمال سکندر  
اقبال بکنند و جمیع چاکران چه از مقربان عظام و مجلسیان کرام و سرداران  
و سلحداران و خاصه خیل و سایر ملازمان به توره و تزک بترتیب فوج فوج  
بر طبقات قصر فلک رفعت برآمده شرف بساط بوسی و سعادت عبودیت دریا فتند  
و بعد از آن قضیه و وحشت انگیز این حالت مسرت آمیز روی نمود و آن واقعه  
پر شور و شربانیت و سرور تبدیل یافت و جار چیان و منادیان در بازار و اسواق  
بر بالای فیلان و شتران سوار شده منادی بنام نامی حذیو جهان و القاب سلطنت  
انتساب شهریار زمین و زمان نمودند و بعد از فراغ این امور وقت عصر نعش محصور  
بر حمت حی لایموت پادشاه ملک خصال را در سنگاسن زر نگار سواریش گذاشته  
جمیع مقربان و اعیان و امرا و وزراء و سادات و فضلا پیاده تشییع جنازه مغفرت  
اندازه خسرو جنت مقام نموده در انگریض اثر که مدفن این دودمان رفیع الشان  
است و گنبدی چون سپهر اخضر که اعلی حضرت خاقان رضوان مرتبت در حیات  
خود طرح انداخته بودند و عمارت آن قریب با تمام رسیده بود برده مانند گنج  
مدفون ساختند و بفاتحه و دعای آمرزش روح اطهرش را مستغرق دریائے  
مرحمت غنران نمودند .

مثنوی

افسوس ز پادشاه دوران زینت ده کار گاه امکان  
در اول عمرو شادمانی بشتافت بملك جاودانی  
نا داشته چله (۲) بدوران شد جانب خلد همچو رضوان  
باقلت عمر کرده حاصل انواع کمال و گشته کامل

(۱) خانمان (۲) چله یعنی بعضی چهل سالگی نرسیده -

کونین همیشه در ترا زوش برداشته نقل هر دو بازوش  
 شمع خردین همیشه بر نور زوخانه دین و ملک معمور  
 مستغرق رحمت خدا باد محشور بروح مصطفی باد

مدت سلطنت پادشاه مغفرت دستگاہ ازار الله برهانه چهارده سال و پنج ماه  
 ویست و شش روز بود و عمر اشرفش سی و چهار سال و یک ماه و بیست روز و پنج  
 فرزند معادتمند بیادگار گذاشتند فرزندان اول که از همه بکرسن و وفور عقل و دانش  
 اختصاص داشت اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بودند که باسحق قاق  
 ذاتی و استعداد و صفات جبلی برجای و الد بزرگوار قرار گرفته مالک سریر  
 سلطنت و اورنگ خلافت شدند و فرزند دوم مهدعلیا و ستر معلی همشیره مکرده  
 معظمه ایشان که در سال هفتم جلوس مینمت مانوس پادشاهی که بعد ازین در قضایا  
 و سوانح سال مذکور سمت گذارش خواهد یافت در حباله نکاح حضرت سلطنت  
 و خلافت دستگاہ سلطان محمد عادلشاه در آمده ملکه آن دولت عظمی شدند و بعد  
 از ایشان شاهزاده ابراهیم میرزا بودند که از صبیئه عالی حضرت ابراهیم عادلشاه که در  
 نکاح خسرو غفران پناه در آمده بود و در سال دوم جلوس همایون طایر روح  
 معصومش بر شاخسار اشجار بهشت آرام و قرار گرفت و دو پسر دیگر بعد از ان  
 از یک مادر که بخورشید بی بی مسمی بود و پادشاه مغفرت پناه را نهایت تعاق خاطر  
 بمومی الیها بود و قبل از رحلت ایشان بچوار رحمت ایزدی پیوست و در جنب  
 گنبد مملواز رحمت ایشان گنبد دیگر محل دفن حضرت هومی الیهاست بوجود  
 آمدند و الحال در ظل رافت و تربیت خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بر فاهیت  
 و فراغت تمام بکسب کالات قیام دارند و از محدثات و محترعات ایشان مسجد  
 جامع رفیع و سببست که در دار السلطنته حیدرآباد بنا نموده اند و قریب سی چهل  
 هزار هون خرج آن شده و نا تمام مانده بود و در دو فرسخی شرقی دار السلطنته  
 حیدرآباد صامه الله فی ظل دولت و الیها عن الفساد طرح شهری انداخته بسطان  
 نگر موسوم ساختند و دو اساس عریض متین بجهت دو قلعه و سبب که یکی حصار  
 شهر باشد و دیگری حصار دولت خانه عالیہ بنا گذاشتند و بعضی پنجاه ذرع

خندق بر دور حصار شهر حفر فرمودند که بمنبع آب رسانیده از آنجا بنیاد حصار بردارند و بیست و پنج گز دیوار را مقرر داشتند که بسنگ و آهک برآورده چون زمین برابر شود بیست گز مرتفع ساخته کنگره و سنگ انداز بسازند و جمیع عمارات و محلیهای چهار بسته دیوانی با تمام رسانیده عمارت میدان در بار و دکا کین چهار بازار و چهار منار می ساختند و قریب سه لک دون خرج آنجا شده بود و آن نیز قبل از آنکه با تمام رسد رحلت نمودند و دیگر قصبه سلطان پور که در حوالی لنگر فیض اثر قلعه گوا لکنده متصل بگنبدی که بجهت مدفن خود ساخته بودند احداث فرمودند و آن بقدری معمور است و عمارات و قصرهای الهی محل و محمدی محل و حیدر محل و توابع و لواحق آن که بهفت طبقه خاقان جنت مکان سلطان محمد قلی قطبشاه ساخته بودند و چند لک دون خرج آن شده بود و مثل آن قصرها بر روی زمین بنائشده در روز تولد شاهزاده ابراهیم میرزا که از صیبه ابراهیم عادلشاه بوجود آمده بود جمیع قصرهای فلک رفعت مذکور را آتش در گرفت و سوخت و شعلهای آن بفلک اثیر رسید و مدت چند روز که میسوخت احدی را میسر نبود که هزار قدم و دو هزار قدم راه بحوالی آن گذار نماید و این قضیه از قضایای عجیبه غریبه روزگار بود و بعد از سوختن آن قصرها بجای آن قصر داد محل و حیدر محل و امان محل بچهار طبقه ساختند و مبلغهای کلی خرج آن قصرهای آسمان رفعت نمودند و در باغ بهشت اسانی مسمی بیاغ بنی جانب شمال دار السلطنه واقع است قصر رفیع و وسیعی بطرز عمارات عراق بود و طبقه ساخته معماران ماهر و بنایان نادر تکلف بسیار در آن نموده اند و نقاشان مانی قلم بطلا و لاجورد بطرح دلفریب نقاشی کرده اند و چندین عمارات دیگر در هر جا از آن پادشاه مغفرت دستگاه بیادگار مانده است رذات اشرف اقدسش جامع علوم عقلی و نقلی بود و در فنون فضایل مکتسبه و حیثیات متعارفه سعی موفور بظهور رسانیده بودند و عبادت و صلاحیت بنایت مایل بودند و در صبح يك جزو قرآن مجید تلاوت مینمودند و بطریق التزام هر ماه يك ختم مصحف میفرمودند و قوت حافظه کامل داشتند چنانچه کتب سیر و تواریخ را که مطالعه نموده بودند همه را مستحضری

و بطلاقت لسان و فصاحت بیان نقل بر حکایت رداستان مینمودند و فضلالی پایه سیر و فیض حای خورش تفریر بکالات واستعداد آن سلطان مغفور مبرور اعتراف داشتند و از فن انشا نیز بهره کامل داشتند و بر ظهر کتابهای شر و نظم که بنظر فیض اثر در می آوردند و مطالعه آن از اول تا آخر مینمودند احوال مصنف و مؤلف آن از کتب دیگر تحقیق نموده بعبارات دلپذیر تحریر میفرمودند و گاه گاهی واردات طبع اقدس را در سلك نظم میکشیدند و چند غزل و رباعی و ترکیب بندی در مرثیه حضرت سید الشهداء از آن خسرو علین مکان بیادگار مانده است و صفات حمیده و اخلاق پسندیده آن پادشاه مغفرت دستگاہ در السنه و افواه کافه آدمیان ساری و جاریست و زیاده از آنست که درین کتاب ثبت توان نمود رحمة الله علیه

مقاله الکتاب ذکر طلوع نیر اعظم و عطیه بخش عالم اعنی بشهر یار مکرم بافر فریدون بشوکت جنم از مطلع اورنگ خلافت بر آمدن و بر چهار بالش قدرت و عظمت و وحشمت و شوکت تکیه زدن و جهان ظلمانی را بانوار معدلت و نصفیت و لمعات مرحمت و مکرمت روشن و نورانی ساختن

بر عتقلائی خبیر و عرفای بصیر که عالم آثار کواکب فلک سیر و عارف اسرار خفیات نهانخانه تقدیر اند سبرهن و روشن است که چون حضرت خالق ذو الجلال ایزد متعال بجهت اعلی مرتبه خلافت و اسنی منزله نیابت خود ذات قدسی صفاتی را از نوع انسان که احسن مخلوقات و اشرف موجودات و بجموعه کاینات است برگزیند از معارج کبریای مقدس خالقیت و مدارج اعلای منزله ربوبیت اشراقات فیوضات و لمعات مواهب و عطیات بجهت تربیت آن جرهر گرانمایه معدن وجود و برای تصفیه و تجلیه آن گوهر شاهوار بحر شهود نازل نماید و سعادت آثار کواکب سبغه سیار و شرافت اطوار گردش فلک دوار را بنشو و نما و ظهور و بروزش شامل و واصل سازد و طینت اور ایزلال اخلاق حمیده و اوصاف پسندیده مخمر نموده بانواع مکارم و اصناف محاسن آن ذات خجسته را آراسته منظور عالمیان و مشهود آدمیان گرداند و نوقت خاص و زمان



با اختصاص بر اورنگ عرش آسای سروری و سریر فلک فرسای خسروی متمکن ساخته زمام احکام و انتظام اقالیم عالم و عنان اهتمام مهام طبقات بنی آدم بقبضه اقتدار و سرپنجه اختیارش سپرده رفاهیت کافه عباد و امنیت کل ممالک و بلاد بآئین معیلت و نصفیت و قوانین سیاست و مهابتش منوط و مربوط دارد . قطعه

حضرت ایزد چو ذات کاملی را برگزید بر سریر خسروی بنشانندش با عز و جواد آسمان و اختران را تابع امرش کند از برای خلق سازد سایه چترش پناه و موافق این سیاق و مطابق این مصداق انبعاث ذات کامل الصفات شادشاه جهان و خدیو زمین و زمان است که از بدو نظرت نازمان جلوس بر اورنگ سلطنت یوما فیوما حضرت موجود کل و وجود از محض رحمت و جود عطیات نامحدود و اصل ذات قدسی خصال و شامل احوال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال گرداینده است و وجود فایض الجودش را بزبور استعداد جهاننداری و زینت کمالات شهریاری مزین و بجلی ساخته بدد از آنکه سن اشرفش بیازده سال و پنج ماه و پانزده روز رسیده بود بر اورنگ پادشاهی و سریر سلطنت و فرمان روائی صعود نمودند و بلمعات و اشراقات افسر و چتر خسروی ظلمت از جهان کهن محو فرمودند .

مثنوی

دوران کهن دگر جوان شد	گلزار زمین چو آسمان شد
دوران ز جهان ملال گسبرد	درد هر بساط عیش گسبرد
ابواب نشاط و کامرانی	مفتوح بشد بشادمانی
شاهنشاه مهر چهره بر تخت	اقبال غلام و بنده اش بخت
بر تخت نشست همچو جمشید	بالای فلک چنانکه خورشید
از فر قدوم حضرت شاه	اورنگ منیر گشت چون ماه
اکلیل چو مهر نور ورشد	بر تارک شاهه بزب و فر شد
خرد تاج کون چو آفتاب است	چون بر سر شاه کامیاب است
از خطبه بلند گشت منبر	زد پای بفرق چرخ اخضر
در خطبه چو نام شاه آمد	صد حادثه را پناه آمد



سلطان عبد اللہ قطب شاہ

از نام جهان پناه بادل  
 از روز جلوس روز نوروز  
 این روز جلوس روز عید است  
 زین روز به گلشن سخن روی  
 زین روز کنیم داستان سر  
 ز امروز ز شاه کام جوئیم  
 از نوک قلم گهر یاریم  
 از گوشه برای ای نظاما  
 از نوک قلم به بند آئین  
 درهای کموز طبع بکشای  
 دارم ز شه سکندر آثار  
 از پر تو آفتاب تابان  
 پیدا شده ز آفتاب پر نور  
 من نیز چو ذره ام مکرر  
 در گوشه آنرا بامید  
 اکنون که جهان شده است پر نور  
 رقم که سخن طراز کردم  
 در مجلس خاص شه در آیم

زر یافت دگر عیار کامل  
 صد فیض گرفت و گشت فیروز  
 دروی همه خرمی پدید است  
 آریم چو بلبل نوا جوی  
 از خسرو مهر چهر جم فر  
 عیش و طرب مدام جوئیم  
 باغ ارم از قلم برانیم (۱)  
 بنا ز تنور جوش دریا  
 بنای نگارخانه چین  
 صد گنج هنر بخلق بنای  
 امید توجوهی درین کار  
 یاقوت شود جواد در کان  
 از نخل رطب زتاک انگور  
 رخشان بتوم ز مهر انور  
 بودم عمری بیاد خورشید  
 کی ذره شود ز مهر مجبور  
 زین راه دراز باز گردم  
 از کلک چونی سخن سراجم

باجمله در صبح چهاردهم ماه جمادی الاول سنه خمس و ثلاثین و الف هجری  
 (سنه ۱۰۳۵ هـ) از کرباس گردون اساس نقارخانه پادشاهی صدای رعای آزی  
 نوازش دنامه و طبل و کوس و کور که بشارت و نوای کرنا و صفیر نفیر بکره  
 اثر رسیده صلاهی عیش و عشرت بعالمیان در دادند و بارگاه گیتو پناه از ازدحام  
 عسا کر نصرت نشان و امرای عظیم الشان روز رای رفیع مکان و عمال کاردان  
 و سایر طوایف چاکران مشابه فضای دلکشای بهجت افزای عید گاه گردید تصر  
 فلك رفعت خسری از جمعیت مجلسیان عظام و فضلاهی؛ لازم الاحترام و مقربان

عالیه مقام چون دار السلام شد ساحت بارگاه از انواع تجملات پادشاهی آراسته  
 و مانند کشتن فردوس از کدورات پیراسته خدیو بی همال اغنی خاقان یوسف  
 جمال سکندر اقبال بر فراز اورنگ خسروی قرار گرفت و آفتاب عالم تاب کسب  
 نور و ضیاء از رخسار گیتی آرایش نموده در برابر منصب آئینه داری اختصاص  
 یافت ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان سریر سلطنت جا بجا در محل و مقام  
 خود ایستاده جبین اخلاص و نیاز مندی بر زمین عبودیت و بندگی سوئند و بدعا  
 و ثنای خسرو یوسف جمال و تهنیت و مبارکی جلوس همایون فالش زبان فصاحت  
 بیان کشودند .

نظم

دعای و ثنای شهشاد گیتی نمودند خاصان اورنگ اعلا  
 بانماط خوب و معانی دلکش باشعار نغز و بایات زیبا

و امر جهان مطاع و فرمان خلائق اتباع عز صدور یافت کد ابواب خزانه  
 و جامدار خانه مفتوح ساخته زر وافر و مرصع آلات متکثر و تشریفات فاخر  
 بیا آورند و ارکان دولت و اعیان ملک و ملت را مخلصهای اعلی و تشریفهای گران  
 بها نوازش فرمودند و عاملان عظام و نایکو اربان کرام و قلعه داران معتمد و  
 معتبران بر ملک و بلد را عنبر چها و طوقها و همت کردهای مرصع با تشریفها  
 عنایت فرمودند و سایر چاکران درگاه اعلی علی قدر مراتبهم بانعام و اکرام  
 مسرور گردانیدند و منشیان عطار د فضلت پیشه و دبیران بلاغت اندیشه  
 را امر معلی صادر شد که بحکام بلاد و عمال محال و عهده داران بنا در و کوی و اولان  
 قلاع فرامین بشارت جلوس همایون اعلی تحریر نمودند بیکه و مهر مجدد و توفیق  
 و قیام مجد مزین سازند و باخلعتها و تشریفها بچنانب ایشان ارسال دارند و آنروز  
 سادات عالی درجات و اهل مدارس و طلبه علوم و سایر مستحقین را احسان  
 و اکرام شادنشاهی شمول یافت و هر یک نصیبی کامل یافتند و بر فیلهای و عربها  
 زر و شکر بار کرده در اسواق و بازارها گردانیده بتام عوام الناس قسمت نمودند  
 و از حبس و زندان جمیع بندیان و مجرمانرا که بمعاصی و ذنوب کبیره و صغیره  
 مأخوذ و سقید بودند ازاد فرمودند و شعرای فصاحت شعار سخن آفرین که در

تهنیت و مبارک باد پادشاه زمان و زمین قصیده‌ها را غرا و تاریخ‌نویس معجزه آسا گفته بودند صلواتی زیاده از حوصله و خواهش ایشان مرحمت شد از انجمله مولانا رونقی این ماده تاریخ را در قطعه درج نموده است (مصرع)

مزمین شد جهانی ( ۱۰۳۵ ) از جلوس شاه عبدالله

و قیصر مداح که در سلك چا کران و مداحان منتظم بود این ماده

تاریخ را در قطعه بسته است مصرع

شد شاه دکن قطب زمان عبدالله ۱۰۳۵

پس طبقات انام از میمنت جلوس خسرو عالی‌مقام در محال امنیت و سرای آسایش مقام و آرام گرفتند دوران کهن دور جوانی از سر گرفت و خارستان نعم و الم بیهارستان شادمانی و نعم تبدیل یافت . نظم

روزگار خزان شد و ز بهار	خرمی یافت گلشن و گلزار
بست امن جهان درین ایام	از جلوس شه نکو فرجام
در عیش و طرب بشد مفتوح	عالی شادمان ز جام صبح
عهد سلطان شده چو فصل بهار	خلق عالم شگفته چون گلزار
باد این عهد تابروز قیام	خلق از لطف شه همیشه به کام
ظل چترش بدهر گسترده	دشمن از حزم اوست پژمرده

ذکر قضاهاى مهجرت و مسرت افزای سال اول جلوس همایون اعلى که مشتمل است بر آمدن بحجاب عالیشان از جانب سلاطین باتمکین دکن و هندوستان چون خبر و حشمت اثر رحلت پادشاه رضوان مرتبت و بشارت خرمی اشارت جلوس سلطان یوسف طلعت سکندر حشمت بمسامع بیلال و جاه سلاطین باتمکین دکن اعلى عادلشاه و نظامشاه رسید عالیحضرت سلطنت دستگاه ابراهیم عادلشاه شاه ابو الحسن و عالیحضرت جمیجاه نظام شاه میر جعفر را که شر یک معتمد و مقرب آن پادشاهان عالیجاه بودند بیکوت تهنیت خدمت خسرو بمالك تلنگانه ارسال داشتند و مکاتیب خجسته اسالیب که مضمونش مشتمل بر پرسش و تعزیت سلطان جنت مکان و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو سکندر شان بود

مع تحف و هدایا از اسپ و فیل و مرصع آلات مرغوب مصحوب حاجبان چرب زبان ارسال داشتند چرن حاجبان عالی مرتبه بحوالی دار السلطنه حیدرآباد صانیا الله فی ظل حمایه و الیها عن الخلل و النفساده رسیدند از پایه سریر عرش قرین دو مرد معتمد امین باستقبال ایشان مامور گردیدند کد برسوم ضیافت و لوازم مهمانی قیام نمودند مشارالیهما را بیارگاه گیتی پناه بیاروند و آن دو معتمد باستقبال ایشان رفته باآداب پسندیده و قانون شائسته بامور مرجوعه پرداخته باکریم تمام ایشانرا پایه سریر سلطنت مصیر آوردند و حاجبین مذکورین شرف ملاقات کثیره الحسنات و سعادت حضور و افران نور دریافته از قبل پادشاهدان ثریا مکان زبان فصاحت بیان به پرسش و تعزیه خاقان جنت مکان کشودند و مبارکباد و تهنیت جلوس خسرو بادین و داد اقدام نمودند و اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت حجاب عالیشان را بتشریفات خاص نوازش فرموده بانعام و اکرام سرافراز ساختند و منازل رفیع و عمارات وسیع بجهت نزول ایشان تعیین فرمودند و در بعضی از شهور سنه جلوس همایون اعلی اخلاص خان قزوینی از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده خرم و لذامیود خسرو ممالک هندوستان نورالدین جهانگیر پادشاه بن جلال الدین اکبر پادشاه بجهت تهنیت و مبارکباد باتبرکات شاهانه و مکتوب تهنیت اسلوب آن شاهزاده عالیجاه پایه سریر سلطنت رسیده بشرف باطلوس مشرف شد و مقربان بارگاد جهان پناه تعظیم و تکریم او کاینچی نمودند و بجهت نزول منزله عالی معین شده بر نسبت حجاب دیگر بانعام و اکرام پادشاه یوسف جمال مفتخر و مباهی گردید و بعد از چندگاه دو مجلس عالیشان را با تحف و هدایا و اسپ و فیل و کتابات محبت آیات که مضمونش اظهار یگانگی و داد و مفهوش مراسم دوستی و اتحاد بود بجانب پادشاهان رفیع الشان دکن ارسال داشتند و حاجب شاهزاده عالمیان را که بجهت ادای وظایف تهنیت و مبارکباد آمده بود و بعضی مدعیات دیگر نیز داشت مستدعیات او بجز اجابت مقرون گردانیدند رخا ن مذکور نیز از مرحمت و مکرمت اعلا حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر احتشام مسرور و مقتضی المرام بخدمت شاهزاده رفیع المنام روان گردید .



میر ملکہد مومن اسکر آبادی

ذکر تدبیر گرون پیشوا و میر جمله که دورکن اعظم سلطنت اند  
 و مقرر داشتن بعضی از مناصب عمده درین سال به نسبت سابق  
 در اواخر زمان خاقان علین مکان نواب علامی فهامی میر محمد مومن که بر حمت  
 ایزدی پیوست خاقان گیتی پناه منصب جلیل القدر پیشوائی را بپیچ بک از  
 مقربان سر بر خلافت تفویض فرموده بنفس اقدس و رای صوابهای مهر انجملای  
 خود حل و عقد مهمات مملکت و قبض و بسط امور سلطنت و معاملات تدبیر  
 و راجوت را متکفل بوده در جمیع مهام عباد و انتظام امور ممالک و بلاد اهتمام  
 تمام می نمودند و جناب سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را که بعد از  
 خواجه مظفر علی منصب دبیری بتوجه نواب علامی مرتضای ممالک اسلام  
 مرحمت کرده بودند بوساطت مشارالیه نیز بعضی مهمات سر انجام می یافت درین  
 زمان فرخنده نشان که اعلی حضرت خاقان یوسف جمال بر تخت سلطنت و اورنگ  
 خلافت صعود فرموده ظلال چتر خورشید تنویر را بر جهان و جهانیان گسترده  
 رای عالم آرای خورشید ضیا اقتضای آن نمود که پیشوای با عقل و تدبیر و میر  
 جمله آصف نظیر بجهت ضبط قواعد سلطنت و ربط معاهد مهمات سپاه و رعیت  
 در پایه سر بر سلطنت مصیر باشند و والده (۱) سیده خاقان جنت مکان درین وقت  
 متوجه داماد خود شاه محمد (۲) ولد شاه علی عربشاه بشاه پیر زاده شد باملکان  
 و خواجهای مقرب قرار دادند که مشارالیه را پیشوا کنند و منصور خان حبشی  
 را که سابقاً بحواله داری لشکر کابخانه و سرداری دنیا اعظم عین المملکی سرافراز  
 تشریف میر جمله گی دادند و میرزا روز بهان اصفهانی را که سلطان جنت مکان  
 بود بعد از عزل خواجه افضل ترکه بمنصب ارجمند سرخیلی سرافراز فرموده بودند  
 و مدت ده ماه باین امر جلیل اشتغال داشت معزول گردانند پس درین عزایم  
 جازم شدند و در اول سال جلوس همایون اعلی شاه محمد مذکور را تشریف  
 پیشوائی دادند و چون طبع مشارالیه از تدبیر و کاردانی و پیش بینی در امور  
 سلطنت بے بهره بود عالیجناب علامی شیخ محمد الشیر باین خاتون را که از حجابت

(۱) اعنی خاتم آغا زوجه شهزاده میرزا محمد امین (۲) شاه محمد پیر شاه خواند کار



سفر و ممالک ایران مراجعت نموده بود و خاقان علین مکان مغفورا وارد داشتند که منصب بزرگی که مناسب رتبه و منزلتشان باشد تفویض فرمایند که قضیه هایلدروی داد درین وقت منصب پیشواتی بدیگری رجوع شده بود خلعت نایب پیشواتی بمشارالیه دادند و رخصت نشستن در مجلس حضور و افران نور بر نسبت شاه محمد پیشوا مرحمت فرمودند و چون منصب رفیع مذکور با شترک بود منصب دیرری را از محمد رضای استرآبادی گرفته بعالیجناب علایم عنایت کردند و مشارالیه باین دو منصب ارجمند در میان اکابر و اعیان سرافراز گردیده بامور جزوی و کلی این دو مهم کاینچی می پرداخت و طبقات ازام بوساطت ایشان از شاهنشاه نوجوان بهره مند و کامیاب میگردد و شاه محمد پیشوا ازین جهت در سینه پر کینه تخم تفاق میکاشت و بوتهای خار میر و یانید و ابواب اتفاق با ایشان در همه حال مسدود می داشت اما منصورخان چون بمنصب رفیع القدر جملة المملکی سرافرازد از فن نویسندگی و عملداری بهره نداشت با مدد و اعانت بهامینه (۱) شروع در عمل مذکور نمود و اکثر متوجه حال سپاهی شده در مقام اتمام این طبقه درآمد و چون ربط او با بعضی پیشتر از بعض دیگر بود و متوجه احوال بعضی پیشتر میشد افراط و تفریط در احوال طبقات مردم واقع شده بعضی کامیاب و بعضی ناکام می بودند و چون با طبقه غریبان خیر اندیش که ضابطه در ایچ ملک و ملت اندو در مهیات دین و دولت ازین جماعت تمشیت می باید یک رنگ نبود متوجه پیش آمدن این طبقه نمی گردید و عنان حکومتش در قبضه عمل بهامینه بوده منصب سرنوبتی و حواله داری خاصه خیل در زمان خاقان جنت مکان بعد از عزل ملک آدم بملک یوسف که از ملکان معتبر قدیم الخدمه این دولنخانه بود مرحمت شده بود بناء بر نسبت خدمت سابق مرتبه ملکی و خدمت گاری حضور سربلند شد و بجهت قرب و هزلت حضور میان امثال و اقران خود کمال امتیاز بهمرسانید و اکثر مهیات سلطنت به پروانگی و ساطت اوسر انجام می یافت و مقرب سر بر سپهر اساس ملک الماس که از قدمای ملکان و عظامای غلامان دولنخانه عالیه است و خدمت سه پادشاه مغفرت دستگاہ نور الله مرقد هم نموده

و همیشه مکرم و معظم بوده بشواله داری بعض کارخانجات مثل سرکاری عمارات و زراد (۱) خانه و زر کرخانه و توپخانه و چند قصبه حوالی شهر و بعضی مناصب رفیعه دیگر فیام داشت درین وقت تقرب تمام یافته یکی از ارکان اربعه دولت گردید ز در اکثر امور درین هنگام طزف شور (۲) می بود و ملک عنبر که از جمله معتمدان و مقربان سلطان سینت مکان بود دنیائی که یک لک دون تنخواه داشت سوائه او بود و حواله داری جامدار خانه عامره و فیل خانه و طویله باحواله داری دیده بانان و دیگر مناصب رفیعه باو مفوض بود و قریب سی ضد غلام گرجی و حبشی از زر سنجی خریده با اسپان و اسلحه و یراق ضمیمه لشکر نصرت اثر کرده بود چون درین وقت نوایر حسد در کانون سینت هم جنسان او اشتعال یافته بود در مقام سعایت در آمده امری چند غیر واقع با و نسبت دادند و او را از نظر اعتبار نداشتند و دنیای او را باحواله داری فیلخانه و طویله عامره و بعضی کارخانجات دیگر بملک یوسف مد کور مرحمت نمودند و محل جامدار خانه را بملک ادراک سپردند و مشار الیه را در کنج بیکاری مزوی داشتند و غلامان گرجی و حبشی مد کور را از حواله جدا نموده علی قدر مراتبهم از هزار تنکه تا سه هزار ماهیانه مقرر کرده در بیرون دولنخانه منازل دادند و ازین جماعت چهار نفر را که بقدر امتیاز داشتند و آثار رشد و تمیز در ناصیه حال ایشان ظاهر بود یکی را که غلام ترکی نژاد بود خطاب فیروزخانی دادند و سه نفر دیگر را که حبشی بودند یکی را از دو نفر امتیاز داشت خطاب آدم خانی و دو دیگر یکی را یاقوت خان و دیگر پیر احمد خان نام گذاشته هر یک را سردار فوجی از عساکر گردانیدند و قاسم بیگ ولد مرشد قلی بیگ ترکان را که در زمان سلطنت جنت مکان بمنصب رفیع القدر کوهوالی دار السلطه که از مناصب عمده است سرافراز بود و حسن بیگ شیرازی نایب او بود درین وقت مشار الیهما را بر نسبت سابق معین داشتند و میر قاسم اردستانی که بعد از میر یزدی بمنصب عالی نظارت بمالک مکرم بود اکنون نیز ناظر الممالک شد و وزارت پناه خواجه افضل تر که که در زمان بادشاه علی بن ابراهیم ناز گاه مدت نه سال بمنصب عالی رفیع القدر سرخیلی

معزز و محترم بود و دنیائی که يك لك هون تنخواه داشت بحواله او بود چون در او اخر زمان سلطنت جنت مکان از سرخیلی معزول شد و دنیای مذکور نیز از او تغییر یافته حواله میر محمد تقی طلباطبا شده بود و درین وقت بسعی منصورخان همان سنجنی حواله مشار الیه شد و مجدداً از جمله امرای عظام گردید و اعتماد راو برهنی که سابقاً بمنصب دبیری فرامین هندوی سرافراز بود هم چنان باخدمت مذکور مقرب اورنگ بادشاهی گردید و ناراین راو برهنی که بمنصب رفیع مجموع داری که عبارت از استیفای ممالک است سرافراز بود درین وقت نیز این منصب رفیع باو مقرر شد و سرورای برهنی که بمنصب شروع نویسی سرافراز بود درین وقت همان خدمت باو مفوض شد و امرای عالیشان و وزیرای رفیع مکان و عهده داران عظام و عاملان کرام و نوایکواریان هزاره و منصب داران بزرگ که تفصیل اسامی ایشان باعث طول مقال است چه در دار السلطنت و چه در ولایت هر يك بطریق سابق بخدمات مرجوعه خود معین گردیدند و جمیع رسوم و قواعد سلطنت که سابقاً رسوم و معمول بود بهمان نوع جاری شد و حکام و عمال سابق درین وقت نیز بکار و عمل خود مشغول شدند .

ذکر قضایای سال دوم جلوس همایون اعلی که موافق هزار و سی و شش هجریست و بسیر باغات و سواری حوالی دار السلطنت رفتن و فصل برسات را بسیر و سواری گذرانیدن و بعیش و عشرت اشتغال فرمودن

چون اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بتائید ذوالجلال و توفیق مهیمن متعال بر سریر سلطنت و اجلال قرار گرفتند لوای شوکت و عظمت خسروی بر فراز طارم انجم مرتفع شده مشهود عالمیان گردید و وطنطنه کامرانی و کامنگاری و دبدبه شوکت و شهر یاریش مسموع سلاطین دوران و منظور خواقین زمان شد و وصیت سخاوت و مکرمت آوازه نصفت و معدلتش در گنبد بلند بیستون فلک نیلگون پیچیده و بمسامع جهانیان و کافه آدمیان رسید هر روز مجلس دیوان داری از انوار رخسار آفتاب آثارش پر نور بود و درگاه گیتی پناه از ازدحام امرا و وزرا و عساکر نصرت مآثر مشابه بمجامع یوم نشور و کل خلائق از

مراحم و احسان نامتنا هیش بیره مندو مسرور و دیو صفاتان مغرور از بیم  
 قهرمان سیاستش در مضایق زوایای نیستی مستور  
 قطعه  
 ذله بندد بعد ازین امنیت صدساله را عالم پرشور و شر در عهد شاه نوجوان  
 ز آسمان نازل نخواهد گشت دیگر حادثات

چترشه چون سایه گسترده است بر خلق جهان  
 گشته آثار کواکب سعد در دوران چرخ

تا لوای حشمتش شد مرتفع بر آسمان  
 و بعد از انتظام مهام سپاه و رعیت و استقرار امور ملک و ملت طبع اقدس  
 اشرف اعلی مایل بسیر و سواری شد و فصل برشکال ملک هندوستان که به منزله  
 فصل بهار ایران است بر مباحث زمین از سبزه نوخیز فرش مخمل برگسترانیده  
 و طبع نباتی از شگوفه وریاحین باغات و بساتین را چون نگارخانه چین گردانیده  
 لطافت هوا در غایت اعتدال و از کمال رطوبت انهار و چشمه سار پر از ماء معین  
 و آب زلال

نظم  
 زمین از سبزه و گل همچون صحن آسمان گشته

بسان کهکشان نهری بپور جانب روان گشته  
 زمین از لاله و نسرين بنوعی یافته تزئین  
 که گلزار جنان از دیده مردم نهان گشته  
 برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شاخی هزاران غنچه در گشن عیان گشته  
 در چین فصل فرح انگیز مسرت آمیز بسیر باغ لنگم پلی که قلعه ایست  
 از بهشت برین و خاقان علین مکان جنت آشیان سلطان محمد قلی قطبشاه نور الله  
 مضجعه احداث آن باغ و غرس (۱) آن گلزار فردوس نمودار فرموده عمارات  
 عالی و قصر متعالی در آن بنا فرموده اند محل عیش و عشرت آن خسرو رضوان  
 مرتبت بوده متوجه گردیدند و در آن باغ ارم مانند و صحرای اطراف آن خیام

فلك ارتفاع سراپردهای گیتی اتساع برافراخته آن زهنگاه رشك باع میور وروضه خورنق (۱) ساختند و امرای عظام ووزرانی با احتشام فرسخ در فرسخ قبه‌های خیمه وخرگاد را بفلك مهر و ماه رسانیدند و بزم خاصر که از حور نژادان ماد سیما و پری پیکران خورشید لقا آراسته گردیده از شامل (۲) رخسار ماد رویان مشکین کا کل گل شگفتن گرفت و نغمه تار و ناله نای و موسیقار مددو شان بزم طرب را خاصیت انقاس مسیحا میداد و دوشیاران خفیل عشرت را مددوش و شیدا میساخت .

قطعه

تبارك الله از ان بزمگاه پر عشرت که دیده‌ودل ازویافته است نور و سرور شهشه است چو رضوان و بزم چو جنت

بگرد تخت ستاده پری رخان چون حور

واعلیحضرت خاقان یوسف طلعت باشاهدان زمره ساز و پری زادان دنواز دران گلشن فردوس مثال مدت يك هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند و شادی و خرمی از بزم خاص خسروی رخصت بارگاد عام یافته جمیع خلائق بکامرانی مشغول شدند و زنگ کلفت ایام در آن فصل مسرت انجام از مرآت قلوب زدودند و از ان مقام دلکشا بکوه بنات گهات که از جانب شمال متصل بباغات دار السلطه واقع است تشریف حضور وافر انور ارزانی داشتند و آن کوه و باغات را از یمن قدوم نبجت و خرمی لزوم نمودار گلشن فلك خضرا ساختند و اطراف آن کوه پر شکوه مقدار دو فرسخ در دو فرسخ باغات پر اشجار و بساتین پر شگوفه و ازهارات (۳) و عمارات رفیع و ابنیه وسیع بغایت عمیق و بعرض و طول يك فرسخ در يك فرسخ شاید که باشد و سدے بطول يك فرسخ بار تناع صد ذرع و بعرض پنجاه ذرع تخمینا از گچ و سنگ بر کنار آن دریاچه بسه اند گویند که اعلیحضرت خاقان سلیمان شان علین مکان ابراهیم قطبشاه نورالله مرقدہ دو بلك دون خرج حفر و سد آن حوض نموده اند از آب باران که در عدو بت

(۱) یعنی محل نعمان بن منذر که برائے رهایش بهرام گور ساخته شده بود (۲) یعنی

نسایم (۳) یعنی عنجه و گل .

چون آب چشمه آب حیوان است ملو گردیده و بر فراز آی کوه مدور که مانند کلاه بر فرق زمین اغیر است پادشاه مغنرت دستگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراه عمارتی بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه ساخته اند و چندین عمارات دیگر که اثاثه سلطنت و تجمعات حشمت و شوکت و اسباب کار خانجات در آن گنجد از بالا تا پائین جابجا ترتیب داده اند و هشت محل که در دولت خانه گیتی نشانه بجهت جاگیری طبقات چاکران ترتیب داده اند درین دولت خانه نیز مرتب گردیده .

قطعه

بر فراز کوه آن قصر رفیع بر فلک چون عرش سلطان قدیم  
حوض و نهر باغهای دور او کوثر و تسنیم و جنات نعیم  
یک طرف دریای پر ز آب زلال یک طرف باغات و اشجار عظیم

سیاحان روی زمین و مسافران جهان پس بدین آئین سیرگامی در اقالیم سعه ندیده اند و مورخین راست گفتار از هیچ شهر یار جهاندار این نوع نستاری (۱) در زیر این گنبد زر نگار نشان نداده اند خسرو سکندر اقبال یوسف جمال مدنی در آن مقام دلکشا و آن محل نزعت افزا بعیش و عشرت گذرانیدند و از اینجا بیاغی که شیشه گلشن فردوس است و عمارت عالی رفیعی در آن باغ در زمان خاقان جنت مکان سلطان محمد قطبشاه بطرح عمارات عراق ساخته اند و تکلفات بسیار از طلا و لاجورد و نقاشی و جام الوان در آن عمارات دلپذیر واقع شده تشریف حضور ارزانی داشته چند روزی در آن مقام دلکشا کامرانی فرمودند باجمله اکثر فضل برسات را در گلشن و گل زاروسیر و شکار گذرانیده داد بعیش و عشرت دادند و درین ایام که از اردوی معلی باغات و صحرا زیب و زینت پذیرفته بود و امرای عظیم الشان هر صبح در مرغزاری و هر شام در گلزاری میگذرانیدند در ولایت دکن ایشوار و انتشار یافته بود که غازیان نصرت شعار و امرای عالیقدر خاقان سکندر اقتدار یوسف عذار بقصد تسخیر ممالک طی مسالک می نماید سلاطین ذی جاه و خواقین عالم پناه

(۱) از لست یعنی چیز خوب و نیکو .

خوف عظیم و کمال بیم داشتند که ایام مقدمه الجیش از بجای ظهور خواهد نمود و قراول سپاه شجاعت و نصرت دستگاه بکدام تماکت نزول خواهد فرمود چون ایام منقضى شد اعلیحضرت خاقان سکندر شان کامیاب و کامران بدار السلطنت مراجعت فرمودند و امرا و وزرای عالیقدر و عساکر فیروزی شمار در ظل چتر سلطنت خسرو جهاننار قوار گرفتند سلاطین اطراف عالم و پادشاهان معظم را امینتی حاصل آمد و وحشت و دهشت ایشان زایل شده تفرقه بجمعیت تبدیل یافت -

تعریف جشن و توصیف میزبانی سالگرد اعلیحضرت خاقان یوسف  
طلعت سکندر حشمت که مستمان از استماع آن بشاشت  
عهد شباب و شادمانی ایام جوانی دریا بند و کیفیت شراب روحانی  
از الفاظ و معانی آن ادراک نمایند

یارب چه عشرت است که شد در جهان پدید این نوع جشن سور بعالم کسی ندید  
در گلستان دهر ازین نو بهار عیش صد غنچه نشاط زهر شاخ بر دمید  
باعید نسبتی نبود این نشاط را خال (۱) ایست بر جمال چنین سور صبح عید  
سیحان الله این چه جشن جهان آراست که فلک دوار با هزاران هزار چشم  
یدار هر شب تا صبح بر کنار این انجمن محو تماشاگر دیده و العظمة لله این چه  
سور پر سرور است که کارداران سبعة سیار چون شخنها و جامدار از برای اهدای  
و رونق این بساط پر نشاط هر یک بکاری خاص اشتغال نموده سیحان ذی الملك  
و الملکوت و سیحان ذی الکبریاء و القدره و الجبروت . رباعی

چشنیست که عالمی از آن شادانست زین سور جهان کهنه آبادان ست  
باداگرد سال خداوند جهان چند آنکه ستاره بر فلک تابان ست  
این دوران نهن سال و این جهان زلیخا مثال در عشق وصال پادشاه یوسف  
جمال عهد شباب و ایام جوانی از سر گرفته و گلستان جهان و بیمارستان دوران

ازین سور پر سرور و جشن سالگرد خدیو زمان ثاب عشرت و نصرت پذیرفته  
(۱) خالیست .

## نظم

جهان چون گلستانے شد درین جشن جهان آرا  
 عروس دهر زیور بست در این سور سر تا پا  
 هزاران گل شکفت اندر ریاض دهر زین عشرت  
 ز عشق طلعت یوسف زلیخا باز شد برنا

الحق جشنیت که صدر نشینان عالم بالا و مسند آریان ملاء اعلا در آرزوی آند  
 که سرعت سیر، از افلاک گردان و دیده بنیش از کواکب تابان استعاره نمایند  
 بر ساحت این بساط پر نشاط نازل شده بتفرج مشغول گردند و سوریست که  
 ساکنان خطه زمین چه از خطاه و چه از چین قوافل مراحل و منازل طی نموده  
 بهر تماشای این جشن و سور میمون و تفرج میزبانی سالگره همایون بیارگاه  
 خلائق پناه آیند -  
 قطعه

اندرین بارگه که چون فلک است      پر زحور و پری و از ملک است  
 ز آدمی زادگان بحسن و جمال      به زحور و پری فزون زلک است  
 بود این جشن و سور پادشهی      که به تحش سماک تا سمک است  
 زیر حکمش سپهر پنداری      کله فیل و تیغه کجک است  
 بز مکا هیست بدان و سعت که هر انجمنی از ازا چون فضای فاک مشحون از  
 کواکب ثوابت و سیار و عشرت سرائست چنانچه بفسحت که هر گوشه اش  
 بهشتیست پر از حور و غلمان چه مست و چه هشیار درین هنگام فرح انجام از  
 کریاس نقارخانه گردون اساس صدای عشرت افزای طبل و دمامه صلاهی عیش  
 و نشاط بعالمیان در داده و صفیر نفیر و نوای کرناهی ندای شادمانی بگوش صغیر  
 و کبیر اعالی و اعالی جهانیان رسانیده غلغله نقاره و صور داصنج (۱) جوش  
 و خروش در دراز و پهنای وسیع فضای زمین و آسمان انداخته و مشقها اعلام  
 خرمی و طرب اعلام بر فیه خیمهای فلك ار تقاغ بر افراخته      مثنوی  
 نوای طرب بر فلك بر شده      ز شادی دماغ جهان تر شده  
 ز غریدن کوس گوش فلك      شده پر چو از جوش ذکر ملک



صغیر و تفریح و صلاهی نشاط هم آهنگ گشته بی انبساط  
 هر صبح و شام فراش زادگان کبک خرام جاروب دسته‌های زرین و سیمین  
 در کف دست بجای روئی و فراشی و ستاپساران مقبول مشکبوی بلغاری پر از آب  
 حیات کرده در عین آب باشی قضای عشرت سرا مانند ساحت بهشت بس باصفا  
 و در نزاهت و لطافت هوامشابه گلزار ارم و قدوس معنی نظم  
 از صفای فتناش چشم منیر و زده‌ایش مزاج قوت گیر  
 روح از آن یافته حیات ابد چشم را دیدنش علاج رمد  
 نور بینش سواد ساحت او راحت جان و دل نزاهت او  
 کلا و ندان رفاص تلنگانه و حیدرآباد و بهاک و شان خوش صورت  
 کرناک و پاتران زیبا شمایل احمدآباد و لولیان صبیح الوجه کابل و لاهور و مهرکنیهای  
 ملیح الحسن آگره و برهانپور و مندلی نوازان با اصول و تال زنان بس مقبول  
 جوق جوق در هر طرف بر قاصی و محو تماشا و مددوش تفریح چه صالح و چه  
 عاصی هنگامه جشن و مجلس بزم بنوعی گرم میدارند که لمحۃ البصر تماشاخانیان را  
 فراعی نیست و استادان خواننده و سازنده هر ملک و هر دیار که هر یک چون  
 باربد و نکیسا در فن موسیقی یکتای بی هم‌تا اند در سیر مقامات و شعبها بنغمهای  
 دلکش و ترانه‌های روح افزا آب را از جریان و مرغ را از طیران باز میدارند  
 ساقیان شگفته روی مهر سیما جام بدرآسا از شراب صاف لریز کرده صلاهی نوشا  
 نوش بمحبوبان باده نوش در داده هوش را چه یار که در آن بزم دم از هشیاری  
 زند و عقل را چه حد که در آن عشرت سرا لاف شعور و خبرداری نماید حریفان  
 باده پیمایا بمعشوقان ماه سیما هم نشین و همدوش و سرمست و مددوش گاهی معشوق  
 نازنین سر در کنار عاشق مسمتند حزین نهاده و گاهی عاشق زار سر بر پای معشوق  
 گلر خسار گذاشته از غایت استغنا معشوق دل و از در عین ناز و از نهایت افتادگی  
 عاشق زار در کمال عجز و نیاز -

قطعه

عاشقان را کام دل امر و حاصل می شود زانکه معشوقان ز عین لطف ناظر گشته اند  
 عشقبازان را چه شاد ییاست در این انجمن زانکه محبوبان عالم جمله حاضر گشته اند

درین اوقات اگر دیدهای تیزبین بغیر از دیدن رخسار آفتاب طلعتان شغلی  
 پیش گیرد در حدقه بی نور ماند و دست و پنجه اگر بمساعدت بخت برنخ سیمین  
 و ساعد و ساق بلورین در نیا و یزد معطل و بی زور گردد رخسار دلبران از کینیت  
 شراب، لعل فام اگر لعل آتش شوق در سینه عاشقان بر افروز درواست  
 و عشوه و کرشمه پری رویاں اگر دل اسیران بیچارها ز جا برد بجا از طرفی  
 فوجی از محبوبان مشکل موزون با هزاران غنچ و دلال و از ظرفی جوتی از  
 بجنونان مفتون با کمال حیرت لال از گوشه قمر چهره با چشم و ابر و شیوهای شیرین  
 پیشه کرده و از گوشه چون هلال کاسته عمل فرهاد و تیشه کرده صاحب  
 مذاقان شیرین مقال در انجمنها با جوانان گلرخسار در عین مذاق و نظر بازان  
 خیره چشم در گوشه و کنار بمطالعه صفحات چهرهای آفتاب اشراق . مثنوی

هر دلی کامیاب گردیده ذره چون آفتاب گردیده  
 خوب رویان همه چو حور و پری دلبر و کامده بعشوه نگری  
 همه خوش روی و خوش قد و خوش گوی برده دلهای عاشقان چون توی  
 همچو طاووس هست پر زیور جلو ه گر هر يك از دگر بهتر  
 هر کجا جمعی ز اهل بهشت لیک از اهل دیر و اهل کنشت  
 هر طرف نغمه های روح افزا خاصه خوانند های حور لقا  
 چشم از حسن نورور گشته گوش از نغمه پر دُرر گشته  
 در چنین بزم خسرو عادل مایه عیش جاودان حاصل

تبارك الله از روایح افزای بخور و عطریات و طیوب که قوت شامه از ادراك  
 انواع آن قاصر است بجزهای زرین و سیمین در هر طرف مجلس و محفل گذاشته  
 اند و صاحب حسنان مقطع بتقطیعات فاخره بخور عود و بر مکی و کشته برافروخته  
 و صندل و زعفران و مشک و چوبه در بادیه های طلا و نقره مملو ساخته در  
 خوانهای مصور مطلا گذاشته و عبیر و انواع خوشبوی طبق طبق چیده و اقسام  
 گلهای خوشبوی مثل هولسری و چنپا و مگره و سینوتی و یاسمن و رایبل گلدستها  
 و طرها و کلبندها که محبوبان صاحب جمال سر بآن می آریند ساخته و بسته اند

و به نازنین مکل اندام صبح و شام تقسیم می نماید هیچ بیاض گردنی نیست که زیب از صندل تر نیافتد باشد و هیچ سینه و بردابری نیست که زعفران و مشک بطرز خاص نمایدند باشند و تبول طبق طبق بسایر محبوبان و خاص و عام میدهند و کفند انهای مرصع پر از کیفیات و مفرحات و حبوب بتلا و جواهر مزوج شده بیهت خاصان مجلس می آوردند و هر کس هر چه میخواهد تناول و سبز چهرهای ملیح و گندم گونهای صبیح لب و چشم و دست از بان و کیف و حنا سرخ کرده با جامها و پیرایها و لباسهای الون با انواع حلی و زیور در برابر قصر فلک فرسا و محل بهشت آسا جایجا بر قاصی مشغول می باشد چه قصری که ستفنش باعرش اعظم دعوی همسری نموده و سطحش با فلک الافلاک برابر (۱) بسته طاق کسری در پیشگاه رفعتش نرد بان پایه و بارگاه سلیمان در جنب وسعت و زیتش ببقدر و مایه -

قطعه

در عهد شاهان سلف زینسان عمارت بر زمین

چشم فلک در قرنیا نادیده با چندین ضیا

بر هفتمین ستف فلک کیوان خجل از رفعتش

چرخ نهم در وسعتش مانند گوی در هوا

طاق ز ایوانش فلک خدام در کادش ملک

روح الامین چون طایری طیران کند در آن فضا

و در بالای طبقه اعلی که بر فعت اعظم است فروش زربفت و ابریشمین

گسترده و در و دیوار آترا نقاشان مانی قلم و طراحان اورنگ رقم بطرح دلنریب

و نقوش بس غریب بانواع زینت و زیب طراحی و نقاشی نموده اند و طاقچههای

آترا از ظروف و آوانی (۲) فغفوری و بغوری چینی و آبکینه حلی بترتیب مطبوع

چیده اند و در آن مقام که بمنزله اعلا علین است هیچکس را قدرت عروج

و صعود نیست مگر ذات خجسته صفائی که از غایت خلوص و و داد و نهایت

صدق و سداد بآن مرتبه رسیده محرمیت آن مقام قدسی احترام حاصل نموده

باشد و در هر طبقه از طبقات آن قصر فلک منظر از طبقات انام فراخور دولتخواهی

(۱) برابری (۲) جمع آئینه و آینه جمع (نا بمعنی ظرف) •

و خدمت گذاری مرقت و منزلت یافته بعبودیت قیام می نمایند و در طبقه بالا که محل اخص خواص است قریب صد دانشمند بی مثل و مانند که هر يك از ایشان سرآمد اقلیم اند و اكثر ایشان بشرف سیادت و رتبه نجابت مشرف و ممتازند بز انوی ادب در آمده اند و مخاطب بخطاب مجلسیان حضورند و حجاب سلاطین نامدار و رسل خواقین عالمقدار که از اقلیم ایران و مالک هندوستان و از هر ملك و دیار آمده اند هر يك در مقام مناسب بغایت ادب قرار گرفته اند و بعضی از ملكان معتمد و خواجه سراهای معتبر بر حوالی بساط عالم انبساط نزدیک و دور ایستاده در خدمت گذاری اند و در طبقه دیگر از طبقات آن قصر سپهر نظیر جمعی از خواص ناس که عدد ایشان قریب بسیصد نفر باشد از و رای حجاب دور ایستادگان پایه سریر خلافت مصیر را مشاهده منجاید بعبودیت مامور و بخطاب دولت محلی معزز مسرورند و جمعی از اعیان نوع انسان که هر يك زبده دودمانی اند در پیشگاه این طبقه رفیع دستهای بالای هم گذاشته بکمال ادب ایستاده اند و بخطاب ساجد ساجد ار استهوار دارند و در زمین و یسار آن پیشگاه دو صف از غلامان ترکی نژاد و حبشیان زندگی نهاد که چون دیوان مازندران و هر يك چون رستم دستان و سام نریمانند بعضی از ایشان عصاهای طلا بک و بیدهای نقره گرفته ایستاده اند و ساجد اران که موسوم بخاصه خیل اند چهار هزار مردکار زارشمشیر زن چابک سوار نیزه گذار که هر يك بهادر زمان و تهمت دور اند در طبقات دیگر صف در صف زده اند و حواله داران عظام عهده داران با احترام و سر داران عالی شان و وزرای رفیع مکان هر يك در محل ولای خود چه بالا و چه پائین جایجا ایستاده اند سر نوبتان مریح صوات عصاهای مرصع بدست گرفته باهتام بارگاه پادشاه اشتغال دارند طبقات چاکران دیگر از ملازمان سجده کار خانه و سرا پرده داران و دیده بانان افزون از چند و چون دیده و رایستاده شده اند و فیلان کوه آثار و اسپان عربی نژاد برق رفتار باحلالهای زربفت و مخمل و عبائیهای زرد و زوی و زنجیر و لجامهای نقره و طلا در فضای بهشت انسانی آن قصر فلك رفعت جایجا ایستاده کردند بالجله درین جشن و میزبانی سالگره خاقان

یوسف جمال مجلسیان عظام و مقربان کرام و سرداران با احتشام و امرای  
تالیع مقام و عجزان دولتخواه خیر اندیش و عربان شجاعت و سخاوت گیش و ترکان  
باتهور پرستیز و حبشیان جنگجوی شور انگیز و دکنیان جلادت شعار بکنک  
باز و بهمنان حیلت گر نیرنگ ساز و کل طبقات جا کران دیگر هر یک در مکان  
خویش محو بارگاه گیتی بناد اعلیٰ حضرت ظل الهی گردیده و بر بالای طبقه هفتم  
که مشابیه عرش اعظم است خدیو اعظم و خاقان اکرم شادشاه یوسف طلعت  
سکندر حشمت ناصید عشرت - نظم مثنی

شاهی که مهر تو (۱) از نور رای اوست این نه رواق چرخ بزیر لوی اوست  
نور دو چشم عالمیان خاک پای اوست هر کس که هست ذره صفت در هوای اوست  
خورشید شفق علم عرش سای اوست مه نیز نخل (۲) خنک خلافت سرای اوست  
چندین هزار جان مقدس فدای اوست او از برای عالم و عالم برای اوست  
شهریار عالم پناه الموبد بتائیدات الاله سلطان عبد الله قطبشاه لازالت ظلال  
سلطه مصنونه عن النقصان و الزوال و اساس حشمته محفوظه عن الفقور  
و الاختلال مادام الدال مقدا علی الذال و الذال اکثر عددا من الدال بر زبر  
اورنگ تمام طلا و مرصع بجواهر قیمتی آبدار و مکمل بدر شاهوار تکیه زده  
از مقام جبروتی و محل لاهوتی نظری مانند آفتاب عالمات بر جمیع ذرات خلائق  
چه فوق و چه تحت انداخته و هر یک از افراد انسانی و احاد بنی آدم بقدر حال از  
پر تو عاطفت و رافت سلطانی بهره کامل یافته و خلائق فردا بنوعی شادمان  
و کلمیاب که همانا وصول بهشت اعلا و وصول سعادات و راحت فردوس معلی  
بیسر شده است . بیت

ز مشرق چو طالع بشد آفتاب بگردید ذرات ازان نور یاب  
بکاست دیده که لمحه بر جمال جهان آرایش تواند نگریست و کراست  
بینشی که لحظه طلعت خورشید اشراقش مشاهده تواند نمود و چند خرد سال  
صاحب جمال سرخ دستار که هر یک از ایشان چون آفتاب تابان و رشک حور  
و غلمان است و چهل و چهار چیز که در حسن کامل معتبر است در هر یک

موجود و نزد ار باب فراست آن کجالات در ایشان معدود بالباهای پر تکلف و انواع حلی و زیور در بر و ساعد و گردن و اعضای دیگر مرتب داشته اند بغایت ادب در عقب ایستاده رومالهای لاجوردی رنگ پر طلائی افشانند و بنوعی رموز فهم و اشارت یابند که آنچه در ضمیر غیب دان اعلی حضرت ظل الهی گذرد فهمیده بآن امر قیام مینمایند و این هنگامه بزم آرائی و جشن سالگره را تا یک ماه گرم میدارند و در شب آخر در فضای دلکشای میدان داد محل و چاوری تهانه و کو تو الخانه که در طرفین این میدان واقع است چراغانی میکنند که ناظران را هزار چشم باید تا تفرج آن نمائید فلك البروج با آن همه کواکب ثوابت که بر بالا واقعست از خجالت و انفعال حجابی چون سحاب از دود آن بر روی خود کشیده و چراغان خود را پوشیده و آن شب تاریک چون روز روشن گردیده اگر بالفرض افتاب از افق طالع گردد و مثل در روز نماید یا چون چراغ نزد فروغ مهر بی ضیا و نور بماند و آتشبازی میکند که اگر ابراهیم خلیل گل ریزان را مشاهده کردی گلزار خود را بآن تبدیل میساختی و اگر در آن شب ماه طالع بودی از ماهتاب کسب ضیاء یکماهه در يك لمحہ میکردی و دعوی همسری با آفتاب خاوری مینمودی و بلکه در ضیا خود را چون ید بیضا میشمردی و چنار سر بر فلك دوار کشیده و از شرر فلك قمر را پر از کواکب و شهاب ثاقب ساخته و نیز از قبۀ فلك ائیر گذشته تا بکجا رود ماهتاب لون لون گلریز نوع نوع بالجمله صد و چند قسم آتشبازی در آنشب سوخته می شود و آنشب تا صبح داد عیش و عشرت می دهند و بر رشته ابریشم و زرتار که طولش چون طول ازل و ابد است گره میزنند و این جشن میزبانی سال گره سال دوازدهم است از ولادت باسعادت که وقوع پذیرفت امید از خالق لیل و نهار و گردانندۀ افلاك دوازدهگان است که این عیش و سورا دامت الاعصار و الدهور هر سال به یمن اقبال شاهنشاه یوسف جمال مجدد و بتائید ایزد متعال تمتد و مخلص باشد -

منوی

نیست کس را به هیچ شهر و بلاد این چنین بزم و سور و عشرت یاد

گرچه بایم زرفته بهر سفر لیک بس دیده ام کتب زسیر  
 کرده ام سیر جمله عالم گرچه ردطی نکرده ام بقدم  
 آنچه بگذشته زینجهان از نقل همه رادیده ام بدیده عقل  
 خوانده ام سرگذشت درشاهی دیده ام جشن هرشهنشاهی  
 مجلس ارانی بسی سلطان بزم پیرانی بسی شاهان  
 خود بنودست این چنین قانون هیچ شه را بهیچ عهد و قرون  
 پادشاهان کنون که در عالم زیب مسند بداده اند چو جم  
 بر افالیم حکمشان جاریست لیک ازین جشن طبعشان عاریست  
 در یکی چون هزبر در رزم اند لیک قاصر زا نیچنین بزم اند  
 این عنایات ذوالجلال آمد که بشاه نکو خصال آمد  
 کی توانم که وصف شاه کنم وصف شاه جهان پناه کنم  
 مورچه چون رود بدور سپهر دزه کی کند احاطه مهر

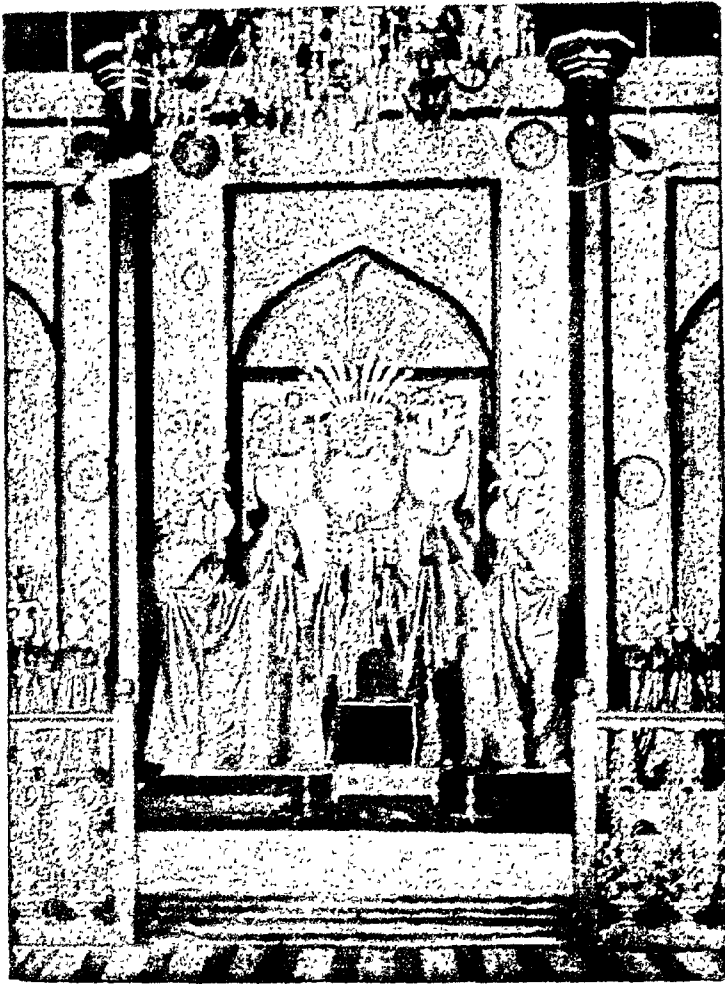
و چون درین جشن و سور عظیمی پایه سریر سلطنت و شعرا و فصحای  
 حسان مرتبت زبان بنوعوت و مناقب کشودند و موزونان دار السلطنه بزبان  
 فارسی و دکنی قصاید غرابسلك نظم در آورده بمسامع جاو و جلال خاقان  
 یوسف جمال سکندر اقبال میر سانیدند جامع این رموز بهجت و مسرت اندوز  
 این داستان را ترتیب داده باین تقریب می خواست - مصراع

مورصفت نزد سلیمان رود

و درین ره و زطرب و شادی افزوز تعریف و توصیف جشن سالگرد همایون  
 را همین داستان مرقوم ساخت و ذکر این بزم گیتی آرا و این سور طرب از  
 بهمین شرح و بیان اکتفا نمود -

ذکر ماتم و تعزیه داشتن شهادت حضرت سید الشهداء علیه التحیه  
 و الثنادر ایام غم انجام عاشورا و بیان رسوم و قانون این عزای پررنج  
 و عناکه مخصوص سلسله علیه رفیع قطب شاهی است

دوین سرای بوقلمون عیش باغم است گر گلشن است دهر خزانش محرم است



عاشور خانم بادشاهی



ترك طرب گنند خلايق درين عرا . كز ذكر قصه شهدا دیده پر نم است  
گردند خلق جمله سیه پوش و سوگوار بر بوریا فقیر و بر اورنگ گرجم است  
رسم عزای قتل جگر گوشه رسول از قطبشاه شهره آفاق عالم است  
رسمیست قدیم و قانونیست مدیم از ابتدای سلطنت خاندان علیه عالیہ قطبشاهیه  
خصوصا از زمان خاقان جنت بارگاه محمد قلی قطبشاه طاب ثراء و درین زمان  
سعادت و میمنت مال ابدی. الاتصال سلطان یوسف جمال سکندر اقبال بر نسبت  
سابق بازواید و لیاحق معمول و مرسوم است که چون هلال بر ملال ماه محرم  
که مثابه شقه علم عسا کر الم و مشابیه ما هیچه لرای افواج کربت و حشم غم  
است از کنار آسمان کدورت بنیان نیلگون غریق دریای خون مشهود ساکنان  
این دیار عقیدت دثار و منظور محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم سلام  
الله بعدد اقطار الامطار گردد بجهت رسوم تعزیه شهادت حضرت سید الشهدا  
و غریبی و یکسی شهیدان ستم دیده دشت کربلا بنا بر متابعت روح مقدس محزون  
مصطفای معلی و موافقت نفس اقدس مغموم و مهوم مرتضای مزکی و بتول  
زهرا و موافقت قلوب پرملالت ائمه هدی علیهم التحیه و الثناء خسر و جهان دار  
عالم مدار از اورنگ زرنگار خورشید آثار فرود آیند و بساط نشاط در نور دیده  
عیش و عشرت بدرود فرمایند و افسر مهرشعاع از فرق فرقد ارتفاع بردارند  
و لباس سلطنت و کسوت شهر یاری بجامه عز و سوگواری مبدل سازند و طرب  
سرای سینه و دل پرشکوه راما و ای حزن و اندوه گردانند و امر جها نمطاع بجمیع  
ممالک محروسه صادر فرمایند که در نقاره خانهای فلک رفعت دست از نوازش  
کوس و نقاره و طبل و دمامه بازدارند و ارباب ساز و نغمه آلات صنعت خود در  
غلاف کرده از ارتکاب عمل خود مجتنب باشند و بجمیع خوان سالاران و چاشنی  
گران حکم معلی شرف نفاذ یابد که در مطبخ خاص و عام مطبخیان و بیاورچیان ادخال  
لحوم در اغذیه و اطعمه خاصه و خرجی نه نمایند و در بازار و محلات حکم فرمایند  
که دکا کین تازی و سندی و بنگ و مغیرات حرام و حلال در ایام عاشورا به  
بندند و قصایها قارها از بازار بردارند و تنبویان تنبول نفر و شند و کسی مباشر

حوردن گوشت و تبول نشود و حجامان در حمامات سر تراشند و کیسه نمالند  
 بانجمله جمیع تکلفات و لذات محرمه و مباحه متروک و ممنوع می باشد و احکام  
 مذکور بر جمیع مسلم و کافر و طبقات انام درین ایام غم انجام در ممالک محروسه  
 جاری میدارند و از جامدار خانه عامره چند هزار دست رخت سیاه و کبود  
 باعصاهای سبز و سیاه آنوسی که لازمه عزا و ماتم است بجمیع مقربان بساط  
 گیتی انبساط و اسرا و وزرا و مجلسیان و باکتره ملازمان و بندگان بارگاه جهان  
 پناه و ذاکران و مداحان قسمت می نمایند و دو عمارت عالی اساس منبع  
 الکریماس یکی درون دولتخانه گیتی نشانه و دیگری در بازار دارالسلطنه ساخته  
 اند سخن این دو ایوان وسیع را بفروش سقرلاط سبز و سیاه مفروش مینمایند  
 و سقف آنرا بمخمل اطلس کبود می پوشند و دیوانهای آن ایوان کاشی کاری  
 الوان که ادعیه و دوازده امام و بطرحی مرغوب مطبوع منقوش است نموده  
 اند و در هر يك ازین دو عمارت چهارده شده باسم چهارده معصوم علیهم  
 سلام الله الملك القيوم باسرطوقهای پولاد و معصص بطلا و نقره که استادان  
 نادر و هنرمدان ماهر بطریق کار نامه آنها را ساخته اند و زربفتهای چهارده  
 ذرعی که سور قرآنی و ادعیه ماثوره شعر بافان کامل سرکار عالی بطرح دل  
 فریب با کمال زینت و زیب دران بافته اند بران شدها پوشیده بر سرپای میگذرانند  
 و در جدار فضای وسیع آن دو عمارت ده صف طاقچه تعبیه کرده اند  
 موازی یکدیگر و در هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند موازی یکدیگر و در  
 هر يك طاقچه جای چراغی ساخته اند در شب اول مقرر است که صف اول از  
 پائین چراغان می کنند و در شب دوم صف اول و دوم و در شب سوم صف اول  
 و دوم و سیوم و برین قیاس هر شب يك صف زیاده می شود تا در شب دهم جمیع  
 صفوف دهگانه روشن و چراغان میکنند چنانچه مجموع چراغها از ده هزار متجاوز  
 می شود چراغدان های بزرگ برنجی که در هر يك صد و دو یست شمع و چراغ  
 روشن می شود بصورت اشجار پر شاخ ساخته از برابر ایوانهای مذکور

گذاشته و شمعیهای کافوری بلندتر از قامت آدمی بالای ایوان و اطراف حوض آن چیده هر شب روشن نمایند و سیاه پوشان عزای سیدالشهدا و عزاداران شهیدای دشت کربلا صبح و شام بلکه علی الدوام در آن مقام حاضر می باشند و جمعی از ذاکران خوش آواز و خوش خوانان نغمه پرداز مرثیه های دلسوز و اشعار غم اندوز بناهای حزین و دل اندوه گین میخوانند و مستمعان عزادار و ماتمیان دلفکار را برقت و گریه درمی آورند و مداحان مدایح و مناقب ائمه معصومین و مطاعن اعدای دین و دشمنان ذریه سید المرسلین بآهنگهای حزین می سرایند مجلس ماتم داران از جوش و خروش ذاکران گرم و دلهای عزاداران از آتش حزن و اندوه نرم

رباعی

دلها همه ز آتش عزا بریان است    چشمان همه دم ازین الم گریا نیست  
 در سینه همیشه سوز ازین ماتم هست    از دیده همیشه اشک در جریا نیست

و وقت عصر از قصر داد محل اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ملبس بلباس بنفش و آل بر مرکب بغایت نرم نرم رفتار یابر سنگاسن مخمل و اطلس سیاه که بجهت ایام عاشورا ترتیب داده اند سواری شده و جمیع مقربان و مجلسیان و امرا و وزرا و طبقات چاکران همه سیاه پوش و دوش بردوش همراه مرکب آسمان رنگ بایوان الاوه توجه میفرمایند و دو مداح خوش آواز بر جانب یمین و یسار سنگاسن آفتاب مسکن بخوانند مرثیه های که از جمله واردات طبع خسرویت اشتغال می نمایند و چون بعبارت الاوه میر سند از دروازه آن ماتم سر اپیاده شده برهنه پای باندر و ایوانی که شده اند در آن گذاشته اند در می آیند و بدست مبارک خود تسبیح های گل بر شده می بندند و وقت شام شمعهای کافوری و چراغهای که در برابر ایوان گذاشته اند یک یک بدست مبارک روشن می نمایند درین وقت ذاکران بمرثیه خوانی و مداحان بخواندن مدایح حضرات ائمه معصومین مشغول میگرددند و بعد از تراغ از گلبنندی و روشن کردن شمع و چراغ خطیب فصیح بلیغ پیش صفوف خدام پادشاه گیتی پناه ایستاده برای ترویج ارواح شهدای کربلا و حصول ثواب عزاشهادت سید الشهداء و خلود سلطنت خسرو عالم آراء

بار از پشت و شبارات دلایند فاشه میخواند و بعد از آن حضرت ائلی بجزه شکر  
 توفیق این عبادت بجزی آورده متوجه قصر و محل دولت خانه میشوند و مجلسان  
 رفیع نشان و مرابی عالی مکان در خدمت پیشوای عالمیان در ایوان الاوه قرار  
 میگینند؛ فسه پرسوز واقعه کربلا و شداید سخن و مصایب میدالشهدا استماع مینمایند  
 و بجای اشد خوں از دینده میریزند و بعد از فراغ از مراسم تعزیه کند و درمی  
 که بنیر از گوشت انواع تکلفات در اطعمه و اغذیه نموده اند صرف می کنند  
 و پیش سر کس طبخچه از نانیزه که بقرنفل و دبل و نبات و اشیا خوش طعم  
 که بمنزله تناول است میگذارند و پیاپای شربت نبات و قد با کلاب آمیخته در  
 خوانهای بزرگ گذاشته مجلس می آورند و بتام اهل مجلس مکرر میرسانند و ذا کران  
 و مذاحان بنوبت ذکر میکنند و مدح میخوانند و تا نصف شب مجلس تعزیه و ماتم  
 برین وجه داشته میشود و هم چنین در الاوه بیرون دواخانه عالیه که بحواله  
 کوتوال مشهورست برسوم و آداب تعزیه بطریقی که در الاوه اندرون معمول  
 است بعمل می آید و در آن الاوه نیز جمعی کثیر از مجلسی و صاحبدار و مردم  
 تیار و جمله اهل شهر از خواص و عوام جمع میشوند و رخت سیاه بر نسبت  
 الاوه حضور مردم قسمت مینمایند و کندوری و نانیزه نیز بهمان طریق صرف  
 مینمایند و جمیع اخیاریات و تکلفات این الاوه نیز از سرکار فیض آثار  
 واقع میشود تا نصف شب مراسم ماتم و عز او ذکر و مداحی و خواندن روضه الشهدا  
 اشتغال میدارند و درسی چهل محل دیگر چه در دار السلطنه و چه در حوالی و  
 نواحی شهر از اقوام و اقربا و مندوبان خاقان ثریا مکان مثل قصبه حیات آباد  
 و کتوم بود و بالا پور و خیرت آباد و لنگر فیض اثر و فیاضخانه و طویله و کارخانه  
 جات دیگر و رسوم ماتم و عزادار ایام عاشورا بعمل می آورند و کل ما محتاج و انواع  
 تکلفات این الاوه از سرکار اشرف سامان می یابند و شب محرم تندهای  
 الاوه بیرون دولت خانه که بحواله کوتوال است مقرر است که بنیدان دامگشای  
 و وسیع الفضاء داد محل یابردند و راسته از راه های راه و اطراف میدان را چراغان  
 بکنند و تپوت و کتبهها بغایت زیب و زینت و بانواع تکلفات نقاشی نموده

درون و بیرون آنها تمتع بسیار روشن کرده باشد تا می آورند و از چوب صور اشجار عظیمه و هیاکل جسیمه ساخته آنها را نیز چراغان ابنوه کرده فانوس بسیار و مشاعل بے شمار پیش پیش شده می برند و جمعی کثیر از عرب و عجم و شیعیان و محبان ائمه مطهر محترم دورویه ستمها بدست گرفته و ذاکران و مداحان در میان بمرثیه خوانی و مداحی اشتغال مینمایند و بدین آئین به تأنی بمیدان داد محل می آیند و در پای داد محل چراغان بردور و شده در میان مجموع سیاه پوشان و ذاکران بر اطراف می ایستند و جوش و خروش عزاداران و اهل ذکر بطبقه چهارم داد محل که ماثبه فلك چهارم است میرسد و در آن شب اعلی حضرت خاقان یوسف جمال از بالای داد محل آن مجمع پر چراغ را که مشابه سینهای ماتم زده پر داغ یا لاله زاری که در صحرای کربلا شکفته شده باشد مشاهده نموده از شور و شیون عزاداران سرور شهدا رقی فرموده بجهت سیاه پوشان دلفگار خوان نازیزه از حضور ار سال میدارند و کوتوال مذکور با سایر خلائق فاتحه دوام حشمت و خلود سلطنت خسرو سکندر اقبال خواننده با آئین سابق بالاوه مراجعت مینمایند و همچنین تا آخر ایام عاشورا هر شب از لاهای محلات مذکور شده می آورند خصوصا شب هفتم از حیات آباد که منسوب بعلیا جناب مریم اتساب و الهه مکرم اعلی حضرت خاقان سکندر شان است شده و سرطوقها بیهان روش با چراغها و فانوس و مشعل بسیار و از چوب صور متنوعه و چوب بندهای مختلفه ترتیب داده با چراغان ابنوه و چندین هزار آدم از جمیع مجلسیان و امراروز را جمعیت عظیمی نموده باتفاق سرخیل شاهی که اهتمام این امور بمشار الیه مرجوع است بمیدان داد محل درمی آیند و جمیع دکانین از بالا و پائین بمیدان داد محل را چراغان بسیار میکنند و اعلی حضرت خاقان یوسف جمال از فراز داد محل ملاحظه جوش و خروش عزاداران و چراغان نموده بیهان دستور نازیزه ارسال می دارند و اینجاعت بعد از ساعتی مراجعت مینمایند و صبح هفتم محرم اعلی حضرت خاقان سکندر حشم بتحصیر فلك رفعت نبوی محل تشریف حضور و افر النور ارزانی دایمته در شاه نشین ابن ایوان بر سر پای می ایستند و حجاب عظیم ایشان فرمان

روان ایران و خسرو بلاد هندوستان را که در دار السلطنه ند طلب میبایند و جمیع مجلسیان و امرا و وزراء و مقربان و کل طبقات چاکران همه سیاه پوش بنوره و ترک در محل و مقام خود ایستاده می شوند و شدهای الاوه اندرون و بیرون و شدهای انگور قرض اثر شدهای حبات آباد و محلات مذکور دیگر را از دروازه دوازده امام بیرون دولتخانه طلب می نمایند و باشد ما کل خلایق شهر را بار نام میدهند و سایر انام از کفر و اسلام هجوم عام نموده در میدان رفتنای ندی مثل بکثرت و ابوهی روز عشر مجتمع میشوند و بترتیب شدهای محلات را از نظر اقسام اشلا میگذرانند و در آن وقت شور و شیون عزا و ماتم بگوش ساکبان عرش اعظم میرسد و اظران صورت واقعه مصیبت زدگان دشت کربلا و محنت و اسیری و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا از تپوتها و مخنها و گنبندها بظن اعتبار در آورده بی اختیار اشک بر رخسار میریزند و خسرو گیتی پند از متادمد شور و شیون و تصور مظلومی و گرفتاری سرور شهوا در ارش کربلا محرومی از معاون و مددگار در آن دشت پر غم و جنار قت تاسف امیز میفرمایند و شاملان جامدار خانه عامره مامور میشوند که شده هر الا در آنکه بظن در می ورنند بحضور طلب نموده يك عدو شده پوش ابریشمی بران بسته خریطه زری بخادمان آن شده عنایت می نمایند و شد های جمیع محلات بشریف و انعام خسروی مشرف شده وقت ظهور از دولت خانه گیتی نشانه بر میگرددند و در شب هفتم محرم خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق که مذکور شد از قصر داد محل الا ره حضور تشریف و افر شور آورده بعد از اراغ گل بستن و شمع و چراغ روشن نمودن حجاب عالیشان سلامین زمان را طلب نموده در مجلس تعزیه قرار میگیرند و ارکان دولت و اعیان حضرت و سایر مقربان سر بر سلطنت همه سیاه پوش جامدار محل و مقام خود بخدمت قیام مینمایند و قسه متصایب شهدای دشت کربلا و قضایای محنت و کربت سرور شهوا را استماع میفرمایند و دل و دیده را بموافق روح مکرم مصطفی و دل آلود و همگین علی مرتضی محزون و مگر بن نیازند و اهل مجلس

بگریه و شیون می پردازند و در شب بنوم محرم الحرام مقررست که شدهای  
 الایة اندرون دولت خانه عالییه را بمیدان وسیع النضای دربار خسردی می  
 آرند در آن شب اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بعد از فرخ از خدمت گل  
 بستن و شدها را آراسته نمودن تهنیهای کافوری خاصه را بدست مبارک بجمیع  
 مجلسیان و مقربان و حجاب عظیم الشان قسمت مینماید و سپس لاریکل سلحندان  
 و عساکر نصرت نشان تقسیم میکند و شمشیر خاصه را بدست سرچیل شاهی داده  
 باجمیع مجلسیان و سرداران و اعیان و اکابر رفیع الشان باجمیع چاکران درگاه  
 از اعلی و اوسط و ادنی شمهها بدست گرفته با شعل و چراغ و فالوس بسیار شدها  
 را از دروازه الازمه برآورده بمیدان دربار روان میفرماید و پیش ایوانهای میدان  
 دریا و را از روی زمین قریب بار تقاع چهارده پانزده درع بطراحی دلپذیر  
 و صور فیل و شیر و اشجار سر و غیرهم خوب منبت نموده و چهار طاق آن  
 میدان را که هر یک سر برفالک اخضر کشیده از زمین تا بالا نیز بهیأت طاوقا و بحر ابها  
 و اشجار و انواع طراحی نموده مجموع آنها در آن شب چراغان ابوه میکنند و تمام  
 فضای میدانرا نیز چوب بند نموده چراغان میکنند و اعلیحضرت خاقان یوسف  
 جمال باجمعی از اخص خواص از بالای دیوار عرضی که از کنار آن دیوار شدها را  
 بمیدان می برند قریب پانصد قدم راه از بالای دیوار بهمراهی شدها روان شده  
 بر بالای طاق رفیع که از جمله چهار طاق میدان است برمی آیند آن میدان و آن  
 ایوانها و طاوقهای بلند مذکور از پائین تا بالا چراغان شده یکباره بنظر اشرف  
 در می آرند خلائق از شریف و وضع و کبیر و صغیر و ذکور و اناث زیاده از حد  
 و حساب در آن میدان عالم پنهان جمع آمده تماشای ان چراغان و تفرج گلزار  
 و گلستان آتشی می نمایند .

قطعه

آسمان پر ز اختر می کشد بر روی خود

برده از دودهای این چراغان ز انفصال

بر فراز این چراغان زمین گگردیده است

آسمان و اختران تارک و تیره چون سفال

بدر گشتی ز انبیا این چراغان بر فلک  
 می شدی مستغنی از خورشید اگر بودی هلال  
 مهر اگر طالع شدی در این چراغان فی المثل  
 مینمودی چون چراغی نزد خود وقت زوال  
 فخر دارد برهما از این چراغان سطح ارض  
 زانکه دارد صد هزاران اختر روشن جمال

الحق تا فلک گردان بدیده مهر و ماه برفضای نگران است اینچنین چراغانی  
 در هیچ عهد و زمان ندیده و سیاحان روی زمین که تماشا بین عجایب و غرایب  
 عالم انداز هیچ پادشاه ذی جاهی این نوع چراغانی. خبر نداده اند و در کتب  
 تواریخ و سیر مورخین بلاغت گستر از هیچ سلطان عظیم الشانی بیان چنین  
 چراغانی نفرموده بالجمله شد های مذکور را در میان میدان بکثرت و جمعیت  
 عظیم آورده ایستاده می نمایند و ذاکران و مداحان حلقه حلقه شده ذکر میکنند  
 و مدح میخوانند و قریب بدوساعت ان چراغان روشن میباشند و اعلیحضرت  
 خاقان یوسف جمال بعد ازین مراتب بآئین مذکور از بالای طاق و دیوار باشدها  
 مراجعت مینمایند و مقربان حضور و همراهان و افرانور بوظایف دعا و فاتحه  
 پرداخته مرخص میگرددند و صبح دهم محرم پادشاه یوسف طلعت کسوت سیاه  
 پوشیده پای برهنه را بر خاک راه سوده جمیع اعیان و امرا و مقربان و وزراء  
 و مجلسیان و اکثر ملازمان و چاکران همه سیاه پوش و برهنه پا و جمعی از غلامان  
 خاص زاری و شیون کنان و فرقه از غریبان ذاکر و مداح سرئیهای پر سوز  
 خوانند پیش پیش شدهای که همراه است بجانب الاوه حضور روان میشوند  
 و اعلیحضرت خاقان زمان سینه بی کینه را بیت احزان و دیده عزا دیده را گریان  
 ساخته و از مقربان حضور و مردمان ز دلیک و دور آواز نوحه و زاری برخاسته  
 قریب سه هزار قدم راه را پای برهنه بتانی طی نموده تا بمسجیدی که متصل ایوان  
 الاوه حضور است در می آیند و در آن مسجد قرار میگیرند و قصه شهادت شهدای  
 کربلا و گرفتاری سرا پرده نشینان حرم محترم آن زبده آل عبا و محروم ماندن



زیار و مددگار در آن صحرای پر کرب و بلا استماع نمایند غریب و غافلۀ نوحه  
و گریه از خلائق بر میخیزد و از تصور و شنیدن آن مصایب دلها همه خوناب  
چشمها مثابه سیلاب میگردد .

نظم

زمانم شهدا شور در جهان- افتاد زرستخیز بخلق جهان گمان افتاد

یو فتاد ز فرق سپهر افسر مهر بگر بلاچو سر شاه انس و جان افتاد

و بعد از اتمام قصه پر غصه شهدای کربلا خطیب فصیح بعبارات دلپذیر  
و انشاء مسجع بی نظیر با آواز بلند فاتحه ترویج ارواح شهدای دشت کربلا و حصول  
ثواب تعزیه و ماتم حضرت سید الشهداء و خلود و دوام خسرو گیتی آرا میخیزاند  
و اعلی حضرت خاقانی از مسجد مذکور برآمده بدولت خانه مراجعت مینمایند  
و زیارت حضرت سید الشهداء و نمازی که درین روز عزا منقولست اشتغال  
میفرمایند و بعد از آن کند وری خاص و عام صرف نموده امر معلی صادر میفر  
مایند که دو بیست سید زاده یتیم که از پدران مهربان ما یوس و محروم مانده اند  
پیدا کرده از جامدار خانه عامره دو بیست دست رخت نفیس و هریک رازری  
بدهند تا ثواب یتیم نوازی در آن روز غم اندوز عاید حال و شامل احوال خجسته  
مال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال بشود و در کل بمالک محروسه تلنگانه چه  
قلاع و بقاع و شهرها و بنا در مقررست که در ایام عاشورا در دیوانخانها شدها  
بر سر پای کرده عمال محال بمراسم تعزیه مشغول شوند و مبلغهای کلی بجهت  
اخراجات ایام عاشورا در سایر بمالک معین کرده و در دفترخانه پادشاهی از عهده  
داران و عاملان آن اخراجات محسوب و مجراست و جمیع اهل اسلام از اعلی  
و ادنی در منازل خود (۱) بر سر پای کرده در ایام عاشورا رسم عزا بجای می آورند  
و از میامن محبت و برکت ولای مبرا از شائبه ربای اعلی حضرت خاقان یوسف  
جمال سکندر اقبال است که حوادث عظمی و بلیات کبری که باقتضای گردش  
فلک گردان و تاثیر سیر اختران نزول و ظهوری نماید با سهل و جوی بر و نق  
مدعا و مرام مدفوع و یا حسن طرزی بر طبق خواهش و کام مرفوع میگردد  
و آثار اعتقاد اعلی حضرت خاقان یوسف عذار سکندر اقتدار و نتایج نیات

سپهران و شیران سیدر کرار و نومه اختیار که موقوفان این دیارند شامل حال وواصل  
 هود مطیع لاسلام این بلاد مستون از صادر شده است و رسوخ عقیده این  
 جماعت بیگانه ملت اشاسیرت مرتبه است که ازواج و نسوان و دختران  
 و پسران ایشیا رفتیرن ایشان در ایام عاشورا غسل کرده کسوت پاکیزه پوشیده  
 سیوهانی شربت قند و شکر بر سر خود گذاشته برابر ایوان لاوده می آیند و شربت  
 بخادمان انجا قسمت مینمایند و بطریق نذر شدهای طلا و نقره و زر و سیم و افر می  
 آورند و مطالب و مدعیات خود را به نیاز و اخلاص تمام استدا می کنند و در آن  
 سال اکثر ایشان موصول بحصول مالی و آمدل خود میشوند و پسری که در ایام  
 عاشورا متولد شود مسمی بحسین می نمایند و جمعی از طبقات مسلمان و کار که  
 ابرایب بخت و نصیب بر روی تیش و زندگانی ایشان مسدود مانده قنایا بر لبان  
 و دهان خود میزند و در برابر ایوان لاوده نه نهایت خضوع و غایت خشوع  
 مسألت قنوحات مینمایند در شب دم بخورد آن قنایا از لبان و دهان ایشان بخودی  
 خود کشوده و وحی که

مضراع

بمنند قنل جالی برد جالی

و این صورت عجیب از کرامت روح مقدس حضرت سید الشهدا علیه  
 التجه و انسا مشهور و منظور آنسا و بیگانه ملت و مذهب میگردد و در آن سال  
 ابرایب که مرانی بر وجبات زندگانی ایشان منتوح میشود امید ورجا از حضرت  
 خالق الاتسیا چنانست که ظلال عاطفت و رافت خسرو یوسف جمال سکندر  
 اقبال بر روس که انام چه اهل کفر و فرق اسلام تا قیام الساعة و ساعه القیام  
 پایسه و مستدام باشد و جمیع عبده اصنام از تاثیر عقاید و نیات خسرو بانگ  
 و نام شرف اسلام و سعادت و هب منزه از لوت انام حضرات ائمه کرام علیهم  
 صلوات الله المثلک العلام در یابند

قطعه

از ین اعتقاد شهنشاء مهر چهر      مگردد زهند تیر کی کفر بر طرف  
 چون مذهب ائمه دین رانج از شه است      یابند کافرن همه زین دین حق شرف  
 ذکر آئین پندی و سرور و جشن مولود بر گزیدند حضرت مبدود و شفیع یوم و هود

عليه الصلوة من الملك الوردی که چند سال متروک بود و در زمان سلطنت

اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت صورت تجدید پذیرفت

دلایک از بان رو صف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم را از تعریفش معبر کن  
 دلایک از بان رو صف مولود پیمبر کن - قلم بردار و عالم را از تعریفش  
 معبر کن - چو گیتی از وجود مصطفی پر نور گردیده - تودر توصیف مولودش  
 جهانی را منور کر - چو ذات احمد مرسل ز عبد الله شد ظاهر - بمولودش توجشن  
 شاه عبد الله را سر کر - تکرده آنچه عبد الله در مولود پیغمبر - بکرده شاه عبد الله  
 اینک بین را بوز کن - چو شاه صورت و معنی جهان را بسته است آئین -  
 بوصفش روتو آئین بندئی اوراق و دفتر کن - نظام از نظم و نثر خوش بلفظ و معنی  
 رنگین - ثمای شاه یوسف چهر صاحب بخت و افسر کن - بر مستمعان صاحب  
 هوش و رای و شنوندگان اخبار این عشرت مرای مستور نماید که در زمان سلطنت  
 خاقان جنت مکان علین بارگاه سلطان محمد قطبشاه نور الله مرقد و جعل الجبه  
 روضه میزبانی و سور مولود حضرت سیه اولاد آدم و زبده خلاصه کل عالم  
 مصطفای مدلای مکرم صلوات الله علیه وآله وسلم موقوف و متروک بود و خلاق  
 ازین عیش و عشرت هوجور و محروم بودند و وجه اخراجات آنرا بدلها و فضلا  
 و صلحا و اتقیا قسمت مینمودند و بخوان سالار و چاشنیگران امر مطاع عز صدور  
 می یافت که در ماه مبارک مولود چند نوبت سفر تمام بانواع اطعمه و اشربه و جمیع  
 تکلفات ماکولات و اغذیه گسترده سایر طبقات اسلام را از ان ما یده محظوظ  
 و لذت دارند مقرر بود که خرج سفره هزارهون بشود و در عهد و روزگار سلطنت  
 پادشاه علین مکان هر سال و هر ماه مولود حضرت خیر البشر مبلغ کلی باین  
 نوع صرف میشد تا از مشیت تقدیر حضرت آفریدگار و اقتضای گردش فلک  
 دوار و تغیر و تبدیل لیل و نهار در سنه هزار و پنج از هجرت سرور مهاجر  
 و انصار علیه التحیه من الملك الغفار آفتاب عالم تاب و جود اشرف اعلی از افق  
 تحت سلطنت و مطلع اورنگ خلافت طالع و لامع شد و ساحت بسیط غربا  
 از نوار طلعت همایوش زرب و ضیاء پذیرفت (۱) جوان مطاع واجب الاتباع

شرف تئاذیرات که تیه چشم و سور و میزبان و استعداد آئین بندی مولود  
برگزیده حضرت واجب الوجود و خلاصه کل موجود و صاحب مقام محمود  
و شفیع روز موعود علیه الصلوة من الملک الودود چنانکه در سنوت سابق بود  
بازواید و لواحق آئین دکا کین اطراف میدان و راسته بازارها و تکلفات دیگر  
اضافا مشاعفة بکنند تاروح مجاهر مصطفیای معلی

یتا

آنکه ما را شفیع روز جزا ست خاق را رهنما بسوی خدا است

خوشود و خلائق درین ایام مسرت انجام مسرور و باکام باشند بنا علیه  
بسامان و استعداد لوزم و اسباب عشرت پرداختند و جهان کهن را بائین نو مزین  
ساختند و چون این بزم آرائی و آئین بندی در فضای دلکشای میدان داد محل  
واقع میشود تقدیم تعریف این مقام فرح ارتسام و عمارات آئین بندی اولیست  
و آن آنچنانست که در تحت جانب جنوب قصر کوه پیکر داد محل میدانست و وسیع  
تراز فضای دلبانی صاحب همم بکشاده تراز حوصله و طبایع ارباب کرم سطحش  
چون مرات مصفا و صیقل و شکلش مربع مستطیل و در سه طرف آن میدان  
باز ابرودکان و حریرک از ان از و فور جواهر و نفایس مانند معدن و کان و در  
شرقی و غربی آن میدان دو عمارت رفیع الاساس منبع الکریماس که چاوری تهانه  
و که تو لخانه کوبند مقابل همدیگر ساخته اند و از ایوان تاپیشگاه در عمارت چهار  
سقف متصل بهم و ارفع از هم که باصطلاح اینجا منده (۱) گویند بر افراخته  
اند و در هر یک نشیمنهای خاص ترتیب داده اند این دو عمارت عالی را از فرش  
ناشرش و آن دکا کین را از بالا تا پائین آئین می بندند و در میان میدان برابر قصر  
داد محل خیمه بجهل ستون و چهار صد طاب برسی پای میکنند و وسط آن خیمه از  
خضل و اطلس و اطراف آن تراز دروزی و منقش کرده اند و مثابه فلك اعلى سطح  
غبر او فرو گرفته و زمین را از آسمان مستغنی نموده و مدتی قبل از روز مولود  
پیش آن دو عمارت استادان صنایع و هنرمندان صاحب تصرف و اختراع انواع  
ابداع بکار میبرند و هر یک بطریق کارنامه در صنعت و حرفت خود میکوشند  
تا در هفدهم ماه ربیع الاول که باصح قولها روز مولود آن خلاصه عالم وجود

است و پرده‌های فلک نمودار یکباره از روی آن دو عمارت آئین بسته و بانواع صنایع آراسته می‌اندازند و در آن حین بنوعی از کوس و دمامه و نقاره و نفیر و کرناغریو و غلغله بر می‌خیزد که پنداری صور اسرافیل درد میدنند جمیع عالمیان در آن میدان دل‌کشا منظر تماشا گوی که عالم کون و مکان در نور دیدند و بهشت جاودان هویدا ساختند ناظران را هزار چشم چون کواکب تابان باید تا تماشا بین آن آئین کردند و بینندگان را دیدها چون خورشید و ماه شاید که تفریح آن نزهتگاه نمایند حس بصر در مختصرات غریب و موضوعات عجیب آن آئین دلنشین متحیر و قوت در آنکه از احاطه بدایع و صنایع آن تماشاگاه قاصر صد هزار نگار خانه چین در هر گوشه آن آئین بهشت آئین تعیین نموده اند و هزار هزار کارنامه غرایب نکار در اضلاع و کنار آن نزهت گاه خلد آثار قرار داده اند - قطعه

جنت که ز دیدها نهان بود گویا بجهای زیان عیان شد

از نقش خوش و نگار آئین این سخن زمین چو آسمان شد

و ایوان‌های آن دو قصر دلکش را جمیعا مصور نموده در برابر شبیه مجلس سلطنت بهشت آئین خسرو یوسف جمال بطریق که اعلیحضرت سکندر اقبال بر اورنگ قرار گرفته اند و مقربان سریر و نزد یکان تخت سلطنت معیر و مجلسیان عظام و بزرگان رفیع مقام و امرا و وزرا بنوعی که توره و تزک پادشاهیست جایجا تصویر نموده اند چنانچه ناظران در آن تفریح انگشت حیرت در دهن و دیدها از دیدنش روشن میدارند و در طرف یمین آن ایوان شبیه مجلس خسرو ممالک ایران با خوانین و سلاطین قزلباشی و جانب یسار شبیه جرو که (۱) پادشاه هندوستان با امرای رفیع المکان بهیات و لباس ایشان مصوره نموده اند و سقف آنرا بصور و نقوش متنوعه مثل صور ملایکه و ثمار طبقهای نور و غیره بطرح دلفریب ترتیب داده اند و ستونهای آنرا ابنقاشی طلا و لاجورد ابروی صنعت ترصیح برده اند و هم چنین بر اطراف آن عمارات رفیع جایجا شبیه محافل و مجالس سلاطین روی زمین بهیات و لباس و صورت ایشان کشیده اند چنانچه صور پادشاهان عالم درین آئین دلنشین بهیات مختلفه و لباس متنوعه

شوس و مشهورد خلایق میشود و شبیه سواری خاقان بادین و داد بر فیل کوه  
 مهاد یا بر اسپ عربی نژاد با خیل حشم و لشکر و خدم و شبیه شکارگاه و نجحیر  
 و صور پیر و شیر و چرند و پرند و صیاد سوار و پیاده و صید دهنده و افتاده  
 و شبیه مجلس سلیمان و مجمع دیوان و آدمیان و وحوش و طیور و شبیه معراج  
 حضرت نبی جلیل و معمود براق و جبرئیل و افواج ملائک و انداختن انگشتر  
 بیغائب شیر و شبیه مجلس زلیخا با زنان مصر و طشت و آفتابه در دست یوسف  
 و بریدن زدن ترنج با کف دست شبیه شیرین با زنان در میان آب و رسیدن  
 خسرو پرویز و او را در میان آب دیدن و شبیه بخون در صحرا و هامون و الفت  
 او با آذر آن مطبوع موزون و آمدن لیلی بدیدن او و جنگ رستم با دیو سفید در  
 غار و با اشکوس در معرکه کارزار و امثال ذلك بی حد و نهایت در بن دو عمارت  
 تصویر نموده اند و با کل عظیمه و صور جسمه فیل و شیر و آدم و اسپ  
 و چندین صور مختلفه الهیات در هر ضلعی از اضلاع ابداع و اختراع نموده اند.  
 قطعه

زین تفرج مردمان دیده را حیرت فزود

کانچه باید در تصور جمله اینجا حاضر است

حاجت سیر زمین نبود دگر سیاح را

زانکه اینجا صورت آفاق و امتیا حاضر است

بعد ازین عاشق نخواهد رفت اندر کوی یار

کاندرین آئین بهر جا حسن زیبا حاضر است

گلر خار را میل سیر گلستان نبود دگر

کز برای سیر فردوس معلی حاضر است

و خیمه فلک رفعتی که در میدان مذکور بر افراخته اند با نواع تکلفات  
 می آریند و بر بالای صنفه که در زیر خیمه بسته اند تخت پادشاهی که تمام از  
 طلاست و بجواهر قیمتی تر صیغ نموده اند با اشیاء تجملات و تقطیعات که زیب  
 و زینت مجلس خسرو بست گذاشته اند و هم چنین در ایوانهای دو عمارت مذکور

صفه پادشاهی میگذراند و کلا و ندان رقاص مقبول از کل: ممالک محروسه زیاده از عدد و شمار جمع آمده اند و در هر يك از دو عمارت و خیمه يك هزار کلا روند رقاص مقبول و در حرکات و نسکانات صاحب اصول برابر صفه های پادشاهی برقاصی مشغول میشوند و بهایگ و شان صاحب حسن شیرین اطوار و لولیان مقبول صبیح العذار هنگامه عیش و نشاط و مجلس عشرت و انبساط گرم میدارند و بازیگران مثل ریسبان باز و لعبت باز و حقه باز و مقلدان و اهلیع هزل و ضحك و شب بازان و امثال ذلك در میدان معرکها ساخته اند و خلایق بر روی هم ایستاده شب و روز تماشا میکنند و وقت عصر که پیر آخر روز و اول عیش و طرب دل افروز است کلا و ندان رقاص و محبوبان خاص بالباسهای فاخر و تقطیعات متکاثر از پای تاسر در حلی و زیور هر يك چون طاوس مست بجلوه گری و چون حور و پری در دلبری حلقه حلقه شده رقص میکنند و در آن چیز زخسارهای بز افروخته بجنونان مانند طبقهای زمرد و یاقوت زمان بیت

لبهای نوشین از پان رنگین گوی که باشد لعل بدخشان  
 از آن افروختگی لمعه لمعه آتش سوزان در دل عاشقان فرور آن و ازین  
 سرخی مردم دیدهها محو و حیران و بیاضهای گردن سپین هر نازینی از صندل  
 ترترین یاقبه و سینه و برهر دلبری بزعفران و مشک اذ فر معطر گردید سرو بر سمن  
 بران سنبل موی از گلهای خوشبوی اراسته شده هر يك چون خرمن گل گردیده  
 زخسارهای معشوقان مانند شمع شبستان یا چون آفتاب درخشان و دیدههای  
 عاشقان مانند پروانه و حریر از غایت شوق افتان و خیزان از آتش حسن محبوبان  
 صبر و آرام در سینهها چون زریق بقرار و مردم دیده چون و انهای سپند افروخته  
 و تابدار در هر گوشه پری زخساری بادلنگاری سرگرم ناز و نیاز و هر بلبل  
 زاری با گلگذاری همدم و همراز نیازمندان عاشق پیشه از هر طرف با صد و شغف  
 در تفرج و تماشای محبوبان پری زخسار و صاحب مذاقان شیرین گفتار و دیدار  
 بینان تغافل شعار در گوشه و کنار و زمین و یسار بسیار گاهی رشته نگاه مستمندی  
 کند نیاز در بدمندی پای بند کبک خرام نوش خندی بوماه عذار دلپسندی

گر دیده و گاهی غمزه و ناز مطلوبی و عشوه و کرشمه محبوبی دل و جان شیر سردی  
و آرام و صبر صاحب دردی ز بوده آن یکی بچشم و ابرو دل داده از زخم عشق  
افتاده را مرهم ملاطفت میگذارد و از زمین بجز و نیاز بر میدارد و این دیگری  
مرد شجاعت پیشه بر جای ایستاده را نخبیر ناز و سنان غمزه زخم کاری میزند  
و بنحاک خواری می افکند

بیت

شوق چنان گرم ساخت معرکه عاشقی      کز دل زهاد نیز عشق پدیدار شد  
بعضی از حریشان طرار روز مستور شب سیار و شب مستان روز درخمار  
روز ردای صلاح و تقوی بردوش شب می نوش نازنین در آغوش روز زاهد  
پا نماز شب رند شاهد باز روز همه روز در انتظار شب شب همه شب بیش  
و طرب شبا در یسار و بزمین بامعشوقان همسر و هم نشین اما رندان جاسوس طبع  
در مکین و حریشان شبگرد غافل ازین

نظم

عشرت شبهای نهانی خوش است      لذت ایام جوانی خوش است  
شب گذردی چون برخ امردان      گو بگذر روز بروی دروان  
درین ایام فرح انجام ذرات صخرای شباب و جوانی همه اقیاب پر نور  
و قطرات سحاب نشاط و کامرانی همه دریای پر شور شگفتگی غنچه طرب مانند  
گلزار ارم خار و خشک لحو و لعب و بهار خرم شراره شوق اتشکده فارس  
ریگ راه امید یا قوت و الماس -

شعر

از فیض عشق زده همه اقیاب شد      هر قطره که بود چو درخوشاب شد  
کز نقطه نهد قلم در میان عشق      از فرط لفظ و معنی خوش چون کتاب شد  
لفظ سراب گریزان قلم گذشت      از یمن عشق سطر چو موج شراب شد  
گر از نقاب لمعه از حسن شد عیان      ان لمعه اقیاب صفت بی نقاب شد

و ایضا در فضای عالم پهنای میدان دروازه شیر علی که در بند اول بیت  
المعمور و در بارخانه شیر یار خود دستور است خیمه طلسی چون فلك اطلس  
بر افراخته و صدر دیوانی بر بالای چبوتره و صفه که مقرر ادب و تعظیم است گذاشته  
اند و عهده داریان معظم بصدور (۱) قیام می نمایند و فوجی از کلا و ندان و زمرة



از رامشگران رده شب بعیش و طرب اشتغال دارند و ازین در بند تا محل خاص و قصر با اختصاص که بمنزله اعلی علمین است در هشت قصر و محل که بمشایبه هشت بهشت است مجلس عیش و عشرت آراسته میدارند و آن ایوان فضایی اندرون دروازه شیر علی و چهار صنفه و لعل محل و گگن محل چندین محل و صنفه و بیچن محل و دروازه معظم بستان است و در هر يك ازین قصر های آسمان آسا صنفه ها گذاشته اند و حواله داران معتبر بصفه داری و مجلس آرای مشغول اند و سلاحداران عظام و حواله داران کرام در هر يك از محلهای مذکور نشسته و کلادندان رقاص طایفه بنوبت رقص میکنند و زعفران و صندل و مشک و چوهه و زباد در بادیهای طلا و نقره ملو ساخته هر روز باطبق طبق پان خاصه زیاده از صد هزار در هر محل صرف میکنند و هر روز سفره و کمدوری کدبانو انواع طعمه و اشربه و سایر تکالیفات ماکولات ترتیب یافته در دروازه محل عیش و عشرت اندرون بیرون می کشند و جمیع نخوای و غوام از آن تناول مینمایند و در حضور وافر النور کلادندان منتخب و زبده اهل عشرت و طرب و لولیان با اصول کنجیان مقبول و زیبا پسران خوش آواز و رعنا دختران پرنواز بتقطیعات فاخره و زر این موفره هر یکی فتنه عالمی و آشوب اقلیمی همه داربا و جان بخش همه آدمی زاد و حوروش همه نازنین زیبا شکل و ربایندگان دین و عقل سروقامتان ماه رو آهو چشمان کمان ابرو تیر اندازان بی خطا بکاد نگاه و شمشیر زنان تغافل گاه گاه در برابر قصر فلک منظر سرور نوع بشر و خسرو هفت کشور رقص میکنند و استادان خواننده و سازنده مالک ایران و دندوستان در يك بلجن داودی و بتار ساز حیات بخش مانند مسیجازه را در آن بزم جز دم کشی شغلی نه و بار بدو نکیسارا بغیر از خجالت حاصلی نه لعبت بازان قضا و قدر که بازی گران کار گاه خیر و شر اند انواع اختراع و اصناف ابداع که در پس پرده غیب و حجاب لایزب داشتند درین عصر و زمان از برای تفرج و تماشای شهنشاه یوسف طلعت سگندر شان بساحت ظهور و نمود و بقضای وجود و شهود آوردند و کارکنان سببه سیار و خازنان عناصر اربعه و عاملان موالید ثلاثه.

درین ایام عشرت انجام به تهیه اسباب کامکاری و تنظیم تجملات سلطنت  
 و شهریاری سلطان صورت و معنی اقدام مینماید

نظم

این چه هنگامه این چه بازار است که جهان عیش را خریدار است  
 جمله دلها طرب پرست شده در جهان هر که هست مست شده  
 اند رین بزم خسرو عالم نیست در هیچ دل غبار الم

دور آخر این ماه جشن و میزبانی و منتهای عشرت و کامرانی خاقان یوسف  
 جمال سکندر اقبال از طرب سرای خاص و محل بزم با اختصاص عزم تفریح  
 و تماشای آئین بندی عمارات میدان میفرمایند و فیلبان خاصه کیوان مرتبت  
 جثه فیل منگلوئی پنج گری کوه شکوه را بجهت سواری بز عفران و صندلی می  
 اند آیند و بز بخیرها و زنگ های طلا و به جل تمام مروراید چون فلک ثوابت  
 و کلاگی (۱) مرصع و تبقطیعات دیگری آرایند و وقت عصر پادشاه زمین و زمان  
 بر بالای آن فیل که مثابه فلک چهارم است چون آفتاب تابان سوار شده بآئین  
 خسرو پرویز بجانب میدان روان میشوند و جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت  
 و مقربان پایه سریر و نزدیکان اورنگ خلانت و صیر و سرداران عالیشان و  
 وزیران رفیع مکان و حواله داران با احترام و سلاحداران با احتشام و لشکرین  
 بازنگ و نام و کل طبقات چاکران زیاده از شمار و حساب در رکاب نصرت و ظفر  
 انتساب پیاده خرامان میشوند و جمیع کلاوندن رذاص محلات اندرون و بیرون  
 و لولیان و خواننده و سازنده لباس و کسوت سرخ که از سرکار اشرف اعلی  
 عنایت شده است پوشیده پیش پیش فیل با رقص و ساز میروند و خدا یکدن عالم  
 بر آن فیل آسمان توأم مانند مالک مکرّم و منظور و مشهود عالمیان میشوند و خلاق  
 در آن وقت در بازارها و دکانها و سر راهها و بالای بادها و نضای دیدان بکثرت  
 و ابنوهی روز و محشر مجتمع میگردد و خلاق پناه را چون ماده نود شادده مینمایند  
 و زبان بدعا و ثنای خسرو دوران میگشایند و دیده و دل را از جمال با کمال پادشاه  
 مهر چهر پر نور میسازند و شاهدشاه زمان با آن عظمت و شوکت بمیدان دلگشا  
 در آمده به چاوری تهانه و کوتوالخانه رسیده فیل کوه شکوه را بکجک مرصع

لمحه نگاه میدارند و عهده داران طبقه‌های زر و جواهر تار میکنند و پیشکش بر گزار مینمایند و سودا گران و تاجران عالیشان که دکا کین میدان را بانواع تکلفات و مرصع آلات و اقسام نفایس روزگار آئین بسته اند تحفه‌های مرغوب گذراینده به تشریف و انعام سرافراز میشوند و بعد از فراغ از تماشا باهمان شوکت و حشمت مراجعت میفرمایند و خلائق فرداً فرداً نوعی شادان که گوئی بحصول مطالب جاوید رسیده اند و اعلی مآرب کونین در یافته اند جامه‌های عیش و طرب ابریز شد و فواره عشرت سرشار و هلال شادمانی بدرین زوال و دلها از کامرانی مالا مال -

قطعه

جام بزم وصال شد لبریز	گشت فواره طرب سرشار
شد دلالت نشاط بدر تمام	مهر تایید بر صغار و گبار
جمله خلق شادمان گشتند	اند رین جشن شاه مهر عذار

و در شب آخر این سور پر سرور سفره کندوری عامی در میدان داد محل میکشند و خواص و عوام طبقات اسلام در آن مقام جمعیت نموده تناول مینمایند و تمام اطراف میدان را در آن شب چراغان میکنند و آتشبازی بسیار در اندرون دولت خانه و بیرون می سوزانند و آن شب تا صباح داد عیش و عشرت میدهند و هنگامه رقص و ساز را تا طلوع آفتاب جهات تاب گرم میدارند و جمیع کلاوندان رقص و ارباب سرود و نغمه را تشریفات و انعامات فراخور حال میدهند و مدت دوازده روز و شب این سور پر سرور را امتداد می یابد و محاسبان دفتر شاهی هر سال اخراجات این جشن و میزبانی را سی هزار هون بقید قلم در می آورند

قطعه

چرخ خمیده پشت کهن سال هیچ گاه	هر گز ندیده است چنین سور در جهان
چندین هزار دور نموده است این فلک	دوری چنین ندیده که اکنون شده عیان
اطفال مهتد گریه باهنگ می کنند	از فرط عیش و عشرت شاهنشاه زمان
دلها زغم زدود شده همچو آئینه	شاید که اندران بنمایند جمال جان
سلطان بحسن یوسف و شان سکندری	داده صلای عشرت و شادی جاودان

پاینده باد سلطنت با ابد قرین تابنده باد طلعت خورشید توآمان  
 (بیان قضایای عشرت افزای سال میمنت مال سوم جلوس همایون اعلیٰ که مطابق  
 هزاروسی و هفت هجر است و ذکر سواری خاقان یوسف جمال بجانب کوه  
 طور و در آن مقام و افر السرور آراستن بزم عشرت و سور)  
 عند لیب هزار داستان ناطقه شیرین مقال داستان خرمی فصل برشکال  
 و حکایت سواری و سیر خاقان یوسف جمال را برای تماشاگران گلستان اخبار  
 و سیاران بوستا اسمار روزگار فقرات فصاحت آثار مسجع باجواهر اشعار مرصع  
 نموده بلجن صریر خامه مشکبار باین آئین دلنشین می سراید که چون فصل برشکال  
 که مبداء خرمی هر سال است پیدا شد روی زمین و فضای باغ و بساتین از سبزه  
 خود رو و شگوفه و از دار خوشبو کمال حضرت و نصرت بهم رسانید سبزه زار  
 کنار انهار مثابه خط تازه نوش لبان شیرین گفتار منظور انظار اولو الابصار  
 گردید و حله خضرای جبل مطرز بطراز سیمین انهار چشمه سار و منقش بتقوش  
 شگوفه و از هار شد - نظم

زمین پر سبزه شد بستان پر از گل - رخ خوبان شگفته گل گل از دل  
 هوای جان فزای فصل برسات دمیده جان در جزای نباتات  
 بدلها عیش و عشرت گشته ابنوه ز سیر مرغزار ودا من کوه  
 درین موسم مسرت و خرمی آثار اعلیٰ حضرت خاقان یوسف عذار  
 سکندر اقتدار عزم سواری و اراده شکار فرود دند و در جانب جنوب متصل  
 بدروازه دار السلطنه کوهی واقعست که پنداری خلقت او را از روز ازل با جزای  
 عشرت و سرور نموده اند و احجار و طین او را بزلال خرمی و شادی مخمر  
 و منجمد ساخته اند همواره فیوضات نامتناهی از دهبط انوار الهی بر فراز آن  
 کوه نازل و غایت فرح و نهایت شادمانی از سیر آن نزدنگاه خاقان جهان را  
 حاصل و سلطان علین بارگاه محمد قلی قطب شاه طاب ثراه بر بالای آن کوه عمارت  
 و قصری بغایت رفیع مشتمل بر سه طبقه و ایوانهای وسیع و شاه نشینها و غرفها  
 بتکلفات گوناگون و تصرفات موزون ساخته اند و پیش آن قصر فلک منظر

طاقهای بلاد ساخته فضای وسیع محاذی آن از آهک و سنگ ترتیب داده اند و بر  
 زیر آن حوضی بطول پنجاه گز و عرض سی گز بسته اند و در اندرون آن قصر  
 و ایوانها و شاه نشینها حوضها ساخته بجزرهای ثقیل آب را از نشیب آن کوه  
 بفرز برده جمیع حوضها را از آب ملوساخته فوارهای بلند را از ان زلال  
 کوثر مثال جوشنده و چون ابر مطیر در فضائی هوا و سطح آب بارنده گردانیده  
 اند و در دامنه آن کوه فلک شکوه مثابه بروج عمارات دیگر تجمعات سلطنت و  
 اثاثه بادشاهی در آن گنجد جا بجا بنا نموده اند و آن جبل پر صفا و نورزای مسعی  
 بکوه طور گردانیده اند و اطراف و انحاء (۱) آنرا فرسخ در فرسخ بساتین پر  
 اشجار و باغات پراشمار غرس (۲) نموده اند و امرای عالیشان و وزرای رفیع المکان  
 نیز بر حوالی آن کوه باغات و وسیع و عمارات رفیع ساخته اند و این کوه طور  
 مقابل کوه نبات گهات که در جانب باغات شمال دار السلطنه است واقع شده  
 و مسافت ما بین که قریب پیمهار فرسخ است جمیعا و حضرت باغات و عمارات  
 دار السلطنه است در صبحی که هوا از غایت لطافت هنوز شمیم بحری داشت  
 و لمعات صبح صادق در کار پرده دری بود و موسم ریح بفر بال ابر رطوبت  
 پیزی میگردوگاه گاهی سحاب باران ریزی نمود - مصرع

کلمه آسا بکوه طور شد شاه

و بر بالای آن کوه و عمارت فلک شکوه برآمده جهان پیز و خرم و سواد  
 عمارات و حضرت بساتین و باغات چند آنکه حس بصر مشاهده نماید از اطراف  
 بنظر در آورده از غایت فرح و نشاط و عیش و عشرت انبساط فرمودند و ماه  
 رویان زهره جبین و شاهدان حورالعین بر اطراف از رنگ شهر یار خسرو آئین  
 حلقه زده بخدمت قیام نمودند و صراحیهای راح ارغوانی چون آفتاب تورانی  
 بر فراز آن کوه تجلی نمود و جامها چون بدر منیر از آب آتش انگیز لب ریز شد  
 صلابی نوشا نوش بمحبوبان باده نوش در دادند و از نشاء شراب روحانی رخسار  
 حور نژادان گل افشانی آغاز کرد دورا مشگران مسیح اثر و خواننده و سازنده

(۱) یعنی دور - (۲) یعنی نشاندن اشجار

بزم جنت اطوار مضراب دلنواز بتار ساز آشنا ساختند و از رگ جان مستمعان علم علم شعله شوق از آتش عشق بر افراختند خسرو جهم چشم بر اورنگ آسمان توام چون نیر اعظم آرام گرفته و عالم و مافیها در نظر سمت اقدس چون ذرات بی مقدار نموده شعشعه انوار جمالش بر نضا و بام زمین و آسمان تابیده و لمعات طلعت همایونش باقطار آفاق و افلاک رسیده دل چون دریای محیط موج عشرت انگیز و کف چون سحاب عالم کبر باران سیم و زر ریزد

مثنوی

زیکسو مجلس اعیان دولت      زیکسو بزم خاص اهل عشرت  
 سران و سرور ان یکسو ستاده      زیکسو فوج محبوبان ساده  
 زیک جانب صفی از نامداران      همه با فتروشان شهریاران  
 زیک جانب بهشتی شد پدیدار      ز غلمان و پری و حور بسیار

وامرای ذی جاه و وزرای حشمت دستگاه در دامنه کوه طور خیم و سرا  
 پرده و خرگاه بذروه مهر و ماه رسانیده و خلایق بعدد ملخ و مور و بانوهی یوم  
 نشور بر اطراف کوه طور اردو بازار کشاده و قطرات امطار علی الاتصال از  
 فضای هوا بر ساحت زمین ریزان و آفتاب عالمتاب همیشه در حجاب سحاب متواری  
 و پنهان شام را کیفیت هوای صبحی از غایت اعتدال و صباح تا شام بر یک  
 و تیره و منوال اعلی حضرت خاقان یوسف جمال مدت یک ماه در آن عشرت سرا  
 روز و شب بعیش و عشرت و طرب اشتغال نمودند و از کوه طور فرو آمده  
 بیاضات حوالی و حواشی آن که هر کدام چون بهشت خرم و در حضرت  
 و نصرت مثل گلزار ارم است زول اجلال فرمودند و هر روز یکشب به گلزاری  
 و سیر شگرفه زاری توجه مینمودند و گلشن طبع اقدس را در آن آت و هوا  
 و فصل فرح افزا تسکنتگی می افزودند تا ایام برشکال منقضی شد و فصل برسات  
 بنهایت انجامید متوجه دار الساطه شده شهر را ز گرد سمند خورشید ستم نور  
 و ضیا بخشیدند و امرای عالی شان و وزرای رفیع مکان با فواج لشکر روی بشهر  
 آورده محلات و اسواق را آبادان و معمور نمودند

(ذکر استعفاء کردن قاسم بیگ ترکان از منصب کوتوالی و طلب

نمودن منصور خان میر جمله ملا محمد تقی حواله دار بندر مچلی پتن

را بجهت تفویض نمودن منصب کوتوالی و بعنایت خسروی به

حسن بیگ نایب کوتوال این منصب عالی مفوض گردیدن)

قبل ازین بخانه بدایع نگار در سواخ سته جلوس خسرو یوسف خذار  
 مرقوم گردیده بود که منصور خان حبشی را بمنصب رفیع القدر جمله المملکی  
 سرافراز فرمودند و سابقا سرداری عین المملکی که از اعظم وزارت است و حواله  
 داری لشکر رکابخانه با او بود یا این مناصب بزرگ قرب و منزلت تمام در پایه  
 سریر سلطان سکندر احتشام بهمر ساینده با جمیع اکابر و اعیان دولت خانه غائبانه  
 سلوک می نمودند و در میزان اعتبار کفه رتبه خود را از مقربان و منصب داران  
 عالیقدر ثقیل تری سنجید و از استبقائی (۱) قاسم بیگ کوتوال آزرده خاطر  
 بود و از شاه محمد پیشوا نیز باطنا انحراف مزاج داشت در او آخر سال دوم جلوس  
 همایون اعلی مکتوبی که مشتمل بر ترغیب و تحریص آمدن اینجانب و تفویض  
 بعضی از مناصب بود بجهت سیادت پناه میر سید محمد اسفراینی که در زمان  
 پادشاه معفرت و رضوان دستگاه تورالله روضه مدت چند سال درین دولت خانه  
 گیتی نشانه مجلسی حضور و افران نور بود و از اینجا رخصت برآیند مکه، مدینه  
 و مدینه مکرمه حاصل نموده بجانب هندوستان روان شده چون به بلده لاهور  
 رسید در خدمت پادشاه تیموری نژاد نور الدین جهانگیر پادشاه اقامت نموده  
 و بعد از مرگ آن پادشاه در خدمت ولدا مجدش شاه جهان می بود فرستاد  
 و در توطئه این بود که خاقان یوسف جمال منصب کوتوالی را از قاسم بیگ گرفته  
 یکی از ملازمان بارگاه گیتی پناه مرحمت نمایند تا در تاریخ نهم شوم محرم الحرام  
 سنه سبع و ثلثین و الف هجری در شب چراغان میدان دربار که قاسم بیگ  
 کوتوال در اهتمام چراغان و صفای میدان بود یکی از حبشیان غلام دیوانی با  
 اوبی ادبی کرده سخن بی نسبت گفت و تادیب آن غلام بواسطه حمایت منصور

(۱) یعنی باقی ماندن اردر منصب خود

خان چون میسر بود ازین خفت ملال هم رسانید و ترك منصب كوتولی بموده حشمت حواله را بكو توالخانه فرستاد و بخانه خود رفت و منصور خان درین وقت فرصت را غنیمت شمرده ملا محمد تفرشی (۱) را كه حواله دار بندر معموره مچلی پتن بود بسرعت تمام طلب داشت و مولوی بدخوشی تمام يك زنجیر فیل بزرگ و پنج هزار هون نقد و تحف و هدایای نفیسه برداشته بدار السلطه آمد و منصور خان از ورود مولوی شادمان و مسرور گردیده قرار داد كه بحضور اشرف اقدس اعلی برده به تشریف كوتوالی سرفراز گرداند چون خواست حضرت ایزدی چنان بود كه مولوی قایم مقام منصور خان گردیده بمنصب رفیع سرخیلی مكرم شود در مدت سه ماه مولوی را چند نوبت به اندرون دولت خانه عالیہ برد و زر و فیل و تحف و هدایا ز نظر ملازمان پایہ سریر اشرف گذرانید اما اتفاق سعادت بساطبوسی و ملاقات مولوی نیفتاد و هر نوبت سببی از اسباب توقف پیدا شد و حسن بيك نایب كوتول از عاشر محرم الحرام رزدا در سر انجام مهام و منصفیهای كوتوالخانه و شبها بگشت و حراست شهر و محلات اشتغال مینمود و غایت جهد و كمال سعی مبذول میداشت تا ایرادی بجهت تقصیر و فرود گذاشت امور واقع نشود بلكه بكثرت خدمات مورد تحسین گردید و مترصد كه از عالم غیب چه خبر به حیز ظهور آید تا در هفدهم ماه ربیع الاول سنه مذكوره كه آئین بندی چاری كوتوالخانه بجهت مولود برگزیده حضرت معبود وزبده كل موجود علیه الصلوة من المملك الودود كرده بساط عیش و عشرت عام انبساط نموده بودند اعلیضرت خاقان یوسف جمال سكندر اقبال بواسطه و فور خدمت و اجتهادی كه درین سه ماه از حسن بیك بظهور رسیده بود بحضور و فور السرور طلب فرموده تشریف كوتوالی كل مرحمت نمودند چون حسن بيك از ین عواطف خسروانه با اعلی مرتبه حكومت صعود نمود بیشتر از پیشتر مساعی جمیله بتقدیم رسانید و در مقام تفحص دزدان در آمده جمعی از ایشان را بدست آورده مبلغها از ایشان باز یافت نموده آنها را در دروازاها و راهها بردار كشید و بر ای فیلمها بست و زنود (۲) و او باش ترك اعمال خود نمودند

(۱) ملا محمد تقی تفرشی - (۲) زنود جمع رنده



و باین خدمات جدید منظور انظار خسرو سکندر اقدار گردیده کمال اعتبار یافت اما منصور خان ملا محمد تقی را پیش خود نگاهداشته جمیع مهمات میرجلگی را که بمراتب اعظم از کورتوالی است باو رجوع نموده زمام کل مهام دیوانی را به نیابت خود بقبضه اختیار مولوی باز گذاشت و مولوی در امور ملکی تصرف نموده بسر انجام مهام قیام داشت و مدت یک سال به نیابت خان مذکور مشغول این مهم عظیم بود میر فصیح الدین محمد تفرشی را به بندر معنوره مچلی بتن فرستادند و آن محل را حواله مشار الیه نمودند -

( بیان آمدن شیخ محی الدین پیر زاده اجین از خدمت پادشاه تیموری نواد شاه خرم بجهاب پابه سریر خاقان یوسف جمال سکندر اقبال )

چون فرمان روای مالک هندوستان خرم پادشاه الملقب بشاه جهان بعد از فوت پدرش جهانگیر پادشاه از ولایت جنیروناسک ترمک که محل اقامت ایشان بود با اتفاق دستبردگی مهابتخان از گجرات بجانب دارالسلطنه آگره رفته سعی و جهد آصفخان که رکن السلطنه و اعتماد الدوله بود بجای پدر در سنه هزار و سی و شش هجری بر تخت سلطنت جلوس نمود و قطع نسل نور الدین جهانگیر پادشاه از اولاد و احفاد که هشت نفر بودند کمال استقلال بهم رسانید و در سال دیگر بقصد دفع و رفع خان جهان خان که در زمان جهانگیر پادشاه صاحب صوبه برهانپور بود و درین وقت متوهم گردیده بی رضا از دار السلطنه آگره برآمده متوجه برهانپور شد چون برهانپور رسید خان جهان بانظام شاه ملاقات نموده با اتفاق نظامشاه اراده مقابله بالشکر پادشاهی نمود و چون غالیحضرت شاه جهان در زمان خاقان علیین نشان نور مرقد عزم رفتن بنگاله از جانب ولایت محروسه تلنگانه نموده داخل ممالک مذکور شدند بنابر امر و فرمان خاقان جنت مکان عمال محل بلو ازم خدمت و شرایط ضیافت قیام نموده بودند و مراسم خدمتگاری بتقدیم رسانیده درین زمان که پادشاه نافذ (۱) فرمان کل ولایت هندوستان گردیدند اراده نمودند که حاجی نزد قطب فلک جاه و جلال اعلیٰ خاقان یوسف جمال سکندر اقبال ارسال دارند پس شیخ محی الدین پیر زاده

اجین را با چند راس اسپ و تحف و هدایای دیگر و مکتوب محبت اسلوب بخدمت خاقان یوسف جمال روانه نمودند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور نزد حضرت عادلشاه فرستادند چون شیخ محی الدین داخل سرحد بمالک محروسه شد چنانکه داب و رسم این دولتخانه است امر عالی عز صدور یافت که سید عبدالله خان مرتضای مازند رانی را که در سلك مجلسیان دولت محل انتظام داشت تا سرحد باستقبال رفته منزل بمنزل بوظایف ضیافت و علوفه رسانی قیام نماید و چون (۱) منزل پیش آمدند سیادت پناه میر قاسم ناظر الممالک را امر فرمودند که با جمعی از حواله داران و لشکر خاصه خیل باستقبال برود میر مشار الیه بلوازم استقبال پرداخته در محل تیلاچور که سه کادی دار السلطنت است طرح ضیافت ملوکانه انداخته حاجب را بارفتا بر سر خوان سماط دیوانی آورد و بعد از فراغ از مجلس اکل و صرف خوشبوی و زعفران و پان از قبل پادشاه سکندر جاه حاجب را به تشریفات فاخر و تواضعات متکثر مسرور ساخته روز دیگر ایشانرا بکنار حوض درک فرود آوردند و در اینجا نیز شرائط مهیای باداب سلطانی بتقدیم رسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال از دار السلطنت برآمده بجانب حوض درک تشریف حضور از زانی داشتند و جمیع امرا و وزرا و مقربان و لشکر نصرت آر در رکاب ظفر اتساب بودند چون به محل مذکور رسیدند در خیمه و بار گاهی که چون فلک اطلس بر افراخته بودند و به تحملات سلطنت آراسته نزول اجلال فرمودند و شیخ حاجب در ان مقام مسرت انتظام بشرف ملاقات مشرف شده تحف و هدایا و مکتوب را گذرانید و خاقان سکندر شان حاجب را نوازش بسیار فرموده تشریف ملوکانه با چند راس اسپ و دو زنجیر فیل با و مرحمت فرمودند و به بعضی از ملازمان خاص امر فرمودند که حاجب را بشهر در آورده در باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی که قطعه ایست از بهشت برین فرود آورند و بدولت و اقبال سوار ابرش براق تمثال شده باشکوه سلطنت و کمال حشمت بجانب دولت خانه گیتی نشانه مراجعت نمودند و مرتبه دیگر در دولتخانه عالیله حاجب را طایفه به تشریفات شاهانه نواخته بک زنجیر فیل



مرزا محمد امین میر جمہ

بزرگ و دوراس اسپ عراقی مرحمت کردند و دوکس از مرم خاص او را تشریفات فاخر عنایت نمودند و روز سوم و چهارم خاقان سکندر اقبال بر بالای داد محل بر آمده جمیع توابع و منسوبان او را که صد نفر بودند هر يك را علی قدر مراتبهم از ده هون قاصدهون انعام مرحمت کردند و پنجهزار هون نقد و صد کندی (۱) غله از هر جنس بجهت علوفه برسم اقامت بجهت حاجب فرستادند و هر ماه سه هزار هون برای خرج او مقرر فرمودند که از خزانه عامره میداده باشند و حاجب تادرد ار السلطنه بود هر مرتبه که ملاقات واقع می شد يك زنجیر فیل و دو راس اسپ و تشریف خاصه عنایت مینمودند چنانچه در مدت اقامت حاجب با او و متعلقان و قربانان او يك لك و پنجاه هزار نقد و ده زنجیر فیل و پنجاه راس اسپ مع تشریفات فاخر رسیده بود و چون در وقت آمدن ارشاه محمد پیشوا بود از عدم کاردانی و تدبیر مهمات حجاب را از روی دولتخواهی فیصل نمی توانست داد هر يك از حجاب سلاطین که در پایه سریر بودند اوقات و دواعی داشتند خصوصاً شیخ محی الدین که عالی حضرت شاه جهان متماقب او به برهانپور آمدند و هر چند گاه احدی می آمد و حاجب در مطالب ارام و تقاضا مینمود بنابراین اعلیحضرت خاقان سکندر شان از شاه محمد ملال به مرسانیده متوجه نواب علامی فهامی شیخ محمد شدند و تنمۀ احوال مذکور در وقت پیشوائی نواب علامی مرقوم خواهد شد انشاء الله تعالی -

( ذکر سوانح اقبال سال چهارم جلوس خاقان یوسف جمال )

که مطابق سنه هزار و سی و هشت هجر است از الحمله

ملا محمد تقی قائم مقام منصور خان میر جمله گر دیدن )

قبل ازین مرقوم قلم غریب رقم گردیده بود که منصور خان ملا محمد تقی را بجهت منصب کو توالی از بندر مچلی پتن طلب نموده بود و خاقان سکندر نظیر متوجه حال حسن بیگ شده در روز مولود حضرت بنوی منصب رفیع کو توالی کل را بوی تفویض فرمودند و ملا محمد تقی را به نیابت منصور خان تعیین فرمودند که مهمات میر جمله را که به مراتب اعظم از مهم کو توالیست

اشتغال نماید تا در اول این سال میمنت مآل که اعلحضرت خاقان یوسف جمال از سیر باغات و کوه بنات گهات فارغ شده در غره محرم این سنه بدار السلطنه تشریف حضور ارزانی داشتند منصور خان را بیماری ناگهانی عارض شده بر بستر ناتوانی افتاده بعالم بقاروان شد مدت حکومتش دو سال و هفت ماه و کسری بود و بعد از رفتن او جمعی اراعیان عمال و ارباب قلم که در پایه سریر سلطنت مصیر خاقان یوسف جمال بودند هر یک پیش کشفائی کلی قبول کردند و تلاش در گرفتن این منصب عالی نمودند و چون ملا محمد تقی در زمان منصور خان بر تق وقتی مهات دیوانی مشغول بود و خان مکررا تعریف مولوی پایه سریر سلطنت مصیر کرده رُشد و کاردانی مولوی را مرکز قلوب ساخته بود درین وقت آنچه دیگران پیشکش مینمودند مولوی باوجود آن قبلاات نفری های دیگر نیز نموده مقربان بساط عالم انبساط را راضی ساخت و توجه اعلحضرت خاقان یوسف جمال شامل حال مولوی گردیده در بیست و سیوم شهر صفر سنه مذکوره تشریف جلیل القدر سرخیلی بمولوی مرحمت فرمودند و مسود این رموز بهجت و مسرت اندوز قطعه در تهنیت و مبارک باد جناب مولوی گفته مذیل بمصرع تاریخ ساخت و آن اینست

قطعه

خسرو یوسف رخ جمشید جاه	شاه عبدالله شاه کامیاب
از قدوش نخت از شان سپهر	تاج از فوقش شده چو آفتاب
گیتی اندر ظال چترش هم چو خلد	در گهش چون مجمع یوم الحساب
دشمنش افسرده و پژمرده باد	گر بود خرم برین سطح تر آب
مولوی را بهر سرخیلی نمود	از میان جمله اعیان انتخاب
تربیت بنمود او را همچو مهر	تا که شد یاقوت سان با آب تاب
عقل بهر منصبش تاریخ گذت	دائما سرخیلی با داد کامیاب (۱)

و چون جناب مولوی بتشریف خاص سرخیلی مکرم شد باندک روزی محرمیت حضور وافر انور پیدا کرده در جمیع مهات دیوانی و کل معاملات

سلطانی بر آسه بنوعی تصرف نمود که عمال دیگر را بحال دخلی نماند و بیامنه محیل رادست تصرف از ولایت کوتاه شد و مبلغهای کلی خارج حاصل ولایت و ممالک بهم برسانید از انجمله صدوسی هزار ذوق از نارین را و مجموع دار بجهت سرکار فیض آثار اشرف اعلی گرفت و چند چودهری معتبر و رؤسای ممالک را که سالک و ادی تمرد و نفاق بودند از روی تدبیر گرفته سرهای ایشان را از پیکر بدن جدا نموده ذخایر و اموال ایشانرا بحیطه ضبط در آوردند بعد ازین بخطاب مستطاب شریف الملکی معزز و محترم گردید و قلدان مرصع که بعد از میرزا محمد امین میر جمله بکسی مرحمت نشده بود بمشار الیه عنایت فرمودند و در آن وقت آمدن لشکر مغول بجانب دکن شیاع بهم رسانیده بود خاقان سکندر اقبال یوسف جمال پنجاه هزارهون ولایت بنواب شریف الملک مرحمت فرمودند که لشکر (۱) نگاه داشته سر داری نیز باسر خیلی جمع نماید و چند زنجیر فیل مست از فیل خانه خاصه حواله نواب آصفجاهی نمودند مشار الیه لشکر رنگین از غریب و دکنی و عرب و پتان (۲) و غیره افواج آراسته در میدان دلکشای داد محل از نظر ملازمان پایه سریرا علی گذارینده مشمول عاطفت بی غایت پادشاهی گردیده باعلی مدارج قرب و منزلت صعود نمود و یوما فیوما درجات قرب او در ترفی بود تا مرجع اکابر و اعیان روزگار گردید و صبح و شام طوایف انام بملازمتش قیام مینمودند و در همین ایام و وزارت سرداری اعظم عین الملکی را که بحواله منصورخان بود و صلاح ملکان حضور این بود که باز یکی از غلامان دولتخانه گیتی نشانه رجوع فرمایند از جمله غلامان آدم خان حبشی را سزاوار این منصب دانسته تشریف وزارت عین الملکی با و مرحمت فرمودند و او را از سایر غلامان ممتاز ساختند و وزارت سابق او را به الله قلی گرجی که در سلك غلامان خدمتگار منسلک گردیده بود عنایت نمودند و حواله داری فوج رکابخانه را که منصورخان مرجوع بود به پسر او تفویض فرمودند -

(۱) لشکر را نگا هداشته - (۲) یعنی پتان -

( ذکر عزل نمودن شاه محمد ولد شاه علی عربشاه را از منصب

پیشوائی و بنواب علامی فہامی شیخ محمد تفویض فرمودن

و منصب دبیری را بجناب ملا اويس مرحمت نمودن )

قبل ازین بخامہ مشک سود برصفايح زراندود این کتاب شرافت اتساب  
مرقوم شده بود کہ در اول سال جلوس ہمایون اعلی بوساطت والدہ خاقان علیین  
مکان نور اللہ مرقدہا تہ محمد پیر زادہ بمنصب پیشوائی ارتقا نمود و طبع مشار  
الیہ (۱) از تہ بیرورای و کاردانی بہرہ (۲) بود بشریف نایب پیشوائی بنواب  
علامی شیخ محمد مرحمت نموده بر نسبت پیشوا رخصت نشستن نزدیک اورنگ  
خورشید رنگ عنایت فرمودہ بودند و بعد ازین منصب دبیری از میر محمد رضای  
استرآبادی گرفته بنواب علامی دادہ اند چون ارشاد محمد افعالی کہ مشتمل بر عدم  
خیر خواہی بلکہ دلیل بر خیانت و بی رای بود بظہور میر سید و درین وقت کہ  
شیخ محی الدین از جانب پادشاہ دہلی بوجابت آمدہ توقعات بی جا بسیار مینمود  
و حاجب حضرت عادلشاہ و نظارہ تہاہ نیز ہر یک دواعی بی نسبت داشتند و پیشوائی  
مذکور از روی حکمت و تدبیر نمی توانست کہ جواب ہر یک بنوعی کہ صلاح  
دولت در آن باشد بگوید و ارغایت تفاق بانواب علامی نیز موافقت نمی نمود  
تا ازین رای و تدبیر مشار الیہ کارہائمتشی شود ازینجہت مزاج و ہاج اعلی حضرت  
خاقان سکند زمربت تقری (۳) پیدا کردہ بود و وزارت دستگاہ خواجہ افضل  
تر کہ در این وقت عرایض اورا کہ بحضرت عادلشاہ نوشتہ فرستادہ بود در راہ  
گرفته بنظر ملازمان پایہ سریر خسروی رسانید و نواب علامی عریضہ بخط شاہ  
قاضی حوالہ دار لشکر فیض اثر کہ تہ محمد بچہ ت عادشاہ نویسانیدہ بود زیرا کہ  
شاہ خود خط و سواد نداشت بعد از فوت شاہ قاضی از تہلدانش بر آوردہ بنظر  
بندگان سریر پادشاہی رسانید بنابراین سبب ہا با اسباب دیگر شاہ محمد را عزای نمودہ  
در کنج خانہ باز داشتند و در نهم ماہ مبارک رمضان سنہ مذکورہ تشریف رفیع  
القدر پیشوائی کل بنواب علامی مرحمت فرمودند و جمعی از موز و نان سخن آفرین  
و نکتہ سنجان فصاحت آئین دار السلطیہ کہ در مدرس فیض منہبط نواب علامی

(۱) مشار الیہ را (۲) بہرہ نہ بود (۳) تفسرے -



علامہ شیخ محمد ابن خاتون



بافضلای و علماء ممدوس و هم نشین و جلس و قرین بودند قصاید و قطعه‌ها در  
تهنیت و مبارکباد گفته گذرانیدند این صف نعال نشین آئین بهشت آئین نیز  
قطعه مدیل بمصرع تاریخ ساخت و در وقت مبارکباد گذرانید و آن اینست .  
قطعه

شاه یوسف رخ جشید حشمت که حاتم میکند از وی گدائی  
ز فرط مرحمت کرده ممکن محمد را بصدور پیشوائی  
بسامان شد مهام ملک و ملت که بود ابر ز آفات سمائی  
متاع فضل و دانش بود کاسد کفون بگرفت در عهدش روانی  
جهان معمور گردیده بد انسان که شد محواز خلائق بی نوائی  
بالهام آمد این مصرع تاریخ محمد یافت از حق پیشوائی

و مولانا عرب خوش نویس شیرازی این ماده تاریخ را بغایت خوب  
یافته (مصرع) محمد ابن علی پیشوای سلطان شد ۱۰۳۸ چون نواب علامی  
فہمی بر مسند پیشوای متمکن شدند ابتداء متوجه مہیات حجاب گردید و چون  
شیخ محی الدین از جانب عالیحضرت شاه جهان آمده تو قعات یجا ازین دولخانہ  
داشت و در مقاصد ابرام مینمورد نواب علامی مکاتیب نزد آصفخان و امرای  
ذیشان عالیحضرت شاهجهان فرستاده حکم پادشاهی صادر نمودند کہ مسند  
شیخ محی الدین تخلف از رضای خاطر اشرف قطب فلک جاہ و جلال نموده در  
جمیع امور متابعت نماید و صلاح و رضای ایشان را عین صلاح و رضای پادشاهی  
دانند تا برین شیخ محی الدین ترک ادادت (۱) و دوائی نموده اکثر اوقات خود  
و منسوبانش بدولتخانہ نواب علامی تردد میکردند و حجاب سلاطین دیگر نیز  
بطریق (۲) متابعت و انقیاد یمودند و بجهت این خدمات پسندیده کہ کمال  
خیر خواهی و مبالغہا صرفہ پادشاهی بود در خصت سوارہ بدرون دولت خانہ آمدن  
دادند و نواب مشارالیه از دروازہ دوازده امام علیہم السلام تا بہ ندی محل اسوار  
بالکی شدہ آمد و رفت عین نمودند و کمال قرب و منزلت بہم رسانیدند و بخدمات  
مستحسنہ مکرم و محترم گردیدند و طبقات انام هر صبح و شام بملازمت شریفش

آمده در جمیع دهام رجوع بآن قذوه ارباب کرام مینمودند و منصب رفیع دبیری که پیش از این بنواب علامی تعلق داشت اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال مینخواستند بکسی رجوع فرمایند که مرضی الطبع و محل اعتماد باشد جناب جامع الفنون و انکالات مولانا اویس را که بحسن خطوط سبعه موصوف بود بجهت این منصب عالی اختیار فرموده تشریف دبیری مرحمت فرمودند و مشارالیه منشی الممالک شده در اندک زمانی بر مدارج و معارج محرمیت و قرب صعود و عروج فرموده در جمیع امور دبیری بلکه در کل معاملات پادشاهی کمال تصرف نمود و سایر طبقات چاکران بملازمتش تردد مینمودند و قبل ازین مرقوم قلم سوانح رقم گردیده بود که منصور خان مکتوبی بطاب سیادت پناه میرسید محمد اشغرائی فرستاده بود در زمانی که شریف الملک بمنصب سرخیلی و نواب علامی برتبه اعلامی پیشوائی سرافراز شده بودند میر مشارالیه بندار السلطه رسید چون نسبت بندگی قدیم درین دولت خانه گیتی نشانه داشت اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال متوجه حال ایشان شده بر نسبت سابق برتبه مجلسی حضور و قرب پایه اورنگ وافر النور معزز و مسرور گردانیده مبلغ پنجهزار هون خرج سالیانه ایشان مقرر نموده ولایت ابراهیم پور را که دوازده قطعه دیه است تنخواه دادند و اکثر اوقات مشمول عنایات و منظور انتظار خسرو سکندر اقتدار یوسف عذار میکردند (۱) و بظنیل میر مذکور دو پسر بزرگ و چند نقر از اقوام مشارالیه در سلك مجلسیان دولت محل منتظم شدند و هر يك را مشاخره لایق مقرر گردیده و دیه مرحمت نمودند .

(ذکر فرستادن خیرات خان سر نوبت را برفاقت محمد قلی بیگ و ولد قاسم بیگ

پرن بخدمت فرمانروای ممالک ایران شاه عباس صفوی موسوی)

بر دستمعان اخبار سلاطین عظیم الشان دوران و خوانندگان اوراق آثار خوانین نافذ فرمائی (۲) مستور نماند که از قدیم الايام میان خاندان شریفه جلیله اسمعیله صفویه موسویه و دودمان رفیعه قطب شاهیه قرا یوسفیه ادام الله ظلال سلطنتهم اعلی میفارق کافه البریه نسبت موالفت و رابطه بصادقت بوده چه ظالوع

(۱) میگردیدند (۲) نافذ فرمان .



خيرات خان

نیر اوج سلطنت علیین مکان شاه اسمعیل از الله برهانه و لموع دری برج خلافت  
پادشاه جنت باز گاه ملک سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از افق عشر  
ارل مایه عاشره هجریه نبویه علیه و علی آله افضل الصلوٰة و التحیہ مصرع  
آن یکی در ملک ایران این یکی در ملک هند

و قریع پذیرفته و از آن تاریخ الی یومنا هذا ما بین اولاد اجداد و احفاد این  
دو سلطنت نژاد که هر یک از ایشان سلطان باین و داد و سخاقتان عالم تقیاد بوده  
اند رسوم محبت و و داد و قواعد یگانگی و اتحاد مرعی بوده و حجاب عالیشان  
و ایازچان رفیع مکان از ایران به هندوستان و از هند بایران در عهد و زمان طریق  
مودت ایشان می پیموده اند و در تشیع و ولای ذریه حضرت سید المرسلین و رواج  
و رونق مذهب برحق ائمه اجله معصومین صلوات الله علیهم اجمعین که دادیان  
سبیل سداد و مرشدان مناہج ارشاد اند همیشه یگانگی و اتحاد داشته اند و یکرنگی  
این دو سلسله علیہ رفیقه میان سلاطین عالم مشهور و در السنه و افواه کافه بنی آدم  
مذکور است و بنا بر این مقدمات در اوایل سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان علین  
مکان جنت آشین سلطان محمد قطب شاه نور الله صیحه پادشاه کشورستان  
خسرو بمالک ایران شاه عباس صفوی موسوی ایالت پناه حسین بیگ قباچی را  
بجهت تهنیت و مبارکباد به پایه سر بر سلطنت مصیر فرستاده بودند و در سال هزار  
و بیست و چهار هجری ثواب علای فہامی شیخ محمد را تشریف حجاب پادشاه  
مملکت ایران مرحمت فرموده برفاقت حسین بیگ مذکور روانه عراق نموده  
تواند و ثواب مغلی القاب بخدمت پادشاه گیتی پناه مشرف شده چند سال در آن  
مملکت جنت مثال بوده مورد توجهات پادشاهی و مشمول عنایات نامتناهی  
گردیده و وقت مراجعت ایالت و حکومت دستگاہ قاسم بیگ پرن سپہسالار  
ملک مازندران را همراه ثواب مشار الیہ فرستادند و حاجبین طی مسافت نموده  
از راه گنج و مکران که بتصرف امرای پادشاه ایران در آن ایام در آمده بود  
بملک هندوستان آمدند و از آنجا بملک دکن روان شده بخدمت اعلیٰ حضرت خاقان  
جنت مکان رسیدند و در رقم این زموز به جنت اندرز در آن عهد این قطعه تاریخ بهجت

و رود نواب علّامی گفته بود -

قطعه

چو آمد شیخ الاسلامی ز ایران ضیا آمد ز روی او نور چشم  
 بر ایش بود چشم جمله مردم رود اکنون براه او بسر چشم  
 خرد بهر و رودش گفت تاریخ چو جان آمد بچشم و نور در چشم  
 نواب علّامی و قاسم بیگ بعواطف خسروی سر افراز گردیدند و مدت  
 دو سال حاجب مذکور در دار السلطنه بود و بعد از آن بجوار رحمت یزدان  
 شتافت و محرر این مقالات در آن حین قطعه گفته این مصراع را ماده تاریخ  
 بساخته بود -

مصراع

رفت قاسم بیگ اباجی از جهان (۱۰۳۴)

و محمد قلی بیگ نام پسرش را که در آن شباب و آن حسن بود اعلی حضرت  
 پادشاه مغفرت دستگاه نوازش بسیار فرموده قائم مقام پدرش داشتند تا در  
 زمان اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال محمد قلی بیگ اراده رفتن  
 پیرانب ملکات ایران نمود و تحف و هدایا از اقمشه و اتمه نفیسه نیز مستعد شده  
 بود از میان ملارمان پایه سریر و معتمدان بارگاه خلافت مصر وزارت پناه  
 خیرات خان سرنوبت را که بوفور مال و کثرت خیرات و خدمات شایسته از  
 امثال و اقران امتیاز دارد بجهت رفاقت مشار الیه تشریف حجابت پادشاه جمشید  
 شان خسرو ممالک ایران مرحمت نمودند و خان مذکور که سالها در آرزوی این  
 مطلب عالی بود کامیاب و مسرور گردیده محمد قلی بیگ ولد قاسم بیگ را که بعد  
 از رحلت پدر قائم مقام و نایب مناب پدر بود با توابع و رفقا ضیافت نمایان  
 کرده تشریفات فاخر و تحف و هدایا بایشان داد مشار الیهما بکار سازی و استعداد  
 سفر مشغول شدند در اوایل این سال حاجبین را تشریف رخصت مرحمت  
 فرمودند و تحف و هدایا از اقسام متاع و انواع قمش و مرصع آلات مرغوب  
 و جواهر الون با مکتوب محبت اسلوب مصحوب مشار الیهما ارسال داشتند  
 و ایشان از دار السلطه حیدرآباد روانه شده متوجه ساحل بحر عمان گردیدند  
 چون به بندر سورت رسیدند خسرو چنگیزی نسبت تیموری حشمت شاه جهان

که در آن اوان بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس فرموده بود مشار الیهما را به آگره طالب نموده حاجبین از بندر سورت بحسب دار السلطنة آگره رفتند و با پادشاه ذیحجه ملاقات نمودند مکتوبی که بجهت خاقان کشورستان سلطان مالك ایون نوشته بود و پیغام زبانی که داشت بحاجبین سپرده و گفته به بندر سورت روانه فرمود و ایشان مراجعت نموده از بندر مذکور بر مرکب عجیب الحیاة بی دست و پا که پشت چوبی و شکم کرباسی بر سطح بحر چرو کشتی دلال که در دریای اخضر فلك سیار است جولان مینماید قطعه

بقوت شکم پر زباد آن مرکب بروی آب چو کوه عظیم گشته روان  
بساتی برود بیشتر ز صد فرسخ قندز سرعت او تیر در عقب ز کمان  
بوسعتت چو شهر و بر فدت است چو کوه بسرعت است چو برق و ولی ندارد جان  
سوار گردیده از ساحت دریای عمان عبور نمودند چون به بندر عباسی  
رسیدند و فرود آمدند خبر وحشت اثر تغال و رحلت خاقان عالمگیر گیتی ستان  
شاه عباس بجزوار رحمت و مغفرت یزدان و باعلا مدارج بهشت جاودان و بشارت  
فرح افزای غمزدی (۱) جلوس پادشاه نوجوان زینت دهنده بمالك ایران فرزند  
نحس جهانداری فرزند اکلبل شهر یاری نبیره خسرو مغفور جنت مکان شاه صفی  
بهادر خان استماع نمودند و این قضیه ه' یاه در تاریخ بیست و دوم ماه جمادی الاول  
سنه هزار سی و هفت هجری در خطه فرح آباد واقع شده بود در سالخ شعبان  
سنه ثمان و ثلاثین و الف ۱۰۳۸ هجری عریضه خیرات خان مشتمل بر مضمون مذکور  
پایه سریر سلطنت مقصیر رسید و حسن بیگ ترك قاچار که دوسلك سلجقاران  
این دولتخانه عالیه منتظم بود برلی آن واقعه این قطعه و تاریخ گفته قطعه  
شاه عرش آشیان خلد مکان آنکه شد منزلش بهشت برین  
تا برخش مراد بود سوار نامرادی ندید رای زبان  
در جهان داد عدل ز آنسان داد کز سپهرش رسید صد تحسین  
رایت فتح را محنت (۱) زد شد میسر بارهمن و همین  
بهر تاریخ بر حاشیه و خرید بادل بهر ز داغ و جان جزین

استعانت طلب نمودم گفت - بصفی داد شاه تاج و نگین  
 و دیگری کلمه ظل حق (۱۰۲۶) را تاریخ جلوس پادشاه نوجوان یافته و خیرات  
 خان و محرم قلی بیک از بندر عباس بجانب دار السلطنة اصفهان روان شدند و در  
 آن شهر دلاشای مسرت فزا که شاعر در وصف و ستش گفته - بیت  
 اصفهان نیمه جهان گفتم نیمه وصف اصفهان گفتم  
 بشرف ملاقات و سعادت بسا طبوس پادشاه جهان پناه مظهر لطف و قهر الله  
 مشوی

که مهر از طلعت او منفعل بود	بجا نها مهر او با تند دل بود
شگفته چهره زیبای چون گل	در آن گلشن نروینده است سنبل
به بیت دیو و باهیات فرشته	ز قهر و لطف یزدانی سرشته
خدایو و خسرو اقلیم ایران	گرفته باج از ایران و توران
فراز تخت بنشسته چو جمشید	چو بالای فلک تابنده خورشید
نموده پر توروش جهان را	چنان روشن که خورشید آسمان را
گهی تیغش بر کستان زده برق	بمسططین زده آتش پی حرق
ز شمشیرش شده قیصر هراسان	ز تیرش روی گردان گشته و آن
ز رویش تفته نور خدائی	ز خور پر تو نمیدارد جدائی
ندارد چشم تاب دیدن او	که چون خورشید تابان است آنرو

مشرف و مستعد شده جبهه را از خاک پای آن خسرو زمین و زمان  
 و دیده را از طلعت آن افتاب تابان مزین و دهر ساخته در پیرامو سر نوح  
 و شادمانی ایام شباب و لذت حیات و زندگی دوباره ادرک نمود و تحف و هدایای  
 مرسوله را بر گذار نموده مکتوب مرغوب خاقان یوسف جمال سکندر اقبال  
 را که فقر آتش مشتمل بر لطایف نکات محبت و وداد و کلماتش مشعر بر خلوص  
 اعتقاد و رموز یگانگی و اتحاد بود گذارینده شادشاه نوجوان را از آن تحف  
 مرغوب و مکتوب صداقت اسلوب کمال نخرمی و مهجت روی داد خلایق فاختره  
 با اسپان بلجام رزین زرین مرجمت نموده اکرام و احسان و افزونست بخیرات خان

فرمودند و قریه که اقوام او بماتق خیر اتخان در آن میباشند بطریق انعام بار بخشیدند  
و توجهات خسرو ممالک ایران نسبت بخان مذکور بوجه اتم شمول یافت و مشار  
الیه صورت و قایح را مرقوم نموده چند سراسپ منتخب مع عریضه از دار  
السلطانه صفاهان پایه سریر سلطنت مصیر ارسال داشت -

( ذکر قضاء یا متفرقه که در تمام این سال میمنت مآل بجز ظهور پیوسه است )  
از جمله سوانح این سنه آنست که مقرب سریر سلطنت ملک یوسف چون  
شب و روز نزدیک اورنگ خورشید رنگ خاقان یوسف جمال می بود و فرصت  
سراجم مهم لشکر خاصه خیل که خاقان جنت مکان بحواله از نموده بودند داشت  
و با مورد ضروری ایشان نمی توانست پرداخت خاقان سکندر اقبال متوجه احوال  
لشکر نصرت اثر شده نصیر المملک دکنی سر نوبت را بجهت حواله داری خاصه  
خیل پستدیده تشریف این منصب عالی به نصیر المملک دادند و پسرش را نوازش  
فرموده منصب رفیع سر نوبتی را باز رجوع فرمودند و نصیر المملک باجماع  
سراجم خاصه خیل پرنده در مقام اهتمام ایشان شد و غنمه یک نوبت تایلک کار راه  
بسواری رفته لشکر را زرزش سواری که در ممر که کارزار مفید است می فرمود  
و ایضا درین سال ملک عنبر را که قبل ازین از جمیع مناصب باز داتسته در کبج  
بیکاری نشانیده بودند خاقان یوسف طلعت بحال اوستققت و عنایت فرموده  
تشریف خاص مرحمت نمودند و باز از جمله ملکان رفیع مکان گردیدند و دنیائی  
که قبل ازین با و منسوب بود و بملک یوسف حواله فرموده بودند باز بمشار الیه  
مرحمت شد و ولایت مقاصار را که قریب یک لک هون حاصل دانت معمر  
و آبادان نموده لشکر جدید از غریب و دکنی و پتان و راجپوت نگاه دست  
و سنجی را رنگین و بسامان نمود و محل جامدار خانه عاشره را که بملک درک  
سپرده بودند باز بملک مذکور رجوع فرمودند و او بیک لک هون ولایت تنخواه  
محل مذکور را بحیصه ضبط در آورده متوجه پش — سامان این محل شده اقمشه  
وامتعه و سایر ما محتاج را مجددا خریدند محل جامدار خواه را بطریق ابل معمر  
نمود - و ایضا میر ابوالمعالی المخاطب بدینسانت خان که از ایاطیم عجل محل بود



و چند سال بحکومت محل مصطفی نگر که معظم قلاع و ولایت خردوسه، تلنکانه و محل بندر مچلی پتن و بنادر دیگر اشتغال داشت و در زمان میر جلگی منصور خان ولایت و سیح مرتضی نگر با و تفویض نموده بودند و بجهت سرکشی بعضی از رعایای آنجا امارت با حکومت جمع نموده بود و قریب پنجاه هزار دون ولایت بجهت لشکر تحویل او شده بود و به کمال استقلال در آن محل حکومت مینمود درین وقت باطایفه سانپ نیز که رعایای سرکش سرحد مرتضی نگر اند برای تحصیل زررعیق نزاع واقع شد و خان مذکور با وجود عساکر و حشر (۱) که در خدمتش بودند همه را در مرتضی نگر گذاشته با معدودی از غریبان فدوی و غلامان تفنگچی بی خبر بر سر ایشان رفت و اراده داشت که روسای آنهار اقتیل و اسیر سازد و باین تدبیر بیخ و بن آن بوتهای خار را که تمام آن صحرا و ولایت را فرو گرفته اند و پهن گردیده اند بر کند و چون بمحل و مقام ایشان رسید و آنجماعت را هدف یترو نشانده تفنگ ساخت آن جماعت دیانت خان را که همیشه با افواج لشکر و حشم و حشر دیده بودند اکنون با معدودی دیده فرصت غنیمت شمرده ایشان را در میان گرفتند چون پیمانیه حیات دیانت خان پر شده بود گلوله تفنگ جان شکاری برسینه اش خورده از اسب در افتاد میر حبیب الله ما زنده رانی سلحدار و غریبان دیگر چون خان را کشته دیدند بی تاب گشته بکمانداری ایستادند و آنها نیز در آن صحرا کشته گشتند بعد از این قضیه طایفه سانپ نیز سبقت بر مردم مرتضی نگر نموده عریضه به ملازمان بارگاه فلک اشتباه نوشته فرستادند که ما بندگان رسم رعیتی مرعی داشته تهرنده نموده ایم و زر رعیتی داده ایم دیانت خان از روی ظلم رعایای پادشاهی را قتل عام می خواست بکند بحسب تقدیر کشته شد و ما همان بنده و رعیت پادشاه عالم پناهیم چون این مضمون به مسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید بجهت تادیب و سیاست آن جماعت و حراست مملکت وزارت و شجاعت دستگاه خواجه افضل ترکه را تشریف حکومت آن مملکت مرحمت نموده بآن جانب روانه فرمودند جناب خواجه افضل باحشمت تمام متوجه مرتضی نگر گردیده و در راه هر جا

(۱) یعنی گروه و انبوه .

دزد و حرامی که بود گرفته بردار میکشید و در آن حوالی چهار صد دزد طیار عیار را یکبار گرفت که اکثر روسای آنجماعت بودند در تمام راههای آن ولایت آن جماعت را بردارهای عبرت آویخت تا تنبیه سرکشان دیگر شد و ساحت آن مملکت را از خس و خاشاک آن طاغیان پاک ساخت و در سال غلا و قحط در آن ولایت باهتمام خلایق و حفظ و حراست مملکت و استعداد اذوقه قلاعی که در آن ولایت است بوجه احسن پرداخته غایت سعی در انتظام مهم آنجا بظهور رسانید .

( ذکر قضایای سال پنجم جلوس همایون اعلی که مطابق هزار و سی و نه هجریست و بنای قصر فلک رفعت و باغ جنت صفت که بر فراز فضای آن عمارت واقع شده )

در اول این سال خرمی آل خاقان یوسف جمال سکندر اقبال را بمخاطر دریا مقاطر رسید که قصر بلند پایه قریب بعبارات عالیه سابقا بنا فرمایند پس بنایان ماهر و هنرمدان نادر را امر فرمودند که طرح کشیده قصری رفیع بسازند الحق بنای عالم پهنا را بر سطح اغبر چون فلک اخضر برافراختند و طبقات آن را مانند طبقات افلاک بر بالای هم پرداختند هر طبقه مانند آسمان و هر مرتبه مثابه جهانی ایوانهای وسیع و مندهای (۱) رفیع و شاه نشینها و غرفها در هر طبقه بتکلفات گوناگون و تصرفات دوزون ساخته اند و طبقه چهارم آن قصریست بهشت آسای مجاسیدیست فلک فرسا ایوان آن مانند فلک کیوان بر فراخته اند و پیشگاهی مانند فلک اطلس از پیش آن ساخته اند هر ستونی چون خط محور از فرس اغبر زیر فلک اخضر کشیده و سقفش چون عرش اعظم تا ساحت لامکان رسیده و در و محجران را از تخته های صندل ملاقه (۲) و عاج تلنگانه ساخته اند و استادان صنایع و هنرمدان صاحب تصرف و اختراع صنایع غریب و بدایع دلفریب در هر ایوان و نشیمن آن قصر فلک منظر نموده اند و دصوران مانی قلم و نقاشان اثر رنگ رقم تصویرهای دلفریب و طرحهای عجیب آن محل بازیست و زیب را چون نگارخانه چین آراسته اند

مشوی

تصرّ عالی - برای شامشاه  
 تاج بر سر نهاده شخص زمین  
 چرخ طاقی به پیش منظر او  
 آسمان در فضای او گوی  
 در و دیوار و سقف شاه نشین  
 هست دار السرور حضرت شاه  
 در چنین قصر و در چنین ایوان  
 شاه با دای بعشرت حاربد  
 چتر او همچو مهر گسترده  
 و در برابر آن قصر سپهر منظر فضائی دلکشای مساری و تفریح آن قصر  
 از آدک و سنک ترتیب داده اند و بر سطح آن گلزاری مانند باغ ابرم و گلستانی  
 چون فردوس حرم غرس نموده اند اشجار میوه دار گسترش شاخ در شاخ یکدیگر  
 آمیخته و میوه های ترد تازه از شاخسار آن آریخته ریخته ریاحین و بوی گلپای باغ  
 دماغ جانرا مطرب و مشام نظران معطر ساخته گلپای خوشبوی و ریاحین رنگین  
 از نهانخانه غیبی بمدد طبیعت فصل بهار در کنار تداخسار ظهور نموده یکمال تضاد  
 و تضارت می بالد و بلبل خوش الحان چون عاشقان حیران در هر گوشه و کنار  
 بانالهای زار می نالد دیدها را دیدن آن گلزار خنیا و نور حاصل ردفا را از  
 تفرج آن گلستان فرج و سرور و صل عجب حالتی که میگوید هشت چارون  
 بر فراز آسمان است و از نظر خلایق پنهان است کدو بر بالای آسمان گل زار  
 چنان چسانست (۱) که در دیده جهانیان عیان است این مگر از بمن اقبال شاهنشاه  
 آخر الزمان است

قصر سپهر منظر و گلزار چون بهشت  
 گویند خلده بر فلک است از نظر نهان  
 سلطان مهر چهر بر اورنگ خسروی  
 با دای مدام سلطنت شاه بر قرار

از اختراع خسرو آخر زمان بود  
 این خلده را این فلک بگر چون عیان بود  
 با مهر بر سپهر همی تو امان بود  
 تا اقباب و ماه برین آسمان بود

راقم این مسودات چند تاریخ بجهت قصر و گل زار نزهت آثار یافته از آن جمله پنج تاریخ مرقوم نموده شد

بیت

الشرف آباد بادا ( ۱۰۳۹ ) خانه باعیش آباد ( ۱۰۳۹ ) بهشت پادشاهی ( ۱۰۳۹ )  
 محل صندل شاه معانی و صوری ( ۱۰۳۹ ) قصر فلک سای شاه عبداللّه ( ۱۰۳۹ )

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان یوسف جمال

سکندر اقبال در فصل برشکال این سال خرمی مال )

برمستعان تواریخ سلاطین عالمقدار مستور نمائند که در فصل برشکال این سال اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بطریق سنوات سابق عزم سواری و ارزده سیر باغات و مستنزهات اطراف و انحاء دار السلطنه که بر قطعه ازان مثل گل زار رضوان و فردرس جزان است فرموده باحشمت و عظمت و کمال بهجت و مسرت متوجه باغات جانب قلی دار السلطنه گشتند و بیاغ و گلشنی که به بعضی از غلامان خاص خسروی منسوب است نزول اجلال فرموده قبهای خیمه فلک رفعت بقبه فلک مهر و ماه رسانیدند و تمام وزرا و امرا و ارکان دولت و اعیان حضرت هریک در قطعه اوزمین که از وفور گل و ریاحین چون خلد برین بود خیمه و سرا پردها برافراخته آن صحرا و دشت را چون شهر ساختند و خسرو یوسف طلعت باحور نثر ادان نازنین و ماه رویان زهره جبین بعیش و عشرت برداختند و صبح و شام بلکه علی الدوام از لعل سیراب نوش لبان که مفرح دل و ماده الحیات جان عبارت از آنست کام ستان می بودند و مدت یکماه که از لطافت هوا شام را از سحر تفاوتی نبود و از توالی قطرات امطار تمام روز را کیفیت صبح بود در گل زار و باغات بعیش و کامرانی پرداخته از اینجا متوجه دیننی قلعه گلاکو نژده که کنگره حصارش از غایت رفعت بزرگ اطلس می ساید و هر بر جش از نهایت وسعت چون فلک البروج مینماید شدند و بر فراز کوه درون قلعه عمارات عالی و منازل متعالی سلاطین مغفور مبرور نور الله مضاجعهم احداث فرموده فد از آن جمله قصر جهان نما که بر قله رفیع منیع بنا شده و تمام جهان از بالای آن نمایان است بسیر آن مقامات و بعیش

و عشرت در آن عمارات مشغول گردیدند و بعد ازان متوجه انگر فیض اثر که محل مراقده منور سلاطین معدات گستر سلسله علیه رفیعہ قطبشاهیہ است گردیدند چه در ایام سلطنت ابد پیوند زیارت قبور اجدا در فیح مقدار خصوصاً زیارت روضه مطهر منور خاقان علین مکان و الد ماجد رحمہم اللہ تشریف حضور موفور السرور ارزانی نداشته بودند در این سال میمنت مآل بعد از سیر و گشت آن سمت زیارت مراقده منور رفته ارواح مطہرات آن شہر یاران بادین و داد را بفاتحه و مغفرت شادان و غریق رحمت یزدانی ساختند و در روضه مطہر والد مکرم مبلغ کلی از نقود و اجناس شال و تمبله بسیار گذاشتند تا متولیان و خدام و حفاظ و صلحا و اتقیا و سایر مستحقین آن مقام قسمت نموده بدعای از دیاد عمر و حشمت سلطنت ابد پیوند و آمرزش روح مطہر معطر خاقان علین مکان اشتغال نمایند و از اجماع کایاب و کامران بدار السلطنتہ مراجعت نمودند -

( از جمله سوانح این سال میمنت مآل است )

که المیاسپر پداریدی چودری (۱) در ولایت کلبگور که در میان چودریان و رؤسای ولایات و امثال و اقران خود بوفور مال و منال و کثرت ثروت و مکننت غایت امتیاز داشت همیشه دریست سیصد سوار و پیاده بسیار جرار را مشاھرہ داده نگاه میداشت بیہانہ انیکہ حراست سرحد ولایت حضرت عادلشاه مینایم و گاہ گاہی در هوای فضای متابعت و انقیادش آثار غبار تخلف و تمرد بظہور میر سید و بعض اوقات دیدہ دلش بخاک ادبار تیرہ و تار میگردید و سوار و پیادہ مذکور را بجهت حفظ خود نگاه میداشت و در سال تحف و پیشکش فرستادہ خود بحضور وافر السرور نمی آمد و جبین عبودیت بر خاک آستان رفیع الشان بارگاہ گیتی پناہ نمی سود و متموسل بہ بہا نہا و عذرہای نامسموع میشد تادر جمادی الاول سنہ مذکورہ کہ اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال بسواری باغات محمد انگر و زیارت روضه مطہر پدر بزرگوار عالیقدر نور اللہ روضتہ تشریف

حضور ارزانی داشته آن مقامات دلکش را رشک فردوس معلی ساخته بودند و مملکت مداری شریف الملک که در رکاب ظفر اتساب در خدمت اشرف قرار داد که شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ را بقید و اخذ المیای چو دردی نامزد نمایند پس امر معلی شرف تفاد یافت که اعظم الوزرا بر سر آن عاصی طافی ناخت بر دو مشار الیه از جمیع لشکر و حشم موفور خود دوازده نفر غریب بجا ندار چابک سوار رفیق خود ساخته اول شب از قلعه محمد انگر بچتاب قصبه کلبگور روانه گردید و آن شب و روز و شب دیگر مسافت بعید را بسرعت تمام طی نموده وقت صبح که هنوز آن کافر شجاع زبر دست سر از خواب غفلت برنشسته بود و از ورود اجل ناگهانی بی خبر که در خانه اش ریختند و در بازش را بقتل در آورده بنوا بگاه او درآمدند و آن کافر در آن شب تسحر بعیش و عشرت مشغول بوده و سر بخواب غفلت گذاشته بود که از صدای پای جوانان سراسیمه بیدار شده دست بشتیر برده بود که فی القور اشجع الامر باچند جوان او را دستگیر کرده سر پرشرش ربنی ترقف ز پیکر بدن جدا کرده همان دم بچتاب قلعه گله کونده مراجعت نمودند غوغای عظیم در قصبه کلبگور افتاد و جمعی کثیر بجهت تحقیق حال بدنیا آمدند اما جناب وزارت پناه بجوانان بر اسپان از باد سریع تر سوار شده روان گردیده در وقتی که اعلیحضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال از دروازه قلعه گله کونده برآمده متوجه دار السلطنه حیدرآباد بودند سر آن کافر مغرور را بر سر نیزه کرده از نظر ملازمان رکاب نصرت اتساب گذرانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر شان بجلدوی این خدمت جناب یولچی بیگ را نوازش فرموده اسپ تازی با براق زرین و تشریف ملوکانه عنایت نمودند و اثر الیبت آن کافر را که مبلغیهای کلی میشد بمشار الیه مراجعت فرمودند و احوال و اسباب و نفوذ و اجناس او در سر کار جمع شده و آن ولایت از خس و خاشاک وجود آن کافر و قوام و متعلقان او پاک گردید و رعایای آن مملکت مرفه الحال شدند .

( ذکر سوانح اقبال سال میمنت مآل ششم جلوس همایون که مطابق

هزار و چهل هجریست و یوسف شاه المخاطب بوفاخان را برفاقت

شیخ محی الدین برهان پور بخدمت عالیحضرت شاه خرم فرستادن )

قبل ازین مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که در شهور سنه سبع

ثلاثین و الف هجری (۱۰۳۷) عالیحضرت شاه خرم شیخ محی الدین را بحجابت

پایه سریر خسرو سکندر نظیر فرستاده بودند متعاقب او را از دار السلطنه آگره

بگرفتن خانجهان پتان صاحب صوبه برهانپور متوجه جانب برهانپور شدند و خان

جهان مقرر حکومت خود را گذاشته از بالای گهات سرحد دکن گذشته نزد

حضرت نظامشاه آمده یک چندی بانظامشاه می بود عالیحضرت خرم پادشاه

برهانپور رسیده آنجا اقامت فرمودند و شیخ محی الدین از آن تاریخ در پایه

سریر خاقان سکندر نظیر بود و چون درین سال مسرت مال تحف و هدایا و انواع

نقایس که بجهت عالیحضرت شاه جهان می خواستند ارسال نمایند موجوده مستعد

شده بود و حضرت شاه جهان هر ماه احدی از برهانپور بخدمت خاقان سکندر

نظیر میفرستادند و در ضمن اظهار مطالب تاکید روانه نمودن شیخ محی الدین

تکرار میکردند خاقان سکندر اقبال یوسف جمال یوسف شاه را که از مجلسیان

حضور وافر النور و بکبر سن و کار دانی موصوف و یکچندی بوزارت عین

الملکی سرافراز بود بحجابت فرمان روای دهلی مقرر فرموده به تشریف خاص

و خطاب وفا خانی مکرم و محترم نمودند و تحف و هدایا و فیل و اسب و طلا

خالص و مرصع آلات مرغوب تحویل وفاخان گردانیدند و در هفتم رجب سنه

اربعین و الف ( ۱۰۴۰ ) شیخ محی الدین را تشریف رخصت مرحمت نموده

وفاخان را برفاقت مشار الیه روانه کردند و در حین رخصت شیخ محی الدین را

چند راس اسب و چند زنجیر فیل و سی هزار هون نقد و رای آنچه سابقا باو

عنایت شده بود مرحمت نمودند چون مشار الیه و وفاخان طی منازل نموده به

بلده برهان پور رسیدند بوساطت بعضی مقربان وفاخان ملاقات با پادشاه ممالک

هندوستان نموده تحف و هدایای مرسوله را گذراینده به تشریف خاص مشرف

شد و بجهت سبقت ارسال هدایا و پیشکش و اظهار اخلاص نسبت بسلاطین دکن پادشاه تیموری نثراد اظهار محبت بی نهایت بخاقان سکندر حشمت یوسف طلعت نمودند و وفا خان مورد شفقت و عنایات پادشاهی گردید و شیخ محی الدین بواسطه بدسلوکی که درین دولت خانه عالیہ در مبداء حال نموده بود و از جادو ادب بقدر (۱) منحرف شده اعوجاجی در سلوک داشته مغضوب و سردرد گردید و آنچه درین دولت خانه عالیہ بهمرسانیده بود به زواج شدیدہ از و بازیافت نمودند و در آن اردوی گیہان پوی بغایت خوار و بی اعتبار شد و پسر و اقربای او را نیز تادیب بلیغ نمودند و از مرتبہ عزت بادن پایه مذلت افتادند و وفاخان توجهات خسرو هندوستان را باحالات دیگر در عریضہ درج نموده بیارگاہ گیتی پناه ارسال داشت -

( ذکر آمدن باقرخان صاحب صوبہ بنگالہ بجانب ولایت

کسیمکوت و محاربه نمودن سپہ سالار و امرای آن مملکت

با او و بیان بعضی از قضایا کہ درین ضمن وقوع یافته )

چون فرمان روای ممالک هندوستان شاه جهان در برهانپور یک چندی

اقامت نمودند ارادت خان را با جمعی از امرای عالیشان و بالشرک مغل بہ بالای

کوتلی کہ بگہات مشہور ست فرستادند کہ خانجہان پتان را کہ بنظا مشاہ توسل

جستہ بود بگیرند و امرای بولایت نظامشاہ در آمدہ متفرق گردیدند و صابریک

نام از امرای مذکور کہ در خطاب نصیری خانی در آن حین سرافراز شدہ بود

بہ کندہار (۲) کہ قلعہ آن قریب بسرحد ممالک محروسہ است بافوجی از لشکر

مغل آمدہ اقامت نمود بنابرین خاقان یوسف جمال سکندر اقبال آدم خان حبشی

را کہ دنیای اعظم عین الملک با و مفوض بود و اللہ قلی ترک سردار را با بعضی

ازوزرا بجانب قلعہ رفیعہ کولاس کہ ولایتش سرحد ست فرستادند کہ تاحرامت

از طرف (۳) نمایند و سرداران منیوار کہ در سرحد ہای آنجناب جا گیر

و مقاصد داشتند تشریفها و ہت کرہا و طوقہای مرصع مرحمت فرمودہ در محاسن

(۱) بقدرے (۲) یعنی قندہار (۳) از آنطرف -



فقط طریق سرحد و حراست ولایت تا کبذ بلیغ نمودند درین وقت عریضه از جانب سید محمد ولد میر زبیل مصطفی خان که در ولایت کسیمکوت و کلنک سپهسالار بود نیایه سریر خسرو سکندر اقبال رسید که با قرخان صاحب صوبه بنگاله بجانب ولایت کسیمکوت آمده بالشکر جرار و مردان معرکه کارزار در مقام حرب و قتال و جنگ و جدال است و اکثر ایام لشکر اربحوالی مملکت آمده بی اعتدالی میبایند و لشکری که درین مملکت است احتیاج بمدد و کمک دارند تا با خصم قوی محاربه نموده بدفع ایشان پردازند خاقان سکندر شان بعد از اطلاع بر مضمون عریضه سید عبد الله خان قرابت شیخ الملک میر زاده مازندران را بسر داری و بخطاب خانی سر افراز ساخته تشریف خاص مرحمت فرمودند شاه علی ولد سبجان قلی را که از جوانان بماین و در اول عمر و شباب بود بمرتبہ وزارت سر افراز ساخته سردار و جوی از لشکر ظفر اثر نموده بودند و یاقوت خان حبشی که از امرای عظام بود چند نفر از نایکواریان معتبر و حواله داران خاصه خیل را تشریفها عنایت نموده همراه سید عبد الله خان بولایت کسیمکوت روانه نمودند چون این افواج قاهره با امر اولایت مذکور رسیده با سید محمد مصطفی خان ملاقات نمودند باقرخان بعد از آنکه تاخت به کالا چهار آورده بقدر (۱) خرابی نموده مراجعت کرده بعد امر او لشکر مذکور در کالا چهار رفته اقامت نمودند زیرا که آوازه بود که باقرخان باز با استعداد تمام بقصد محاربه خواهد آمد سید محمد مصطفی خان و جناب سید عبد الله خان با امر ای مذکور و شیر خان احمد نگری و در مار او و آسیر او و رایان دیگر با دیو اعظم کشنا دیو و منیلان دیگر در حفظ آن مملکت متفق شده سر راهها و طرق مرور لشکر مغل را مسدود و مضبوط می نمودند و در حراست و ولایت سعی بلیغ داشتند درین اثنا سید محمد مصطفی خان بواسطه از دیاد بیماری که سابقاً داشت بر بستر ناتوانی افتاده بدار الملک عقبی متناف سید عبد الله خان حقیقت حالات را بملازمان بارگاه فلك اشتباه عرض نموده استعدای سپهسالاری آن لشکر نمود چون آن ولایت بی وجود سردار دی اعتبار انتظام نداشت خاقان سکندر اقبال تشریف و شمشیر

سر لشکری آن عسا کر ظفر مائرا بجهت سید عبداللہ خان ارسال داشتند و او را از جمیع امرای آنجا ممتاز فرمودند و تاکید بلیغ در حفظ و حرمت آن مملکت نمودند و سید مشار الیہ را با کمال استقلال بعد از وصول فرمان معلی بانفاق امرا و وزرا و نایکواریان و منیالان آنجا در حفظ آن مملکت سعی موفور بظہور رسانید و بعد ازین شیر خان کہ از جملہ امرای معتبر آن ولایت بود و مدت بیست سال در آن مملکت اقامت داشت و بہ تجمل و ثروت و اعتبار از وزرائی آن ملک امتیاز بہتر سانیہ بود سفر آخرت اختیار فرمود درین وقت باقر خان از جانب ملک بنگالہ باستعداد تمام متوجہ ولایت کسیمکوت شد سید عبداللہ خان بعد از مشورت قرار داد کہ شاہ علی ولد سبحان قلی و یاقوت خان و سرداران دیگر از مسلمانان و نایکواریان را باستقبال بفرستند و معاقب ایشان خود حرکت نماید پس . . . . . (۱) مذکور را بالشکر روانہ نمودہ خود در کالا پہار توقف نمود ایشان بسرحد رفته در جائے کہ نہرہای آب و گل بسیار بود باقر خان بر خوردند و بآنکہ تا ملی و توقفی بکنند صف جدال را بر روی خصم آراستند و لشکر باقر خان نیز ببحار بہ تاختند و از طرفین معرکہ رزم گرم گردید و بہادران و دلوران داد مردی و مردانگی دادند و جمعی از ہر دو لشکر زخمدار و کشتہ گردید درین اثنا اسپ شاہ علی بہرب پر کلی میرسد و لشکر باقر خان از اطراف اودرمی آیند و آن جوان شیر صولت بعد از آنکہ چند کس را بضر ب شمشیر از پای در آورده بود عسا کر خصم هجوم نمودہ او را شربت شہادت چشانیدند و یاقوت خان و امرای دیگر عثمان مقاومت بر تاقہ مراجعت نمودند و بقدر (۲) چشم زخمی بان لشکر رسید سید عبد اللہ خان سر لشکر از استعداد و یساری لشکر باقر خان اطلاع یافتہ عریضہ بملازمان پایہ سریر سلطنت مصیر نوشتہ مقدمات گذشتہ و استیلای خصم را در آن درج نمودہ است دعای امداد نمود تا بہ یمن اقبال پادشاہی دفع و رفع اعادی نماید .

( ذکر طلب نمودن خاقان سکندر شان خواجه افضل ترکه را از مرتضی نگر

و نامزد نمودن بجانب باقر خان و رقتن خواجه با عظمت تمام بولایت -

کسیمکوت و برگشتن باقر خان و ترک ولایت کسیمکوت نمودن )

چون مضمون عریضه سید عبدالله خان بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر اقبال رسید از زمره امراء و وزرای عالی شان خواجه افضل ترکه را بمقابل باقر خان تعیین نمودند چون خواجه مذکور بحکومت ولایت مرتضی نگر اشتغال داشت مسرعان را بطلب خواجه افضل فرستادند که لشکر و حشم را گذاشته بسرعت برق بمحضور آید چون این خبر بخواجه رسید -

مصراع

همان ساعت همان لحظه همان دم

بر اسپ باد پا سوار شده هشتاد فرسخ راه را در سه روز طی نموده آستان رفیع الشان خسرو سکندر اقبال را مسجد عبودیت ساخت خاقان یوسف جمال مکندر اقبال بغایت مسرور و خوشحال شده در هفتم رجب سنه مذکوره تشریف و خلعت خاص با اسپ و زین و لجام سیمین مرحمت فرموده بجانب باقر خان نامزد نمودند و شجاع الملک ولد مغفرت پناه شجاع الملک را تشریف دنیای (۱) شیر خان مذکور و رفاقت خواجه دادند و شیر محمد خان و چند سردار دکنی و چند نفر از حواله داران با هزار سوار خاصه خیل همراه خواجه افضل نمودند و فرمان جهان مطاع صادر شد که جمیع مندیواران ولایت کسیمکوت مطیع و منقاد خواجه بوده در هیچ امری تخلف ننمایند و مصحوب هو جی راؤ بر همین حواله دار دیده بانان تشریفهای شادانه و اسپها و همت کرهای مرصع بجهت دیو اعظم کشنا دیو و منیا لان و روسا و زمینداران آنجا ارسال داشتند و تاکید بلیغ فرمودند کدراهنها را محافظت نموده با امرای عظیم الشان در جمیع امور موافقت نمایند و در حفظ مملکت بکوشند و میان حسینی حواله دار دروازه عالیه شیر علی را بقلعه راجندری فرستادند که برج و باروی آن قلعه را تعمیر نموده آلات و ادوات آن قلعه را مستعد نموده با استعداد اذوقه و مایحتاج آنجا مشغول باشد و خواجه افضل

ترکه بحشمت هر چه تمام تر متوجه قلعه راجمندی که اول ولایت کسیمکوت است گردید و روز بروز شوکت و حشمت خواجه در منازل می افزود و لشکر خواجه که در ولایت و قلعه مرتضی نگر بودند از رود خانه کشنا (۱) با استعداد تمام گذشته در مصطفی نگر بار ردوی خواجه ملحق شدند و خواجه بالشکر سپار (۳) با کمال عظمت و حشمت بملاک راجمندی رسید اما باقرخان داخل محلات اسکه شده بود و تریه پیش آمدن مینمود و عالیحضرت شاه جهان چون باخاقان سکندرشان همیشه طریق محبت مرعی میداشتند و در مقام تدارک و تلافی حقوق خدمات سابق می بودند آمدن باقرخان بسرحد کسیمکوت مسموعش شده مکرراً فرامین بنام باقرخان ارسال داشت که ترک جرأت نموده ولایات مقبوضه را بوکلام قلب آسمان جاه و جلال مرکز دایره مروت و افضال سپرده قدم ندامت ازوم را از قلعه منصور کر (۳) پس گذاشته به بنگاله مراجعت نماید و فرمان با احدی نیز بدار السلطنته حیدرا باد فرستاد که از اینجا پیش باقرخان برود و باقرخان آمدن خواجه افضل ترکه را بالشکر گران و رسیدن احدی با فرمان حضرت شاه جهان شنیده حاجی پایه سریر سکندر نظیر فرستاده در مقام اعتذار شد و دیگر جرات پیش آمدن نه نمود و پیشوا الزمانی علامی فهامی احدی عالیحضرت شاه جهان را پیش باقرخان فرستادند و صادق بیگ ترک را که از زمره بندگان این دولتخانه عالیه بود با بجانب (۴) روانه نمودند که ترک دواعی فاسده نموده برگردد چون عالیحضرت شاه جهان از برهانپور و لشکرش از ولایت دکن مراجعت نمودند باقرخان از سرحد کسیمکوت بجانب بنگاله روان گردید و سید عبد الله خان و امرا که در آن ممالک بودند در اصلاح حال رعایا و معموری مملکت کوشیدند و خواجه افضل بعد ازین مراتب که وقوع یافت از راه آن ولایت که میرفت عربنه به پایه ملازمان سریر اشرف نوشته مترصد امر معلی بود و از جانب اشرف اعلی فرمان معلی نافذ شد که در قلعه راجمندی چند روزی اقامت نماید و بعد از آن متوجه دار السلطنته حیدرا باد گردد.

(۱) یعنی کرشنا (۲) بسیار (۳) منصور گده (۴) یعنی بجانب باقرخان -

( ذکر غلاوقحطی که در سنه اربعین و الف هجری واقع شد

و از شدت جوع خلق نامعدود تلف گردیدن و خلائق

شهر بصره بجهت نماز استسقارفتن )

از جمله غرایب آثار روزگار و تاثیر گردش فلک دوار و نتایج کواکب  
سبعه سیار آنکه درین سته مذکور قحط عظیمی که دیده اهل آن دو روز زمان  
اینچنین حادثه ندیده بود واقع شد و قضیه که در عهد سلطنت حضرت یوسف  
علی نبینا و علیه السلام در مملکت (۱) و قوع پذیرفته بود درین عصر خاقان  
یوسف جمال سکندر اقبال مشهور عالمیان گردید و تفصیل این اجمال آنست که  
در اول فصل برسات به جهت نباریدن باران اجناس ما کوله قیمت بهم رسانید  
و چون دوسه سال پیهم باران کم باریده بود درین سال که مطلق نباریدگرافی شد  
و در اول برشکال در بعضی از مواضع تخم بر زمین ریختند و مترصد باران بودند  
چون نبارید هیچ نروئید و در اکثر ولایات زمینها نامر زوع ماند و پانزده من برنج  
که به یک هون بود بهفت من شد و رفته رفته پنجاه من رسه من شد چون نصف  
فصل برسات گذشته و نبارید خاقان سکندر اقبال یوسف جمال امر فرمودند  
که محبان حیدر کرار و معتقدان ائمه اطهار علیهم الصلوات الله بعدد اقطار  
الامطار سه روز روزه گرفته روز جمعه بنماز استسقا بروند پس علما و فضلا  
و صلحا و اتقیاء دار السلطنه حیدرآباد بنابر فرمان خاقان باین و داد سه روز  
روزه گرفته صبح روز جمعه در خدمت نواب علامی فهامی پیشوا ازمانی همه  
پای برهنه نبوعی که در آداب نماز استسقا مذکور است روان شدند و ایام  
و اطفال مسلمین و فقرا و مساکین گروه گروه همه بدرگاه و اهدب الارزاق فریاد  
اللهم ارحم کنان بصره رفتند و سه سال را جمیع لشکر خاصه خیل و امرا و وزرا  
باعسا کر و حشم خود و کوتوال با جمیع تاجران و سوداگران شهر و مردم غیر  
چاکر و هم چنین بزرگ صاحب منصب با توابع خود ما پای برهنه و ذکر کنان  
طی مسافت نموده بصره رفتند و در راه بدرگاه حضرت رب الارباب و خالق  
خاک و آب و روزی دهنده ذی حیات و پرورنده مخلوقات استغاثه و استسقا

نموده و از رود خانه کنار شهر گذشته در میدانی که برابر ندی محل واقع است جمع گردیدند و چون جمیع جاندار روزی خوار حضرت پروردگارند به برآمد و گوشه نشینان و زهاد کفار بلکه بجموع ایشان را نیز امر جهان مطاع واقع شد که برسوم و قانونی که دارند بصحرارفته از خالق جسم و جان و رازق اهل کفر و ایمان مستدعی باران شوند و ایشان نیز باجمعی عظیمی در يك ضلع از صحرا و کنار رود خانه بقانون خود رفتند و کل خلائق در آن پهن دشت جایجا فرقه فرقه جمع آمدند پنداری که صحرای عرصات و ازدحام و کثرت روز محشر نمودار شد و از کافه مسلمین و مومنین صفوف مطلوله ترتیب یافت و جناب عمده الفضلا قاضی احسن مشهور به قاضی مکه معظمه و خطیب و پیشنماز پیش صفوف ایستاده بکمال خضوع و خشوع بنیاز استسقا مشغول گردیدند و ادعیه که از ائمه معصومین صلوات الله علیهم اجمعین منقولست با آواز حزین و دل اندوهگین خواندند و استسقا از حضرت رب العالمین نمودند و بعد از فراغ از آداب نماز و خواندن ادعیه منقوله ما ثوره مجلسی مشحون از علما و فضلا و صلحاء و اتقیا و اکابر دین حضرت سید المرسلین و عظامی وزرا و امرای دولت ابد قرین انعقاد یافت و نواب علما فهای فهای پیشوا الزمانی ادام الله عمره و دولته بر صدر مجلس قرار گرفته کیسهای زر سرخ و سفید که خاقان سکندر اقبال بجهت فقرا ارسال داشته بودند بمیان آورده بجمیع مستحقین و سایر صلحا و اتقیا و فقرا علی قدر مراتبهم قسمت نمودند و پول که بر فیل و شتر بار کرده نزد سرکار اشرف آورده بودند بتمام درویشان و محتاجان حواله دارلنگر فیض اثر را تعیین نمودند که تقسیم نماید و وقت عصر نواب علما فهای باجمیع خلائق فاتحه از دیاد عمر و افزونی حشمت خاقان یوسف جمال خوانده به شهر مراجعت نمودند و در آن روز به ین اعتقاد خاقان سکندر سدا دو برکت دعای صلحا و فضلائی صاحب ارشاد بقدر (۱) یاراتی بارید و زمین نمناک شد اما دیگر از سحاب سراب آسامقد ار اشک چشمی آب بر روی زمین نرسید و در عین فصل بر شکل حوضهای بزرگ مثل حوض پانگل و حوض ابراهیم پتن و حوض دار السلطه

و حوض حسین ساغر و چاههای عمیق که در قرون ماضیه کسی کم آب نندیده بود خشک گردید و اگر بطون اودیبه راصد گزمیکندند آب نمودار نمی شد فریاد العطش از ساکنان زمین برخاست در باغات اشجار نووکهن خشک شد صحرا و دشت از عدم آب و گیاه حیوانات و در تلف شدند و در ولایت و دیها خانها انبار اموات شد و در محلات و اشواق شهر چندان مرده افتاده بود که فرصت برداشتن نمیشد خلایق در آرزوی نان جان میدادند خاقان یوسف جمال امر فرمودند که در هر جا اجناس غلات ذخیره باشد همه را بشهر آورده بفروشند و نگاه ندارند از ینجهت درد ار السلطنه بقدر (۱) از اجناس ما کوله یافت میشد و در آخر این سال برنج دوازده سیر به یکپون و روغن چهار سیر به یک هون و نخود و گندم بقیمت برنج میفروختند اما در ولایت دیگر اجناس مطلق بهم نمیرسید و مشت و برنج به دشت زر میدادند و خاقان سکندر اقبال باوجود چند لنگر که صبح و شام بقفرا آشی می دادند امر فرمودند که در هر محله لنگر ساخته طعام و آشی بهر که خواهد بدند و در بیرون در و از های شهر لنگرهای بزرگ مقرر فرمودند که فقرا بیرون شهر محتاج به لنگرهای شهر نباشند و امرای عالیشان و وزرای رفیع مکان را امر فرمودند که بر در های خانه های خود آشی بقفرا میداده باشند و دیکه های بزرگ آشی را در محلات و بازارها میگردانند که هر کرا قدرت حرکت مانده باشد در گلویش می ریخته باشند و در هر محله چاهها را چندان به کنند که اگر بان طرف زمین باید رفت رفته آب برآرند و بنوعی در ابقای حیات خلایق اهتمام فرمودند که مافوق آن متصور نبود و در قرنهای سابق که قحط شد هیچ پادشاه عالم پناهی خلایق را چنین نه پرورده و هیچ سلطان عظیم الشانی اهتمام خلق الله را باین مرتبه ننموده و این قحط در اکثر ممالک هندوستان شده بواسطه آنکه در ولایات هند باران نه بارید و از برهانپور خبر آوردند که در آن مملکت آب و گیاه مطلق بهم نمیرسد و کل ذی حیات تلف گردیدند و در ولایت گجرات و احمد آباد گوشت آدم را آدم میخورد و باوجود این حادثه عظیمی عالیحضرت شاه جهان زر بیحد و نهایت

که خزانهها از آن مملو بود در ایام قحط خرج نموده از برهانپور نقل مکان فرموده  
 رحل اقامت انداختند تا اکثر لشکر و خزانه تلف گردید و در دار السلطنه  
 حیدرآباد از کوتوالخانه آنچه در دسترس ثبت نموده اند قریب يك لك آدم از  
 اموات را کفن داده بودند و رانی آنچه از مسلمان و کفار بی کفن بزرگ  
 رفتند - قطعه

بود چون طوفان نوح این قحط سال  
 جمله جاندار از ملك وجود  
 آتشی افروخت این باد سموم  
 آب را در خواب اگر دیدی کسی  
 بر زبان نان گر کسی را آمدی  
 شد نفسها شعله سان از تف جوع  
 کرگس و سگ بر هوا و بر زمین  
 و کلمه مرگ خلق آمده و غم و مرض تاریخ این حادثه عظمی است -

۱۰۴۰ ۲۳۰

( ذکر طلوع کور کب قرمقال از مطلع اسهان شافان یوسف جمال سکندر اقبال )

چون ایزد متعال و خالق ذوالجلال ذات بی مهال اعلی حضرت خازن  
 یوسف جمال را از کل موجودات برگزیده است از مبداء کرامت مرتبه سلطنت  
 که قرین رتبه بنوت و رسالت است -  
 گفته آنهاست که آزاده اند

نزد خرد شاهی و پیغمبری چون درونگین ندویک انگشتری  
 کین دوزیک اصل و نسب زاده اند

ابواب خزاین غیبی و درهای کنوز لاری بیفاتیح سعادت ابدی و مقالید  
 میامن سرمدی مکشوف و مفتوح ساخته تفایس جواهر آمال و امانی و لطایف  
 مآرب و مطالب کامرانی بر ساحت ظهور و بساط نمود گذاشته در نظر بصیرش  
 جلوه میدهند و از مؤیدات این مقال لالی مثال آنست که در بهر آخر روز چهارشنبه  
 ششم شهر رمضان المبارک سه مد کوره یکی از سر پرده نشینان تقی عصبه



و بزم آریان انجمن عشرت که از خاقان یوسف طلعت سکندر فعلت حمل داشت وضع نمود و گوهر شپراغی از مخزن غیب در شبستان وجود پرتو افکن شد و کوی قهرمانند از برج سلطنت تابان گردید و بلقیس الزمان و خدیجه الدوران (۱) اغنی زبید دهنده بارگاه عصمت و صلاح صدر نشین محافل قدسی شمایل عفت و فلاح حیات بخش خاصان حرم مکرم محترم و انده اعز سلطان سکندر شیم بجهت این فرزند دلبنده اولین که نصرت رب العالمین بخاقان زمان و زمین کرامت و عنایت فرمود و بارگاه حرم محترم بساط عیش و عشرت انبساط فرموده بجمیع مخدرات طاهرات که بمنزله شگوفه و ریاحین گلزار سلطنت اندو بقرابتی و قرب منزلت معزز و مکرم تشریفهای خاص عنایت فرمودند و جناب آصف مرتبت شریف الملک سرخیل شاهی درین روز عشرت اندوز صدگردون شکر در محلات و اسواق دار السلطنته بتمام خلایق تقسیم نمود و زبده الفضلای الزمان قاضی احسن و ملا محمد تقی منجم که برای تحقیق وقت و ساعت آن مولود مسعود خجسته و رود و ملاحظه اطوار و آثار اختران مرصود و گردش فلک کیود مامور بودند تشریفات فاخر و انعامات متکثر مرحمت فرمودند و جامع این نسخه مبارکه در همان روز بهجت اندوز برای تولد آن دُر درج عصمت و دری برج عفت بالبدیهه این ماده تاریخ را یافته - مصراع نمایان شد موی از برج تاریخ -

( ذکر وفات مملکت مداری شریف الملک سرخیل شاهی و خاقان

سکندر شان منصب سرخیلی را بمیرزا حمزه استرآبادی تفویض

فرمودن و اوچند ماهی باین امر جلیل سرافراز بودن )

چون ملا محمد تقی تفرشی بمنصب رفیع القدر سرخیلی مکرم شده بخطاب مستطاب شریف الملکی محترم گردیده باعلی مدارج و معارج قرب حضور و افرا نور صعود و عروج نمود به کمال استقلال برتق و فتق مهمات دیوانی و ضبط و ربط امور مملکت و مامولات سلطانی اشتغال مینمود و رتبه سرداری چون بامنصب سرخیلی جمع داشت آخرهای روز میدان دلگشای کنار رود خانه که

دربرا برنسی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چوگان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسپ دوآیندن و گوی بامنصب سرخیل جمع داشت اخرهای روز بمیدان دلکشای کنار رود خانه که دربرابرندی محل واقع است بکمانداری و چوگان بازی میرفت و با جوانان چابک سوار چوگان باز سواری میکرد نوبتی در اثنای اسپ دوآیندن و گوی زدن از فرس تیز تک رده شده اعضایش بقدری کوفت ناک گردید و بعد از یکچندی که اندک تحقیقی در شدت الم حاصل شده بود در سلخ شعبان در اعلی باغ چشن کاوخ اندازان رمضان میکرد از افراط اکل و بد هضمی بیضه و اسهال منجر شد و در تمام ماه رمضان با وجود کوفت مذکور صبح و شام بدولتخانه گیتی نشانه آمده بخدمت قیام مینمود کوفتش روی در اشتداد داشت و روز عید رمضان که خاقان سکندر شان بر اورنگ سلطنت قرار گرفته مجلس سلطنت و بساط عالم انبساط خلافت آراسته بارعام جنود ظفر و رود داده بودند تا وقت عصر بر سر پای ایستاده بچاکری و عرض حاجات لشکر و خدمات دیگر متغول بود و بعد از عید کوفتش شدت تمام پیدا کرده دیگر دیوان اعلی نتوانست که برود و حکیم اسمعیل گیلانی و اطباء هند معالجه مینمودند اما فایده نمیکرد و شدت المش روز بروز می افزود خاقان یوسف جمال سکندر اقبال حسن علیخان غلام حضور و افرانور را بجهت پرسش احوال او فرستادند و طیبیان سرکار اشرف را نیز بمعالجه امر فرمودند چون پیمانه حیات مولوی پر شده بود رفع تقدیر بهیچ علاج و تدبیر نگر دید و در صبح نوزدهم شهر شوال سنه مذکوره ناکام ازین مقام حسرت فرجام بدالم عقبی روان شد و لفظ مرض و ختم ۱۰۴۰ موافق عدد این سال است مدت حکومتش دو سال و هشت ماه بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان را تاسفی از رفتن آن خدمتگار نیکوکار بهرسید زیرا که تا شرف خدمت حضور و افرانور دریافته بود بنوعی درد فایق خدمتگاری و آداب عبودیت و شیوه خیر خواهی میکوشید که مزیدی بر آن منصور بنود و مراتب قرب و منزلتش یوما فیوما می افزود و توجهات خسروی

بوجه اتم شامل حالش گزر دیده و کمال محرمیت بهم رسانیده بود و بعد ازین قضیه انواع توجه بیاز ماندنهای او نموده تفقدهات بحال زوجه او فرود دند و قرابتان و همشهریانش را نوازشات فرموده همه را با سامان کلی رخصت رفتن عراق مرحمت کردند و نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی بعد از شریف الملک صلاح چنان دیدند که ناخاقان سکندر شان شخص قابلی را بجهت این منصب عالی تعیین فرمایند - میر قاسم ناظر الممالک و میر مهز الدین محمد مشرف و نار این را و مجموع عدار و عمال دیگر تمشیت امور دیوانی و سر انجام معاملات پادشاهی مینموده باشند پس عمال مذکور بامور کار خانها و راتب کهنوتی و مطبخ و فیلخانه و طویل و امی رسیدند و درین سال چون اجناس غله قیمت پیدا کرده بود و از ولایت غلات بجهت خرج کار خراجات کمتر می آمد و هر روز قریب دوهزارهون جنس برای سرکار بایست خرید کار بر عمال تنگ شد و از هر محل فریاد برخاست و از ولایت بواسطه نشدن زراعت زر کمتر بخزانه عامه می آمد و قواعد دخل و خرج دیوانی بهم خورده مهیات معطل ماند رمدت سه ماه باین طریق میگذشت پس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال میرزا حمزه استرآبادی را که به صفات راستی و امانت و دیانت موصوف بود و دنیای که شصت هزارهون ست داشت بحواله او بود بجهت منصب جلیل القدر سرخیلی پسندیده دریست و چهارم ذی الحجه سنه مذکوره بتشریف این منصب عالی سرافراز فرود دند و میرزای مشار الیه بمرتبه اعلای حکومت صعود نموده شروع در عمل نموده بر راستی و دیانت انجام مراسم و تمشیت مهام می پرداخت چون مهارتی در فن استیقا و قلمرانی و بصارتی در عملداری و کار دانی نداشت از مکر و حیل بهامنه در بعض امور متوقف میشد بنابراین تعطیل درکارها بهم میر سید رازین جهت فریاد از اهل کار خانها و محلات برخاست و قرب و عزتی که لازم این منصب رفیع است جناب میرزارا بهم نرسید و اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بالضروره نظر بحال لشکر و رعیت و اصناف چاکران کرده در فکر آن شدند که منصب رفیع سرخیلی را بمرد کار دانی که از عهده آن کما ینبغی تو اندر آید تفویض فرمایند تا مهیات پادشاهی و امور

جمهور رعیت و سپاهی بی فریاد تمسیت یابد و اکثر اوقات بنفس اقدس متوجه  
 حل و عقد مهات سلطنت سامان کلیات امور سپاه و رعیت میشدند به رای  
 صوابنمای مهر انجلا در اندوای ظلمات شبها و تیرگئی توفاات و تعطیلات  
 مهات یدبضا مینمودند و طبقات ازم از اهتمام سلطان سکندر احتشام کمال  
 رفاهیت می یافتند و از مراسم و عواطف شاهنشاه گیتی پناه کامیاب و بهره مند  
 میگرددند .

( ذکر سوانح اقبال سال بیست مآل هفتم جلوس همایون که مطابق هزار و  
 چهل و یک هجریست و بیان جمعی از احوال نظامشاه که بقدری  
 نسبتی بآمدن مرهروی بر عین سپه سالار عادلشاه پسر حد  
 قلعه کرلاس دار دوشرخ بعض قضایای منسوب بآن)  
 برضایر فضیلت ماثرا باب فهم و ادراک که دانایان آثار کواکب و گردش  
 افلاک اند مستور نماید که در تاریخ هزار و سی و سه هجری ملک غیر نظامشاهی  
 که بدار الملک عقبی روان شد نظامشاه مطلق العنان گردیده زمام مهمام سلطنت  
 بقبضه اختیار و اقتدار خود در آورده بمعدلات و نصف و حفظ ملائکت بلند  
 آوازه شد وصیت شیاعتش باطراف مالک انتشار یافت و فتح خان پسر ملک  
 غیر حبشی جهت دواعی فاسده و بیم و هراسی که داشت در خدمت نظام شاه  
 بدرگانی و منافقت میگذاشت تا آنکه روی اطاعت بسوی کفران نعمت تافته  
 بولایت مغل رفته ملتجی بفرمان روی مالک هندوستان گردید و لشکر گرانی  
 باچند سردار و امرای مغل رد نشسته بر سر نظامشاه آمده در حوالی قلعه دولت  
 آباد برابر نظامشاه صفوف لشکر بجهت قتال برآ رست و شامت کفران  
 وعدوان شامل حال آن جاہل نادان گردیده در مکرکه محاربه و مقاتله زخم  
 منکر از دست نظامشاه خورده دستگیر شد و تسکست بر لشکر مغل افتاده بعضی  
 از اعیان ایشان به ذل اسیری و خواری گرفتاری منکوب شدند و نظامشاه فتح  
 خان و مقصدان دیگر را به قیود سلاسل و اغلال مقید نموده بحبوس ساخت  
 و امرای اسیر مغل را تشریف و خرجی داده بدرگاه پادشاهی فرستاد و بعد

ازین فتح قدرت و عظمت نظامشاه از دیاد پذیرفته کمال استقلال بهم رسانید تا در سیال هزار وسی و شش هجری که عالیحضرت شاه جهان بعد از والد ماجد خود بر سریر سلطنت و فرمان روی متمکن شدند بگرفتن خان جهان پتان که از اعظم امرای پنجهزاری بود و بشجاعت و کثرت اقوام و اقربا و جمعیت از سایر اعیان آنجا کمال امتیاز داشت و در زمان نور الدین جهانگیر پادشاه صاحب صوبه و ولایت خاندیس و برهانپور بود و از آثار نفاق بظهور رسیده متوجه شدند و خان جهان از پادشاه روگردان گردیده از بالای گهات گذشته بانظامشاه ملاقات نمود و چند روزی اقامت کرد تا ملاحظه نماید که از نهانخانه عیب چه به حین ظهور میرسد و نظام شاه باخانجهان کمال گرمی و مردی نموده در رعایت خاطر او میکوشید و درین وقت فتح خان را از حبس برآورده غایت شفقت و مرحمت بحال او نموده از مقربان و محرمان خود گردانید و عالیحضرت شاه جهان چون در برهانپور نزول اجلال فرمودند ارادت خان و نصیری خان و بعضی از امرای عظیم الشان را بالمشکر فروان بر سر گهات و ولایت نظام شاه بگرفتن خانجهان فرستادند امرای مذکور بولایت نظام شاه در آمده طلب خان جهان از مشا از ایه نمودند نظام شاه جواب داد که خانجهان را من نه طلبیده ام او خود آمده اگر خواهد خودش بخدمت پادشاه خواهد رفت والا آنچه اقتضای مشیت حضرت ایزدی باشد چنان خواهد شد چون از آمدن لشکر مغل عرصه بر نظام شاه بقدری تنگ شده و غلا و قحط باعث از دیاد تضییق گردیده بود خان جهان بانفاق لشکر نظام شاهی چند نوبت با امرای مغل محاربه نموده دیگر قوت مقاومت در خود و مصلحت بودن در آن مملکت ندیده با اقوام و اقربا که قریب هزار نفر بودند از ملک دکن برخصت نظام شاه پنجانب آگره روان شد که شاید خود را باافغانان بنگاله برساند و در راه هر جا افغان و پتان که بود بخان جهان ملحق میشد چون عالیحضرت شاه جهان شنید که خانجهان از ملک دکن بیرون رفته عید الله خان زخمی و مظفر خان و چند سر امرای دیگر را بتعاقب خان جهان فرستاده و ایشان در راه آگره بخان جهان برخوردند و او از کمال تهور

بای مقاومت در میدان محاربه استوار ساخته از صبح تا وقت ظهیر جنگ مردانه کرده لشکر مغل را برهم زده بود چون اقبال پادشاهی بلند بود در اثنای جنگ تیری یا تنگی برو خورده از ایسپ در افتاده اقربای او چون روی بجای دیگر نداشتند همه در معرکه کشته گشتند عبد الله خان سر خانبهان و سر اعیان اقوام او را بریده به برهانپور آمده در زرسم عالی حضرت شاه جهان انداخت و بعد ازین فتح حضرت شاه جهان در مقام تسخیر ولایت نظامشاه شد و جمعی از امرا که در آن ولایت متفرق شده بودند هر کدام قلعه و جاها را گرفته نشسته بودند و نظام شاه بی امداد و میاوت سلاطین دکن دل بر کرم و عنایت الهی بسته در دولت آباد نشسته بود از غایت کلفت و ملالت تغیری در مزاج و خبطی در دماغ او پیدا شد و بفتح خان که غلام زاده قدیمی بود اعتماد نموده عنان حل و عقد معاملات سلطنت بقبضه اختیار او سپردا و خود کینه دیرینه در خزینه سینه داشت و همیشه متر صد فرصت می بود تا نظام شاه را معدوم ساخته بر نسبت ملک عزیز پندرس صاحب اختیار سلسله نظام شاهی گردد و از آن روزی که از حبس نجات یافته بود در فکر ظهور این امر می بود و تدبیر او موافق تقدیر آمده در شبی که نظام شاه بر بستر غفلت با صد کلفت غنوده بود با بعضی از اهل شقاوت و عناد نظام شاه را گرفته مقید و محبوس ساخت و پسر صغیر السن او را پادشاهی برداشت

نظم :

مده فرصت برست دشمن خویش که آنچه تو نکردی او کند پیش  
 تو در خوابی و دشمن سخت بیدار زمرده تا بزنده فرق بسیار  
 و قریب پنجاه نفر از مقربان و ارکان دولت نظام شاه را بقتل آورد و بعد  
 از چند روز از کوری دیده باطن و زشتی طینت قصد صاحب و ولی نعمت کرده  
 نظام شاه را بملک عدم فرستاد و این امر قبیح شنیع را که باعث لعنت خدا  
 و بیزاری کل خلایق بود خوشامد عالی حضرت شاه جهان دانسته متابعت و مبادرت  
 ایشان نمود و بحسب ظاهر مورد نوازش گردید و در ملک خرد امر نمود که  
 خطبه عالی حضرت شاه جهان را در مساجد بخوانند و آخر سزای این حرام خوری

شامل حال او شد چنانچه عنقریب مذکور خواهد گردید و سرداران و لشکر مرهته نظامشاهی چون بے صاحب شدند و متابعت فتح خان حرا بخور نمی نمودند و اکثر جاگیر و مقاصد ایشان را لشکر مغل متصرف شده بودند بناچار ترك اوطان قدیمی نموده بعضی با امرای مغل پیوستند و بعضی بخدمت حضرت عادل شاه رفتند و جمعی اراده نمودند که التجا بآستان سلطنت نشان خاقان سکندر شان بیاورند و درین وقت ارادت خان که سر لشکر افواج پادشاهی بود و بواسطه گرفتن خانجهان بالای گهات آمده بود قلعه دهاوور را که از قلاع مشهور ولایت نظامشاه بود بتصرف در آورده بمحاصره قلعه پرینده که این نیز حصن متین و سرحد ولایت عادل شاه است اشتغال داشت و حضرت عادلشاه ملاحظه نمود که اگر تغافل کرده شود قلعه پرینده نیز به تصرف مغل درمی آید و چون سرحد اتصال دارد بزمفاسد دیگر دست بصلاح دید مصطفی خان و خواص خان که دو رکن اعظم آن دولتخانه اند مردری پندیت را سر لشکر کرده باده دوازده هزار سوار بمدد قلعه پرینده فرستاد و مردری مذکور بالشکر موفور نظام شاهی و عادلشاهی بدواحد لشکر مغل رفته ایشان را از دور قلعه پرینده برخیزانید و تا کنار رود خانه که در آن حوالی است تعاقب ایشان نمود و چون از مرآن لشکر خاطر خود را جمع نمود بجانب سرحد کولاس که از جمله ممالک محروسه است آمد و با امرای نظامشاهی که التجا بدرگاه گیتی پناه می آوردند برخورد و ایشانرا بتخلع شاهانه و نوید جاگیرها و مقاصدای مرغوب فریفته ضمیمه لشکر خود نمود و خبر بزدشاه ابو الحسن حاجب عادلشاه که در دار السلطنه مقیم (۱) است فرستاده استدعای مدد خرج ازین دولتخانه عالی نمود چه در زمانی که شاه محمد پیرزاده پیشوا بود و رعایای سرحد ممالک محروسه با سرداران سرحد عادلشاه منازعه نموده بوده اند و چند دینیه و پرگنه از سرحد عادلشاه بغارت و تاراج رفته بود و شاه محمد بجهت تدارک آن خرابی قرار داده بود که مدد خرجی بفرستد تا آن ولایت ویران شد و معذور نمایند مردری سپهسالار طلب آن وجه مینمود که درین وقت سامان لشکر نموده بمحاربه امرای مغل قیام نماید

و شاه ابو الحسن حاجب نیز از روی دولتخواهی التماس امداد و اعانت مینمود  
 اما مرهري را چون تا کید بلیغ از جانب عادلشاه شد بود که بزودی کارسازی  
 نموده باستعداد لشکر پردازد تقاضا و ابرام سپار (۱) مینمود و قلعه کولاس را  
 محاصره کرده مدت يك ماه در حوالی حصار قلعه متعبه مکرر جنگ واقع شد  
 و جمعی از طرفین مقتول و مجروح گشته و مستحفظان قلعه کولاس بروج و باروی  
 حصار را بتوپ و تفنگ و بان و انواع آتشبازی استحکام تمام داده هر روز آن  
 لشکر را هدف تیربلا می ساختند و جمعی را بخاک خواری می انداختند و مرهري  
 چون در محاصره بغیر از خسران حاصلی ندید دست از محاصره بازداشته ناچصیت  
 عظیمی که قریب بسیت هزار سوار و پیاده و هرزه کار بسیار بودند چند منزل  
 پیش آمده شروع در نهب و تاراج رعیت نموده جمعی از مینوار که در آن سمت  
 بودند حقیقت حالات را بملازمان بارگاه عالم پناه عرض می نمودند -

( ذکره نامزد نمودن سرداران رفیع الشان بجهت دفع سپهسالار  
 عادلشاه و مرهري از روی ملایمت برادر خود را پایه سریر  
 سلطنت فرستادن و منازعه بمصالحه مبداء شدن )

چون خبری اعتدالی مرهري سپهسالار عادلشاه بمسامع ملازمان سده بارگاه  
 گیتی پناه رسید در محلی که بارگاه از جمیع امرا و وزرا و اعیان و مقربان پایه  
 سریر و معتمدان اورنگ سلطنت مصیر مشحون بود از جرات مرهري آتش  
 غضب پادشاهی که متابه نیران عالم سوز قهر الهی است بنوعی اشتعال یافت که  
 نزدیک بود که خس و خاشاک و جود مرهري و لشکرش و کار فرمایان او را  
 بشرایمانی مانند یوارق خاطفه در لمحة البصر سوخته و خاکستر گردانند مقربان  
 اورنگ خسروی خصوصاً نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی در آن حالت  
 جرأت رخصت عرض مطالب نموده بعد از شرف حصول رضا زبان بدعا و ثنای  
 خسرو کشور کشا کشوده فرمودند که -  
 نظم

پادشاهان چترت بر جهان گسترده باد از سموم قهر تو گلزار خصم افسرده باد  
 اگر بحر غضب پادشاهی در تلاطم آید امواج افواج لشکر و حشر جهان را



زیر و زبر خواهند گردانید و از نهیب مهیب رعد آوای خسروی اگر دشمنان  
چو کوه پابر جای باشند زازله رُعشه در ا جزای جمعیت ایشان افتاده بودند و پیوند  
اعضای ایشان بنوعی متلاشی گردد که در نفتح صور مجتمع نگردند -

قطعه

شعله قهرت از علم بکشد بشود همچون برق عالم سوز  
دست خشمت اگر ز ندسیلی بشود همچو شام چهره روز  
بغضب گرانگه کی بفضول همچو دیماه میشود نور روز  
طبیعت بحر خاصیت پادشاهی مقتضی آنست که ازین عارضه جزئی کدورت  
پذیر نگردد و از تصادم حوادث کلی ذره از وقار کوه آثار خسرو جهاندار تحرك  
نماید اگر مرهری سالك طریق اعتذار نشود و زبان استغفار نکشاید - یکی از  
ملازمان پایه سریر سلطنت را امر فرمایند که با نجار فته گوش او را بنوعی بمالد  
که سرش از پیکر بدن جدا شود و عبرت سرکشان دیگر گردد پس بزلال سخنان  
حکمت مآب نواب علامی یشوا الرمانی شعله نیران غضب خاقان یوسف جمال  
سکندر اقبال بقدرے منطقی گردیده قرار دادند که جمعی از امرای عالیشان را  
بافوجی از جنود ظفر و رود بر سر مرهری نامزد نمایند و متوجه امرای که در  
دار السلطنته حاضر بودند شدند و دنیای که بحواله شریف الملک بود و جاگیر  
خوب و مقاصد مرغوب داشت بشجاعت آثار خدا و یردی سلطان که بتازگی  
از جانب مملکت بنگاله منصب عالی حضرت شاه جهان را گذاشته التجا باین آستان  
ملک پاسبان آورده بود مرحمت نموده در سلك وزرای ذی اعتبار منتظم فرمودند  
و یاقوت خان حبشی را که در ولایت کسیمکوت در معرکه بنرد باقر خان صاحب  
صوبه بنگاله با اقدام جلادت پیش نرفته بر دطلب نموده بودند دنیای او را بمظفر  
خان پتان مرحمت فرمودند پس اعظم الوزرا و اشجع الامرا یولجی بیگ و خدا  
و یردی سلطان و قزلباش خان و مظفر خان و عالم خان و چند سردار دیگر از  
مسلمان و چند نفر از حواله داران لشکر خاصه خیل مثل اژدها خان و استقلال  
خان و از سرداران هند و جگدیر او و بها لیرا و آئی را و بعض سرداران منیوار

را که هر يك دوهزار پياده داشتند بمقابله لشکر عادلشاه نامزد نمودند و حکم اشرف  
 صادر شد که مرهري کافر اگر اراده پيش آمدن نمايد نگذارند و چون جاسوسان  
 خبر رسانيدند که مرهري سرداران نظامشاهي را باخود متفق ساخته قريب سي  
 هزار سوار و پياده و جمعي کثير از غارت کربان اوباش هرزه کار مجتمع ساخته  
 قصد پيش آمدن دارد خاقان سکندرشان بجهت دفع ايشان امر فرمودند که خيمه  
 و بارگاه نه گزي را چون سپهر اخضر بر سمت لشکر عادلشاه و نظامشاه برافرازند  
 و جمعي از سرداران عاليشان را که بجانب باقرخان نامزد فرموده بودند مثل  
 شجاعت و وزارت دستگاه اعظم الامرا خواجه افضل ترکه بالشکر خودش  
 و شير محمد خان و حواله داران لشکر خاصه خيل را طلب فرمودند که باستعداد  
 حرب و ضرب متوجه دار السلطنته گردند و امر شد که شجاع الملک در ولايت  
 کسيمکوت با امرای آنجا اقامت نمايد و چند نفر از غريب و دکني را درين  
 وقت سردار کردند اول عليخان بيگ افشار را که در سلك بندگان کيوان پاسبان  
 منتظم بوده ده هزار هون تنخواه مرحمت فرمودند که صد جوان بهادر ترک  
 نگاه دارد و ميرم بيگ ذوالقدر را که او نيز از جمله بندگان اين دولتخانه عاليه بود  
 ده هزار هون جاگير دادند که صد سوار تفنگچي قدر انداز نگاه دارد و محمد سعيد  
 بيگ بدخشي را که جوان شجاع بود در سلك ملازمان آستان رفيع الشان منتظم  
 ساخته بر نسبت دو نفر مذکور تنخواه دادند و سيد بانو و مخدوم ملک دکني و چند  
 کس ديگر از اهل دکن را که بشجاعت و دلاوري موصوف بودند نوازش  
 فرموده بمرتبہ سرداري سرافراز ساخته مقاصد و تنخواه دادند و امرای جديد  
 بالشکر مکمل و مسلح و اسپان تيزي و ترکي فوج فوج در ميدان دلکشاى داد  
 محل از نظر ملازمان پايه سير بر سلطنت مصير گذشته بتشريف و تحسين سرافراز  
 شدند و قبل از اين مذکور شده بود که سرداران نظامشاهي بقصد ملازمت و بندگي  
 اين دولتخانه گيتي نشانه مي آمدند مرهري محيل ايشان را فریب داده نگاه داشته  
 بود راى عالم آراى شاهنشاه جهان پناه اقتضای آن نمود که سنک تفرقه در جمعيت  
 مرهري اذاخته قولنامه با تشریفاتى فاخر بجهت آن سرداران ار سال دارند

از انجمله و یقیناً کاتی مرهته که دوسه هزار سوار جرار داشت چون قول و تشریف با و رسید سرمفاخرت بر آسمان سوده جمیع لشکر و چند سردار تابع خود از اردوی مرهری جدا شده بربک کنار نشست و قوت غرور و استکبار مرهری بضعف و انکسار تبدیل یافت و خاقان سکندر شان جمعی از پیادهای منیوار طرار عیار را نامزد فرمودند که در شبهای تار باردوی مرهری غدار در آمده بداس الماس آثار گوش و بینی کفار را بریده بیاورند و مقرر شد که جایزه بینی آوردن یک هون و گوشها آوردن یک هون داده شود و سرداران عالیشان که نامزد شده بودند مقدار سه کاو راه بسمت لشکر عادلشاهی رفته بشان و شوکت سنجری قرار گرفتند مرهری بعد از ملاحظه این احوال ترک فضولی نموده بشیوه تملق و اعتذار پیش آمد و خواهر زاده خود مرهری نام را پایا به اورنگ خاقان سکندر احتشام فرستاده بوساطت شاه ابو الحسن حاجب عرض نمود که غرض از آمدن این خدمتگار دولتخواه محض استعانت و استمداد است چون دشمن قوی بکمال بی مروتی روی به ممالک دکن آورده اگر اتفاق واقع نشود ممکن که اهل نفاق را تصرف درین ممالک بهم رسد و مدافعه دشمن بر ذمت همت سلاطین دکن که همیشه آبا و اجداد ایشان متفق و متحد بود و انداز لوازم است چون سخنان مرهری مشتمل بر خیر خواهی بود اعیان دولت خواهان پایه سر بر سلطنت مصیر تجویز نمودند که باطناً با عادلشاه موافقت نمودن اولی و انساب است و امداد و اعانت ایشان فرمودن تا نالتگری که نامزد ولایت دکن شده اند رفته در مقام زد و خورد با ایشان در آیند احسن است و در تاریخ پانزدهم شهر صفر سنه مذکوره به تدبیر مصلحان خیر اندیش فیما بین صلح واقع شد و تفرقه عوام الناس به جمعیت تبدیل یافت و خلائق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر منزلت بوسف طلعت در مها دامن و امان آرام و قرار گرفتند -

( بیان آمدن سیلاب دریا مثال در اول فصل برشکال بن سال خرمی مآل )

بقلم و قایع نگار مشکبار در قضایا و سوانح سال گذشته ترقیم و تحریر یافته بود که چون باران مطلق نه باریده بود قحط عظیم واقع شد در فصل برشکال

این سال حضرت کریم رحیم از غایت ترحم و کرم عمیم روزی خواران بسین  
 زمین را حیات مجدد کرامت فرمود و از وفور کثرت اقطار امطار و ترالی و  
 تواتر رحمت بی شمار ساحت دشت و صحرا مثابه دریا شد و مدت چهار ماه  
 علی الاتصال از عالم بالا و فضلی هوای باران چون سیلاب بر زمین می آمد و سوزش  
 های بزرگ بحر آساور و د خانها از آب مملو گردیده رود خانه که از جانب  
 شمال متصل بدار السلطنه حیدرآباد است در صبح چهارشنبه سوری یست  
 و هفتم ماه صفر بشدت تمام آمده از بالای پل گذشته بدرون شهر ریخت و تادر  
 خانه علی آقای کوتوال ماضی آب آمده اکثر عمارات را فرو گرفت و پاره  
 اشجار باغ محمد شاهی را که در دولت خانه عالی و کنار رود خانه واقع است  
 سیلاب برد و جانب دروازه بشیر پور را اکثر عمارات عالی و منازل فقرا ویران  
 ساخت چنانچه جماعت معمر میگفتند که در هیچ قرن سیلاب باین بسیاری و شدت  
 نیامده بود و جوش آن از وقت صبح تا دوپهرو سه گمبری روز بود و بدازان  
 حوش و زیاده شدن آب روی در تخفیف داشت -

(ذکر تفویض نمودن منصب رفیع القدر سرخیلی بمهرزاروز

بهان صفاهائی بامداد نواب علامی پیشوا الزمانی)

قبل ازین در صفایح سوانح سنه سابقه بخواه عنبرین شامه مرقوم شده بود  
 که منصب عالی سرخیلی را بسیادت پناه میر حمزه تفویض فرموده بودند و مشار  
 الیه در تمشیت مهمام پادشاهی بقدری راجل بود و امور رعیت و سپاهی چنانکه  
 بایست سر انجام نمی یافت و بهامنه محیل را دست تصرف در از شده بود بنابراین  
 خاقان یوسف جمال سکندر اقبال در فکر این شدند که بمراد امین کار دانی رجوع  
 فرمایند درین وقت نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی میرزا روز بهان صفاهائی  
 را که در او اخر سلطنت پادشاه سکندر دستگاه علین بارگاه نور الله مرقد  
 سرخیل بود و منصور بخان حبشی که در اول سلطنت خاقان یوسف جمال میر  
 حمله شد او را معزول کرده در سلك مجلسیان حضور منسلک ساخت بجهت این  
 منصب جلیل تجویز نموده کار دانی او را بمسامع جاه و جلال خسرو سکندر

اقبال رسانیده در مقام ترقی میرزا مستار الیه شدند چون اکثر مهمات بی سرانجام و معطل بود حضرت اعلیٰ نیربضرورت تصدیق این امر فرمودند و بتاریخ سیوم ماه ربیع الثانی سنه مذکورہ تشریف منصب مکرم سرخیلی (۱) بمیرزا روزبهان مرحمت فرمودند و میرزا حمزه معزول شد مدت حکومتش سه ماه و ده روز بود پادشاه گیتی پناه بجهت تدارک این امر دنیای فیروز خان غلام ترک را که در این ایام تصدق فرق اشرف اعلیٰ تمده بود به میرزا حمزه مرحمت کردند و جاگیر دنیای اول و ثانی یک لک دون تندو در سلك مجلسیان حضور منسلک گردید و میرزا روزبهان به مرتبه اعلیٰ ص و د تموده بضبط و ربط امور سلطنت پرداخت و به تنظیم و تسبیح معاملات پادشاهی مشغول شد ما آفتاب طبع اشرف اعلیٰ بروجوات احوال او پر توننی انداخت و خدمات موفور او منظور خسرو جهان پناه نمی شد و در مرات غیب بمای ضمیر مهر تئیر شادشاهی صورت دیانت و امانت وی مرئی و مشهود میگردید همیشه در تصور پادشاه عالم پناه این بود که کس امین بجهت این منصب عالی از ملازمان پایه سریر اختیار فرماید اما میرزا در اجحاح مرام سپاه و رعیت و تنظیم مهام سلطنت اشتغال داشت و معاملات سلطنت را بنوعی که می دانست تمشیت می نمود و مهمات مملکت را آن چنانکه می توانست سامان میداد و پادشاه گیتی پناه تفرج او ضاع و اطوار و خدمات او می نمود و اقوال و اعمال او را ملاحظه می فرمود و حزم پادشاهی اقتضای آن می کرد که چند روزی بدین نوع بگذرانند تا بمقتضای الامر (۲) مرهونه با و قاتها آنچه باید کرد بفعل آورند اکنون عنان کیمت قلم را بجانب بیان بعض قضایای سنه مذکورہ منعطف میدارد و من الله الاعانه -

( ذکر آمدن و تبهوجی کا تیا مرده بدرگاہ گیتی پناه و پسرو

برادر زاده اش باعلیٰ مرتبه و زارت سرافراز شدن )

عدلیب ناطقه سخن گذار بترجمان قلم مشکبار در سواتح سنه سابقه اظهار نموده بود که اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقتدار بجهت امرای نظامشاهی که التجا باستان کیوان پاسبان می آوردند و مرهبری پندیت محیل فریب داده بلشکر عادلشاهی

ملحق ساخته بود قول و تشریف از سال داشته ازان مکار جدا ساخته بودند چون مره‌ری برگشت سرداران مذکور که بزرگ ایشان و یتھوجی کانتیا بود و به شجاعت و دل‌آوری از شجاعان و سرداران ملک دکن کمال تفوق داشت باد و سه هزار مره‌ته مادیان سوار جرار سر قدم ساخته بحوالی دار السلطنت رسیدند خاقان سکندر اقبال بجددا تشریف خاصه و اسپان باد پای برای او فرستادند و او را مشمول عنایات فرمودند چون هفته د حوالی دار السلطنته توقف کرد و یتھوجی کانتیا را بیماری صعبی عرض شده از بسترناتوانی عزم خدمت مالک ججیم و توجه بمقر عذاب الیم نمود و دردم نزع و سوچی هرکاره نظامشاهی را که در دار السلطنته می بود وصی محود ساخته پسر و برادر زاده و سرداران و لشکر خود را باو سپرده بماوای حقیقی خود شتافت اعلی حضرت سکندر شان بعد ازین قضیه دفعه دیگر تشریهای فاخر و چند راس اسپ و سه زبیر فیل و هت کره مرصع مصحوب نارین را و بجه و عد ارشاهی فرستادند تا پرسش بازماندگان و یتھوجی نماید نارین را و بجه و عدار باردوی ایشان رفته زن و یتھوجی و پسر و قرابتان او را تشریفات پادشاهی داده ایجماعت را از مراحم و عواطف خسروانه امید وار ساخت و مراجعت نموده حقیقت آن لشکر و عبودیت و فدویت ایشان را بملازمان پایه سریر خسروی عرض نمود و بعد ازان امر معلی شرفصدور یافت که شجاعت دستگاه نصیر الملک حواله دار خاصه خیل باد و هزار سوار از شجاعان خاصه خیل رفته ایشان را از دروازه کوه طور بمیدان وسیع الفضای داد محل آورده سلام بدهاند پس نصیر الملک بموجب امر اعلی باللشکر خاصه خیل رفته ایجماعت را که قریب شش هزار سوار و پیاده بودند از دروازه کوه طور داخل دار السلطنته ساخته بفضای عالم پهنای میدان اد محل در آورد و ایشان فوج فوج با سرداران پیش آمده شرف کورنش و زمین بوس دریا فتند و پسر و برادر زاده و یتھوجی و سی کس از اقربای او را که هر یک سردار فوجی از افواج مره‌ته بودند بحضور و افران نور طلب شد و اعلی حضرت خاقان سکندر شان برادرزنگ مرصع قرار گرفته پسر و برادر زاده او را بیلا طلیده تشریف فاخر شاهانه و کمر خنجر

مرضع و هت کوره مرصع و بیست و هفت راس اسپ و پنج زنجیر فیل مرحمت فرمودند و آن سه کس را تشریفات لایق دادند و مبلغ سه لک هون جاگیر و مقاصد با آنجماعت مرحمت نمودند و در سلك امرای این دولتخانه گیتی نشانه منتظم کردند و ولای دنیای ایشان بعد از دنیای عین الملک مقرر شد و پهره و گنتی ایشان نیز در میدان دلکشای داد محل بعد از دنیای عین الملکی واقع می شد -

( ذکر تفویض نمودن منصب رفیع حواله داری خاصه خیل بقاسم بیگ که بحواله نصیر الملک بود و دنیای عین الملکی از آدم خان گرفته بنصیر الملک مرحمت نمودن و وقوع فوت خواجه افضل

ترکه و دنیای او را به جناب یولچی بیگ حواله فرمودن)

چون قاسم بیگ ولد ارشد قلی بیگ ترکان که آبابی عظام ایشان از منسوبان این خاندان و بندگان خاص این دودمان عظیم الشان بوده اند منصب رفیع کو توالی را گذاشته بسلام صبح و شام اشتغال داشت و خاقان سکندر شان متوجه حال او شده منصب لایقی باو تفویض می خواستند بکنند و آدم خان حبشی را که در قلعه کولاس بود و در وقت آمدن مرهری آتیچنا نکه باید در حفظ و حراست آن سرحد نگوشیده در تدبیر محاربه و قانون مقاتله از عدم و قوف قاصر آمده بود او را ازان قلعه طلب داشتند و وزارت اعظم عین الملکی که بی سامان و رونق گردیده بود از او گرفته به نصیر الملک مرحمت فرمودند و منصب حواله داری خاصه خیل را که از مناصب بزرگ است و به نصیر الملک مرجوع بود بقاسم بیگ عنایت نمودند و او از جمله منصب داران گردید و قبل ازین مرقوم شده بود که شجاعت و وزارت دستگاه خواجه افضل ترکه را از قلعه راجندری طلب نموده بودند مشار الیه در آن ولایت بیماری صعبعی بهم رسانیده بود و در حالت بیماری بدار السلطنت آمده سعادت بساطبوس خسرو سکندر منزلت یوسف طلعت دریافت و کوفتش امتداد و اشتداد بهم رسانیده روز بروز از دیاد پذیرفت و در هجدهم ماه جمادی الاخر سنه مذکوره متوجه دار الملک عقبی شد مشار الیه مدت نه سال در خدمت خاقان علین مکان نور الله مرقدہ سرخیل باستقلال بود و در

بندگی اعلیٰ حضرت سلطان سکندر شان خلد الله عمره و ملکه مدت شش سال و کسری بامارت و وزارت اشتغال داشت و به تجمل و ثروت از امثال و اقران بغایت ممتاز بود بعد از او دنیای معمور حواله او را که قریب یک هزار سوار ترک و عرب و عجم و غیره داشت بشجاعت و سخاوت دستگاه یولچی بیگ مرحمت فرمودند و دنیای حواله مشار الیه را بجناب قزلباش خان که از ملازمان قدیم الخدمه این دولت خانه عالیّه است عنایت نمودند و ولایت مرتضی نگر را که بحواله خواجه مغفور بود بمیر فصیح الدین محمد تفرشی رجوع فرمودند (ایضا) در بعضی از شهور سنه مذکوره از جانب فتح خان پسر ملک عنبر نظام شاه ابوالحسن نام حاجی پیاپه سریر سلطنت مصر آمده تحفه و هدیه گذرانید و میر جعفر جوهری و وسوجی برهن هر کاره را که از قبل مغفرت پناه نظام شاد بودند معزول گردانید اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شان حاجب مذکور را مشمول عنایت فرموده منزلی بجهت اقامت و علوفه جهت او و مردم او مرحمت کردند و وسوجی هر کاره چون قبل از این وصی ویتوجی کاتباً مرهفته شده در سلك آنجماعت مندرج گشت چاکری او بر نسبت سرداران و حواله سنجی لشکر مرهفته مقرر شد و بعد از چند گاه خاقان یوسف جمال متوجه حال میر جعفر جوهری گشته در سلك مجلسیان حضور و زمره بندگان بارگاه موفور السرور منتظم فرمودند و مشار الیهما از جمله ملازمان درگاه گیتی پناه گردیده سرمفاخرت بر آسمان سو دند - ( ذکر نامزد نمودن عالیٰ حضرت شاه جهان آصف خان را با امرای پنججزاری بر سر عادلشاه و تسخیر مملکت بیجاپور و بیان فرستادن شاه علی بیگ را پیاپه سریر خاقان سکندر شان بر فاق و فاختان مذکور و رفتن حضرت شاهجهان بکوچ متواتر از برهانپور بجانب آگره و لاهور ) در قضایای سنه سابقه و سوانح ماضیه چنین مرقوم گردیده بود که شیخ محی الدین پیرزاده را عالیٰ حضرت شاه جهان بدار السلطنه حیدرآباد بمسجبات فرستادند و شیخ معین الدین برادرش را بجانب بیجاپور روانه گردانیدند و عادلشاه



قرار داد. که نه لك هون و صدز بخیر فیل و تحف دیگر پیشکش بفرستد چون امرای مغل بولایت نظامشاه در آمده متفرق شدند بسرحد ولایت عادلشاه رسیده دستبردها نمودند و مرهروی برهمن ؛ سرذاران دکنی بمناعت لشکر مغل ر حفظ ولایت خود میگردند و عادلشاه بنا بر این و بجهت امور دیگر که روی داده بود فسخ عزیمت از سال پیشکش نمود و شیخ معین الدین از بیجاپور برآمده می خواست به لشکر مغل ملحق شود چون بشهر بیدر رسید مرجان حبشی که از جانب عادلشاه کوتوال و حارس آن قلعه بود شیخ مذکور راهما نجا باز داشت و نگذاشت که برود و اکثر اوقات بوساطت شیخ محی الدین ازین دولت خانه عالیه بشیخ معین الدین مدد خرج مرحمت میشد چون از جانب عادلشاه پیشکش بخدمت عالیحضرت شاه جهان نرسید در اول سنه مذکور هجری آصفجان را با اکثر امرای پنجهزاری و پنجاه شصت هزار سوار مغل به بیجاپور نامزد فرمودند و آصف خان باحشمت و عظمت تمام به بالای گهات روان شد و سابقا مذکور شده بود که و فاخان به رفاقت شیخ محی الدین بخدمت عالیحضرت شاه جهان رفته تحف و هدایا گذرینده مورد التفات گردیده بود درین وقت حضرت شاهجهان و فاخان را تشریف رخصت مرحمت نموده شاه علی بیگ را که از امرای هزاری بود برفاقت خان مشار الیه پایه سریر خاقان سکندر اقبال روانه گردانیدند اما آصفخان از بالای کوتل فرود آمده در ولایت نظامشاه خیم حشمت بر افراخت و فتح خان که در دولت آباد بود اظهار اطاعت و انقیاد نموده در سلك امرای پنجهزاری منسلک گردید و اکثر قلاع ولایت نظامشاه در تصرف مغل درآمد و آصفخان از راه گلبرگه باعظمت تمام به بیجاپور روان گردید و در شهرودیه و ولایتی که برسمت مرور لشکر مغول بود بغارت و تاراج رفت و مردم بسیار از هر صنف مقتول و اسیر شدند و بسی خاندانها بی نام و نشان گردیدند تا لشکر مغل به بیجاپور رسیده قلعه بیجاپور را محاصره نمودند و عادل شاه بروج و باروی قلعه را بتوپ و تفنگ و بان و آتشیاری بسیار (۱) استحکام تمام داده نگذاشتند که کسی از بیرون بحوالی حصار گذار نماید و سرداران عادل



قلعہ، کراچی ۸

شاهی در بیرون دروازه های قلعه خیمه و بارگاه برافراخته گاه گاهی دستبردی به لشکر مغول می نمودند و چند نوبت قیام بین محاربه واقع شد و بعضی از شجاعان لشکر مغول بر اطراف حصا و تا کنار خندق آمده از ضربات توپ و تفنگ و بان و آتشبازی ضایع و تلف می شدند و مصطفی خان پیشوائی عادل شاه بخدمت آصف خان رفته سخن صلح در میان آورده پیش کش سابق را قبول نموده بود هر روز فرامین تاکید اعلیحضرت شاه جهان به آصف خان به جهت تسخیر بیجاپور میرسید و ملا محمد مقیم که در بیجاپور بسجابت رفته بود اخبار آنجا را بخدمت ملازمان بارگاه گیتی پناه اعلام می نمود و جاسوسان متعاقب یکدیگر قضایای آنجا را بموقف عرض میرسانیدند اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بجهت احتیاط قرار دادند که سرداران نامدار بمحافظت سرحداتی آن طرف نامزد نمایند چه در قلعه که اندهار (۱) نظام شاهی که متصل بسرحد ولایت ر مگیر است نصیرخان که از امرای سه هزاری بود با فوجی از مغول نشسته بود و مرور لشکر مغل اکثر از آن قلعه واقع میشد پس نصیر الملک سردار عین الملک را به تشریف و اسب و شمشیر سه سالاری نوازش فرموده شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیگ و خندا و یردی سلطان و قزلباش خان و پسر و تپوچی گاتیا که بخطاب پدر سرافراز شده بود و عالم خان و شیر محمد خان و ظفر خان و جمعی از سراران مینوار مثل دهر مارا و نایکوار و هزاره و جگدی را و بهالیر او را بجانب سرحد روانه فرمودند و امرای مذکور بطریق که امر شده بود در محال و مقام معهود جایجا خیمه ها و سرپردها مثابه فلک مهر و ماه بر افراخته بمراسم سرحد و محافظت طرق قیام نمودند و امرای علی صادر شد که در قلعه محمد ازبک عرف گلاکونده با استعداد آتشبازی و مرحمت (۲) توپها و آلات حرب و ادوات ضرب پردازند و معتمد السیر السلطانی ملک عنبر که سردار يك لك هون جاگیر و مقاصا است بقلعه مذکور رفته بانتهام امور قلعه و تهیه یراق و اسلحه و ساختن آتشبازی اشتغال نماید ملک مذکور بقلعه گلاکونده رفته شصت برج آن قلعه را که در هر يك پنج توپ نشن توپ بزرگ که هر يك پنج من و ده من گلوله سنگ می اندازد

وسی صد منجیق که هر یک سنگ پاره را تا بفلک اثیر برده بر زمین پراکنده میسازد و دوازده هزار کنگره که بیست و چهار هزار تفکنجی قدر انداز دارد به تعمیر و احتیام روج و بارود ساختن آتشبازی مشغول شد و امر معلی شرف نفاذ یافت که از زراد خانه خاصه جوشن و جبه و دزه و خود و چهار آینه بجمع حمله سلاح و عساکر نصرت مآثر قسمت مینایند و ایشان نیز با استعداد یراق جدال و قتال اشتغال نمودند اما از انجانب و فاخان باجناب شاه علی بیگ چون از ولایت نظام شاه گذشت داخل سرحد ممالک محروسه شدند بقلعه رفیعه رام گیر رسیدند و فاخان پهلوی توانای بر بستر نانوانی نهاده روح حزینش که مدت دشتاد سال در حصن تن و قلعه بدن اقامت داشت بجناب فضای بی انتهای عالم عقبی روان شد -

مصرع

جد چون زخاک مست شد سوی خاک

و شاه علی بیگ با پسر و فاخان متوجه پایه سریر خسرو سکندر اقبال گردیدند چون به حسین ساغر رسیدند میر فصیح الدین محمد را امر عالی یافتند که باستقبال شاه علی بیگ روان شود میر دشار الیه با آداب شایسته بمنزل مذکور رفته بلوازم ضیافت و شرایط مهبانی چنانکه قانون این دولتیخانه خالیه است پرداخت و شاه علی بیگ و رفقا اور ابر سرخوآن نعمت آورد و کندوری صرف نمودند و بان و خورشوی قسمت شد و در خاشر شوهر جمادی الاول سنه مذکوره اعلى حضرت خاقان سکندر منزلت با ثین خسروی و شان و شوکت سکندری بجناب حسین ساغر توجه فرموده در آن مقام دلکشا ملاقات شاه علی بیگ گرفتند و مکتوب مرغوب عالی حضرت شاهجهان بنظر اشرف رسید و عشی عطار دلفظت مضمون آنرا بمسامع جبه و جلال رسانید و حاجب را به تشریف خاص و بیگ سلسله فیل بزرگ و در راس اسب نوازش فرموده با حشمت سلطنت بدار السلطنه مراجعت فرمودند و در دوازدهم ماه مذکور حاجب را بدار السلطنه در آورده در باغ میر جمله ماضی فرود آوردند و در هفدهم ماه مذکور خاقان یوسف جمال مجلس شاهانه آراسته در هر محل و قصر مجلسیان عظام و سلحداران آننگ و نام و اصناف پیا کران از طبقات امام بجا آرم گرفتند و اسپان بازین

ولجام زرین و فیلان کود پیکر باجله‌های زربنت و ابریشمین در دروازهای هر محل و قصر ایستاده کردند و بارگاہ خاص از امرای عظیم‌الشان و وزرای رفیع مکان و مجلسیان ذوی الاحترام و مقربان عالی‌مقام مشحون گردید و جناب میر فصیح را با کریم خان سرنوبت بطلب حاجب فرستادند و مشارالیه را با کرام تمام بحضور وافر النور آوردند و دفعه دیگر حاجب بشرف ملاقات مشرف گردید خاقان سکندر شان زبان مبارک به پرسش احوال پادشاه تیموری نژاد کشوده بهمزبانی حاجب را سرافراز ساختند و بخلعت ملوکانه و دو راس اسپ و یک زنجیر فیل نوازش نمودند و پسرش را با دو سه کس که همراه بودند خلعت‌های شاهانه مرحمت کردند و تا آخر ماه رمضان المبارک شاه علی بیک در دارالسلطنه بود و هر چند روز احدی از جانب عالیحضرت شاه جهان می آمد و پیغام چندی که بمسامع مقربان اورنگ سلطنت و گوش هوش ملازمان بساط عالم انبساط خلافت را استماع آن گران بود می آوردند و چند لک هون و چند زنجیر فیل منتخب و جواهر نفیسه که از معادن این ملک بهم می رسید میخواستند نواب علامی و فهایمی پیشوا الزمانی بانواع ملاطفات حاجب و احدیان را تسلی می نمودند تا به بینند که از نهانخانه غیب و خلوتسرای لاریب چه بجز ظهور می رسد و چون در مرات رای مهر انجلائی غیب نمای اعلیحضرت خاقان سکندر شان این معنی مرتی و عیان بود که حضرت شاه جهان بی نیل مرام و بی حصول کام از مملکت دکن مراجعت خواهند فرمود و آصفخان با پنجهزاریان که بجانب بیجاپور رفته بودند از ان ولایت نا کام با تفرقه تمام بر خواهند گشت با حاجب مذکور و احدیان که متواتر می آمدند بقدری مدارائی میفرمودند تا در اواخر ماه رمضان جاسوسان از برهان پور خبر آوردند که حضرت شاه جهان بسرعت تمام از برهانپور کوچ نموده بجانب آگره و لاهور روان شدند و احدی نیز متعاقب بطلب حاجب آمده خبر رفتن پادشاه را آورد جمعی از جاسوسان که در بیجاپور بودند خبر آوردند که در اردوی آصف خان قحط پیدا شد و آذوقه از هیچ جانی رسید و هر گاه با سرداران عادل شاه محاربه واقع میشد شکست بر

لشکر مغول می افتاد و از ضربات توپ و باد پیچ نیز جمعی کثیر دلاک شدند و کسی نزدیک حصار نتوانست برود و درین حالات احدی شاهجهان بقدر عن تمام بطلب آصفخان آمد و مشار الیه بغایت سرعت از آن مملکت متوجه حضور شد و لشکر مغل با تفرقه فاحش از آن ولایت مراجعت نمودند پس شاه علی بیگ نیز ارین جانب ناکام و بی نیل مرام بسرعت تمام در غره ماه ذی القعدة الحرام روانه گردید و هر چند سعی نمود که دست خالی نرود فایده ار تملقات و ابرام او بظهور رسید و این چنین قضیه صعبی و حادثه عظیمی که در مملکت دکن در هیچ قرنی حادث نگرددیده بود به یمن اقبال پادشاه گیتی پناه سکندر بارگاه خدا الله عمره و مملکت ابدان بخیر گذشت و بیروت حمایت و امداد ارواح مقدسه و انفس مطهره ائمه معصومین و برگزیدگان حضرت رب العالمین که همیشه اهل این بلاد دم از ولا و محبت ایشان زده اند مملکت تلنگانه از آفات و حادثات محفوظ و مصئون و از بلیات مامون ماند قطعه

محرمان حرم و صل که جان باز آند کی گذارند که در بزم در آند اغیار  
 در حرم فوج کبوتر چو به پرواز آند کرگس و بوم نگردند در اینجا طیار  
 باغ جنت که در و سدره و طوبی رسته باغبان چون بکنند غرس در آن بو ته خار  
 مدت اقامت حضرت شاه جهان در برهانپور سه سال و کسری بود و این  
 بقلت اذوقه و قحط گذشت گویند خزانهای که در قرنهای و اعصار از حاصل  
 هندوستان جمع شده بود درین روزگار غلا و قحط خرج شد و خلقی نامعبود  
 که از جمیع ممالک هند و هر دیار در بلده برهانپور در پایه سریر عالی حضرت  
 شاه جهان جمع آمده بودند از عدم قوت و شدت جوع بصحرای بی انتهای عقبی  
 شتافتند -

(ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال بجانب حیات آباد و در آن خطه دلکش و بقعه بهشت آسا بساط عیش و نشاط و خوانی میزبانی و سباط بجهت خاص و عام عالمیان گستران و ختنه محاسن اشرف نمودن )  
 چون فصل برشکال که ابتدای خرمی هر سال است در زیر فلک نیلگون

و روزگار بوقلمون هویدا شد بر پشت کوه و روی صحرا سبزه و گل ریحان  
و مستیل زمین گرفت و از تاب آفتاب که اشجار باغات خشک و بی آب بود از  
ترشح ابر گوه را بار و رطوبت هوای مسرت آثار سرسبزی آغاز نهاد و کنار انهار  
و اطراف چشمه سار چون خط تازه نوش لبان شکر نثار سبزه نوخیز نمودار  
و دیدار شد - نظم

گشت عالم تازه خرم ز فصل نو بهار سبزه و منبیل پدید آمد بطرف جو یسار  
سبزه نورهسته را اطراف جو در گلستان میدهند یا داز خط نوشین بسان گلغذار  
بز بهال تازه گر طره پیچیده است هست همچون قامت رعنا بستی ز ناز دار  
در چنین فصل فرج انگیز طرب آمیز که مزاج پیران را هوس نشاط جوانان  
بهم میرسد و شعله آتش شوق طبع جوانان از عشق حسین محبوبان دل ربای علم  
علم میکشید اعلی حضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال که ذات اشرف قدسی  
صفیات نامتناهی گردش فلک دوار و سیر کواکب سبعة سیار و امتداد سواد  
زلیل و بیاض نهار بر تخت سلطنت و اورنگ خلافت پاینده و لمعات آفتاب جمال  
جهان آرایش بر ذرات کائنات تابنده باد اراده فرمودند و عزیمت آن نمودند  
که ختنه محاسن اشرف ببینند و از گلدسته عذار آفتاب آثار غبار غایب نمودار  
بزدانند - شعر

بدری بهاله آفتاب ضیا است آئینه بی غبار روی نما است  
مهر بی ابر را بود پرتو شمع بی دود پیش (۱) دارد ضو  
در مالک محرومه دگر و سم است که از ابتداء چون هوی محاسن بسترند  
بیش و سوره باین امر قیام نمایند و بعشرت و سرور این مرام بانجام رسانند بنا  
برین عالی حضرت مریم عصمت بقیس هنزلت خدیجه مرتبت نقر النساء الزمان  
رحیات بخش خواصگیان سرادق حرم خاقان زمان والده ماجده اعلی حضرت یوسف  
طلعت سکندر شان متکفل اغراجات این جشن طرب افزای خسروانه و متحمل  
این میزبانی شانانه گردیده قرار دادند که این بزم عالم آرا و این سور عشرت  
افزا در خطه حیات آباد که قطعه ایست از بهشت برین و بقعه ایست جنت آئین

و در در فرسخی جانب شرقی دار السلطنته حیدرآباد صانها الله فی ظل دولته و الیهما عن الفتن و الفساد در ابتدای سال جلوس شرافت ما نوس خاقان یوسف جمال بطرح دلشین و طرز فردوس قرین احداث فرموده اند و از وفور اهل صنعت و حرفت و جمعیت اصناف طبقات انام و کثرت ابنیه و عمارات رفیعہ و بسیاری باغات و بساتین مثابہ شهری شده واقع شود پس اسر جها نطاع صادر شد که مثل آئین بندی ایام مولود برگزیده حضرت معبود و باعث و جود کل موجود علیه الصلوٰۃ من الملك الودود چاروبها و دکا کین میدان و بازار برابر داد محمل حیات آباد را آئین بندند و و کلام عالی حضرت مهد علیا باستعداد اسباب عیش و سرور و لوازم جشن و سور قیام نمایند و در یست و چهارم ماه رجب المرجب سنه مذکورہ شهر یار یوسف عذار سکندر اقتدار باحشمت و شوکت جم برخیل آسمان توام سوار شده از دار السلطنته بجانب سید آباد روان شدند و آن قصبه بهشت مثال را محل نزول اجلال و مضرب خیام جاه و جلال ساختند و روز دیگر شقه های لوای نصرت و اقبال جبال مثال چون خورشید بی زوال بر قبه آسمان رسانیدند و به قصبه منصور آباد تشریف حضور و افرانور برده آن منزل جنت قرین را از فرقدوم بجهت لزوم بصد مرتبه خوشتر از گلزار ارم حضرت و نصرت بخشیدند و صبح روز سیوم بجانب خطه فرح بخش حیات آباد که دیده را از سوادش نور و سینه را از هواش سرور حاصل است مانند خورشید گیتی افروز که روز نور و زبه بیت الشرف آید تشریف ورود ارزانی داشتند و آن مقام دلکش را از لمعات انوار حضور و افرالسرور منور ساختند و قبه های خیمه و خرگاه و سراپرده و بارگاه در فضای عشرت فزای میدان برابر داد محمل و ساحت میدان دربار و در بندهای دولتخانه گیتی نشانه باوج فلک مهر و ماه رسانیدند و کلانندان رقاص مملکت تلنگانه و دار السلطنته حیدرآباد که رشک لولیان شیرین حرکات لاهور و احمدآباد اند بانواع حلی و زیور و رخسارهای چون شمس زقر بهزم سور و محفل عشرت و سرور بآئین دلبران جان بخش و باعث شوه و کرشمه های دلکش در آمده هنگامه عیش و طرب گرم ساختند و جهانیان به



نشاط و کامرانی پرداختند - نظم

کشادند بر خلی درهای سرور    بهر جاز جوش طرب خاست شور  
 زهر دل گل خرمی برده‌ید    بهر جانسیبی ز عشرت و زبید  
 بطبع جوانان شادی طالب    در آمد خیال وصال و طرب  
 شده قطره دل چو دریای شوق    زبانا ز گفتار عشق است ذوق  
 چو گلشن شد از گلر خان انجمن    سرایند گان بلبلان چمن

و ارباب نغمه و ساز که در یک بارید و تکیسای عصرانند به لحن روح افزا  
 و نغمه غمزدا غنچه دلای مستمعان را شگفته و جان عاشقان را آشفته می ساختند  
 نغمه تاروینی و طنبور خون فسرده در شریان بپوش می آورد و نوای نغمه  
 و موسیقار به مستان بزم عشرت خاصیت انفاس مسیحا میداد - قطعه  
 ناله نای و نغمه طنبور    از دل جان ربود دوش و شعور  
 در دل آمد بپای دوش هوس    گشت در جان شعور عین سرور  
 خس و خاشاک زهد را آتش    برق لامع بخرم من مستور  
 در محافل قدس و مجالس انس اعلی حضرت خاقان بوسف جمال سکندر  
 اقبال باحور زادن خاص و پری طلعتان رفاص - شعر

فوجی ز پری نژاد و از حور    کز طلعت شان قر برد نور  
 در یک صنی بدلربای    از نوش لبان بچان فزای  
 با قامت سروروی چون گل    گل گل بشگفته هر یک از مل  
 بر بساط نشاط با کمال انبساط بادراك لذات روحانی اشتغال میدا اشتند

مثنوی

از نشاء راح ار غوانی    رخ چون گل باغ نوجوانی  
 از بوی عبیر و مشک و عنبر    گر دیده دماغها معطر  
 از رایحه بخور گشته    جان را مدد حیات گشته  
 و خاقان سکندر شاز بر اورنگ شهر یاری و سریر کا مکاری مانند جم  
 و کسری آرام گرفته در اطراف و جوانب لعبتان پری زاد و پری پیکر ان حور

نواد مریک ناهید مثال به را مشگری و نغمه سرای می پرداختند - نظم  
 شاهنشاه مهر چهر بر تخت اقبال غلام و بنده اش بخت  
 تابنده ز نور ذوالجلالی ایشان چون نجوم بر حوالی  
 طلعتش (۱) هست شمس بی ظلمت مجلسش هست گلشن جنت  
 گل عیش شهنشوی بشگفت تهنیت بلبل بهشت بگفت  
 بالجملة درین ایام فرح انجام جمیع خلایق از صغیر و کبیر و برنا و پیر  
 بعیش و طرب مشغول گردیدند در طبع پیران لذت عهد شباب و شادمانی عنفوان  
 جوانی و مزاج جوانان را ذوق ادراک وصال و کامرانی پیدا آمد -

## نظم

چو نوروز است این عهد طرب خیز شده در بزم عشرت جام ابریز  
 شگفته غنچه شادی زهر دل نوای نغمه چو لحن عنا دل  
 گلستان ارم گر دیده عالم گل بی خار گشته عیش بی غم  
 مدت دوازده روز داد عیش و عشرت داده در شب دوازدهم مبارکی  
 و فرخی و کامرانی خفته محاسن اشرف اقدس واقع شد - مشغولی  
 به تراشید خط زروری و چوماه ملک خوینی به تیغ داشت نگاه  
 باغبان سبزه چون ز گلشن رفت جای آن لاله و گل بشگفت  
 سبزه تازه را زباغ بچید گل نسیرین زهر طرف بد مید  
 بود گردی بری آب حیات صاف شد همچو صفحه مرآت  
 هاله بود دور بدر پدید هاله شد نحو و بدر شد خورشید  
 داشت مرآت رونمای غبار شد مصفا و گشت مهر آثار  
 سنبل و گل بهم اگر چه نکوست لبک گلپهای سرخ آتش خوانست  
 گرچه ریحان دمیده از آتش موی از شعله کی شود سرکش  
 و بعد از فراغ عیش و عشرت آنشب روز دوازدهم اعلیحضرت بخاقان

مجلسش به گلشن جنت

(۱) طلعتش شمس بی ظلمت

تهنیت بلبل بهشت بگفت

گل عیش شهنشوی بشگفت

یوسف طاعت بر او رنگ سلطنت قرار گرفته مقریان خاص و محرمان با اختصاص را نجلعه‌های ملوکانه نواخته بیست راس اسپ عراقی بازین و لجام زرین و سیمین و عبا یونانی زربفت و ابریشمین مرحمت فرمودند و بمجمیع ارکان دولت قاهره و امرا و سرداران و مجلسیان حضور و افران نور و ملکات رفیع‌مکان تشریف‌نای خاصه بعضی را اسپ و حیغه و بعضی را بندق مرصع عنایت شد و خوانندها و سازندها و ارباب طرب علی قدر مراتبهم بخلعت پادشاهی مفتخر و مباهی گردیدند و چون شاه علی بیگ حاجب عالی حضرت شاه جهان درین حین در دار السلطنه بود امر اعلیٰ عز صد و ریافت که خیمه و شامیانه های مشعل و اطلس در خطه حیات آباد بر افرایخته فروش نفیس گسترده حاجب مذکور را تظلیده در آن خیمه فرود آوردند و روزی که عظامی سریر سلطنت را بخلاص شاهانه نوازش میفرمودند مشارالیه را در آن بزم فردوس قرین طلب فرموده خلعت سراسر طلا با دور اسب و یک سلسله قیل و به پسرش خلعت اعلا و یک راس اسپ مرحمت فرمودند و حاجب حضرت عادلشاه ابوالحسن را نیز طلب نمودند (۱) خلعت شاهانه و یک راس اسپ عنایت نمودند و هم چنین حجاب سلاطین دیگر که در دار السلطنه بودند علی قدر مراتبهم به تشریفها نوازش فرمودند به بعض حجاب این دولتخانه عالیه که در خدمت شاه جهان و پادشاه ایران و سایر سلاطین عظیم الشان رفته بودند علی قدر مراتبهم تشریفات فاخر فرستادند و بجهت سرداران و امرای بزرگ که در سرحدات و خارج دار السلطنه بودند نیز تشریف و اسپ ارسال داشتند و و کلاه عالی حضرت مهد علیا که به باش این اخراجات بودند خرج این جشن شاهانه را که همه از سرکار فیض آثار ایشان سامان یافته بود دو الک هون بقلم تخمین در آوردند و بعد از فرخ از این عشرت و سور اعلیٰ حضرت خاقانی ملاحظه زیب و زینت و رنگینی و وفور اسباب جشن و تزک ملوکانه و داد و هدش پادشاهانه نموده گلشن گلشن شگفتگی و عالم عالم کشاده رؤی بر روی علیا حضرت و والده والا درجه ظاهر ساخته قامت قابلیت ایشان را به تشریفات خاص الخاص و زاین و حلی بر جواهر قیمتی اختصاص دادند و فیلان کوه پیکر و اسپان تازی

با یراق مرصع و پالکی تمام طلا مکلل به بعض احجاز بلند بها و چند پرگنه و دیبه به سیل انعام داده نوازش یش از یش فرودند و باتفاق ایشان با سایر صدر نشینان سرادقات عزت و خاصگیان محفل عشرت متوجه دار السلطنه شده از پرتو چتر مهر آثار شهر را بر نور ساختند -

( بیان آرام یافتن عساکر ظفر مآثر از تحمل مشقت اسفار و آسایش

خلاق در ظلال رافت و عاطفت خاقان سکندر اقتدار و ذکر

شمه از سخنان گوهر نثار سلطان یوسف عذار )

چون اعلیحضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از سواری و سیر فرح بخش حیات آباد کامیاب و کامران بدار السلطنه حیدرآباد مراجعت فرموده بر اورنگ سلطنت صعود نموده بر چهار بالش شوکت و قدرت و عظمت تکیه نمودند اخبار بهجت آثار برگشتن عالیحضرت شادبجان از برهانپور و مراجعت آصف خان و امرای عالیشان از بیجاپور و رفتن باقرخان از سرحد ولایت کسیمکوت باعث انشراح و انبساط خاطر همایون گردید گلاشن طبع خاقان سکندر شان را طراوت و نضارت تازه و شگفتگی بی اندازه حاصل آمد عظمای مقربان سریر سلطنت و کبرای نزدیکان اورنگ خلافت زبان فصاحت بیان بلاغت تبیان بدعای و تنای خسرو دوران کشوده فقرات مسرت آمیز دلپذیر و عبارات فرح انگیز بلاغت مسیر که مشراست بر زدیاد و ارتفاع و اعتدای اعلام نصرت اعلام سلطنت ابد انتظام و مخبر است از خلود و دوام است حکام قوایم سریر خلافت ارتسام چون لالی ثمین و جواهر رنگین در رشته تقریر و سلك بیان کشیده نهیت دفع اعدا و مبارک باد زفع خصمای پرغدر و جفا فرمودند اعلی حضرت خاقان یوسف طلعت سکندر حشمت از استماع لطایف آن کلام بلاغت فرجام فصاحت انتظام گلاشن گلاشن شگفتگی فرموده بر زبان گوهر نثار آوردند که چون جد امجد ما خاقان کشورستان صاحب قرآن ممالک هندوستان نورالله مرقد باعانت روح مظهر حضرت پیغمبر حضرت امیر المؤمنین حیدر و بامداد انفاس مقدس ائمه اثنی عشر علیهم صلوات الله المالك

الاکبر در این مملکت تمشیر ذوالفقار آثار را بقوت و قدرت تهور و شجاعت بر فرق و اعتاق روسای کفار نابکار و هتود خاکسار زده حشر و لشکر ایشان را به آتش صاعقه تیغ برق شعار و شعله جوهر خنجر خونخوار ما تند خس و خاشاک سوخته این مملکت را بقبضه تسخیر در آورده رواج ملت مصطفوی و رونق مذهب مرتضوی داده اندازان تاریخ قریب یکصد و چهل سال است که این بلاد از حوادث روزگار و تغلب و تعدی اغیار محفوظ و مصون است و الیوم که بمحض عنایت حضرت سبحان و کرامت بی نهایت خالق انس و جان اکتلیل شهر یاری بر فرق فرقدن سای و اورنگ کامگاری مقرر جلوس میمنت اتمای ما است چون بهمان نسبت خزینة سینة بی کینه را از جواهر محبت خاندان مصطفی و مرتضی و ائمه هدی مملو داریم و شقهای لوای فلك سای مهر انجملای سلطنت و خلافت ابد پیوند ما که بطراز زراندای ولای ائمه اثنی عشر و تشیع حضرت امیر المؤمنین حیدر مطرز است در آفاق و اقطار عالم مشهور پادشاهان معظم او منظور فرق اسم گردیده است یقین که اعتقادات صادقه و نیات صافیة ما نیز همان نتایج خواهد داد و دیگر آنکه فضلالی روزگار و علمای عالیقدر هر دیار و نجبای اولاد سید مختار و نقباء ذریة حیدر کرار و محبان و شیعیان ائمه اطهار در پایه سریر سلطنت شعار و درگاه گیتی مدار ما چندان مجتمع شده اند که بجمعیّت و وفور خلق حیدر آباد مشابه دار السلطنه صفاهان گردیده ودعای بی ربای ایشان یقین که در درگاه حضرت بیچون بشرف اجابت مقرون است و از آثار آن کافه عباد و کل ممالک و بلاد از حوادث مصون و از آفات مامون پس مقربان اورنگ خلافت جواهر دعا و لالی ثنا تار کلام معجز نظام اعلی حضرت سلطان سکندر احتشام کرده این دویست ضمیمه آن نمودند - قطعه

لطایف سخن پادشاه صورت و معنی کند چو وحی بدطای مستمع تاثیر  
سزد زهر کتابت مداد از خورشید که دیده خرد از دیدنش شده است منیر  
و از حضرت خالق انس و جان و دارنده زمین و آسمان مسألت فرمودند که تانضخ  
صور و قیام یوم نشور مملکت دکن از حوادث و شرور و تعدی خصما مفرور

موتمن باشد و خلائق در ظلال رافت و عاطفت خاقان يوسف چهار سکندر  
 حشم با کمال امنیت آرام گیرند و بعد از این خاقان سکندر مرتبت فرمان جهان  
 مطاع بجانب امرای عالیشان که به حراست سرحدات ممالک و حفظ طرق  
 و مسالک ما مور بودند ارسال فرموده ایشان را طلب کردند امرای ذی جاه  
 بآرزوی تقبیل سده سنیه بارگاه گیتی پناه روی بدار السلطنته آوردند در شهر  
 ذی القعدة الحرام سنه مذکوره نصیر الملک سپهسالار و شجاعت دستگاه یولچی  
 بیگ و ویتھوجی کاتبی مرته و خدا و بردی سلطان و قزلباش خان و امرای  
 دیگر و نایکواریان عظام هزاره داخل دار السلطنته شده در میدان وسیع  
 القضاة داد محل از نظر ملازمان بارگاه خسروی گذشتند و حضرت خاقان  
 اعلی امرای عالیشان را به تشریفات پادشاهی نوازش فرموده رخصت بمنازل  
 عنایت نمودند و شهر از وجود ایشان معمور گردید (و ایضا) ذرا و آخر سال  
 آخری تابنده از مشرق جاه و جلال خاقان بی همال طالع گردید یعنی روز دوشنبه  
 یازدهم ذی القعدة الحرام این سنه حضرت خلاق بی منت و وهاب بی ظنت  
 خاقان يوسف طلعت سکندر حشمت را فرزندی کرامت فرمود - مصراع

که دیده از رخ او شد و نیز و دل مسرور

و به نکرانه این موهبت خاقان سکندر منزلت مبلغی کلی بلبا و فضلا  
 و صلحا اکرام و احسان فرمودند و بنقرا و مساکن نقود و اجناس بسیار تصدق  
 نمودند و جمعی از شعرا تاریخهای که یافته بودند بمسامع جاد و جلال خسرو يوسف  
 جمال رسانیدند از انجمله این سه تاریخ مرقوم گردید اول تاریخی که ملا وجهی  
 شاعر دکنی یافته است - مصراع

آفتاب از آفتاب آمد پدید (۱۰۳۱)

و ملا غواصی که در شعر دکنی از امثال خود ممتاز است این کلمه را ماده  
 تاریخ ساخته است - محفوظ باد (۱۰۳۱) و راقم این رموز به جهت آندوز سه  
 تاریخ یافته و سه قطعه گفته از انجمله این قطعه و تاریخ مرقوم نمود -



ملا غوامی

قتله

شاه خورشید ثقا عبداقہ  
 گشته ذرات جنان چون مہ و مہر  
 عہد پر عشرت شاخصت مدام  
 در گلستان طرب وقت خرام  
 حق عطا کرد بشہ فرزندی  
 گیتی از مقدم او شد آباد  
 باد پانیدہ شہ و شہزادہ  
 گفت تاریخ توادھا تف (۱۰۳۱) آفتاب فلك قطب شہی  
 و مادہ تاریخ دیگر این است کہ گہر تاج پادشاہ زمان  
 ( ذکر قضایای مینت و بہجت اقتضای سال ہشتم جلوس ہمایون اعلی کہ  
 مطابق اثنی و اربعین و الف ہجریست و تفویض نمودن منصب

رفیع سرخیلی بجناب میر فصیح الدین محمد تفر شہ)

قبل ازین بخامہ مشکبیز در صفایح ذکر سوانح تحریر نمودہ بود کہ میرزا  
 روز بہان چون سرخیل شد مشغول سر انجام معاملات سلطنت و انجراح مرام  
 سپاہی و رعیت گردیدہا ما بجهت عدم توجہ و التفات خاقان سکندر شان کوکب  
 ارتفاع حالش روز بروز روی در تراجع داشت و ترقی و اعتباری کہ لازم این  
 منصب عالیست مشار الیہ را بہم نرسید و شہریار سکندر اقتدار بعد از شریف  
 الملک متوجہ حال میر فصیح الدین محمد بودند و چون مشار الیہ را بولایت  
 مرتضی نگر فرستادہ بودند یگچندی انتظار آمدنش داشتند و بسبب بعضی از امور  
 چون نسبت میرزا روز بہان بی توجہ شدہ بودند فرمان معلی بجهت میر ہشار الیہ  
 فرستادہ بسرعت تمام اور اطلب داشتند و جناب میر ہہرات ولایت مرتضی نگر  
 را بعمال کاردان باز گذاشتہ خود متوجہ پایۂ سریر سلطنت مصیر گردید و داخل  
 دار السلطنت شدہ شرف کورنش و سعادت بساطبوس دریافت و بگوش ہوشش  
 نوید منصب جلیل القدر سرخیلی رسانیدند اما میرزا روز بہان بکار گذاری



و خیر خواهی بزودی که میدانست اشتغال داشت و از بیم عزل سعی در تفراتی (۱) و خدمات می نمود چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه تربیت میر فصیح الدین محمد بودند خدمات موفور او منظور نظر کیمیا اثر نیتاد بلکه بعدم دیانت و امانت متهم گردید تا در شب هجدهم شهر صفر سنه مذکور که هیچ يك از ارکان دولت پایه سریر سلطنت نیامده بود جناب میر را بحضور موفور السرور طلبیده تشریف منصب عالی سرخیلی مرحمت فرمودند و قامت قابلیتش را بخلعت این منصب و الا آراستند و مشار الیه را در امر حکومت مطلق العنان ساختند و میرزا روزبهان معزول شد مدت حکومتش دو ماه و نیم بود پس میر فصیح الدین محمد باین مرتبه ارجمند سرافراز شده بغنیات پادشاهی مستظهر گردید بدقت خانه شاهی آمده برمسند حکومت قرار گرفت و به عهده داران دفتر خانه عامره پان قسمت نموده تیمنا برچند رقعہ و مثال احکام نوشته بمنزل خود رفت و صبح گاه بیارگاہ خلعت پناه آمده مشغول مہیات گردید بعد از يك چندی کہ صبح و شام بموقف سلام حاضر میگردد و تمام روز به معاملات مملکت می پرداخت مراحم خسروی اقتضای آن نمود کہ قلمدان مرصع بمشار الیه مرحمت نمایند پس بر نسبت شریف الملک قلدانی کہ جواهر ترصیع نموده بودند باصفجاهی عنایت فرمودند و جناب آصف مرنبث از الخفاف خسروی بهره مند گردیده بد رجات قرب و منزلت بقدرے صعود نمود و فضیلت پناه ملا خلقی شوستری این دو ماده تاریخ را بجهت سرخیلی میر آصف جاہ یافته است - بیت

جملة الملک شاه عبد الله (۱۰۲۲) میر دانش فصیح کار آگاہ (۱۰۳۲) ر چون ولایت مرتضی نگر بحوالہ جناب آصفجاهی بود و در آن مملکت جمعی کثیر از رعایای سرکش دستند کہ بجهت تحصیل زرو تا دیب ایشان سردار ضابطی همیشه مقرر بوده و جناب میر چون بخدمت ارجمند حضور سرافراز گردیده بودند احوال آنجا را بمسامع جاہ و جلال خسرو یوسف جمال سکندر اقبال رسانیده استدعای سردار صاحب شوکتی نمودند کہ در آن محل بفرستند از جمله وزرای ذیشان خدا و یردی سلطان را بجهت این مهم اختیار فرمودند

در ہشتم ماہ ربیع الثانی سنہ مذکورہ تشریف بوی مرحمت فرمودند و سلطان  
مذکور باین خدمت مسرور گردیدہ بولایت مرتضیٰ نگر روانہ شد۔

( ذکر خواستگاری نمودن عالیحضرت عادلشاه صبیہ محترمہ خاقان جنت  
بارگاہ سلطان محمد قطب شاہ را نور مرقدہ و بیان ارسال پالکی زرنگار  
جو اہر تار ماہ آسمان عصمت و اختر شب تاب برج عدت بجانب  
بیجاپور و آراستہ بزم عشرت و آئین محافل سور پر سرور )

ای قلم همچون علم بردار سربراہ ماہ داستانی کن بیان از جشن و سور قطب شاہ  
قطب شاہان شاہ عبد اللہ شاہ شاہ عہد شاہ یوسف طلعت و جم حشمت و گیتی پناہ  
طرح جشنی در جہان افگندگان در قرنہا دیدہ انجم ندیدہ در زمان ہیچ شاہ  
گشت از آئین جہان مانند خلد آراستہ حور و غلمان فوج فوج از ہر طرف در بزم گاہ  
بزم گاہ خسروی از چشم زخم فتنہ دور تارین چرخ فلک گردندہ باشد مہر و ماہ  
خامہ مشک افشان عنبر بیزدر تحریر این داستان دلاویز و ترقیم این  
حکایت عشرت انگیز چنین رطب اللسان و عذب البیان میگردد کہ از قدیم  
الایام ما بین سلسلہ علیہ رفیعہ قطبشاہی و دودمان عالیشان عادلشاہی نسبت  
قربانی و مواصحت بودہ و مراسم یگانگی و اتحاد و قوانین دوستی و داد از  
جانبین سراعات میفرمودہ اند چنانچہ خاقان علین مکان سلطان محمد قلی قطبشاہ  
طاب ثراہ ہمیشہ معظہ خود ملکہ جہان را در سناک از دواج حضرت ابراہیم  
عادلشاہ در آورده بودند و عادلشاہ صبیہ جلیلہ خود را با پادشاہ جنت بارگاہ  
سلطان محمد قطبشاہ نور اللہ مرقدہ عقد مناکحت بستہ بودند و نسیم محبت  
و نکہت الفت از گلشن سلطنت این دو خاندان سلطنت نشان بجانب یکدیگر  
می وزیدہ و روایح مصادقت و مودت ایشان بمشام جان سلاطین با تمکین  
نزدیک و دور رسیدہ۔

بیت

اگر گلچین ز گلشن گل سوی عطار آوردی نسیم از طبلہ عطار بردی بوی گلشن ہم  
بنا برین مقدمات درین وقت حضرت سلطان محمد عادلشاہ کہ بر تخت سلطنت  
و کامکاری صعود فرمودہ اورنگ و دیہم خسروی را بعد از والد ماجد بہ

فرو شکوه پادشاهی و شان و شوکت شاهنشاهی زیب و زینت بخشیده بودند  
 اراده نمودند که نسبت قدیمی که مابین سلاطین عالیمقدار و خواقین نامدار بوده  
 تجدید نمایند به حجابی که در پایه سر بر سلطنت و شهر یاری و آن دری برج خلافت و جهاننداری  
 آن گوهر یکتای درج سلطنت و شهر یاری و آن دری برج خلافت و جهاننداری  
 اعنی صبیحه محترمه خسرو علیین مکان که در سادات عز و علا و خلوتخانه حرم  
 محترم معلی محنتی و مستور است خواستگاری نمایند و شاه ابوالحسن حاجب مقیمی  
 و شیخ رحیم حاجب مصلحتی حسب فرمان انتهاز فرصت نموده ارادۀ ذکر  
 مقدمات این مطلب عظمی و توطئه اظهار این مقصد کبری نموده بوساطت بحرمان  
 بارگاه و مقربان درگاه خسرو گیتی پناه بر موز خفیه اظهار این معنی کردند و نسبت  
 اتحاد و رابطه یگانگی و و داد حضرت عادلشاه (۱) بوجوه دلپذیر تقریر فرمودند  
 اعلیضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بعد از استماع این کلام میمنت انجام  
 و استشمام این رواج طرب فرجام رجوع حصول این مرام و وصول این مطلب  
 سعادت انتظام را بمشیت بی علت سرمدی و بتقدیر حضرت ایزدی حواله نمودند  
 و نظر بموافقت سلاطین ماضیه و مواصلت خواقین سابقه فرموده بصلاحدید  
 بعضی از مقربان خاص و معتمدان با اختصاص اجابت آن استدعا و قبول آن  
 مدعا را بکسوت سکوت و لباس مطرز بطراز خموشی برآراستند و حجاب دانش  
 مآب از خورای ادای آن دارای سکندر ای یوسف لنا آثار رضا استباط نموده  
 کیفیت احوال بطریق اجمال بحضرت عادلشاه عرض نمودند و حقیقت افتتاح  
 ابواب مواصلت را به لسان شکر و منت معروض داشتند چون این خبر فرح اثر  
 و مژده ثمر بمسامع جاه و جلال عادلشاه رسید گلشن گلشن شکفتگی بهم رسانیده  
 ازین نوید فرح افزای و حصول امید غمزدای بازوی سلطنتش که از زور سرینجه  
 اعدا ضعیف گشته بود قوتی بی اندازه و پشت دولت و حشمتش را استظهار  
 و اعتضادی تازه پیدا شد و در گلشن شهر یاری و کامگاریش که از خزان حوادث  
 روز گاه بی برگ و بار شده بود بوزیدن نسیم بهجت و خرمی آثار سرسبزی و شکفتگی  
 دوید اگر دید -

قطعه

شجر درلش ازین پیوند درگلستان دهرقه بکشید  
 رنگ و بویافت گلشن طبعش تانسیمی ازین چمن بوزید  
 تیرگی رفت از جهان دلش زین افق صبح عیش چون بدمید  
 و در روز و صول خبر فرح اترطیل و دامانه شادمانی بنو ازش درآورده  
 جشن ملوکانه و عیش و عشرت خسروانه نمودند و از برای حجاب مذکور  
 تشریفات فاخر و انعامات متکثر ارسال داشتند و بعد ازین بانوی سرای سلطنت  
 و صدر نشین سرادق عفت و عصمت خواهر بزرگ خود را با چندی از عظمای  
 حوم محترم عادلشاه مرحوم و مرهروی پندیت سپهسالار و حسینی ابن خان حبشی  
 و چند سردار نامدار دیگر را بجهت تمشیت عقد مصادرت و سرانجام مهمام  
 مواصلت پایه سریر خسرو سکندر اقبال یوسف جمال ارسال داشتند چون  
 اردوی اعظم زیجاپور ارتحال نموده بعد از طی منازل داخل منازل ممالک  
 محروسه گردیدند امر جهان مطاع شرف صدور یافت که چاشنیگران و خوان  
 سالاران باستقبال شتافته در هر منزلی بلوازم ضیافت و شرایط مهمانی چنان که  
 داب این دولتخانه عالیه است قیام نمایند و کریم خان سرنویت را با چهار  
 حواله دار خاصه خیل متعاقب باستقبال فرستادند و بعد از آن سیادت پناه میرزا  
 حمزه را بالشکرش روانه نمودند و روز دیگر نصیرالملک را بالشکرظفر اثر دنیای  
 عین الماسکی بآئین رنگین فرستادند و هم چنین در هر منزل سردار معتبری را  
 بانواع تکلفات و تشریفات باستقبال میفرستادند و تعظیم و تکریم ایشان کجا نبغی  
 بجای می آوردند تا بجوالی دار السلطنه اردوی ایشان نزول نمود درین مقام بعضی  
 از ملکان عالیشان را مثل ملک الماس و ملک عنبر و ملک آدم باستقبال فرستادند  
 و تهیست و رود سرا پرده نشینان بارگاه عفت و عصمت واقع شد و روز دیگر  
 جناب آصف مرتبت میر فصیح الدین محمد را با چند سردار نامدار و لشکر  
 سیار (۱) باستقبال فرستادند و در دامنه کوه طور که نزدیک بدر و اوزه جنوب  
 دار السلطنه است اردوی ایشان را فرود آوردند و خاقان یوسف جمال سکندر  
 اقبال امر فرمودند که میدان دلکشای قصر داد محل و عمارات چاوری تهانه

و کوه و لخانه و د کاکین اطراف میدان و دربار عالیہ شیر علی را با چهل ایوان میدان که هر یک یک وزیر منسوب است و چند محل قصرهای اندرون دولتخانه را آئین بستند و ابواب عیش و عشرت را بر عالمیان مفتوح ساختند و کلانندان ماه رخسار و پری پیکر آن حور آثار بجلود گری در آمده مدت یک ماه از صبح تا رواح و از رواح تا صبح هنگامه طرب و مجلس لُو و لعب گرم میداشتند -  
نظم

بزم گه پر ز حور گشت و پری جمله در دلبری بجلود گری  
بزمگاه شهنشه دوران طرب انگیز طبع پیرو جوان  
هر طرف مجمعی ز محبوبان هر کجا مجلسی پر از خوبان  
قصر ها چون نگار خانه چین زینت و زیب یافته ز آئین  
عشرت پادشاه پاینده تا بود مهر و ماد تا بنده

و در عین گرمی هنگامه عیش و عشرت خاقان سکندر منزلت اراده میر و سواری فرمودند و فرمان معلی شرف تفاق یافت که خیمه و سر پرده بارگاد سپهر اشتباه خسروی را در دامنه کوه طور بر سر پای کنند و فراشان و مهتران بهرام قدرت خیم فلک رفعت را اراج مهر و ماد بر افراختند و آن دشت و صحرا را مانند شهری ساختند و روز دیگر اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال بر بالای فیل آسمان مثال که بزنجیرها و جرسهای طلا و جل مکالم بجاوهر مانند فلک ثوابت و کلگی و چتتهای مرصع و به تقطیعات دیگر آراسته بودند سوار شده جمیع امرار و وزرا و ارکان دولت و اعیان حضرت و مقربان خاص و معتقدان با اختصاص و بینادران شیر افکن و پهلوانان لشکر شکن در رکاب ظفر انتساب از دولت خانه عالیہ بیرون آمدند غلغلۀ طبل و دبدبه دمامه و صفیر نفیر و صدای رعد آوایی گریزی در فضای آسمان و ساحت زمین و زمان به پیچید و پیاده و سوار زیاده از حصر و تمار از دروازه عالیہ شیر علی تا دروازه شهر که قریب یک فرسخ راسته بازار است دورویه ایستاده شده بودند و اخیال حبال مثال و اسپان شمال شمال باحلی و زیور بسیار زیاده از هزار و دو هزار برسم

جنیب پیش روان نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر احتشام باشان و شکوه پادشاهی و عظمت و شوکت ظل الاهی و حشمت و تجمل افزون از تصور و تخیل متوجه کوه طور شده بسر پرده و بارگاه گیتی دستگاه در آمده بر اورنگ سلطنت صعود فرموده قرار گرفتند و مقربان سریر سلطنت و معتمدان اورنگ خلافت و امرای عالیمنان و وزرای عظیم الشان و نامداران بارگاه و سرداران باحشمت و جاه و غریبان دولتخواه خیر اندیش و عیلمان فدوی سرشت و فاکیش و ترکان باسیاست تندخوی و جشیان پر جهات جنگ جوی و سلاحداران شجاعت شعار و دکنیان یکنک باز جلادت دثار و دلاوران بانگ و نام و پیادگان بهرام انتقام و اصناف طبقات انام هر کدام در مقام خود آرام گرفتند و سرنویشان مرغ صولت و عهده داران مشتری قدرت عصاهای مرصع یکف از هر جانب و هر طرف باهتتام و انتظام آن مجلس بهشت تزیین پر داختند بارگاه خسرو گیتی پناه از انواع تجملات پادشاهی و اقسام تکلفات شاهنشاهی آراسته و مانند فردوس معلی از کدورات پیراسته شد -

نظم

بجلسی چون خلد شد آراسته      دهر از کلفت بشد پیراسته  
 شاه مانند سلیمان بر سریر      از فروغ طلعتش عالم منیر  
 صف زده لشکر زهر جانب هزار      هر یکی چون رستم و اسفندیار  
 جمله پوشیده لباس رنگ رنگ      با سلاح و با یراق روز جنگ

و از بالای تختگاه عرش اشتباه و فرار اورنگ خورشید رنگ اشاره لازم البشاره بملازمان بساط عالم انبساط واقع شد که مرهری پندیت سپهسالار عادلشاه را طلب نمایند جمعی از معتمدان باردوی حضرت عادلشاه رفته مرهری را با امرای عظام باعزاز و اکرام بردرگاه جهان پناه آوردند و مرهری بجهت تعظیم و تکریم بارگاه خسروی از یک تیر پرتاب راه پیاده شد بحمیمه فلك رفعت در بند اول رسید و عهده داران برجیس صولت حسب الامر جهان مطاع مرهری را باچند نفر از امرای و سرداران عظام باردادند و بپور بارگاه سپهر مانند که میر سیدند فرجی از نامداران و جمعی از سرداران عالیشان را میدیدند

با شکوه. سنجرى و شوکت اسکندرى جا بجا قرار گرفته اند و فیلان مست کوه پیکر را در بندهای معظم ایستاده کرده اند تا از هفت خیمه و سایبان سپهر نشان مشار الیه را گزرانیدند و بیارگاه عرش اشتباه رسانیدند مرهبرى بآن مقام کبریا و جبروت رسیده و آن آفتاب فروزنده ملک و ملکوت را مشاهده نموده کمال دهشت بهم رسانیده برابر اورنگ خسروى چند جاتسلیم و کورنش کرده بعبودیت قیام نموده لوازم دعا و ثنا یجامی آورد از مقام عز و علا تو جهات خسروى شامل حالش شده بعواطف و الطاف پادشاهانه سرافراز گردید و به تشریف و بخلعت ملوکانه مفتخر و مباهى شد و شش راس اسپ مع یراق سیمین و دو فیل با و مرحمت فرمودند و امرای رفیق اورا نیز به تشریفهای شاهانه و اسپهای ترکی سرافراز ساختند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر و انواع خوشبوی و عطریات تمام خاص و عام مجلس بهشت آئین جنّت قرین را معطر و رنگین گرد ایندند و در آن مجلس چهل راس اسپ و پنج زنجیر فیل و صد عدد تشریف اعلی و اوسط بامرای عادل شاهی و توابع ایشان عنایت شد و مرهبرى را با سردان رخصت انصراف ارزانی داشته تا وقت عصر در بارگاه فلک اشتباه به عیش و عشرت مشغول بودند و بعد از آن به آئین سابق متوجه دولتخانه گیتی نشانه گر دیدند و در شب نوزدهم ماه شعبان المعظم همشیره حضرت عادلشاه را باخواتین خاص و اهل حرم ایشان را طلب فرمودند و مرهبرى سه سالار اسباب و اشیائی که همراه آورده بود و تحف و هدایا و نقایس امتعه و اقدسه لوازم عروسی بر فیلان و شتران بار کرده دوهزارخوان ترتیب داده پالکیهای محذرات مکرمات حرم را برداشته داخل شهر شد و امر معلى صد و ریافت که از در وازه دو ازده امام بدولتخانه عالیه درآیند و در قصر ندی محل که بانواع تجملات پادشاهی چون نگارخانه چین آراسته بودند آن شب مرهبرى دفعه دیگر بشرف بساطلبوس و عز کورنش خاقان یوسف جمال سکندر اقبال مشرف شد و پالکیهارا با اسباب و تحف و هدایای مذکور بحرم معلى بردند و در آن شب قضات رفیع الذرجات و فضلالی شریف الذات ستوده

صفات مجلس انس و محفل قدس آراسته آن زهره برج شصت را با مشتمی  
سپهر سلطنت و آن بلقیس عصر را با سلیمان دهر بمبلغ سی لك هون عقد بستند -  
یت

بستند جو عقد مهر فخر با ماه گفتند زغیب بارك الله  
و مدت يك هفته در اندرون حرم بساط نشاط انبساط نموده بعیش  
و عشرت پرداختند و خدیجه الدوران اعنی والده ماجده خاقان سکندر شان  
انواع تکلفات و تواضعات بهمشیره مکرم حضرت عادلشاه و خواتین محترم  
فرمودند و بهر يك تشریفات شاهانه و زرین و مرصع آلات قیمتی عنایت نمودند  
و آنچه در تصور ایشان نبود به حین ظهور پیوست و خاقان یوسف عذار سکندر  
اقتدار بجهت بردن پالکی حضرت ملکه عالمیان از میان اکابر و اعیان و مقربان  
پایه سریر خلافت نشان سیادت پناه آصف جاه میر فصیح الدین محمد را اختیار  
فرموده به تشریف این خدمت و الاقامت قابلیتش رایا راستند و دوراس اسپ  
ترکی بازین و یراق سیمین مرحمت کردند و بر توجّهات و عنایات از دیا و فرموده  
دنای قزلباش خان که هشتاد هزار هون تنخواه و مقاصدا داشت به مشار الیه  
عنایت نمودند و جناب معالی نصاب عمده المشایخ و الافاضل شیخ محمد طاهر را  
نیز تشریف خاص با دوراس اسپ مرحمت فرمودند که باتفاق آصفجاهی همراه  
پالکی زرنگار ملکه عالمیان باشند و جناب عمده الفضلا و زبده العلماء قاضی  
احسن مشهور بقاضی ملکه معظمه که از اعظام فضلائی عصر و در سلك مجلسیان  
حضور و افران نور منسلك اند و جمعی از مجلسیان عظام را تشریف رفاقت آصفجاهی  
و عمده المشایخ دادند و دولت خان عهده دار دولت خانه عالیه را با چند خواجه  
سرای معتبر تشریف های خاصه مرحمت نمودند و بهمراهی و خدمت پالکی  
ملکه عالمیان تعیین نمودند و کریم خان سرنوبت حضور و افران نور را با دو  
سردار یکی سید بابو و دیگری مخدوم ملک را با چهار حواله دار خاصه خیل که  
چهار صد سوار لشکر تابین (۱) ایشان بودند تشریف همراهی پالکی ملکه  
جهانیان مرحمت کردند و در بیست و ششم ماه شعبان پالکی زرنگار مکمل بجواهر

(۱) یعنی تابع و پیرو -



آبادار ملکه عالمیان بایست پالکی خاصه و صد و پنجاه پالکی دیگر از خدمه با اثاثه سلطنت و تجمعات پادشاهی و فیلان بزرگ کوه آثار و اسپان ترکی و تازی بادرقتار و شتران قوی هیکل پر بار و عرابهای گردون کردار و سرباری زیاده از حصر و تیمار با امرا و وزرا و لشکر سپار بآئین خسروانه بیرون دار سلطنته روان فرمودند و در دامنه کوه طور سرا پرده و بارگاه براوج مهر و ماه برافراختند و آن صحرا و کوهسار را مانند شهری ساختند - نظم

شهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سرپا  
خیمه و سایبان چو چرخ برین سایه گسترده بر تمام زمین  
دهر بهر طرب کشود بساط گشت آماده بزم عیش و نشاط

و در سلخ شهر شعبان خاقان سگندر شان بجهت و داع ملکه عالمیان با عظمت و حشمت خسروی بطریق که سابقا مرقوم گردید بجانب کوه طور تشریف حضور موفور السرور ارزانی داشتند و چون با کمال حشمت از دار السلطنته متوجه بیرون شدند مرهری سپهسالار عادلشاه خبر دار شده از اردوی خود بجانب دروازه شهر بسر راه آمده سرعبودیت بر زمین خدمت سود و در سلك ملازمان رکاب ظفر و نصرت اتساب پیاده روان شده استدعا از بندگان خاص و مقربان با اختصاص نمود که چون همشیره مکرمه حضرت عادلشاه در این ار دوی معظم است توقع آنست که از فر قدوم عشرت لزوم شاهنشاهی بارگاه عادلشاهی را برنور سازند و ببنارسم سمند فلك مانند آن اردو رامشك افشان و عنبر بیز گردانند اعلیحضرت خاقان سگندر شان رعایت جانب عادلشاه و خواهر بزرگ ایشان نموده پرتو التفات بر آن جانب افکندند و همایش لوئی سلطانی جناح عطوفت و بهرانی کشوده ظلال مرحمت و رافت بر آن حدود گسترده اولاً در سرا پرده و بارگاه عادلشاه نزول اجلال فرمودند و از لمعات شان و شوکت شاهنشاهی آن مقام مسرت ارتسام را چون فلك خضرا منور ساختند مرهری بعد از لوازم خدمت و بوسیدن زمین عبودیت سه طبق زرسرخ و سفید نثار نمود و از در بند بارگاه تا محل جلوس پای انداز زربفت

وتمثل گسترایندویک نورس اسپ عربی و عراقی بایراق و زین زرین و سه زنجیر  
 فیل کوه عدیل و نه تقوز خوانهای آتشه نفیسه و تخمف دیگر پیشکش ملازمان  
 خسرو و یوسف طلعت سکندر حشمت نمود خاقان سکندر شان مرهروی رابه  
 تشریفات فاخر نوازش نموده شش راس اسپ و دوزنجیر فیل مرحمت فرمودند  
 و به کلاوندان رقاص بیجاپور که مشابه پری و حور و پیش بارگاه بهرقاصی مشغول  
 بودند پنج هزار هون و ده هزار روپیه و اسپ و فیل بخشیدند و از آن بارگاه  
 وارد بر آمده متوجه بارگاه فلك اشتباه ملکه عالمیان گردیدند و همشیره گرامی  
 را دیده جواهر نامعدود و انواع تحف و دایای نامحسور مرتبه بعدی به  
 ملکه عالمیان و خاصان حرم عنایت فرمودند و ایشان را وداع نموده بعد از  
 يك پهر شب بصد هزار مشعل و چراغان شب تیره را چون روز روشن و ساحت  
 آن مسافت را مانند گلزار و گلشن ساخته متوجه دارالسلطنه گردیدند و محاسبان  
 دفتر خانه پادشاهی قیمت اسباب جهیز را که همراه پالکی علیا حضرت بلقیس  
 الزمانی نموده اند مبلغ پنج لك هون نوشته اند و آنچه در ایام جشن و سوار از  
 تشریفات و غیره در دارالسلطنه صرف گردیده پنجاه هزار هون تخمین شده  
 و بعد از انقضای ایام جشن و میزبانی که مدت یکماه و نیم لیل و نهار در مقامات  
 و محلات مذکور هنگامه عیش و عشرت گرم بود در اواسط شهر رمضان المبارک  
 اردوی معلائی ملکه جهانیان را روانه بیجاپور گردانیدند و تا منازل سرحد  
 مالک محروسه چند سردار نامدار و امرای عالیقدر را که هر يك با هزار سوار  
 و ده هزار پیاده بود بمشایعت فرستادند و امرای عالیشان با پالکی زرنگار جواهر نثار  
 تا سرحد روان شدند و از سرحد مرخص گردیده مراجعت نمودند چون  
 اردوی اعظم ملکه عالمیان بولایت بیجاپور در آمده طی منازل نموده به گاهرگه  
 رسیدند حضرت عادلشاه پسر اخلاص خان میر جمه رابا چهار هزار سوار  
 باستقبال فرستادند و مشار الیه بشرف آستان موسی بارگاه فلك اشتباه ملکه  
 عالمیان مشرف گردیده به تشریف خاص سرافراز شد و فرمان عادلشاهی به  
 مرهروی پندیت رسید که بسرعت بحضور آمده از آنجا معاونت فتح خان نظامشاهی

که در قلعه دولت آباد محصور است و مهابت خان با امرای مغل آن قلعه را محاصره نموده کار بر او تنگ و دشوار گردانیده اند برودیس مرهروی بشفرف کورنش و رخصت ملکه عالمیان سرافراز شده تشریف و پان رضا گرفته روان گردید و اردوی حضرت مهد علیا در هر منزلی که نزول اجلال میفرمود آن سرزمین رشک فردوس برین میشد و عمال محال بخندمتکاری قیام مینمودند و آصفجاهی ایشان را به تشریف و انعام سرافراز می ساخت چون به یک منزلی بیجاپور رسیدند و آن محل دلکشنا محیم جاه و جلال و مضرب سرادقات اقبال گردید مصطفی خان و خواصخان که میر جمله و کار ملک آن دولتخانه عالیله و دورکن اعظم سلطنت عادلشاهی اند به استقبال آمده شرف تسلیم و کورنش آستان بارگاه معلی دریافتند و آصفجاهی و عمده المشایخ انواع کرمی (۱) مشار الیه فرود آوردند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه و سایر تکلفات ما کولات کشیده شده خاص و عام طبقات انام از آن مایده تناول نمودند و بعد از فراغ از مراسم ضیافت و لوازم مهمانی تشریفهای ملوکانه پیشوا و میر جمله را پوشانیده بویک چهار راس اسپ و یک فیل عنایت نمودند و جمعی از اعیان و اکابر که برفاقت مشار الیهها آمده بودند همه را خلعت و تشریف علی قدر مراتبهم پوشانیدند چنانچه صد دست تشریف آن روز بیهمه امرای عادلشاهی مرحمت شد و روز دیگر عالیحضرت عادلشاه با عظمت و اجلال باستقبال تشریف آورده خیمه و بارگاه برابر دوی ملکه عالمیان برافراختند و بساط نشاط انبساط نموده بیس و عشرت پرداختند و شب روز دیگر به بارگاه نالک الشبانه ملکه عالمیان در آمده جواهر و افروز رمتکاکر تثار نموده رسوم و قاعده جاوید که در دکن متعارف است مراعات فرمودند - نظم

حجله آراستند چون جنت شمع افروختند در خاوت  
شوق انگیخت طرز ناز و نیاز تا شدند آن دو بادشه دمساز  
چون قران کرد ماه باخورشید شد قرین بخت و دولت جاوید  
و در آن شب از خرمی چون صبح طرب افزای نوروز بود بیس و عشرت

اشتغال داشتند و از شادی لذت وصال آن شب را چون لیلۃ القدر پنداشتند  
در عید شباب عشق را شاهد وصال در آغوش و هیجان شوق با حصول آرزو  
دوش بردوش -  
قطعه

لیلۃ القدر بود آن شب وصل که نمودند مهر و ماه قران  
بود در خرمی به از نو روز آن شب فیض بخش نورافشان  
گل عشرت صباح عید آن شب چید از بز مگاہ صدد امان  
و در آن مقام دل افروز بهجت اندوز گذر اینده آخر همان شب پالگی  
زرنگار جواهر تار ملکه عالمیان را برداشته بجانب بیجاپور روان شدند و راسته  
بازارهای شهر را آئین بسته چراغان بسیار نموده آتش بازی و آفر سوخته با آئین  
رنگین و ترتیب دلنشین داخل شهر و دولتخانه عالیہ گردیدند - قطعه  
از روشنی شمع سبستان سلطنت مه در حجاب بود نھان تا بہ صبحگاه  
با صد هزار شمع کواکب سپهر ایک همراه پالکی زرانندود شد بر آه  
و درون دولتخانه را که چون کارگاه ارژنگ و نگار خانہ چین آراسته بودند  
با کمال شادمانی و غایت بهجت و مسرت آرام و مقام گرفتند و داد عیش و عشرت  
دادند و روز دیگر حضرت عادل شاه بر اورنگ سلطنت تراز گردیدند جناب  
آصفجاهی و عمده المشایخ و قاضی احسن و مجاسیان نظام و امراء عالی شان را طلب  
نمود و ایشان بشرف ملاقات مشرف گردیدند و آصفجاهی و جناب شیخ راه نھل  
بمسند سلطنت جای نشستن تعیین نمودند و عزت و حرمت ایشان بوجه آتم بوقوع  
پیوست و مورد الطاف و اشفاق بی غایت گردیدند پس هر یک از ایشان را  
بخلت خاص سرا فراز ساختند و مجلسیان و سرداران رفیق را علی قدر مراتبهم  
مخلع ساخته نوازش فراخور حال هر یک نمودند و مدت یک ماه در بیجاپور  
اقامت واقع شد و جمیع امراء و وزراء و منشیان و ارکان دولت عادل شاهی  
بملاقات و دیدن آصفجاهی و عمده المشایخ می آمدند و هشار ایما براسم  
تواضعات و ضیافتها می پرداختند و به بعضی تشریف و اسب عنایت دین نمودند  
و هر روزه اسباب ضیافت و مهمانی آماده و مهیای می بود بعد ازین مراتب

عاليحضرت ملکه عالميان جناب آصفجاهی شيخ الاسلامی را تشریف شاهانه وچند راس اسب مرحمت فرموده رخصت مراجعت دادند و عاليحضرت عادل شاه نیز تشریفات فاخر با اسبان یراق سیمین عنایت نموده رضای انصراف ارزانی داشتند و ایشان با امرا و مجلسیان و لشکر از بیجاپور مراجعت نموده درغره محرم سنه ثلاث و اربعین و الف (۱۰۴۳ هـ) بدار السلطنة رسیدند و بعد از عاشر محرم بعن بساط بوس اعليحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف جمال معزز و سرافراز شدند و به تشریف خاص ارجمند و در میان امثال سر بلند گردیدند و عمده المشایخ بواسطه حسن خدمات مشمول عواطف شده بنوید مناصب عالیہ منتخر و مباهی گردید و اوضاع و اطوار بیجاپور را بنوعی که مشاهده نموده بود بمسامع جاء و جلال خسرو سکندر اقبال رسانید -

( ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سنه مذکوره و بیان تغییر

و تبدیل بعضی از مناصب که درین سال وقوع پذیرفته )

در بعضی از شهور این سنه شیر محمد خان را که به شجاعت و کاردانی موصوف است و به یمن تربیت ملازمان پایه سر بر سلطنت از مرتبه سلحداری دنیا عین المملکی با علی مرتبه وزارت و سرداری ترقی نموده تشریف و شمشیر سر لشکری و سپهسالاری مملکت کسیمکوت و کلنگ مرحمت فرمودند که باتفاق شجاع الملك و اید شجاع الملك میر زاده ما زندران که بعد از پدر بخطاب مستطاب سرافراز شده و دران مملکت بسر پنجه تهور و دلآوری دست و بازوی قوت و قدرت دیوان و راجهای آنجا ابر تافته بود بحر است مملکت و اهتمام احوال سپاهی و رعیت پرداخته بدفع شر و فساد که از دشمن بومی و یگانه حادث شود قیام نماید و بجهت دیو اعظم کشنا دیو که سر و سردار دیوان و منیالان و اجدادش فرمان روی آن ممالک بود اند تشریف و اسب و پالکی ارسال داشتند که بموافقت و متابعت مشارالیهها سالك طریق خدمت باشند و سید عبدالله خانی را از ان مملکت طلب فرمودند و مشارالیه در ششم ماه جمادی الاول این سنه بدار السلطنة رسیده شرف بساط بوس محفل جنت آسادر یافته در سلك مجلسیان

دنیا و وزارت مشار الیه را با اقاوت خان حبشی مرحمت فرمودند (ایضا) در شب سیزدهم جمادی الاخر سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی را تشریف منصب پیشوائی مرحمت فرمودند و نواب علامی نهای شیخ محمد را بنا بر سعایتی که از بعضی نسبت بایشان بظهور رسید چند روز به نشستن در منزل خود و ترک آمدن بپاکری مامور ساختند و درین وقت چون همیشیره بزرگ عادل شاه و مرهروی پندیست سپه سالار بجهت مهم مواصلت بدار السلطنت آمده بودند بعد از فراغ از مهمات ارسال پانکی زرنگار بلیقیس الزمانی ملکهء لمیان و سر انجام امور ایشان متوجه حال نواب علامی شدند و چنین ظاهر گردید که سعایت و مهمت از روی عناد بوده و دامان اخلاص ایشان در دولتخواهی صاحب و ولی نعمت از آرایش باین قسم امور که بایشان نسبت یافته پاك است اعلی حضرت خاقان سکندر شان در مقام توجه و التفات در آمده یکی از مقربان سریر سلطنت با پانندان ملا بخدمت نواب علامی فرستادند و تبیول دان مذکور را بملازمان علامی بخشیدید و کمال التفات بظهور رسانیدند و بعد از چند روز دیگر نواب علامی را بحضور وافر النور طلب فرموده به تشریف خاص نوازش بیش از پیش نمودند و جای صدر الشریعة صدر جهان بجهت جلوس ایشان معین گردید و امور مشورت و مراجعت که باعث قوام و نظام سلطنت است بر نسبت سابق بر همه رتبه مقدم بهم رسانیدند و سوانح احوال ایشان بعد ازین عنقریب مرقوم خواهد شد (و ایضا) در هفدهم ماه جمادی الاخر معتمد السلطان ملک آدم را تشریف حواله داری خاصه خیل مرحمت فرمودند و قاسم بیگ ازین مهم معزول شد و ملک مذکور در زمان خاقان مغفور جنت مکان نور الله مرقده دفعه يك سال و دفعه یازده سال باین منصب جلیل اشتغال داشت چون خاقان سکندر اقبال ملک مذکور را باین منصب ارجمند سر بلند فرمودند مشار الیه باهتمام عسا کر ظفر مآثر پرداخته باقیات مشاھر لشکر را از اعمال محال تحصیل نموده بجنود نصرت ورود رسانید و ولایت ایلور و چند محل دیگر بجهت تنخواه خاصه خیل از مملکت محروسه جدا نموده حواله خود گرفت (و ایضا) در شب بیست و نهم ماه جمادی الثانی فرزند

دلبد نورسیده اعلیٰ حضرت خاقان سکندر منزلت خلد الله عمره و ملکه که هفت ماه و بیست روز از ولادتش گذشته بود به بهشت جاودان شتافت و ازین قضیه داغ برسینهای عالمیان ماند و دل جهانیان از آتش این مصیبت سوخت امر اعلیٰ صادر شد که غنچه نشگفته باغ بهشت را در لنگر فیض اثر برده در روضه جد بزرگوارش دفن نمایند و پیشوا و سرخیل و جمیع مجلسیان و کل امرا و وزرا و تمام چاکران تشییع نعش آن معصوم نموده حسب الامر جها بمطالع عمل نمودند و روز زیارت مبلغ کلی از نقود و اجناس بسادات و علما و مستحقین خیر (۱) نمودند امید چنانست که حضرت پادشاه بی نیاز منزله از شریک و انباز بعوض آن گوهر شب چراغ آفتاب عالمتابی از مطلع سپهر سلطنت اعلیٰ حضرت خاقان یوسف جمال تابان گرداند و روزگار سلطنتش تا عمر طبیعی تمتد سازد بحرمه محمد و آله الایجاد (و ایضا) در او اخر ماه جمادی الاخر دنیای مظفر خان پتان را بآدم خان حبشی مرحمت فرمودند و در غره شوال ملاحسن شوقی نام حاجبی از جانب عادلشاه پایه سریر سلطنت مصیر آمد و یادگار گذرایند و به تشریف و اسب سرافراز شد (و ایضا) در او اخر سنه سیادت پناه شیخ الملک را که در ولایت کسیمکوت بود طلب فرمودند و سنجی که بحواله مشار الیه بود بنا بر سفارش شیرمحمد خان سپهسالار به میرستم مازند رانی که جوان دلاور بیست و داماد خان مذکور شده بود عنایت فرمودند و چون زمینداران و دیوان ولایت مذکور در جنگلها و کودهای آنجا بعض اوقات سرکشی می نمودند به شیرمحمد خان و میرستم فرمان معلی شرف نفاذ یافت که با اتفاق یکدیگر بضبط آن ولایت پردازند و سرگشان را گوتمالی میداده باشند و شیخ الملک در او اسط ذی الحجه بدار السلطنته رسیده سعادت بساطبوس دریافت و در زمره ملازمان حضور منسلک شد و مزده وزارت دیگر بگوش هوش او رسانیدند -

( ذکر قضایای عشرت و خرمی افزای سال میمنت مآل نهم جلوس

همایون اعلیٰ که مطابق سنه ثلث و اربعین و الف هجریست )

بقلم مشکبار که نگارنده سوانح روزگار است در قضایای سال گذشته

چنین مرقوم گردیده بود که چون شیجاع الملک را از ولایت کسیمکوت منسوب فرموده مؤده وزارت پردد بگوش هوشش رسانیده بودند در اول این سال خرمی و میمنت مآل متوجه حال مشار الیه شدند و شیوه فدویت پدرش و خدمات موفور خودش را منظور ساخته در هجدهم ماه صفر دنیای که يك لك دون تنخواه داشت بمشار الیه مرحمت فرمودند و مشار الیه از جمله وزرای عظام و سرداران با احتشام گردیده و قریب یک هزار جوان بیادر غریب و پیمان چابک سوار و چند هزار پیاده جلد (۱) جرار نگاه داشته لشکر رنگین با یراق و سلاح در میدان وسیع القضای مقابل ندی محل کتیه و سان داد (و ایضا) قبل ازین مذکور شده بود که دنیای مظفر خان را بآدم خان حبشی عنایت فرموده بودند نسبت باوطن خیاتی و گان خطائی بهمرسانیدند و دنیای حواله او را امانت نموده به حجار خان دکو که قبل ازین در سنجنی عین المملکی سلحدار بود به یمین تربیت ملازمان شاهنشاهی قابلیت وزارت و سرداری بهمرسانیده مرحمت نمودند و آدم خان را چندگاه در قلعه گولکنده محبوس گردانیدند و به شفاعت بعضی از ملازمان سریر سلطنت نجات یافت و چون درین وقت آوازه آمدن مهابت خان بجانب مملکت دکن و تسخیر نمودن قلعه دولت آباد بلند شده بود حجار خان را با یاقوت خان بجانب سرحد کولاس نامزد نمودند که بحراست قلعه و حفظ طرق اشتغال نمایند و درین وقت رای عالم آرای خسروی اقتضای آن نمود که قلاعی که در سرحدها واقع است و بمتانت و استحکام اشتهاز دارد باستعداد آذوقه و آتشبازی و تعمیر حصار و بروج و بارو (۲) پرداخته شود بنا بر این حسن بیگ شیرازی را که درین وقت منصب کوتولی را ازو گرفته بمیرزا ابراهیم صفاهانی داده بودند بجانب قلعه رفیعہ رامگیر که ولایتش سرحد ولایت نظام شامیه است فرستادند و پانزده هزار هون برای خرج ما بحتاج تحویل نمودند و مشار الیه بآقلعه رفته در اندک زمانی به استعداد آذوقه و تعمیر بروج و بارو و سامان ضروریات آنجا پرداخته مراجعت نمود و درازای این نیکو خدمتی باز منصب کوتوالی که از اعظام مناصب این دولتخانه عالیه است

(۱) یعنی تیز و چست - (۲) یعنی دیوار قلعه -



مشار الیه تفویض فرمودند و بر نسبت سابق باین منصب و الا سرافراز شده بضبط و حراست شهر و محلات مشغول شد و هم چنین میان حسینی عهده دار دروازه عالیہ علی شیر را بجانب قلعه منیعہ پانگل کہ از قلاع حصین متین این مملکت است فرستادند و او نیز بسر انجام مایحتاج از اذوقه و مرمت بروج و بارو و استعداد آتشبازی پرداخت و هوجی رای را و بر همین حواله داردیده بانان و مملک نور محمد را بقلعه عالیہ مصطفی نگر کہ از اعظم قلاع این ولایت است فرستادند کہ با استعداد ما محتاج و اہتمام ضروریات آجا اشتغال نمایند و چند نفر معتبر دیگر را بچند قلعه دیگر فرستادند کہ ضروریات آن محال را سامان دهند -

( بیان تفویض نمودن منصب رفیع میر جملگی بنواب علامی فہامی شیخ محمد و مرحمت نمودن منصب سرخیلی بجانب شیخ محمد طاهر و روز شرف آفتاب )  
 قبل ازین در قضایای سنہ سابقہ مرقوم قلم عنبرین رقم گردیدہ بود کہ اہل عناد در باب نواب علامی فہامی سعایت نمودند و بعد از آن بوضوح پیوست کہ طبع مشار الیہ از تصور اموری کہ نسبت بایشان مینمودند منزہ و مبراست و رد دولت خواہی صاحب و ولی نعمت حقیقی منفرد و یکتا اعلیٰ حضرت خاقان سکندر اقبال در مقام تدارک شدند و نواب مشار الیہ را نوازش بسیار فرمودند و ارادہ داشتند کہ در ہمین وقت باز منصب پیشوائی بایشان رجوع فرمایند ملاحظہ از عدم رسوخ در امور و خلاف حزم نموده بہ تکلیف منصب جلیل القدر میر جملگی تسلی بخش خاطر نواب علامی گردیدند و نواب علامی تامل در قبول آن داشتند و در این اوقات جمیع مهام سلطنت و امور تدبیر و راجوت بہ رای مہر انجملای صواب اقتضای نواب مشار الیہ تفویض می یافت و در خلا و ملا اعلیٰ حضرت خاقان سکندرشان جمیع عقود امور را با تامل تدبیر صائبہ مشار الیہ میکشودند و بعد از فراغ از مجلس خاص کہ حضرات مرخص میگرددند تا وقت عصر بلکہ تا شام و پارہ از شب بصحبت نواب علامی اوقات اشرف میگذرانیدند و ہمیشہ تکلیف قبول منصب رفیع القدر میر جملگی بہ شروط متعدده میفرمودند و دولتخواہی و فدویت مقتضی آن نبود کہ تکلیفی کہ

عن صمیم القلب از جانب اشرف اعلی واقع میشود قبول نفرمایند بنابراین لازم  
 شد که متابعت امر اشرف نموده مرتکب این مهم بزرگ شده رسوم محدثه را  
 محو فرموده در انتظام مهام سلطنت و آسایش سپاهی و رعیت بقانون معدلت  
 و نصفت پردازند تا آنکه در نهم شهر شوال سنه مذکوره که آفتاب عالمتاب  
 بر برج حمل بدرجه شرف رسید اعلیحضرت خاقان یوسف جمال بر اورنگ  
 کامرانی قرار گرفته مجلس جنت مثال را به تجملات سلطنت آراسته جمیع ارکان  
 دولت و اعیان حضرت و مجلسیان محفل قدس منزلت و امرا و وزرا و حجاب  
 سلاطین ذوی الاقدار جا بجا در محل و مقام خود از روی ادب ایستاده و قرار  
 گرفته بودند نسبت بنواب علامی توجّهات شاهانه فرموده بخلعت خاص جمله  
 الملکی قامت قابلیتش را آراستند و زمام جمیع مهام سلطنت و عنان کل امور  
 مملکت بقبضه اقتدار و اختیارش سپردند و پالکی از طلا و نقره که زرگران  
 ماهر تلنگانه بصنایع بدیعه و نقوش و طرح عجیبه آنرا ساخته و براق آن بزرگوار  
 و ابریشم الوان پرداخته بودند و تاغایت این چنین پالکی در سرکار این سلسله  
 علیه با تمام نرسیده بود از جامدار خانه عامره آورده بجهت سواری نواب علامی  
 مرحمت فرمودند و جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر خواهرزاده نواب  
 علامی را که بقابلیت ذاتی و استعداد کسبی متصف است از کمال شفقت و مرحمت  
 تشریف سرخیلی و نیابت نواب علامی عنایت فرمودند و مشار الیهما از آن مجلس  
 بهشت آئین بخلاص مناصب عالیه مکرّم و محترم گردیده باعمال و مناصب داران  
 بدو تر خانه پادشاهی آمده برمسند حکومت تکیه زده تیمنا بر چند عرضه و رقعہ  
 احکام مطاعه نوشته بر پالکی خاص مذکور سوار شده متوجه دولتخانه شدند  
 و روز دیگر یارگاه فلک اشتباه پادشاهی آمده بر تق و وفق مهام سلطنت و اهتمام  
 احوال سپاهی و رعیت پرداخته در هر امری قواعد جدید از روی عدل  
 و دولتخواهی قرار دادند و بد تصرف بعض عمال و اهل دخل را از امور دیوانی  
 قطع فرمودند و میر فصیح سرخیل ماضی چون بولایت مرتضی نگر بجهت  
 تحصیل رز و سرانجام مهام آنجا رفته بود در این وقت که از منصب سرخیلی معزول

شده نوابِ علامی تشریف پادشاهی بجهت او فرستادند که مستمال بوده کارسازی خود نموده به حضور موفور السرور آید و چون مقرر است که جمعی از سلجداران بحواله میر جمله می باشند اعلیحضرت خاقان سکندرشان برای توقیر و احترام نوابِ علامی دوسر داریکی مخدوم ملک و دیگری سید بابونام را که هر کدام صد سوار و هزار پیاده دارند با چهارده سلحدار کار آمدنی حواله فرمودند و مقرر نمودند که روز های پنجشنبه زیارت روضات کرام سلاطین مغفور مبروز نور الله مرا قدم بروند و جمیع مجلسیان و کل سرداران غریب و دکنی و خاصه خیل در سواری لشکر فیض اثر همراه نوابِ علامی باشند و هر روز بعد از فراغ از مجلس حضور موفور السرور به لعل محل تشریف آورده جمیع عمال و عهده داران بملازمت آمده با کمال عظمت و اعتبار بسر انجام مهام دیوانی اشتغال مینمایند و در ایام میر جملهگی از دولت پادشاه جهان پناه جمعی کثیر از مجلسیان و عملداران و سلحداران و سرپرده داران و طوایف چاکران را مشاخره افزودند و جمعی از اهل استعداد را در سلك بندگان دولتیخانه خسرو سکندر اقبال منتظم فرمودند و باقی مشاخره سنوات ملازمان و چاکران بارگاه خلافت پناه را که در زمان عهده داران سابق نرسیده بود بالتام تنخواه دادند و خلایق اکثر در این زمان از فرض و پریشانی نجات یافتند و به علما و فنلای و تاجران بلکه بکافه ایام در این ایام احسان و اکرام پادشاه سکندر احتشام اشتمال یافت چون باعث از دیاد دعای دوام عمر و افزونی دولت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت و سبب بقیت ذکر جمیل خسرو یوسف طلعت و بقای نام نیک که حیات جاوید عبارت از آنست (۱)؛ این امور خیر و اعمال حسنه بود نوابِ علامی فهامی مورد تحسین گردیدند و خاقان سکندر اقبال در ایام میر جملهگی نوابِ علامی دوبار با والده مکرمه معظمه و سایر اهل حرم محترم بمنزل نوابِ علامی آمده هر بار یک هفته بعیش و عشرت اشتغال داشتند و نواب جمله المملکی کل ما محتاج و سایر اخراجات را روز بروز از سرکار خود ترتیب میدادند و در آن مدت آستان آن منزل محل تسلیم سایر اکابر و اعیان و مقرر تعظیم بزرگان (۱) از آنست -

بود و مرتبه اول نواب علّامی چراهر و مرصع آلات و اسپ و قیل و اقشه و تخمف و هدا یای بسیار پیشکش نمودند و اعلیحضرت خاقانی از کمال عنایت که بایشان داشتند بواسطه رعایت خاطر ایشان در اسب اسپ عربی از انجمله که قابل سواری اشرف اعلا بود قبول نموده باقی اسباب و تخمف و پیشکش بایشان مرحمت فرمودند و خلعت و کسوت خاصه باد و سر اسپ مع یراق زرین که معتاد تشریف ایشان بود عنایت کرده مورد توچهاش شادمانه و مشمول مراحم خسروانه ساختند و در روز هفتم بمقر سلطنت و قیتول دولت معاودت فرمودند و نواب مشار الیه بلوجود کثرت مشاغل مهمام سلطنت و وفور امور مملکت و ملازمت دو وقت خاقان یوسف طلعت سکندر منزلت هر صبح مدرس فیض مهبط ایشان از وجود ارباب دانش چه از قضات و علما و فضلا و صاحبها و شعرا و اهل استعداد و کمالات و از اکابر و اعیان و امرا و وزرا و غیرهم که مشحون میگردد بافاده و افاضه علوم منقول از کتب تناسیر و احادیث و فقه و معقول از حکمت و ریاضی و منطق و غیره مشغول میباشند و بعد از فراغ از آن متوجه امور دینوی میگردد و بدولتخانه دیوان اعلی میروند و از ملازمت پادشاه گیتی پناه که مراجعت مینمایند در دیوانخانه از عاملان و عهد داران و کارکنان جمعیت عظیم میشود و بانتظام و اهتمام مهمام خسرو سکندر احتشام و بانجام مرام اتمام تا وقت شام اشتغال می نمایند و شب نیز بعد از صرف سفره عام مجلس افاده و استفاده انعقاد می یابد و اصحاب فضل و کمال و مستعدان صاحب حال از وجود فایض الجودش مستفید و مستفیض میگردند و روزهای سه شنبه که روز تعطیل است با شعرای فصاحت شعار و موزونان بلاغت دثار از عرب و عجم دیوان متنبی و دیوان خاقانی و انوری و مشنوی مولوی با کتب شروع و دواوین دیگر از شعرای نامدار در میان آورده صحبت مستوفی میدادند تا این طبقه نیز از افادات و صحبت فیض بخش بهره مند گردند و در ماهی دوسه نوبت مجلس ایام تعطیل در باغات خاصه حوالی شهر انتقادی یابد و حجاب سلاطین عظیم الشان ایران و هند را طلب مینمایند و جشن زرگانه زیاده بر معتاد کرده

میشود بالجمله ذات حمیده صفات کثیر الحسناتش جامع کالات صوری و معنوی و طبع شریفش عارج معارج اعلیٰ مراتب دنیوی و اخروی است -

( ذکر قضایای سال میمنت و خرمی مآل دهم جلوس سعادت مانوس همایون اعلیٰ که مطابق سنه اربع و اربعین و الف هجریست )

برمستمان اخبار سلاطین ذری الاقتدار و شنوندگان حکایت و قایع و سوانح روزگار مستور نماند که چون عالیحضرت شاه جهان از برهان پور بجانب آگره مراجعت نمودند مهابت خان المخاطب بمخائناتان را به برهان پور فرستادند و او باستقلال تمام برهان پور آمده اقامت نموده بعد از چند روز کمر به تسخیر ولایت نظام شاه بسته با جمعی از امرا و افواج لشکر مغل بیالای گهات آمده قلعه دولت آباد را محاصره نمود درین وقت حضرت عادل شاه شیخ دبیر را که راس و رئیس دبیران عادل شاهی بود بمحاجبت پیانه سریر سلطنت مصیر فرستادند و مشار الیه در بیست و هفتم ماه صفر بدار السلطنه رسید و باتفاق شاه ابو الحسن حاجب مقیمی پیایه سریر سلطنت آمده شرف بساطبوس دریافت و تحفه و هدایا که از جانب حضرت عادل شاه آورده بود از نظر ملازمان پیانه سریر اشرف گذرانید و عرض نمود که چون لشکر مغل بجانب دکن آمده و مهابت خان تسخیر قلعه دولت آباد میناید باید که شیوه موافقت از طرفین مراعات بوده باشد و بوجوه دلپذیر در شرائط اتفاق و مراسم و فائق ترعیب و تحریر نمود و التماس عهد و پیمان کرد که بی اتفاق حضرت عادلشاه با پادشاه مغل را بطه نه نمایند و بلکه در مدافعه این لشکر متفق بوده در جمیع امور یکدل و یکزبان باشند و مدت یکماه در دار السلطنه توقف نموده از ملازمان خسرو سکندر اقبال مرخص شده مراجعت نمود ( ایضا ) در اریل شهر این سنه میر فصیح الدین محمد کار سازی ولایت مرتضیٰ نگر نموده پیایه سریر خسرو سکندر نظیر آمد و بعد از یکک چندی دنیای که بحواله او بود بواسطه بعضی از امور از مشار الیه گرفته بمقرب سریر السلطنه حسن علیخان که جوانی در اول عمر و شباب و از جمیع ملازمان سرخ دستار بمزید عزت و اعتبار بغایت ممتاز

و از رشحات سحاب الطاف پادشاهی نشو و نمای کامل یافته بود و بر غلامان حضور وافر النور رتبه تقدم داشت مرحمت فرمودند و او از جمله وزرای عالیشان گردید و چون مقرر است که در مرتضی نگر سردار معتبری باشد خدا ویردی سلطان را از آن محل طلب نموده میرزا حمزه را که پیش این نیز در آنجا بود سر لشکر آن ولایت کرده با چند سردار و جمعی از جنود خاصه خیل را بآن جانب فرستادند (و ایضا) درین سال دنیای که بحواله ملك معتبر ملك عنبر بود و يك لك خون ولایت و تنخواه داشت مقرب اورنگ خلافت علی رضا که او نیز از جمله غلامان سرخ دستار حضور وافر النور است و از جو یار ترین شاهنشاهی شاداب گردید نشو و نمای کامل یافته و بمنصب خزانه داری سرافراز بود مرحمت نمودند و او نیز از جمله وزرای رفیع مقام شد و بعد از اندک زمانی باز با ملك عنبر بر سر عنایت آمده دنیای یاقوت خان را که به بعض تقصیرات منسوب شده بود مبلغی ولایت و تنخواه اضافه نموده به ملك عنبر مرحمت فرمودند و ملك مذکور آن سنجی بی سامان را اهدام نموده ولایت تنخواه را معمور کرده لشکر رنگینی از همه طایفه نگاهداشت -

( ذکر گرفتن مهابت خان قلعه دولت آباد را و فتح خان و پسر نظام شاه را بقول از قلعه بیرون آوردن و مهابت خان سفر عالم آخرت نمودن )

قبل ازین گذارش یاقوت که عالیحضرت شاه جهان از دار السلطنته آگره مهابت خان را با چند سرا مرای معتبر به برهان پور فرستاد و مشار الیه در اول این سنه مذکور پنبهزای و چهار هزاری و چند فوج از لشکر مغل از جانب برهان پور بیالای گیمات آمده متوجه قلعه دولت آباد شده مشغول محاصره آن قلعه فذلك شكوه گردید و متعاقب این خبر رسید که حضرت عادلشاه مرهروی را با چند وزیر بکومك و مدد فتح خان فرستاده و ایشان اطراف و جوانب لشکر مغل را دادند و امرای مغل متوجه لشکر عادلشاه افتاده یا قوتخان نظامشاهی که از غلامان معتبر نظامشاه بود و خود را ثانی ملك عنبر میدانست و قبل از این روی اخلاص از آن سلسله گردانیده بجانب مغل رفته بود و عالیحضرت شاه

جهان بنابر مصلحت ملك گيرى اورا معتبر داشته در سلك امرا منتظم ساخته  
 بهمهراه مهآبتخان بجانب دكن فرستاده بودند و او از سلوك مهآبتخان دلگير  
 گشته باز به لشكر نظامشاهيه ملحق شده مهبيج فتنه و جدال گشته بود كشته  
 گرديد و لشكر عادلشاهى ضعيف و بى قوت شده ديگر جرات جنگ نمودند  
 و مهآبت خان بعد از قتل يا قوت خان و شكست دادن لشكر عادلشاه مشغول  
 محاصره قلعه مذكور گرديد و مدت پنجماه در پاي قلعه نشسته كار بر اهل قلعه  
 تنگ و دشوار ساخت و بالاخره بجهت فتح خان و پسر نظامشاه قول فرستاده  
 مؤكد بايمان مغلظ ساخت كه ولايت خارج دولت آباد را بايشان واگذاشته  
 تصرف در آن نمايد و ايشانرا در ولايت مذكور بگذارد فتح خان اعتماد  
 بر قول مهآبت خان نموده ناچار از غايت اضطراب با پسر نظامشاه از قلعه برآمد  
 و مهآبتخان قلعه رقيقه دولت آباد را كه به متانت و استحكام در ملك دكن مشهور  
 است و چندين سال پاي تخت و قعر سلطنت نظامشاه بود بتصرف در آورده  
 ضميمه ممالك پادشاهى نمود و نصير بخان را بمحافظت قلعه و ولايت تعيين نمود  
 خود بانظامشاه (۱) و فتح خان روانه برهانپور شد و در آنجا خلف عهد و شرط  
 و پيمانى كه بايمان مؤكد ساخته نموده نظامشاه (۲) و فتح خان و اهل حرم وساير  
 متعلقه ايشانرا مقيد ساخته با اسباب و با اجناس كه از قلعه بر آورده بود بخدمت  
 پادشاه دهلى روانه نمود و خود درين سال در برهانپور توقف كرد و بعد از  
 يكچندى از خدمت عاليحضرت شاه جهان استعفا نمود كه يكي از شاهزادههاى  
 عظام را صاحب صوبه برهانپور نموده بفرستند تا در تسخير ملك دكن مدد  
 معاون او باشد و التماس او در معرض قبول آمده شاهزاده عاليمقدار شاهزاده  
 شجاع را باستعداد تمام وسيد مظفر مخاطب بخانجهان را اتاليق او ساخته برهانپور  
 فرستادند و چون شاهزاده مذكور بنواحى برهانپور رسيد مهآبت خان باجمع  
 وزرا و لشكرى كه در برهانپور بودند باستقبال شاهزاده برآمده در نواحى  
 رود خائى پرينده سعادت باطبوس و گورنش دريافتند و از هما نجامهآبت خان

(۱) با پسر نظام شاه (۲) پسر نظام شاه .

و جمیع امرای و لشکر در خدمت شاهزاده مذکور بعزم تسخیر و لایت یمنجاپور  
بر بالای گهات آمده اولاً کر به تسخیر قلعه پرینده که از قلاع متین نظامشاهی بود  
و درین وقت به تصرف امرای عادلشاهی در آمده چست بسته بمحاصره آن  
مشغول شد و مدت چهار ماه بامور قلعه گیری پرداخت و چند آنچه سعی نمود اثری  
بظهور نرسید و بی نیل مقصود باز به برهانپور معاودت نمود و چون برهانپور  
رسید شاهزاده ارجمند را اعلیحضرت شاه جهان بحضور طلب نموده بود بامرض  
امرا بجانب دار السلطنته روانه نموده خود در برهانپور توقف کرد در این اثنا  
بیماری صعب ناگهانی عارض او گردید و علاج اطبا سود مند نیامده بضرورت  
ترک حیات مستعار و دواعی دنیوی نموده بعالم عقی روان گردید و در اواسط  
جمادی الاول سنه مذکوره که اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال بعزم سیروشکار  
از دولتخانه عالیہ برآمده در باغات ارم مثال و بساتین بهشت تمثال بعیش و عشرت  
اشتغال داشتند که جاسوسان قهرمسیر خبیر قضیة ناگزیر اورا رسانیدند و عریضه  
شیخ احمد جبل عالمی نیز که از پایة سریر سلطنت نزد او بمحجابت رفته بود آمده  
مصدق این خبیر گردید و راقم این مسودات تاریخ رفتن اورا بطریق تعمیه  
چنین یافته -

قطعه

خان عالیهمکان مهابت خان آنکه بودش زمانه در فرمان  
داشت امید تادکن گیرد رفت امید از مهابت خان (۱۰۴۴)  
چون عدد لفظ امید از عدد لفظ مهابت خان ساقط شود تاریخ مطلب است  
(و ایضا) این تاریخ را نیز بطریق تعمیه راقم این مسودات گفته -

قطعه

چرخ گردان انچه داد از عزوجاه جمله یکدم از مهابت خان گرفت  
تاچه قصدی داشت جانش زان سبب هادم اللذات از وی آن گرفت  
بین که چون تاریخ فوت او شده از مهابت خان زمانه جان گرفت  
عدد جان از عدد مهابت خان چون گرفته شود تمه تاریخ مدعا است -



( ذکر آمدن ایلچی پادشاه ممالک ایران شاه صفی بیادر خان  
 باتفاق خیرات خان حاجب این دولت خانه گیتی نشانه  
 و بشرف ملاقات مشرف شدن )

قبل از این در سال دوم جلوس همایون اعلی مرقوم قلم سوانح رقم  
 گردیده بود که خیرات خان را برفاقت محمد قلی بیگ پسر قاسم بیگ پرن  
 برسات بخدمت پادشاه ممالک ایران فرستاده بودند او بنوعی که در قضایای  
 سابقه مرقوم گردیده بملک ایران رفته بخدمت خسرو ممالک عجم فرمان روای  
 ترک و دیلم مشرف شده و چند سال در خدمت پادشاه صفوی نژاد بود و بعد  
 از آن خان مذکور از آن پادشاه دین پناه رخصت مراجعت حاصل نموده امام  
 قلی بیگ شاملوی صحبت یساول را که یکی از ملازمان حضور وافر انور آن  
 پادشاه گیتی پناه است بهمرامی خان مشار الیه بحاجت بخدمت قطب فلک جاه  
 و جلال اعنی خاقان سکندر اقبال یوسف جمال فرستادند مشار الیهما از راه  
 قندهار بجناب هندوستان آمده بخدمت خسرو ممالک هند رسیدند و از آنجا بجناب  
 ملک دکن آمدند و در غره ذی قعدة سنه مذکور د خیر وصول حاجبین به سرحد  
 ممالک محروسه رسید اعلحضرت خاقان سکندر اقبال از این خبر فرح اربغایت  
 خوشحال شده از جمله ملازمان سربر سلطنت سیادت پناه میر معین الدین محمد مشرف  
 الممالک را بجهت استقبال تعیین نموده مبلغی به مشار الیه دادند که بلوازم ضیافت  
 و مهمانی قیام نماید میر مذکور بسامان آن مهم پرداخته باستقبال شتافت و باداب  
 شایسته رنگین و طرز دلنشین خوان ساط و بساط ضیافت و نشاط بگسترانید  
 و بوجه احسن آن خدمت را به تقدیم رسانید چنانچه از جانب اشرف مورد  
 تحسین گردید و چون نزدیکتر رسیدند جناب مملکت مداری شیخ محمد ظاهر  
 سرخیل شاهی را باستقبال فرستادند که در بعضی از منازل از جانب اشرف  
 بلوازم ضیافت و مراسم مهمانی پردازد مشار الیه نیز بنوعی که شاید و باید بآن  
 امر قیام و اقدام نمود خوان سالاران و چاشنیگران خاصه شریفه از الوان اطعمه  
 و انواع اشربه و اقسام میوه سفره ضیافت را آراستند و حاجب را با جمیع رفقا

مرخوان نعمت آوردند و تواضعات بسیار با حاجب از جانب اشرف واقع شد  
 و بعد از آن شجاعت و وزارت دستگاه یواچی بیگ را که از وزرای عظیم الشان  
 بود با استقبال فرستادند مشار الیه با فرج رنگین و خادم و حشم آراسته بلوازم  
 استقبال کما ینبغی پرداخته با کمال تعظیم و تکریم حاجب را بخیرات آباد جنت نهاد  
 که دو فرسخی جانب شمال دار السلطانه است رسانید و در هفدهم ماه ذی قعدة سنه  
 مذکور در خانان سکندر اقبال با کمال عظمت و اجلال سوار شدند و از دار السلطانه  
 تا محل مذکور دو رویه سواران لشکر و فیلان گوه پیکر ایستاده شدند و در محل  
 میعاد قصریست برفتمت و وسعت چون فلك خضرا و در صفا و خرمی مانند  
 جنت الماوی به تجمعات سلطنت آراسته و بانواع تکلفات پرداخته خاقان اعظم  
 بانجا رسیده فرود آمدند و بر سریر سلطنت و اورنگ خلافت قرار گرفتند  
 و بارگاه فلك اشتباه از اکابر و عطاء و مقربان و امرا مشحون گردید و بآئین  
 لایق ملاقات حاجب واقع شد و حاجب بعد از تقدیم خدمت پنجاه راس اسب  
 عدد عراقی منتخب و تاج و کمر خنجر و شمشیر مرصع و مکمل بجواهر الوان و پانصد  
 عدد زربفت و ابریشمین از میلک و طباق و کمر بندهای قیمتی و ده جفت قالی کرمانی  
 و جو شقایق بیست ذرعی که يك جفت از آن زربفت بود با نمد یکتهای فراخور  
 آن و تحف دیگر با مکتوب محبت اسلوب کده ضمنوش مشتمل بر تینیت جلوس  
 خسرو بادین و داد و اظهار کمال محبت و نهایت داد بود از جانب پادشاه قلم  
 ایران گذرانید و خاقان سکندر اقبال یوسف جمال دهان جواهر نثار غنچه آثار  
 را بتکلم شگفته ساخت با گلشن گلشن شگفتگی پرش احوال فرمان روای الملک  
 عجم فرمودند و التقات بسیار بحاجب کرده خلعت خاص بایک زنجیر فیل و دو  
 راس اسب عراقی با عراق زرین مرحمت نمودند و از آن مقام دلگشا سوار شده  
 به بعضی از امرا و وزیر معزالدین محمد مشرف الملک را امر فرمودند که حاجب  
 را بشهر در آورند و باغ میرزا محمد امین میر جمله ماضی را که بهترین مقامات  
 و منازل دار السلطانه است بجهت نزول و اقامت او تعیین نمودند و بعد از آن  
 امام قلی بیگ حاجب را بدولتخانه عالیه طلب فرمودند و مشار الیه مرتبه دیگر

سعادت ملازمت دریافته از جانب خود چهارده سر اسپ عراقی و دوازده عدد شتر و پنج جفت قالی بامد یکتاهای نفیس و چهارده طبق زربفت و نفایس دیگر برسم تحفه گذرایندند بخلعت خاص و جیغه مرصع که بدو هزار و پانصد عدد دون درزر گرخانه عامره مستعد شده بود و یک زنجیر فیل و دوازده سر اسپ مشرف شده مخلع و مفتخر بآئین رنگین از دولتخانه عالیہ برآمده بمنزل خود رفت و بجهت اقامت و خرج مشار الیه صد کندی اجناس غله و پنج هزار دون نقد و پرگنه مجاهد پور که دوسه هزار دون حاصل آن قریبه است مقرر داشتند و در ماهی مقرر شد که هزار دون نقد از خزانه عامره بجهت خرج مشار الیه ارسال مینموده باشند و روز دیگر خیرات خان دوازده سر اسپ عراقی و عربی و چهارده طبق زربفت و دو نفر غلام و کنیز گرجی جمیل و یک قطار شتر و پنج جفت قالی بامد یک تپا و چند عدد بالش پر قو بانحف دیگر گزراینده بخلعت خاص و اسپ تازی سر افراز گردید و در سلك مجلسیان حضور که اعلی مرتبه خدام بارگاه خسرو بست منتظم شد و بعد از آن دنیای حواله مقرب سریر السلطان حسن قلیخان که هشتاد هزار دون تنخواه داشت و از وزارت استعفا نموده بود بخیرات خان عنایت فرمودند و باعث از دیاد عزت مشار الیه گردید و در اواخر این سال حسن قلیخان مذکور که بعد از گذاشتن وزارت بمنصب خزانه داری سر افراز شده بود و تقرب او با اعلی مرتبه کمال رسیده در آن زمان شهاب و عنقران جوانی بمحور رحمت یزدانی شتافت و عمر خود را فدای ملازمت خاقانی نمود پادشاه سکندر دستگاہ متوجه احوال پسران او که یکی در سن ده و دیگری در سن شش بود شده همان الثبات خسروانه که در باره خان مغفور داشتند از ایشان دریغ نمیدارند و از جمله غلامان سرخ دستار حضورند -

(دیگر سوانح اقبال سال میمنت مآل یازدهم جلوس همایون

اعلی موافق سنه هزار و چهل و پنج هجری است)

بر مستمعان اخبار سلاطین ذوی الاقدار عظیم الشان که دوشمندان اولو الابصار بنی نوع انسانند معروض میدارد که در شهر ربیع الاول سنه مذکور

غضنفر خان نام داماد رندوله خان که اعظم امرای حضرت عادلشاه است التجا  
 پایه سریر خاقان سکندر اقبال آورده بواسطت تراب علامی فهای جمله الملکی  
 در سلك امرای این دولت خانه گیتی نشانه منتظم گردید و پنول هزار هون  
 تنخواه و مقاصا بار مرحمت فرموده در سلك سلحدار محلدار رضای چاکری  
 او دادند و در تاریخ بیست و هشتم ربیع الثانی حضرت سلطان محمد عادلشاه  
 بتقویت و امداد ملکه عالیان خلعت در لنتها سرپر شور و شر خواص خان را که  
 کمال تسلط بر پادشاه داشت بریده بردروازه قلعه بیجاپور آویختند و این قضیه  
 عجیبه که در نظر عقلا وقوع آن بغایت بعید مینمود بمنصه ظهور رسیده باعث  
 خوشحالی شاه و سپاه آن ملک گردید و عادلشاه از قید او بجات یافته به ین  
 اعانت و امداد اعلی حضرت خاقان سکندر شان زمام حل و عقد امور سلطنت  
 را بقبضه اختیار خود در آورد و تفصیل این اجمال بدین نوع تحریر می یابد  
 که چون پادشاه مغفرت دستگاہ ابراهیم عادلشاه مدت پنجاه و چهار سال بر سریر  
 سلطنت تمکن را استقرار داشت در سته ست و نلشین و الف عجزی متوجه مملکت  
 عقبی گردید -

مصرع

رفت تا عالم دگر گیرد

و از جمله اولاد آن پادشاه مغفور سلطان محمد به سعی خواصخان و دلا  
 محمد امین داماد ملا محمد لاری بجای پدر بر تخت سلطنت جلوس نمود و خواص  
 خان دکنی که از تربیت یافتهای ابراهیم عادلشاه بود و در وقت رحلت او گو توالی  
 قلعه بیجاپور بآن خان تعلق داشت باتفاق محمد امین مذکور که درین وقت  
 بمطاب مصطفی خانی سرافراز شد امور سلطنت را به ید تصرف خود در آورده  
 جمیع مهم سلطنت را برای و تدبیر خود منوط و مربوط ساختند و شاهنواز  
 خان و امین الملک را که کار کنان و صاحب اختیار مہیات سلطنت زمان پادشاه  
 مرحوم بودند گرفته در قلعه مرچ محبوس نمودند و بجهت صخرسن سلطان محمد  
 عادلشاه را دخلی در امور پادشاهی و معاملات سلطنت نمیدادند و قریب نه سال  
 بدین منوال میگذرانیدند تا آنکه بحسب تقدیر حضرت پادشاه علی الاطلاق

و خالق انفس و آفاق مواصلت میانہ خاقان سکندر دستگاہ و حضرت عادلشاه چنانچہ در ازمنہ سابقہ میان این دو سلسلہ رفیعہ ارتباط مواصلت بودہ واقع شد و آن صدر نشین سرادقات عصمت اعنی ہمیشیرہ خاقان سکندر منزلت بتزیج عادلشاه در آمد چون آن خدر معلی و آن زہرہ زہرا بدولتخانہ عادلشاه در آمدہ متوجہ اوضاع و اطوار آن بارگاہ شد و طرز آنجا را موافق طبع عالی خود ندیدہ در مقام آن شد کہ اختیاز امور سلطنت در قبضہ قدرت عادلشاه باشد و اہل تسلط و طغیان را دفع نماید بنا برین آن بقلیس زمان احوال بی سامانی آن دولتخانہ را بہر ادر اعزاز کرم اعنی خاقان سکندر و شیم معروض میداشت تا بامداد اعلیحضرت سکندر منزلت دفع تسلط ارکان دولت نماید درین اثنا اتفاق کہ میانہ خواصخان و مصطفی خان مدت چند سال بود بہ تفوق تبدیل یافت و خواصخان ارادہ نمود کہ مصطفی خان را دفع بکند و بی شرکت او امور سلطنت را متکمل گردیدہ در معاملات پادشاهی وحید و در مہمات فرودات ذات خود را اصیل سازد بہانہ بہ از موافقت و متابعت با مہملان نیافتہ او را برابطہ پادشاه مغل متہم ساخت و بدین جہت او را گرفتہ با فرزندان و متعلقان در قلعہ بنکاپور محبوس نمود و خورد من حیث الاستقلال بہ تمشیت امور سلطنت پرداخت و باز جود آن کہ بادشاه بسن رشد و تہاب رسیدہ بود و صاحب داعیہ گردیدہ از او ملاحظہ نکردہ ترک خورد سری و خود رانی نمی نمود و در این وقت بعد از نہ سال شاہ نواز خان و امین الملک را از قلعہ مرچ بر آورده یکی نژایشان را بجای مصطفی خان دست نشان خورد و بیخواست بکند و بدین اوقات نظر بوجود و شعور پادشاه کردہ در مقام خدر نیز می بود و میخواست کہ پسر شاہزادہ درویش را کہ از اولاد عادل شاہ مرحوم بود و اور امکحول گرد نیدہ بعد از یک چندی معدوم ساخته بود بر تخت سلطنت بہ نشاند مجموع این مراتب کہ در خلا و ملا از او بظہور میرسید برخاطر حضرت عادل شاہ بغایت گران آمدہ در ذکر و اندیشہ مآل حال خود افتادہ بہ امرای خود کہ در

ولایت بیجاپور بودند پیغام مخفی فرستاد که مرا از دست این غدار ستمگار خلاص کنید که با وجود عدم تصرف در امور سلطنت بیم آن هست که از از او غدیری بظهور رسد سرداران و وزرا از این پیغام ملالت انجام کمال اضطراب بهم رسانیدند و چاره بجز آن ندیدند که توسل بملازمان پایه سریر خسرو سکندر اقبال جسته از مراحم پادشاهی استعانت نمایند بنابراین رندوله خان و اکثر امرای عظام بذیل الطاف پادشاه سکندر مقام دست توسل و اعتصام استوار نموده عرضه داشت نمودند که ما بندگان را در این حادثه بغیر از امداد و دستگیری آن خسرو سکندر شان پناهی نیست اگر بزرگوار و لشکر امداد فرمائید به یمن تقویت و اعانت آن خسرو سکندر منزلت در مقام استخلاص ولی نعمت خود میتوانیم شد چون خاقان سکندر شان تسلط خواص خان را باین غایت نمی پسندیدند در مقام استمال و استعانت رندوله خان و امرای بیجاپور در آمده فرمان معلی در جواب عرایض ایشان صادر فرمودند که این اراده بسیار بموقع است در کار خود سعی و مردانه باشند و متوجه قلعه بیجاپور شوند که آنچه درین مصلحت شمارا در کار باشد از سرکار اشرف بشما خواهد رسید و موازی بیست و چهار هزار هون نقد و تشریفات فاخر بجهت رندوله خان و امرای عادلشاهی فرستادند و سرداران چون از جانب خاقان سکندر منزلت بر این وجه تقویت یافتند آن مبلغ را بر لشکر قسمت نموده با قریب پانزده هزار بعزم استخلاص ولی نعمت خود از محل و مقامی که بودند متوجه بیجاپور شدند و از جانب اشرف اعلی روز بروز استمال و تقویت ایشان وقع میشد و ترغیب و تحریص در امر معهود میفرمودند و بدفعات خرجی میفرستادند اما خواص خان بر آمدن امر او ارادت و دواعی ایشان اطلاع یافته مرهری پندیت را که کلید عقل و مدار علیه خودش بود بالشکری که تابعش بودند بجانب رندوله خان و امرای نامزد نمود و آن کافر محیل باستقبال آن لشکر روانه شد چون تقارب فریقین و قوع یافت جمعی از لشکر امرای مذکور از رودخانه که فیما بین بود بجانب مرهری عبور نمودند و مرهری پیش آمده به تسویه صفوف و ترتیب لشکر پرداخته مشغول جنگ گردید چون ادبار با

او و خواصخان ولی نعمتش روی آورده بود با وجود آنکه در اکثر معارک قرین فتح و ظفر بود در این معرکه با کمال قدرت و جلالت شکست فاحش از وزیري که از آب گذشته بود خورده روی از میدان قتال بر تافت و جمعی کثیر از مردم او مقتول و مجروح گردیدند و مرهري از رزمگاه بدر رفت و رندوله خان با امرا بعد از این فتح دلیرانه بجانب بیجاپور روان شدند چون بحرنالی قلعه و شهر رسیدند بر عادلشاه ظاهر شد که به یمن تقویت و مدد خاقان سکندر شان امرا و سرداران جرات آمدن نموده اند تا تسلط خواص خان را بر طرف سازند بنایت مسرور گردید اما کمال ملاحظه داشت که خواص خان مباد ابرایمعی مطلع شود که ایشان باشند از آمده اند و در این وقت در مقام غدیری که همیشه در خاطر داشت در آید در این باب با ملکه عالمیان صلاح دید آن مخدوم عظمی بحسن تدبیر که موافقی تقدیر ملک قدیر بود قرارداد که پیش دستی نموده بدفع آن غدار قیام نمایند گرچه جمیع خدماکاران حضور و اندرون دولت خانه از منسوبان خواص خان و محکوم و مطیع او بود و بلکه بطریق حراست خدمت مینمودند باز و فرار غلامان که کمال اعتماد بر ایشان بود این مشوره در میان آورده و ایشان را از خود کرده در کین نگاه داشتند و خواص خان چون بوقت معتاد بدر لخوازه آمده به خدمت پادشاه رسید غلامان مذکور دلیری نموده از کین بر آمده اور در میان گرفتند و کار او به یک لحظه با تمام رسانیدند و عالی را از شر و فساد او فارغ ساختند و اینچنین امر مشکلی که جرات دفع آن هیچ احدی را میسر نبود باین آسانی وقوع یافت و ده نفر از مردم معتمدان غدار که در بیرون بودند و نسبت خویشی با او داشتند امر شد که سرهای ایشان را نیز بریده با سر پر شر خواصخان در باز اریهای شهر گردانیده بر دروازه قلعه آویختند و روز دیگر رندوله خان را با امرای که باراده دفع او آمده بودند بحضور طلب نموده تشریفات فاخر بایشان داده نوازشات بسیار نمودند و چون بر حضرت عادلشاه ظاهر شد که این نوع امر عظیمی با مداد و توجهات عالی حضرت خاقان سکندر شان و بواسطه اعانت ایشان صورت یافته و مقارن این حال

تشریفات و اسپان نازی و ترکی که خاقان سکندر شان بجهت شادباشی امرای مذکور همراه جناب فضایل مآب قاضی عطاء الله مجلسی حضور که بحجابت مقیمی آنجا مقرر شده بود و مکتوب مشتمل بر تهنیت تدفیع دشمن خانگی مع تحف و یادگار ارسال داشته بودند رسید حضرت عادلشاه اختیار رضامندی بسیار از خاقان سکندر اقتدار نموده شکر مساعی جمیله ایشان بجای آورد و ملک خشنود که از ملک آن این دولت خانه گیتی نشانه بود و در وقت ارسال پالکی زرنگار مبارک بلقیس الزمانی اورا داخل ملاکان و خواجه سرایان جهاز کرده بودند و در راه بیجاپور از وفور خدمات شایسته از خواجهی دیگر امتیاز بهرسانیده بود و رخصت ملکه عالمیان قرب و منزلت زیاده یافته بواسطه شکر گذاری امداد و اعانتی که واقع شده بود با تحف و هدا یاوسه زنجیر قیل و شش راس اسب پانچانب فرستادند چون ملک خشنود بنواحی شور رسید زیاده بر حجاب سابق نسبت باو تعظیم و تکریم نموده بعضی از خواجها و ملاکان پایه سریر سلطنت را باستقبال فرستاده اورا با عزاز و احترام بحضور موفور السرور آوردند و او و سپها و قلیا را با تحفها بوضع لایق و مناسب از نظر ملازمان پایه سریر اشرف گذارینده زبان سپاس و شکر خسرو سکندر منزلت کشود خاقان سکندر شان او را به تشریف خاصه سرافراز فرموده خانه نراین را و مجموع دار که در این وقت فدای ملازمان بارگاه خسروی شده بود و منصب اورا بسرور او داده بودند و خانه اودیوانی شده بود بواسطه نزول او تعیین نمودند و هر وقت اورا بحضور اشرف طلب فرموده نوازش میکردند و بعد از یکچندی ملاغواصی شاعر دکنی را رفیق او ساخته با تحفه و یادگار روانه بیجاپور ساختند و بعد از قتل خواص خان خبر رسید که مرمری بمقتن حرام خور که ماده کل فساد بود گرفتار شده او را به بیجاپور آوردند و بنا بر امر حضرت عادل شاه زبان و گوش و بینی آن کافر را بریده بردواز گوش سوار کرده در محلات شهر گرداننده در دروازه قلعه بردار عبرت آورختند و جزای بی ادبی چندی که در زمان سابق در وقت برون پالکی ملکه عالمیان از او در اینجا واقع شده بود



يك يك شامل حال او شد  
 بیت  
 کسی که در حرم کعبه میکند عصیان

جزای آن به یقین میرسد به بد کردار- و راقم این مسودات تاریخ قتل  
 خواصخان را بطریق تعمیه در فقره نثر یافته و اینست ( سرخواصخان گنه  
 گار بریدند چون حرف خا از خواص خان گناه گار محو شود هزار و چهل  
 و پنج باقی ماند ) ( ایضا ) - مصرع

ده عدد از حرا مخور کم شد

چون ده کس دیگر را بقتل آورده بودند ده عدد از لفظ حرا مخور کم  
 شود تاریخ مطاب است و اعلی حضرت خاقان سکندر منزلت بعد ازین متوجه  
 سیر و گشت شده مدت يك ماه در باغات حوالی و نواحی دار السلطنه بعیش  
 و عشرت اشتغال نمودند و در منزهات بکامرانی پرداختند و بعد از آن بشهر  
 تشریف حضور ارزانی داشتند و حضرت عادل شاه میرزین العابدین پسر شاه  
 ابوالحسن حاجب مقیمی را همراه ملا غواصی شاعر نموده دوزنجیر فیل  
 بزرگ و شش سر اسپ عراقی و دو صندوق مفضل از تحف و هدایا ارسال  
 داشتند و مشار الیهما بشرف بساطبوس پیشرف و سرافراز گردیدند -

( ذکر تفویض نمودن منصب جلیل القدر پیشوائی دفته

دیگر بنواب علامی فهایم شیخ محمد و بیان مرحمت نمودن

منصب سرخیلی به سید عبد الله خان مازندرانی )

قبل ازین مرقوم كلك بدایع نگار که ثبت نماینده قضایا و سوانح روزگار  
 است شده بود که چون بنواب علامی فهایم شیخ محمد منصب رفیع القدر جملة  
 الملائکی منقض شد با آنکه سر انجام کل مهام سلطنت و انجراح مرام سپاهی  
 و رعیت برای تنفذه کشایش منوط و مربوط (۱) حل عقود امور پیشوائی  
 نیز بسر انگشت تدبیر و انادل افکار صایبه نواب مشار الی القاب و وقوع می یافت  
 و امور غریبه و حوادث عظیمه که از نهانخانه غیبی بفضای شهود و مساحت عیان  
 میرسید و در نظر بصیرت خاص و عام بلکه جمهور انام رفع آن قضیه و دفع

آن بلیه از قبیل محالات و امور مستعانت می نمود از زنی مؤثر انجملای و تدبیر  
 دلپذیر نواب مشار الیه رفع اشکال و دفع اختلال میگردید و شب تار هول  
 و دهشت بروز روشن اطمینان و امنیت تبدیل می یافت و معاملات حجاب که  
 در این وقت اعظم امور سلطنت و اتم مهیات پادشاهیست از وجود فایض  
 الجودش بنوعی متمشی میگردید که عقلا و ارباب دانش را کمال حیرت در آن  
 بهم میرسید و حصول این معانی بی تأیید ایزدی و عنایت بی غایت حمدی ممکن  
 و متصور نیست بنابراین در این وقت اعلی حضرت خاقان سگندر منزلت و مخاطرات  
 دریا مقاطر رسید که چون جمیع مهیات پیشوائی از نواب علای فهای تمشیت  
 می یابد که قامت قابلیتش را بخلعت پیشوائی یارایند و متکفل امور منصب  
 میر جملگی نیز باشند یا بمرد قابل که نواب مشار الی القابہ تجویز فرموده شایسته این  
 امر جلیل دانند رجوع فرموده شود پس تصمیم این عزیمت فرموده در هفتم  
 شهر رجب المرجب سنه مد کوزه بخلعت خاص پیشوائی و دوسر اسپ عراقی  
 نواب علای فهای را توازش نمودند و چون جناب میر محمد رضا ز ملازمان  
 قدیم الحدمه این دولت خانه عالیه است بعد از عزل امر معلی شد که بر جانب  
 چپ اورنگ خسروی قریب بجای شاه خوند کار پسر شاه محمد قرار بگیرد  
 و رضای اعلی شد که نواب علای فهای بر نسبت مغفرت پناه میر محمد مومن  
 سوار پالکی شده بدوات خانه گیتی نشانه آمد و وقت نمایند و کافه انام از  
 خواص و عوام بکمال فرح و خوشحالی تردد بدولتخانه نواب مشار الیه می کنند  
 و در جمیع مهم و امور رجوع بذات شریفش می نمایند و راقم این مسودات  
 این قطعه تهنیت و مبارکباد گفته مذیل بمصراع تاریخ ساخت قطعه  
 چو نور زست و این عهد طرب خیز  
 که گیتی شد بعیش و عشق دمساز  
 مراد باغ دل بشگفت زین عهد  
 بهر باغم دری از خلد شد باز  
 محمد پیشوائی شاه چون شد  
 جهان را خرمی گردید آغاز  
 بگلزار مدیخ گشته هر دم  
 ز بانم عند لیب نغمه پرداز  
 اگر باصد زبان مدحش بگویم  
 یقین در وصف ذاتش هست ایجاز

پی تاریخ این پاینده دولت زغیب آمد بگوش هوشم آوار  
 که هم از جانب یزدان و سلطان محمد پیشوائی شه شده باز  
 و جمعی از فضلا و شعرا قصیدها و تاریخها گفته اند و ایراد آن موجب تطویل  
 است چون نواب مشارالی القابہ بر مسند پیشوائی متمکن شدند بیشتر از زمان  
 میرجلگی بترقیه حال عباد و استقامت امور مملکت و امنیت و معموری بلاد  
 بوز انتظام مهام سلطنت و معاملات تدبیر و راجوت سعی و موفور بظهور رسانیدند  
 و وساطت نواب معالی القاب جمع از مردم مستعد قابل که بکالات و دانش متصف  
 بودند در سلك مجلسیان و چاکران بارگاه فلك اشتباه منتظم گردیدند از انجمله  
 میرزا قاسم خراسانی است که از منصب داران عالیحضرت شاه جهان و پدر ایشان  
 و در وی ارادت باین دولت خانه آورد و در سلك مجلسیان حضور منسلك  
 گردیدند و چند دفعه هزار هون و چند دفعه پانصد هون خاقان سکندر احتشام  
 باو انعام دادند و سه هزار هون مواجب سالیانه او مقرر نموده دیوات تنخواه  
 دادند و چون همیشه میل رفتن بملك ایران داشت بعد از چند گاه مرخص شده  
 به بندر معمورهٔ مچلی پتن و در انجا پانصد هون دیگر مرحمت نمودند و به بندر  
 عباسی روانه کردند و جناب حکمت پناذ فضائل و کالات دستگاہ حکیم نظام الدین  
 احمد گیلانی که از خدمت مهابت خان مرخص شده از بندر معمورهٔ مچلی پتن  
 بحانب مملکت ایران میخواست برود به کشتی نرسیده در بندر مانده بود احوال  
 او را بعرض اشرف رسانیده پانصد هون با پالکی عجاج بجهت مشار الیه به بندر  
 مذکور فرستاده او را طلب نمودند و بشرف ملاقات خسرو سکندر صفات  
 مشرف ساختند و خاقان سکندر اقبال متوجه حال او شده هزار هون دیگر انعام  
 دادند و بجای مرحومی حکیم جبرئیل نزدیک پایة اورنگ خورشید رنگ جای او  
 تعیین فرمودند و شش هزار هون خارج انعامات موفرد مواجب ایشان تعیین  
 نموده دیهای معمور تنخواه دهانیدند و خانه اخلاصخان میر جمله ماضی که  
 عمارت رفیع و فضای وسیع دارد باو مرحمت کردند و چون مشار الیه اموال  
 و اسباب خود را بیشتر به بندر عباسی فرستاده بودند نواب علامی فهامی از

سرکار اشرف فروش و ظروف و اثاث البیت او را مرتب و مهیا نموده مگر مینهای دیگر بتقدیم رسانیدند و مشار الیه از مقربان عظام گردید و میر میران ولد خلف سیادت پناه افاضی القضاة قاضی ظهیر الدین محمد نجفی را که یکی از تلامذہ مدرک فہیم مدرس فیض مہبط نواب علامی فہامی است و کسب علوم معقول و منقول و کلمات دیگر از نواب مشار الی القابہ نموده و در آوان شباب جماع فنون فضائل شدہ و مجلسی دولت محل بود در این وقت بمنصب دبیری حضور سر افراز ساختہ مجلسی حضور نمودند و جناب حکیم عبد الجبار گیلانی کہ مجلسی دولت محل بود در این وقت مجلسی حضور و از مقربان پایہ سریر شد و چون بہ حسن صورت (۱) موصوف است منصب روضہ خزانی حضور در روز عاشورا باز مرجوع است و خدا ویردی سلطان کہ قبل از این در سلك وزرای عظام منسلک بود و بواسطہ تہارن و غفلتی کہ در بعض امور مرجوع از او بظہور رسیدہ بود سنجی او را امانت نمودہ بودند در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بواسطت نواب علامی با اوس سر لطف آمدہ و عفو زلات و تقصیرات او نمودہ باز بوزارت فوجی از لشکر ظفر اثر سر افراز فرود آمدند و بہ بعضی از محلات ولایت مرتضی نگر و معدن الماس فرستادند و محمد صالح بیگ استرآبادی را اولاد در سلك مجلسیان دولت محل منتظم فرمودہ بعد از ان بمنصب سر نوبتی حضور سر افراز گردانیدند و جناب مقرب سریر السلطانی علی اکبر جنیدی دکئی را بمنصب سر نوبتی سر افراز ساختند و ملک آدم معزول شد و سید طاہر دکئی و کریم خان لاری ہر کدام بحوالہ داری پانصد لشکری خاصہ خیل سر افراز شدند و بعضی از سلحداران بجهت حسن خدمت و قابلیت در سلك مجلسیان دولت محل منتظم شدند و در محلات و ولایات عمال و حکام جدید منصوب گردیدند از انجملہ محل بندر مچلی پتن و نظام پتن و مصطفی نگر بسادات پناه میر محمد سعید سردفتر حوالہ نمودند و در مدت سہ ماہ کہ منصب سر خیلی بکسی تفویض نیافتہ بود جناب مقرب سریر السلطانی ملا اویس منشی

المالك را بنوشتن احكام و انجام مراسم فرقی انام امر فرمودند و او چون ترك منصب دبیری نمی نمود و راضی بمنصب سرخیلی نمی شد و مهمات سلطنت بی وجود سرخیل صاحب کفایتی تمشیت نمی یافت سیادت پناه سید عبدالله خان مازندرانی را که قبل از این سر لشکر ولایت کسیمکوت و کلنک بود بجهت منصب سرخیلی اختیار فرمودند و در شب نوزدهم ماه شوال سنه مذکور که عالیحضرت خاقانی بر اورنگ گیتی افروز بعشرت و کامرانی اشتغال داشتند بخدمت منصب رفیع سرافراز شده به تنظیم و تنسیق امور مملکت و ولایت پرداخته از صباح تا شام بخدمات خسرو بهرام غلام و انجام مراسم اشتغال نمود. ( ذکر آمدن عالیحضرت شاه جهان بجانب دولت آباد و فرستادن حاجب بخدمت قطب فلک جاه و جلال و بیان سوانح دیگر که در این ایام وقوع یافته )

کمیت خوشخرام قلم مشکین رقم را در ساحت صفایح بند کرسوانمچنین جرلان میباید که در سنه مذکور جوگ راج که یکی از امراء و زمینداران عالی حضرت شاه جهان بود و از شاه جهان فرار نموده بولایت خود رفته کوس یاغی گری را بلند آرازه ساخت حضرت شاه جهان شاهزاده اورنگ زیب را باجمعی از امراء و افواج لشکر بر سر او نامزد فرمودند و او بعد از قتال و جدال تاب خدمات آن عساکر نیاورده جا و مقام خود را گذاشته روی بوادی فرار نهاد و جنگل بجنگل میگریخت و امراء پادشاهی تعاقب او داشتند و او سرگردان کوه و دشت ادبار بود تا بسرحد ممالک محروسه آمده بدست پیادهای مینوار که سردار ایشان حارس آن سرحد بود بقتل رسید و دو پسر او که یکی قریب بسن بیست و دیگری در سن هفت و هشت بود با چند نفر از قرابتان نزدیک او دستگیر شدند و آنها را پایانه سریر خسرو سکندر نظیر آوردند و عبد الله خان زخمی و خاندوران داماد او که پیش از این بخطاب نصیریخان سرافراز بود و جمعی دیگر از امرای پادشاهی که تعاقب جوگ راج داشتند و خارج سرحد ممالک محروسه اقامت نموده طلب باز ماندگای او مینمودند که جاسوسان سریع

السیر اخبار توجہ حضرت شاہ جهان بجانب دولت آباد رسانیدند اعلیٰ حضرت خاقان سکندر منزلت جماعت جوگ راج و پسران اور ابا ابراق واسپان کہ بدست آمدہ بود مصحوب عالم خان نمودہ بخدمت اعلیٰ حضرت شاہ جهان ارسال داشتند و مشار الیہ روان شدہ در حوالی برہانپور بخدمت پادشاہ رسیدہ انجماعت را بملازمان پادشاہی سپرد عالی حضرت شاہ جهان از یک جہتی و وفاق خاقان سکندر شان بغایت شادمان گردیدہ خان مذکور را با اسپ و تشریف نوازش فرمودہ باز فرستاد و آن یگانگی باعث ازدیاد محبت و وداد گردید اما چون اخبار آمدن شاہ جهان بہ جانب ملک دکن و جشن نوروزی در دولت آباد کردن متواتر شد در اواسط شعبان سنہ مذکورہ فضایل مآب ملا تقیای شیرازی را تشریف حجابت شاہ جهان مرحمت نمودہ دو ہزار ہون انعام دادند کہ بکار سازی قیام نمودہ روانہ شدہ در هیچ جا توقف نہ نمایند تا بخدمت پادشاہ برسد و سہ زنجیر فیل و تحف و ہدایا از ہر جنس مصحوب مشار الیہ فرستادند و مولوی طی منازل نمودہ در دولت آباد سعادت بساط طوس در یافتہ اقبال جبال مثال و تحف و ہدایای مرسول را گذراند مشغول عنایات پادشاہی شد و قبل از رسیدن ملا تقیای وقی کہ عالی حضرت شاہ جهان بنواحی برہانپور رسیدند شیخ عبد اللطیف را کہ از منصب داران عمدہ و خدمت دیوانی تن با و مرجوع بود بحجابت بیجاپور تعین نمودہ روانہ ساختند و شیخ عبد اللطیف در ہشتم ماہ مبارک رمضان بسر حد المالك محروسہ رسید خاقان سکندر رشان کریم خان را با فوج حوالہ او باستقبال فرستادند کہ در سرحد با مریضیافت قیام نماید و از سرحد تا رسیدن بدار السلطنۃ منزل بمنزل علوفہ و ما محتاج او و رفقای اور از جانب اشرف سامان مینمودہ باشد و کریم خان بسرحد رفتہ خدمات مرجوعہ را بتقدیم رسانید و بعد از آن میر معز الدین محمد مشرف الممالک را باستقبال فرستادند و مشار الیہ در پنت اللہ قلی کہ دو کا و راہ بدار السلطنۃ است کیندوری دیوان ترتیب دادہ ضیافت نمایان کردہ حاجب را با جمیع ہرماہان او بر سر سفرہ آورد و آن خدمت را با آداب شایستہ بتقدیم رسانید و بعد از آن معالی نصاب شیخ محمد طاہر

سرخیل سابق را با استقبال فرستادند مشار الیه با استعداد تمام بمنزل مذکور رفته مراسم ضیافت ملوکانه بجای آورده حاجب را از آن منزل کوچاینده به محلی که نیم فرسخی بالای حوض حسین ساغر ست فرود آورد و در چهار دهم ماه رمضان المبارک عالیحضرت خاقان سکندر شان با استقبال تشریف حضور ارزانی داشتند و از دروازه شهر تا آنجا که قریب به دو فرسخ است دورویه لشکر وحشر و فیلان کوه پیکرایستاده بودند و افیال جبال مثال و اسپان شمال تمثال برسم چنبت (۱) از پیش و جمیع امر او وزرا و مجلسیان و ارکان دولت در رکاب ظفر اتساب روانه شدند و در محل میعاد که سراپرده و خیم فلک ارتفاع و بارگاه جهان اتباع پادشاهی برافراخته بودند فرود آمده در آن مقام بهشت ارتسام ملاقات حاجب مذکور گرفتند و مشار الیه تحف و هدایا که از جانب پادشاه آورده بود با کمر شمشر و خنجر مرصع و مکتوب عالیحضرت شاه جهان گذرایند و خاقان سکندر اقتدار زبان گوهر بارپرسش احوال حضرت شاه جهان کشوده التناث و توجهات بحال حاجب فرمودند و حاجب از جانب خود یک سلسله فیل و دو راس اسپ و سی چهل طبق از اجناس قماش و درقطار شتر و یک جفت گاو و بئیل و بعضی تحف دیگر پیش کش نمود خاقان سکندر منزلت قریب سه چهار گهروی با حاجب صحبت داشته نجلعت فاخر ملوکانه اور انوازش فرمود و دو زنجیر فیل و دوسر اسپ عراقی ضمیمه تشریف او نمودند و از آنجا با کمال شوکت و اجلال بر بالای فیل کوه مثال سوار شده متوجه دولت خانه گردیدند و شیخ حاجب روزی دیگر با بعضی از مقربان داخل دار السلطانه شده بخانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت نزول او تعیین نموده بودند فرود آمد و در هفدهم ماه جناب شیخ محمد طاهر را بطلب حاجب فرستاده دفعه دیگر در ندی محل ملاقات او گرفتند و در این دفعه نیز تشریف و فیل و اسپ مرحمت فرمودند و چون عالیحضرت شاهجهان بدولت آباد رسیدند انتظار جواب حجاب نکشیده فوجی را بسر کردگی خاندور ان باینجانب و فوجی بسر کردگی سید خان جهان بجانب

(۱) جنیبت یعنی اسپ کوتل آراسته شده .

یجلاهور و جمعی را بسر کردگی خانزمان پسر مهابت خان به بعض ولایت غیر قابض نظام شاه تعیین کردند و خاندوران با افواج خود به تعجیل یکایک به ناندیر که چهار کاری سرحد مملکت محروسه است آمده اقامت نمود تا معلوم شود که بعضی تکالیف حضرت ساه جهان را که از انجمله قبول پیشکش سکنیست تلقی قبول میکنند یا نه بنا بر این در آن سرحد بقدری شورشی پهرسید و عوام الناس شهر نیز مضطرب گردیدند و اعلیحضرت خاقان سکندر منازات بجهت اطمینان خاطر خلایق و رعایت حزم و پیش بینی جمعی از امرارا مثل نصیر الملک بالشکر عین الملک و شجاعت و وزارت دستگام یولچی بیگ و سیادت پناه شجاع الملک و چند سراز امرای معتبر دکنی و چند نفر از سرداران هند و را تشریفهاده بجانب سرحد طرف قصبه ناندیر روانه فرمودند که در اینجا بکمال عظمت قرار گیرند و ایشان با بجانب رفته خیم فلک رفعت بر افراخته باشند و شوکت تمام آرام گرفتند و خاقان سکندر شان بعد از آن متوجه تعمیر و اهتمام قلعه گولکونده و قلاع نزدیک شده امر فرمودند که به ذخایر و استعداد و آلات و ادوات حرب بپردازند و خود بدوات و اقبال سوار شده بدیدن قلعه گولکوند تشریف ارزانی (۱) و بروج و باروی آن را بنظر احتیاط در آورده امر فرمودند که شصت برج آنرا با آتشبازی و توپها استحکام دهند و در هر یک چهار توپ و ضربه زن و بان منجنیقها مرتب دارند و در کنگرها چندین هزار تفنگ و بان و آتشبازی بسیار نگاه دارند و توپچیان ما هر را به تعمیر و مرمت توپخانه و اهتمام آتشبازی مشغول ساختند و انبارها را از ذخایر اجناس مملو فرمودند و در اندک وقتی ما محتاج قلعه بنوعی موجود و مهیا گردید که مافوق آن متصور نبود بعد از فراغ این امور با کمال تهور و پردلی متوجه دارالسلطنته و دولت خانه عالیہ شدند و بنوعی طرق سرحدشا و راههای بر (۲) یشه و جنگل را از عیار پیشهای تلنگانه و پیادهای تفنگچی مضبوط فرمودند که طیور غیر آتمقام را امکان طیران نبود چون شیخ عبد اللطیف حاجب در شور بر اوضاع و اطوار و حزم و پیش بینی اینجا اطلاع یافت دانست که از بعضی ارادت (۳)



بجز خسران حاصلی نخواهد بود مکرراً بخدمت حضرت شاهجهان نوشت که  
اولی آنست که پیشکشی که از سال خواهند داشت مغتنم دانند که مبادا این نیز  
در معرض خلل و توقف آید و قضا یا بنوع دیگر بمنصه ظهور رسد بنا بر این  
بمصلحت وقت قرار بار سال پیشکش یافت و شیخ عبداللطیف دفعه دیگر بدولتخانه  
جنت نشانه آمده مقدمات صلح رامدکور ساخت و مقرر شد که پیشکش فرستاده  
شود و نواب علامی مرجع الانامی از جانب اشرف مکلف گردیدند که حاجب  
رانجانه خود طلیده ضیافت نمایند نواب علامی توطیه ضیافت ملوکانه فرموده  
حاجب را بارقعا بمنزل خود طلیدند و سفره از الوان اطعمه و انواع اشربه  
و اقسام میوه بدفعات گسترده بعد از فراغ آن به صحبت کتب و نقل حکایات  
و مجلس داری پرداختند و آن روز تکلفات بسیار و تواضعات بی شمار بحاجب  
فرمودند و در غره ذی قعدده حاجب از شهر بیرون رفته در باغ بنی اقامت نمودند  
و از جانب عالیحضرت شاه جهان این تکلیف نیز واقع شده بود که چنانچه قبل  
از این در اعیاد و جمعات بر رؤس منار فاتحه سلاطین صفوی نژاد را مقدم بر فاتحه  
ایشان میخواندند بعد از این بجای آن فاتحه حضرت شاه جهان بخوانند و مبالغه  
در این باب از حد تجاوز دادند اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت مدتی در  
این باب تأمل داشتند و بعد از آن رجوع به فتوای علما و ارباب دانش که زبده  
و خلاصه کارخانه آفرینش اند نموده پس علما و فضلالی پای تخت خسروی  
و اکابر و اعیان ملت مصطفوی و ارباب رای ثاقب و اصحاب فکر صایب را در  
دولتخانه گیتی نشانه طلب فرمودند و مجمعی چون اهل خلد برین از علما و فضلالی  
دین سید المرسلین و مجلسی از اکابر عظامی صاحب رای مصلحت بین ترتیب  
یافت و اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت از فراز اورنگ سلطنت خطاب  
بار باب صلاح و صواب فرمودند که علمای دین ضبین و منشیان ملت سید المرسلین  
در باب تکلیف مذکور چه می فرمایند و صلاح دین و دولت ابد قرین و رفاهیت  
کافه مسلمین را در چه می بینند علمای اعلام و فضلالی اسلام باتفاق نواب  
مستطاب مرجع الانام زبان را به ثنا و ستایش خسرو سکندر مقام کشوده  
بمرض ملازمان اورنگ خورشید رنگ رسانیدند که چون دقایق حقایق غیبی

و سرایر خفیات خلوتخانه لاریبی از انوار دانش ازلی در ساحت خمیر مهر  
 تنویر اقدس اشرف منکشف و منجلی است باید که خلائق در حال اشکال امور  
 و حین اضطرار و فتور از انعکاس اشعه رای خورشید ضیای خاقان گیتی آرای  
 از ظلمات حیرت و تیرگی هول و دهشت برآمده در ساحت بیضای امنیت آرام  
 بگیرند اما چون التفات خاقان سکندر اقبال شامل احوال این طبقه خیر خواه  
 و فدویان بلا اکراه واقع شده آنچه در مصلحت این دولت ابدقرین و رفاهیت  
 طبقات مومنین و مسلمین معلوم این دعاگویان جان نثار و بندگان فدویت شعار  
 باشد فرض عین و عین فرض است که بسمع مقربان بارگاه ملک اشتباه برسانند  
 اولی آنست که تکلیفی که واقع شده بوجوه متعدده و دلایل متکثره بقبول  
 و اجابت تلقی گردد چه در عدم موافقت و انقیاد بیم هدم بنیان وجود چندین  
 هزار عباد و اسرا ازواج و اولاد و ویرانی امصار و بلاد و حدوث انواع فساد  
 از تاراج اسباب و اموال و تفرق اهل و عیال هست و در حال قتال و جدال  
 بتأید حضرت ایزد متعال بر تقدیری که فتح و نصرت از جانب خاقان سکندر  
 اقبال باشد حوادث و آفات مذکور لازم حال جمهور خواهد بود و شق ثانی  
 که مالا عین رات و لا اذن سمعت در شان آنست و عالمیان از تصور رویت آن  
 دور و آد میان از تخیل شنیدن آن مهجور ما دامت (۱) النشور و یوم یفنج فی  
 الصور و بعد از ادای این کلام اخلاص انتظام بجهت تاکید این مرام همگی ارباب  
 دین و اصحاب دول جبهه عبودیت بر بساط نیاز سوده معروض داشتند که قبول  
 این تکلیف که صلاح حال و ضیع و شریف است باید نمود و ابواب امنیت بر  
 و جنات احوال کافه متوطنین این مملکت باید کشود پس خاقان سکندر شان  
 بعد از استفتا گوش بسنخان مردم بی خرد و بی تجربه نکرده موافقت شرع شریف  
 نبوی را بر شقوق دیگر که خلاف حزم و پیش بینی است ترجیح داده رضا بامر  
 مذکور دادند تا شیخ عبد اللطیف در این جا بود هر جمعه در مسجد حاضر میشد  
 و این سنت بعمل می آمد چون این خبر بسمع عالی حضرت شاه جهان رسید از

(۱) ما دامت الدنيا الى النشور والی یوم یفنج فی الصور .

این شیوه یگانگی و اتحاد بغایت مسرور و شاد گردیده حکم نمود که خاندوران با افواج خود پیرامون ملک قطب فلک جاه و جلال نه گشته روانه ولایت بیجاپور بشود و او نیز با تفاق سید خاننجهان بملک بیجاپور در آمده مهر پرگشته و قصبه شهر که میر سیدند قتل و غارت نمودند و نساء و صبیان را اسیر کردند و انواع بی اعتدالی در ولایت بیجاپور نمودند چنانچه مذکور شد و در السنه و افواه مشهور گردید که اسارای ذکور و اناث آن مملکت زیاده از پنجاه هزار نفر بود و مبلغهای کلی از اموال بتاراج رفت و کشتش و قتل عظیم شد و ولایت و یران گردید تا آنکه ایشان نیز دانستند که صلاح ملک و دولت در صلح و قبول تکالیف است و ایشان نیز ازین راه پیش آمده پیشکش و بعضی تکلیفها قبول نمودند و آن بلیه را از خود دفع کردند بالجمله بعد از این قضایا جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر را تشریف حجابت عالیحضرت شادجهان مرحمت فرمودند و مقرر شد که برفاقت شیخ عبد اللطیف بخدمت پادشاه رفته تحف و هدایا از جواهر و مرصع آلات و چند هزار روپیه و اشرفی که باسم شاه جهان مسکوک شده بود و صد سلسله فیل و پنجاه راس اسب بازین و جام زرین و سیمین که موازی شش لک هون بقیمت در آمده بود از نظر پادشاه بگذرانند و در هنگام و داع در معموره حیات آباد جنت نهاد که منسوب بملازمان علیا جناب و الله مکرمه عالیحضرت سکندر منزلت است طرح ضیافت انداخته نواب علامی و فهای را تکلیف فرمودند که حاجب را بان محل بهشت مانند برده بمهانی قیام نمایند حسب الامر مهدعلیا حاجب را بسیر حیات آباد برده در آن روزانواع تکلفات در مطعومات و ماکولات نموده هزار لنگری طعام الوان بالوازش و هزارطبق حلویات و اقسام میوه از انگور و خربزه و هندوانه و پنس و کیله و انناس و انار و نارنگی و غیرهم که در یک فصل موجود کشیده شد و بعد از فراغ از مجلس اکل و شرب از جانب مهد علیا یک زنجیر فیل بزرگ و چند راس اسب و قطعات مرصع بحاجب تکلیف واقع شد و در دوم شهر ذی الحجه نوشته حضرت شاه جهان مشتمل بر عهد

و شروط و دست پنجه زعفران رسید خاقان سکندر شان بتریق که مابقا مرقوم شد با کمال عظمت و شوکت باستقبال تشریف بردند و حاجب صلحنامه را گزرانید مضمون آنکه بمنزله فرزند اکبرید بادوست مادوست و بادشمن مادشمن باشید که ما نیز باشما چنین خواهیم بود و ما دام که نسل طرفین باقی باشد همین عهد مستمر خواهد بود و در غره محرم الحرام سنه ۱۰۳۶ هـ جناب شیخ محمد طاهر خیمه بیرون زده باستعداد تمام و اردوی آراسته از سلحداران و لشکر و حشم روانه گردیده چون چنین امر عظیمی در مدت سلطنت این سلسله علیه روی نموده بود و بحسن تدبیر و مساعی جمیله نواب علامی بخیر گذشت و سرهوی آزار بپیچ احدی از اساد اهل این ملک نرسید خاقان سکندر شان از غایت لطف و کمال عنایت و شفقت رضا دادند که پالکی نواب علامی فوای را تا داد محل و نزدیک مندوه بیت الخلافه که بحیدر محل موسوم است می آورده باشند و این رتبه و منزلت درین دو دولتخانه کیتی نشانیه هیچ بزرگی را میسر نشده و اکنون جمیع بزرگان و اعیان همراه پالکی دولت قرین نواب مشار الی القابله در دولتخانه تردد میکنند و الحق جمعیت خاطر خسروی بادین و داد و امنیت حال عباد ازین تدبیرات و پیش اندیشی آن ذات کامل الصفات است -

( ذکر قضایای دولت و اقبال سال میمنت مآل دوازدهم جلوس سعادت

ما نوس همایون که مطابق سنه ست و اربعین و الف هجریست )

برابر باب تاریخ و اخبار که طالبان سیر سلاطین ذوی الاقتدارند مستور نماید که چون جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر برفاقت شیخ عبد اللطیف در غره محرم این سنه از دار السلطنه بخدمت عالیحضرت شاه جهان متوجه شده طی منازل و قطع مراحل نمودند در آن حین اعلیحضرت شاه جهان در دولت آباد انتظار آمدن حاجب قطب فلک جاہ و جلال داشتند که بعد از وصول از دولت آباد بجانب آگره مراجعت نمایند و شیخین حاجبین چون بقصبة کهرکی که سه فرسخی دولت آباد است رسیدند عالیحضرت شاه جهان

از غایت محبت که بقطب فلک جاد و جلال داشتند شاه علی بیگ کو تو ال معسکر ظفر اثر را که قبل ازین بحجابت باین دو لخنانه عالیّه بود با میرزا جم قلی بیگ منصبدار هفتصدی که متصدی معاملات خزانه است و بخشی افضل خان باکل لشکر وزارت افضلخان باستقبال فرستادند و ایشان با کمال حشمت به کهرکی آمده با اعزاز و احترام تمام جناب شیخ محمد طاهر و شیخ عبداللطیف را برداشته به دولت آباد که محل نزول اجلال پادشاه بود روان شدند و در ساعت سعد ملاقات نمودند عالیحضرت شاه جهان با کمال لطف و محبت از چگونگی احوال خاقان سکندر اقبال استفسار فرمودند و در آن پرسش انواع عنایت بظهور رسانیدند و تحف و پیشکشی که مذکور شد جمیعا منفصلا از نظر آن پادشاه گذرانیده شد و بنظر امعان در جمیع آن تحف ملاحظه فرمودند و در آن روز تشریف فاخر بحجاب شیخ محمد طاهر مرحمت کرده در سلك امرای پنجوزاری مقرر شد که نزدیک جهر و که قیام نماید و شیخ مذکور از جانب خود از اجناس اقشه و تحف این ملک پنجاه خوان ترتیب داده چند قطعه مرصع مرغوب پیشکش نموده مورد التفات گردید چون فصل برسات رسیده بود و وصول حاجب واقع شد عالیحضرت شاه جهان از دولت آباد کوچ فرموده متوجه ماندو شدند و به رودخانه تبتی که رسیدند سیلاب عظیم آمده بود و آلات عبور از آب نایاب بود پادشاه اکثر لشکر و احمال و اثقال را گذاشته بامعدودی از خواص امرای اتفاق شاهزادها از آب گذشته به ماندو تشریف بردند و لشکر بمرور از آب عبور نمودند و جناب شیخ محمد طاهر از عقب پادشاه از آب گذشت و بجانب ماندو روان شد چون به آب نریده که مابین برهانپور و ماندو واقع است رسید از جانب عالیحضرت شاه جهان کشمیر خان که از منصبداران عظام است باستقبال و به سزاولی آمده شیخ محمد طاهر را با کمال عزت و تکریم از آب نریده گذرانیده بداغ چوکی بجانب ماندو بردودر ماندو ملاقات پادشاه واقع شد و جشن وزن مبارک انعتاد یافت و چون پادشاه کمال لطف و شفقت بقطب فلک سلطنت داشتند شیخ صاحب را فرمودند که

روز وزن مبارک در جشن حاضر باشند و از اجناس جواهر و لآلی و نفوس که در ترازوی وزن میگذارند و بادشاه را بآن وزن میکنند حکم کردند که در طبقه بر کرده بشیخ حاجب مرحمت نمایند و چون نسبت به هیچکدام از امرا و ارکان این معنی بظهور نرسیده بود در نظر خاص و عام بسیار نمود و اکثر اوقات شیخ مشارالیه را در غسل خانه که مجلس خاص الخاص پادشاهی است طلب مینمودند و روزی بعد از رخصت دادن امرای عظام شیخ را نگاه داشتند و بغیر از شاهزاده دار اشکوه ولی عهد و شاهزاده اورنگ زیب و شاه شیخ کسی آنجا حاضر نبود شیخ را نزدیک حلیده بملازمان خاص امر فرمودند که جواهر جواهر خانه را بیاورند و انواع جواهر الوان از سوار و پیاده که در این مدت در جواهر خانه جمع شده بود همه را در طبقه چها گذاشته آوردند و آنچه در سر بند و بازو بند و گردن مبارک از جواهر و لولو داشتند که هر دانه خراج ملکی تواند بود یک یک را به شیخ نمودند و این مراتب الطاف و اشفاتی نسبت بحاجب از کمال محبت و ودادی بود که باقطب فلك جاه و جلال داشتند برضا شد که به محل شاهزاده اعظم دار اشکوه که ولی عهد است رفته ملاقات نمایند و بعد از ملاقات و بساط طوس از جانب شاهزاده اکرام انواع نسبت به شیخ بوقوع آمد بالجمله جناب شیخ درماند و مرخص گردید فیل ظفر نشان نام که فیل پای تخت بادشاه مرحوم بود و اکنون فیل پای تخت پادشاهی شده با یراق و زنجیر و زنگهای نقره و جل زربفت و بعضی تقطیعات ملوکانه و پنجاه تفوز قماش نفیس از هر جنس باشیبه مبارک و تسبیحی از لآلی غلطان و دانهای زمرد کهنه ترتیب یافته بود و مدتی باشیبه پادشاه مرحوم حمایل گردن ایشان بوده است و لوح زرین عهد که پادشاهی و شروطی که فی مابین مقرر شده بود که من بعد بعمل آید در آن منقور بود بجهت قطب فلك جاه و جلال رسال داشتند و انعام و افراز زرو اسپ و تشریف فاخر به شیخ محمد طاهر مرحمت نمودند و خواجه طاهر را که از خواجه زادهای ما و راه النهر و از مقربان پادشاه بود برفاقت جناب شیخ روانه نمودند چون از معسکر پادشاه کوچ نمودند به برهانپور رسیدند

خواجه طاهر را بیماری عارض شده بجانب عالم عقبی شتافت لاعلاج جناب شیخ در آنجا توقف نموده عرض حال به پایه سریر بادشاهی کرد چون این خبر بعرض رسید خواجه زاهد نامی را که از نبار میر سید علی همدانی است از حضور روانه فرمودند که باتفاق شیخ باینجناب آید و مشار الیهما از برهانپور متوجه دارالسلطنه حیدرآباد شدند و در اوایل شعبان سنه مذکورہ بسرحد ممالک محروسه رسیدند و برسبیل اتفاق در این وقت اعلیحضرت خاقان سکندر منزلت بسواری و شکار محل و یلیسرم مشغول بودند چون خبر وصول ایشان رسید از همانجا صالح بیگ سرنوبت حضور را باستقبال تعیین نمودند که تا سرحد رفته بلوازم استقبال و شرایط مهمانی برداشته حاجبین را بنواحی شهر حیدرآباد برساند و بعد ازان میر معزالدین محمد مشرف الممالک را فرستاده که او نیز بلوازم استقبال و ضیافت قیام نمایند و ایشان را بر بالای حوض حسین ساغر که تا شهر دوفر سخ است فرود آورد و خاقان سکندر شان از سواری محل و یلیسرم فارغ شده بجانب دارالسلطنه مراجعت فرمودند و دوازدهم ماه شعبان داخل دولتخانه عالیہ گردید و در هجدهم ماه مذکور حاقان سکندر منزلت بنوعی که در استقبالیهای سابق مذکور شد بآئین رنگین باستقبال روان شدند و در محل ملاقات که خیمه اطلس الوان مانند فلک اطلس برافراخته بودند و به تجمعات پادشاهی آراسته فرود آمده ملاقات خواجه زاهد حاجب گرفتند و شیخ محمد طاهر بشرف بساطبوس مشرف شده فیل کوه پیکر ظفر نشان را که بزعفران و صندل سراپای او را اندوده و بازنجیر و زنگه‌ها نقره و جل زربفت و تحف هدایای مذکور از نظر اشرف گذرانید و مورد الطاف بسیار و مشمول عنایات بی شمار گردید و خواجه زاهد را نوازش بسیار فرموده تشریف فاخرود و راس اسپ مرحمت کردند خواجه زاهد از جانب خود تپه راس اسپ پیشکش نموده و بجهت نواب علامی فهامی شیخ محمد بجلدوی حسن تدبیرات ایشان که مانع قتال وجدال شده معاملات را بصلح مقرون ساخته بودند شامجهان خلعت فاخر از قبای زربفت خاصه و دستار و کربند خاصه و دو راس اسپ تازی

بازین و یراق سیمین ارسال نمود بودند خواجه زاهد از نظر اشرف گذرانیده به نواب علامی مرحمت کردند و از انجمن بدولت خانه عالییه مراجعت واقع شد و روز دیگر سر نوبتان حضور خواجه زاهد را بشهر در آورده در خانه منصور خان میر جمله ماضی که بجهت او تعیین یافته بود فرود آوردند و مقرر شد که اخراجات ایشان را از سرکار اشرف می داده باشید و خاقان سکندر اقبال کمال توجه بحال شیخ محمد طاهر فرموده بدفعات متعدده چادر خاصه که بردوش مبارک داشتند بر آورده بمشار الیه داده سرافراز فرمودند زیرا که از این جانب حجاب که پیش پادشاه دهلی رفت و آمد میکردند نسبت بهیچکدام این قدر تعظیم و تکریم و انعام و اکرام واقع نشده بود و هیچ حاجتی از انجمن این قسم فیلی و این نوع تحف و هدایا و تبرکات نیاورده بود فی الجمله در این وقت از من اقبال پادشاه سکندر مثال و مساعی جمیله نواب معلی القاب صلح بر این وجه واقع شد و کمال امنیت بلاد و رفاهیت عباد بهم رسید و چون در وقتی که شیخ محمد طاهر در حضور پادشاه دهلی بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب که تعیین شده بود که بعد از رفتن پادشاه در دولت آباد بمانند حاجی پیاپی سزیر فرستاده بر نسبت حجاب نظام شاهی مقیم دارالسلطنت نمایند بصلاح شیخ مشار الیه و افضل خان میرزا بنده رضائی ولد ملا کلب علی تبریزی را که از منصب داران عمده پادشاهی و بحواله شاهزاده مذکور شده بود مقرر شد که از جانب شاهزاده اعظم باین جانب بیاید و مخلص حسین برادرش به بیجاپور برود و در همین وقت که خواجه زاهد رسید میرزا بنده رضائی مذکور نیز از جانب شاهزاده اعظم نزدیک دارالسلطنه رسید استقبال مشار الیه نیز بروجه لایق و رتبه شاهزاده وقوع یافت و نشان شاهزاده را با کتار مرصعی که از جانب شاهزاده آورده بود گذرانید و از جانب خود نه راس اسپ و نقایس اقبشه آن ملک پیش کش نمود و تشریف و دو راس اسپ با و مرحمت نمودند و منزلی که میرک معین حاجب نظام شاه می بود بجهت او معین شد و بعضی از سر نوبتان مشار الیه



را داخل دار السلطنته نموده در منزل مذکور فرود آوردند و خواجه زاهد ایام رمضان را در دار السلطنته گذراند بعد از عید رخصت انصراف یافت و مبلغ سیه هزار هون نقد باوانعام داده مبلغی دیگر بدفعات از نقد و جنس باو تکلیف فرمودند و بخدمت عالیحضرت شاه جهان روانه نمودند -

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان یوسف جمال و چراغان

نمودن دورحوض در یای مثال )

برضایر فطنت مآثر بزم آریان انجمن سخن گستری که صدر نشینان محافل دانشوری اند پوشیده نماند که در سنوآت سلطنت ابدپیوند هر سال خاقان سکندر اقبال مقرر بود که سیر ( ۱ ) و دواوی باغات و منزهاآت ( ۲ ) تشریف حینور وافر انور ارزانی داشته مدتی در محلات اطراف دار السلطنته بعیش و عشرت اشتغال می نمودند و در مواضع و مقامات دلکشنا سیر و سواری میفرمودند و بنا برآن که طبایع از افراط عیش و وفور طرب ملال کللال بهم میرسید که گفته اند

بیت

هیکر گرچه سحر آمیز باشد طبیعت را ملال انگیز باشد

پدولت خانه و مقرر سلطنت مراجعت می نمودند و در این سال نیز اراده سیر و سواری داشتند که جناب وزارت مآب اعظم الوزراء الوزراء ( ۳ ) الزمان ناسخ آثار الرستم و الحاتم ( ۴ ) بالشجاعه و الاحسان یولچی یاک از ملازمان پایه سریر خاقان سکندر شان استدعا نمود که چون اراده ختنه نمودن بنده زادهما دارم از شراره سم سمند برق مانند کلبه مختر را منور فرمائید خاقان سکندر اقبال از غایت شفقت مرحمت که بحال مشار الیه داشتند التماس اور اشرف اجابت از رانی داشتند و مشار الیه از این مؤده حیات افزاهر ذره وجود خود را خورشید جهان آریافت و بلوازم استعداد جشن و توبیه اسباب خنیافت پرداخت و خانه و کاشانه خود را زیب و زینت داده چون صرح مجرد ( ۵ ) و قصر خورنق ساخت و باغ و سخن گلشن را چون فردوس عدن بیار است و در پیش

( ۱ ) به سیر ( ۲ ) منزهاآت ( ۳ ) وزراء ( ۴ ) رستم و حاتم ( ۵ ) یعنی قصر ساده

و هموار -

هر در بند مهر مربع و مشمن خیا بانها خیمهای اطلس و زرینت بر افراخت -  
(مشوی)

خانه را آراست چون خلد برین اتفاق حور و رضوان شد بر این  
آنکه چنت از نظرها بدنهان شد کنون در دیده مردم عیان  
و اعلی حضرت سکندر منزلت در غره رجب المرجب سنه مذکوره بر  
سنگاسن مملواز جواهر و اژلث سوار شده و خوانندها و سازندها بر حواشی  
و اطراف به خوانندگی و سازندگی مشغول و جمیع امرا و زرا و مجلسیان و مقربان  
و ارکان دولت و اعیان حضرت از پیش و پس روان با کمال فرح و سرور از  
دولتخانه گیتی نشانه تشریف حضور بیرون آوردند و جناب وزارت پناه از  
دربار فیض آثار تادر خانه خود که قریب سه هزار قدم باشد از دو جانب پای  
انداز زربفت و مخمل گسترانیده که تا پوئیها که حامل سنگاسن خورشید مسکن  
انداز جانب چپ و راست بهر جانب که عبور نمایند بر بالای آن بگذرند  
و پای انداز دو طرف زاده طبع وزارت پناه مشار الیه است که پیش از این از  
کسی واقع نشده بالجمله بآئین خسرو پرویز طی مسافت نموده به بیت السرور در  
آمدند و بعد از اندک فاصله علیا حضرت مریم سیرت والده مکرمه اعلی حضرت  
سکندر منزلت یوسف طلعت با مهد علیا و ستر معلی صییه صغیر السن اشرف  
اقدس در پالکیهای زرنگار که بر قعهای آن مکمل بلالی و جواهر آبدار بود و قریب  
صد عدد پالکی دیگر از اهل حرم محترم باحشیم و خدم از دولت خانه عالیه  
بیرون آمدند درین دفعه بطریق متعارف از دربار دولت خانه پای انداز مخمل  
و اطلس و ابریشمینه بگستر شدند و چون داخل خانه وزارت پناه شدند والده  
و زوجه و فرزندان بمشار الیه که از ملک ایران آمده بودند مراسم استقبال  
و لوازم خدمات بتقدیم رسانیده بعد از سجده اشرف بخدمت اهل حرم  
ایستادگی نمودند و چون خاقان سکندر منزلت از سنگاسن زرنگار فرود آمده  
در محلی که بواسطه جلوس همایون معین شده بود بر کرسی صندل قرار گرفتند  
و وزارت پناه پیشکشی که ترتیب داده بود مشتمل بر دو زنجیر فیل و دوازده سر

اسپ عربی و عراقی و پنج قطار شتر و یکدانه لعل بزرگ گزیده که بهفت هزار دون در آن وقت خریده شده بود و خوانهای متعدد از زربفت و مخمل و اقمشه نفیسه از نظر ملازمان اشرف اعلی گذرانید و سه روز آن کاشانه عزت آشیانه دولتخانه شاهانه بود و جمیع امرا و وزراء و ارکان دولت و اعیان حضرت صبح و شام بسلام می آمدند و دو هفته بساط نشاط و خوان سماط گسترده الوان اطعمه و انواع اشربه و اقسام میوه صرف میشد و کندوری خاص بانواع تکلفات و تنعمات ترتیب می یافت و کل مایحتاج خاص و عام بوجه اکمل مرتب و مهیا بود روز چهارم که اراده بر آمدن از آن منزل نمودند خاقان می کندر شان بوزارت پناه تشریف فاخر و کمر شمشیر و خنجر مرصع بایک سلسله نیل و دو راس اسپ بایراق زرین مرحمت نمودند و به پسر کوچک و والد و اهل حرم مشار الیه را نیز تشریفات فاخر که مناسب ایشان بود عنایت کردند و عالی حضرت بلقیس مکانی بوالده و اهل حرم و وزارت پناه خلایع فاخره و مرصع آلات و رزاین گرانها شفقت نمودند و از انجا بدولت و قبال با کمال عظمت و اجلال بیاغ میرزا محمد امین میر جمله که محل نزول امام قلی بیگ حاجب شاه عالم پناه شاه صفی بهادر خان است توجه فرمودند بیگ مشار الیه از دربند باغ پای انداز از زربفت گسترده بلوازم استقبال پرداخت و منزل عالی آن باغ رازیب و زینت نموده بفرورش و تکلفات آراست و بمراسم ضیافت ملوکانه و مہبانی پادشاهانه اشتغال نمود و خدمات شایسته به تقدیم رسانید و خوانهای تحف و هدایای نفیسه از اقمشه و زربفت و ابریشمینه ترتیب داده با چند سراسپ عربی پیشکش نمود و خدمات موفرا و بعضی قبول در آمده مررد تو جهات پادشاهی گردید و قبل از سواری چون مرکوز خاطر همایون اعلی بود که باغ مذکور رفته بتقریب تمامای حوض قلزم آسا که بیاغ مذکور در ضلع جنوب آن واقع است و عرض حوض هزار قدم و طول سدش چهار هزار گز تخمین شده و درین سال بواسطه کثرت بارندگی ملو از آب ذلال گردیده چند روزی در آن مکان فرح افزا بعیش و نشاط بگذرانند حکم معلی شرف صدور یافته بود که امرای عظام

و وزیرای ظفر فرجام اطراف و جوانب حوض مذکور را بآئین پادشاهانه  
 چراغها نمایند و سرکاری آن بوزارت دستگاہ مشارالیه رجوع شده بود باهتمام  
 و سعی مشارالیه از سه جانب حوض خوب بند رفیع بمقدار چهارده ذرع  
 مشکل باشکال مختلفه و مصور بصور اشعار سرو و صنوبر و صور حیوانات از  
 فیل و شیر و غیره بطراحی دلپذیر ترتیب یافته بود و چند هزار ظرف سفال که  
 بر هر یک چند چراغ روشن شود مستعد شده بود تا چراغهای مرتب و مهیا  
 بود شب دوم که عمارت آن باغ دلکشا بعشرت و کامرانی مشغول بودند  
 امرا علی نفاذ یافت که اطراف حوض بحرمانند را چراغان بکنند کار فرمایان  
 ماهر با فروختن چراغان اطراف پرداختند و چندین هزار چراغ بر ظرفهای  
 مذکور بر سطح آب جلوه گر ساختند و کشتی ها را که بجهت سیر در آب  
 ساخته بودند بطرح خوشنما چراغان کرده ملاحان در میان آن دریا بگردش  
 در آوردند الحق چراغانی شد که دیدهای روشنان فلک هرگز آنچنان تماشای  
 ندیده و چراغان فضای افلاک از خجالت پرده ازد و دآن بر روی خود کشیده  
 و از نظر خلائق پنهان گردیده - ( نظم )

کواکب بر فلک تاریک گردید چو روشن شد چراغان شه نشاه  
 چراغان داد مه را نور چندان ز نور مهر مستغنی بشد ماه  
 ز عکس این چراغان آتش و آب به یکجا جمع شد بی جبر و اکراه  
 هزاران نور از بالا و پائین عیان شد هر طرف در این طرب گاه  
 خسرو سکندر اقبال از تماشای آن چراغان انجم مثال گلچین و خلائق  
 از اطراف آن حوض تماشا بین گردیدند و بعد از فراغ از آن عشرت و عیش  
 حاجب را به تشریفات فاخر نوازش فرموده یک زنجیر فیل و دو راس اسب  
 عراقی و پنج هزار هون تقدیر سبیل انعام مرحمت نموده و علیا حضرت ناموس  
 العالمین و الله اشرف اعلا از جانب خود هزار هون نقد تکلیف فرمودند و از  
 آن مقام مسرت ار تسام بعزم سواری و دیدن حوض ابراهیم پتین بر آمدند  
 متوجه آنجا شدند -

( ذکر سواری خاقان سکندر شیم تابه محل و بلیسرم و سیر

سواحل رود خانه کشنا و گشت آن مقامات خرم شیده به ارم )

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از تماشای چراغان و سیر حوض فارغ گردیدند اراده دیدن ابراهیم پتن و سیر مرغزار جنت آثار آنجا فرمودند و در خزینه سینه قدسی قرینه سلاطین شوکت و عظمت آئین بعضی از اسرار استار و کنوز رموز مانند نهانخانه غیبی و مخفیات خلوتخانه لاریبی مخزون و مکنوز است که هیچ احدی از احاد خاص و هیچ فردی از افراد سایر انام را اطلاعی بر آن نیست و بعضی از ان و شمه از ان امر پنهان بر عقلای دور بین و تیز بینان عین الیقین بتدریج زمان مکشوف و ملحوظ میگردد و مصداق این مقال آنکه چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از باغ میر جمله بعظمت و حشمت تمام بجانب ابراهیم پتن روان شدند در آن مقام بشاشت انتظام حوضیست که خاقان علین بارگاه ابراهیم قطبشاه طاب ثراه در عهد سلطنت خود حفر فرموده طول سد آن يك فرسخ و دورش سه فرسخ است در یابی است بر از آب باران و در هیچ وقت قعر آنرا بعد از حفر کسی ندیده زمین چند پرگنه و قصبه و دبه در تحت آن مزروع و از آب آن چندین هزار کندهی از اجناس غله محصول و مرفوع خیمهای فلك رفعت منحل و اطلس در آن محل فرح افزا بر افراختند و سه روز در کنار آن حوض و آن مقام مسرت انتظام بعیش و عشرت برداختند و مفهوم کسی نبود که مکنون ضمیر خورشید تو بر خاقان سکندر سریر چیست بلکه همه کس را آگمان این بود که از آن مکان فرح بخش بدولت خانه اقبال آشیانه معاودت واقع خواهد شد که یکایک تصمیم عزم خاقان سکندر شان بدیدن قلعه دیور کونده که از قلاع متین مشهور این ممالک است و از ابراهیم پتن تا آنجا چهار کا و مسافت است که هشت فرسخ باشد ظاهر شد و طبل و دمامه کوچ بآن طرف بنوازش در آوردند و توجه بآن جانب فرمودند و آن قلعه شهر نظیر و آن صحرای فرح افزا بعد از سه روز متضرب سرداقات جاد و جلال گردید در آنجا نیز بساط عیش و عشرت انبساط فرمودند و مدت پنج روز بطرب

و کامرانی اشتغال نمودند و دو مرتبه بر بالای آن کوه فلک شکوه برآمده سیر آن قلعه رفیع کرده امر بکوچ اردوی گیوان پوی بجانب رود خانه کشته (۱) نمودند و منزل بمنزل میرفتند و در هر منزل یک روز و دو روز اقامت نموده بسیر و گشت و عیش و عشرت می پرداختند تا به محل و یلیسرم که از دار السلطنه تا آنجا دو ازده کا و مسافت است رسیدند و آن مقامیست که رود خانه کشته (۲) از میان کوههای آن گذشته و دور آن سر زمین همه کوه است و در میان آن نیز کوهی واقعست پس رفیع و در قدیم الایام در عهد حکومت کفار بتخانه عظیمی به تکلفات گوناگون از سنگهای تراشیده ساخته اند و در اطراف و جوانب آن محل آثار بتخانه های رفیع ظاهر است که در زمان ظهور و خروج صاحبقران ممالک هندوستان فرازنده اعلام اسلام و ایمان خاقان رضوان مکان سلطان قلی قطب الملک نور الله مرقدہ از اصابم و اوژن آن معابد خالی گردیده و آن عمارات و آثار تا غایت چون کوه استوار بجا مانده الحقی سیر گاه نیست که در ساحت ربع مسکون بآن غریب جای و بآن نزاهت ما و ای کمتر دیده شده رود خانه کشته در حوالی آن دو قسم شده و از آن کوهها گذشته سر بیوم آورده آب رود خانه کشته (۳) در غایت لطافت و گوارای و جمیع امراض و اسقام را دافع و هوای روح افزای آن هر کس را موافق و نافع مدت چند روز در آن مقام بوجهت اندوز بعیش و عشرت دل افروز مشغول شدند و قریب پنجاه هزار آدم که در آن اردوی اعظم بودند در کنار رودخانه کشته (۴) و کوهها به سیر و گشت پرداختند و جمع از زمین داران و رعایای معتبر در آن طرف آب کشته (۵) که ابتدای ولایت مرتضی نگر است اقامت دارند که بزرگ ایشان را سانپ نیر و ارمی گویند و قبایل ایشان با جمعیت و افر و خیل و حشم متکثر و اکثر شیخ و متیور اند حکم آنها بمطاع شرف نفاذ یافت که سانپ نیر و ارمی مذکور باروسای ایشان مقام (۳) بسجده پایة سریر سلطنته بیابند چون مدتهای مدید بود که مانده و حوش و سباع در آن دشت و کوهها خود سر می چریدند از

غایت بیم و در اس جرات آمدن بآن اردوی گیهان پوی و شرف پیچیده اشرف  
در یافتن نه نمودند و از اطاعت حکم ابا نمودند و چون ابن معنی در غیرت سلطنت  
نمی گنجید بجهت تادیب و قید آنجماعه لازم شد که وزیر صاحب شوکتی را  
بآن ولایت نامزد فرمایند از جمله وزرای رفیع الشان و امرای عالیمکان که در  
رکاب ظفر انتساب بودند شجاعت و وزارت دستگاه یولچی بیک را که بمزید  
عزت و اعتبار و بکمال تمکین و وقار اشتهار داشت نامزد نمودند که بآن ولایت  
رفته جمیع رعایا و روسا آن طایفه مذکور را قید و گردنهای سرکش ایشان را  
بجین رعیتی و متابعت در آورده و ساحت آن مملکت را از بوتهای خار خلاف  
و ترمذ مصفا ساخته چند حواله خاصه خیل را باحواله داران ایشان و چند وزیر  
مثل عالم خان و هیبت خان و خدا و یردی سلطان و اسو راو و جگنا راوو سنجنی  
حواله خیرات خان و سنجنی ملک معتبر ملک عنبر والتغ بیک و لغانی بیک و میرزا  
ابراهیم را پانزده هزار دون تنخواه دادند که لشکر خوب بگرد و رفیق باشد  
و باجمعی که قریب پنجهزار سوار و دوازده هزار پیاده میشد همراه عساکر  
ظفر مآثر وزارت پناه مقرر نمودند و امراء لشکری که در ولایت مرتضی نگر  
اند حکم شد که متابعت مشار الیه نمایند و جناب وزارت پناه با چهار پنجهزار  
سوار دوا سپه نامدار و قریب پانزده هزار تشنگچی و رچه دار جلد جزار از رود  
خانه گشنه (۱) عبور نموده روانه آن مملکت شدند و ذکر فتوحات مشار الیه  
و قید و ضبط آن ولایت بتوفیق الله تعالی در بیان قضایای سال آینده مرقوم  
نموده خواهد شد و اعلا حضرت خاقان سکندر شیم در ششم ماه شعبان المعظم  
از محل ویلیسرم بجانب دار السلطنه مراجعت فرمودند و در حین مراجعت توجه  
بجانب قلعه نل گونده فرموده به سیر و گشت آن قلعه منیعه که بر بالای کوه  
رفیعی واقع است مشغول شدند و از اینجا قطع منازل مینمودند تا در دوازدهم  
ماه مذکور داخل دار السلطنه گردیدند و مانند آفتاب در بیت الشرف قرار  
گرفتند و اهل شهر را از قدوم خسرو سکندر اقتدار شگفتگی فصل بهار حاصل  
آمد و شروع در عیش و عشرت و آتشبازی عید شب برات نمودند.

( ذکر قضایای متفرقه که تا آخر این سال به حین ظهور رسیده )  
 چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از سواری و یلیسرم مراجعت فرمودند به بعضی از سرداران لشکر کاتبیانی التفات شدند چه از ناروجی مکرراً آناز حرا محوزی بظهور رسیده بود یک دفعه فرار نموده بسرحد مالک محروسه رفت و در آنجا اقامت نموده مرتکب فسادی چند شد خاقان سکندر شان وزارت پناه یولچی بیگ را نامزد فرمودند که او را گرفته بیاورد مشار الیه بالشکری که در آن وقت حاضر بودند به تعجیل بجانب او ایلتار نمود و چون در سرحد قریب با و شد آن کافر جرات نموده در مقابل درآمد و میخواست که بهیأت اجتماعی خود را بر لشکر وزارت پناه بزند که جوانان چابک سوار فریب (۱) صفت (۲) بسته بر پشت اسپان به کانداری مشغول شدند و آن کافر را بالشکر هدف تیر بلا ساختند جمعیت او به تفرقه مبدل شده جمعی از ضرب نوک پیکان جانستان بر خاک هلاک افتادند و جمعی مجروح شده دستگیر شدند و نارو با معدودی از مردمش فرار نموده از مرکه بدر رفت جناب یولچی بیگ قرین فتح و ظفر گردیده اسپ بسیار و سرهای کفار و اسیران را برداشته پایه سریر آمد و از جانب اشرف مور و تحسین گردیده به تشریفات و شمشیر و کمر خنجر مرصع نوازش یافت و آن کافر مدتی در بادیه ادبار سرگردان مانده باز توسل به بعضی از ملازمان پایه سریر بسته از گناهان سابق استغفار نمود عنایات خسروانه شامل حال او گردید و او با عبد الله کاتبیا که یکی از امرای این طبقه بود که بسعادت اسلام استسعاد یافته بود پایه سریر خسرو سکندر نظیر آمدند و بنابر التماس بعضی از دولتمخواهان پور کدام ولایت و تنخواه مجدد زیاد بر اول مرحمت فرمودند و در ظلالت رافت و عاطفت پادشاهی با و یتهو جی و جمعی دیگر از امرای این طبقه می بودند همانا که صفت ردیه تمرد و تخلف از جبلت این طایفه محو و نیستی (۳) نیست بنابراین در ماه رمضان المبارک این سنه امر بگرفتن ناروجی و عبد الله کاتبیا فرموده در دولتمخانه عالیه این دو کس را مقید ساختند و بعد از چند روز بقلعه مبارکه گلگونده فرستادند که در آنجا روزگار



نظم

بگذرانند -

هر کس که بر آن کوه و در آن قلعه روان شد  
 آرام گه هر که بر آن کوه چو گردد  
 و ولایت و تنخواه ایشان را به منشی الملکی ملا اویس مرحمت فرمودند  
 که لشکر رنگین نگاه دارد و فوج آراسته از طایفه غریب ترتیب دهد و امید است  
 که در قضا ایامی سال آینده و تفویض نمودن و وزارت بجناب منشی الملکی و تنخواه  
 دادن چهار لک بمون مرقوم نموده شود انشاء الله تعالی - ( و ایضا ) در بیست  
 و ششم شوال سنه مذکور میر رستم مازندرانی از ولایت کسیمکوت آمده  
 بیست و هشت زنجیر فیل و سی هزار هون همراه آورد و کاس راج نام منیال  
 مفسودی که بنایت مفتن و در آن ولایت میان راجه پاه شیطنت مشهور بود و گویند  
 همیشه تحریک آمدن لشکر مغل بآن ولایت این ملعون می نموده بدست یکی از  
 راجه پاه آنجا که غایت اخلاص بملازمان پایه سریر سلطنت داشت گرفتار شده  
 و شیر محمد خان سپهسالار ولایت کسیمکوت بر سر اورفته کاس راج را بازن  
 فرزندان و مرد مانش را دستگیر کردند و خان مذکور آن کافر را نیز مصحوب  
 میر رستم داماد خود به پایه سریر ارسال داشت میر مشارالیه بشرف بساط بوس  
 مشرف شده مورد توجهات گردید و کاس راج را بعد از چند روز با فرزندان  
 و متعلقان به قلمه گولکننده فرستادند تا از آنجا بمطموره عدم انتقال نماید  
 و تشریف فاخر باد و اسپ بجهت شیر محمد خان ارسال داشته میر رستم را نیز  
 تشریف رخصت مرحمت نموده روانه کسیمکوت ساختند ( و ایضا ) مالک  
 پرست خان که یکی از غلامان معتبر قدیم الحذمه این دولتخانه عالیه بود و در  
 زمان خاقان جنت بارگاه سلطان محمد قلی قطبشاه نورالله متوجه مدتی بوزارت  
 و سر داری و خدمات بزرگ سر افزای داشت و عهد سلطان علین مکان  
 سلطان محمد قطبشاه نیز امارت و وزارت داشت و در زمان خاقان سکدر شان  
 حواله داری قلعه گولکننده و حواله داری پانصد لشکری خاصه خیل و خدمات  
 دیگر با و تفویض یافت و مدت چند سال بخدمات مذکور اشتغال داشت در

ماه ذی الحجه این سنه فدای ملازمان پادشاهی شده بپام عقیبتی شتافت و بعد از و شصت نفر از اولاد ذکور و اناث ماندند اعلیحضرت خاقان سکندر شان متوجه بازماندهای اوشده پنج پسر بزرگ و هشت داماد اور ادرسلك ملازمان دولتخانه منتظم فرمودند و بجهت تمه اولاد چهار هزار دون دینها تنخواه دادند و حواله داری فوج خاصه خیل بمحمد صالح بیگ سرنوبت تفویض فرمودند و قبل ازین میرزا حمزه را که از ولایت مرتضی نگر طلب نموده بودند و لشکر او بجهت بدسلوکی آزرده خاطر بودند بنا بر این لشکر حواله اورا به منشی المملکی حواله کرده بودند و مشارالیه مدتی بیکار بچاگری قیام داشت درین وقت برو اعتماد کلی نموده گولیکونده را بمشارالیه سپردند و خدمات جزوی دیگر که به خان مذکور تعلق داشت به بعضی از ملاکان رجوع فرمودند (و ایضا)

میرزا اسد الله تبریزی کرکک یراق شاه دین پناه خسرو ممالک ایران در او اخر سنه مذکوره بدار السلطنه وارد شد چون مکتوب محبت اسلوب شاه دین پناه شاه صنی بهادر خان بجهت خاقان سکندر شان آورده بود اعلیحضرت خاقانی اورا بحضور طلب فرموده بشرف ملاقات مشرف ساخته خلع فاخر با رعایت نموده منزل عالی و وسیع بجهت نزول او تعیین کردند و توجهات نمایان بحال او بظهور رسانیدند و اکابر و اعیان پایة سریر سلطنت ضیافتها کرده انواع گری و محبت بجای می آوردند بعد از یکچندی مرض اسهال بهم رسانید و طبیبان ایران دهند معالجه نمودند مفید نیامده بجزوار رحمت ایزدی پیوست و برادر او میرزا محمد جوهری که بامر حجابت مهابت خان در دار السلطنه قیام داشت و بعد از گذشتن مهابت خان در سلك ملازمان حضور این دولت خانه عالیه انظام یافته بود بضبط اموال و باز ماند های او پرداخت و اعیان دار السلطنه تشیع چنانچه او نموده در قبرستان شهر مدفون ساختند (ایضا) در او اخر سنه مذکوره عمده الوزراء علی رضا را بسرحد ولایت را خلیف و آبخدود نامزد فرمودند که بعض سرکشان و متعمردان اطراف را دفع نماید و مشارالیه با فوج و لشکر آراسته و بعضی از حواله داران خاصه خیل با بجانب روان گردید و قضایای اونتر

توفیق الله تعالى در سوانح سال آینده مرقوم خواهد شد -

( ذکر سوانح سال ممینت اثر سیزدهم جلوس سعادت و خرمی ثمر اعلی حضرت خاقان سکندر حشر که مطابق سنه سبع و اربعین و الف هجریست از انجمله

تفویض نمودن منصب جلیل القدر سرخیلی بمیر محمد سعید اردستانی )  
 در قضایا و سوانح سابقه مرقوم قلم مشکین رقم گردیده بود که جناب سیادت و نقابت پناه میر محمد سعید سرد فتر شاهی را حواله دار بندر معموره مچلی پان کرده فرستاده بودند. چون مآثر رشد مشار الیه زیاده بر آن ظاهر شد و قابل خدمات دیگر نیز بود در سال دیگر حواله داری محل مصطفی نگر را که از معظم قلاع و ولایات تلنگانه است بمشار الیه رجوع فرمودند و سیادت پناه مومی الیه در معموری ولایت و انتظام مہام آنجا سعی موفور بظهور رسانیدند و توجهات شاہانہ همیشه شامل حالش می بود و مرتبه مرتبه بر مدارج قرب صعود مینمود و اقوال و اعمالش پسندیده طبع ملازمان پایه سریر خسروی می گشت تا در اوایل محرم سنہ مذکورہ بخاطر دریا مقاطر اعلی حضرت خاقانی خطور نمود که جناب میر مشار الیه را بحضور طلب نموده متوجه احوال او بوجه اتم شوند فرمان معلی صادر فرمودند کہ بحضور بیاید و مشار الیه بعد از وصول فرمان اعلی استعداد و کار سازی آمدن بحضور نموده در ہفتم شہر صفر ختم بالخیر و الظفر بدار السلطنہ رسیدہ سعادت بساط بوس حضور و افران نور دریافت و تحف و ہدایا کہ ہمراہ آورده بود گذرانیدند و بنوازش و تشریفات پادشاهی سرافراز گردید چون آثار رشد و قابلیت کردانی از وجنات احوال او مشاهده افتاد و سید عبد الله خان سرخیلی شاهی بہ نحو می باین خدمت قیام نمی نمود کہ مرضی خاطر ملازمان اشرف اقدس باشد در شب نهم شہر صفر تشریف منصب رفیع القدر سرخیلی را بجناب سیادت پناه مشار الیه مرحمت نمودند و از سید عبد الله خان نیز نظر الثنات دریغ نداشته جنابش را در سلك مجلسیان حضور منتظم فرمودہ سه ہزار ہونہ واجب و مشاہرہ او مقرر نمودند و جناب مملکت مداری آصفجہای میر محمد سعید بر تہ عالی سرخیلی سرافراز گردیدہ من حیث

الاستقلال شروع در موهبات نمود و محلات مذکور نیز بر نسبت سابق بوکلاهی ایشان تعلق گرفت و جمعی از مخترعان دار السلطنه قصاید و قطعیا در مبارکبادی آن عالیجاه گفته گذرانیدند از انجمله ملا عرب خوشنویس شیرازی این کلمات را تاریخ یافته است ( ختم باد ) ( ۱۰۴۷ ) و راقم این رهوز بهجت اندوز نیز قطعه گفته مذیل بتاریخ منصب مذکور ساخت - ( نظم )

خسرو عهد شاه عبدالله	گزرخش دهر یافته است ضیا
ز اقتصای عدالتش باشند	گرگ با گو سفند دریک جا
برگزید است بپور سرخیلی	سیدی را که نیستش همتا
گلشن عقل را بپوین شجراست	که زشه یافته است نشوونما
بسعادات انجم است قرین	زان سعید آمده بپور دوسرا
تا که شه بر فراز اورنگ است	دولتش را دوام باد وبقا
بپور تاریخ عقل دور اندیش	گفت سرخیل کامل دانا (۱۰۴۷)

الحق سرخیلی است کامل و دانا و در معاملات مملکت و در امور دین و دولت مبصر وینا از کمال رشد و غایت کاردانی روز بروز بر معارج قرب صعود نموده کمال محرمیت بهم رسانید و بقوت اقبال و رشد در اندک وقتی غایت استقلال در امر حکومت یافت و راه منافع و تصرف ارباب دخل را مسدود گردانید و مبلغهای کلی از عمال و بهامته گرفته و اصل سرکار فیض آثار ساخت و بنوازش قلبدان مرصع سرفراز شد و پرگنه که موازی سی هزار دون حاصل داشت باصفجاهی مرحمت شد که جوانان سپاهی غریب در خدمت خود نگاه داشت کند و در آمدورفت بدولتخانه دیوان اعلی و سواری همیشه در ملازمتش باشند و قریب صد نفر از جوانان کارآمدی عراقی و خراسانی که بشجاعت و دلاوری موصوف اند در سلك و سلحداران پادشاهی مجددا چاکر نمود و از جانب مخدزه عظمی مهدعلیا و والده ماجده خاقان سکند ر شان بعض خدمات که بمشار ایه رجوع شده بود بروجه لایق و طریق پسندیده بآن قیام نموده از ایشان نیز بتشریفات فاخر و کمر شمشیر مرصع و اسب و فیل سرفراز گردید و بعد ازین در ضمن

ذکر سوانح احوال آصفجاهی مرقوم خواهد شد.

( ذکر آمدن اعظم انوزرا یولچی بیگ از ولایت مرغش نگر )

قبل ازین در ذکر سوانح غل و بیسرم بقلم و قایع رقم مرقوم شده که وزارت دستگاه یولچی بیگ و ابان افواج قاهره نجاف مرغش نگر فرستاده بودند تا تنبیه رعایای سرکش آنجا نمایند مشارک به نوعی که مذکور گردیده بآن ملک رفت و چند قلعه متین را که در تصرف روساء کفار بود با آلات قلع گیری و جنگ مسخر نموده اکثر مردم را اسیر و قتل ساخت و ثانیة سائب تیر وار را که همیشه در جاده رعیتی سلوک نمودند مطیع و منقاد ساخت و یک قطعه الماس که بوزن سه دون بود و بیست و نه کی می ارزید و مبلغ چهل هزار دون برسم پیشکش از ایشان گرفته بیایه سر بر خسروی از سال داشت و کمال اقتدار در آنجا بشهور رسانید و جمعی را به قهر و غلبه و جمعی را با بلطف و تشریف رام و مطیع ساخت و بعد از این فرمان معنی بطب مشارک به صادر شد که با سایر سرداران نظام روانه شود و یولچی بیگ با سرداران رفیق در بیست و هشتم ماه ربیع الاول سنه مذکور بد را ساسانه رسید خاقان سکندر شان تیسر سالک عین الملک را با استقبال فرستادند و مشارک به را بارقتا بشهر در آوردند و آنروز خاقان زمان در شاه نشین قصر سه بر منظر دخیل بر تخت سلطنته جلوس فرمودند تا جمیع وزراء و لشکری که همراه یولچی بیگ آمده بودند هر یک با فوج خود از نظر اشرف بگذرند پس یولچی بیگ در میدان دلشکشی برابر قصر فداک رفت رسیده از اسپ پیاده شده چند جا زمین خود مت بوسیده به بنای قصر رسیده بچند عبودیت و کورنش بندگی بتقدیم رسانید و نوازش خسروی بوجه اتم شامل حالش شده تشریفات تمام زرخا صه و یک زنجیر قیل و دوران اسپ و کمر شمشیر و خنجر مرصع سراقوری یافت آمدند و نایب کوروی هزاره را و سیادت پناه میر ابراهیم و خدا بروی سلطان را که بعد از الماس فرستاده بودند و از نجار رفیق ایشان شده بخدمات قیام نموده بود و خانی بیگ و بالغ بیگ را علی قدر مراتبهم تشریفها عنایت شد و بعضی از سرداران پتان مثل هیبت خان و رقتانی

او و جماعه آواره از لشکر کاتبیا که در این مصلحت کوتاهی نموده مآثر مردانگی ظاهر نساخته بودند از پر تو عنایت با نور و از توجیهات شامانه و هجویر مانند و ورقم عزل بر و جنات احوال ایشان کشیده شد و جای هیبت خان و تنخواه ایشان را به علیخان بیگ افشار که شیخیمان روزگار و از خویشان خان احمد پادشاه گیلان است عنایت نمودند و جای اواره را بمیرزا ابراهیم مرحمت نمودند و قبل از این مرقوم شده بود که علی رضاخان را بدفع بعض متمردين فرستاده بودند مشارالیه حسب الاسرا علی دفع آن جماعت نموده بجای دار السلطانه آمد چون محل مرتضی نگر از سردار ذی اقتدار خالی بود علی رضاخان را که فوج رنگین داشت و لشکر خاصه خلیل نیز همراه بودند نامزد نمودند که بجانب مرتضی نگر رود و خلعت و اسب بجهت او در بیرون شهر فرستادند که داخل شهر شده بسرعت متوجه محل مذکور گردد و مشارالیه به تشریفات سرافراز شده بجانب مرتضی نگر روانه (۱) تاحفظ و ضبط مملکت نماید -

( ذکر تفویض نمودن وزارت بجانب منشی الممالک ملا اولیس )

چون اعلیحضرت خاقان سکندرشان توجه تمامی بحال منشی الممالکی ملا اولیس داشتند و درجات عزت و اعتبار او را می افزودند با وجود قرب و محرمیت خاص که مشارالیه را بود اراده فرمودند که وزارت نیز باورجوع فرمایند و قبل از این باره از ساوک و خدمت نازکاتیا و عبد الله گاتبیا طبع قدسی سرشت خاقان سکندرشان را کلفتی بود بعد از قید و حبس ایشان دنیای هردو امانت نموده با چند محل دیگر موازی استوارچهارک هون دنیا به ولوی مرحمه فرمودند که افواج لشکر رنگین از طوایف نام و شیخاعان بانک و نام نگاه دارد و در چهاردهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تشریف شریف خاص و بادسر اسب عراقی و دو فیل دندان دار بزرگ برای سنجی و درجفت دمامه بردو شتر و دو جفت قماره بردو اسب و دو علم زرنگار که لازمه وزارت است عنایت فرمودند و از سایر وزرای عالیشان مشارالیه را امتیاز تمام بخشیدند و این نوع نوازش نسبت بوزرای عالیشان که ترو قوع یافته و مشارالیه از دربار پادشاهی

با کمال عظمت خلعت خاصه و زارت پوشیده با فیلیا و دمامه و نقاره و علمه از  
تکار و لشکر بسیار از پیاده و سوار با اکثر امرای نامدار سوار شده بمنزل خود  
روان شد و منصب رفیع دیرری بارتبه وزارت جمع نموده سر بزرگی بر قبه فلك  
دوار سود و چون صاحب السیف و القلم بیمن عواطف خاقان سکندر شیم گردید  
این مصرع بتاریخ آن رتبه اعلی شد - ( بیت )  
زا لطاف و شفقت بملا اویس عطا کرد سیف و قلم قطبشاه (۱۰۴۷)

( ذکر بعضی از وقایع متفرقه )

در اول سال مردم اسجع الوزر اشجاع الملك را باشاه ابو الحسن حاجب  
مقیم عبادشاه که منزلش قریب بمنزل ایشان بود جنگ واقع شد و سبب نزاع  
آنکه از سپاهیان شجاع الملك تفنگی بر جا نور می انداخت گلوله تفنگ بخانه  
حاجب افتاد نفر مذکور را گرفته متعبد ساختند و مردم شجاع الملك شنیده  
بر سر خانه حاجب آمدند که آن نفر را از خانه بر آورند و فی ما بین جنگ واقع  
شد و لشکریان شجاع الملك مذکور دروازه خانه حاجب را سوخته باندرون  
رفته بی اعتدالی نمودند و حاجب از این خفت آزوده شده عریضه به مصطفی  
خان نوشته به بیجاپور فرستاد چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دلگیری  
حاجب اطلاع یافتند بعد از چند روز نواب علامی فوامی پیک واه الزمانی را با  
جمعی از مجلسیان بمنزل حاجب مذکور فرستادند که او را از کلفت بر آرند  
حاجب چون حقوق انواع احسان و اکرام و الطاف پادشاهی را منظور نداشته  
شکایت به بیجاپور نوشته بود بسنخانی معذرت و عطف آمیز نواب علامی  
باصلاح نیامد نواب علامی نیز ملایمت او نه شده بر آمدند و جناب افضل الفضلا  
قاضی احسن را بنا بر اشاره اعلیحضرت خاقانی به تمجیل به بیجاپور نزد عالیحضرت  
عادلشاه فرستادند که معلوم نماید که باعثی فتنه و نزاع حاجب مذکور شد و آنچه  
دیده از اطوار و اعمال خود دیده جناب فضایل مآب در کمال سرعت به بیجاپور  
رفته به مصطفی خان پیشوای آنجا ملاقات کرده حقیقت احوال را بعرض  
عالیحضرت عادلشاه رسانید چون حاجب شکایت بسیار از هر یک امرای

عظام این جانب نوشته بود معلوم شد که سخش معطل بعرض است و اصلی ندارد و سلوکش موافق رضای ملازمان خاقان سکندرشان نیست او را معزول نموده سیادت پناه میرحسین صفاهانی را با اتفاق جناب افضل العلماء مشارالیه بحیثیت فرستادند که موافق امر اشرف اعلی سلوک نماید و مشار الیه مادر دوازدهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره پیاپی سریر سلطنت مصیر رسید و بعضی از سرنوبتان حضور بیرون شهر رفته ایشان را بدربار آوردند و میرحسین مذکور شرف بساطیوس یافته از جانب عادل شاه دو فیل یکی بزرگ و یکی چاره و شش سر اسب و دو صندوق مقل و مملز از تحف گذرانیده مورد توجهات گردید و باسب و تشریف سرا فرزند گشت و شاه ابرالحسن از شایعه اعمال خود معزول گردیده به بیجاپور رفت و در آنجا بعد از چند روزی بعالم عقبی روان شد (ایضا) در این سال محمد مقیم مجلسی حضور را تشریف حجاب شاهزاده اعظم شاهزاده اورنگ زیب دادند که چون شاهزاده از خدمت والد نامدار خود بدوات آباد مراجعت نماید حاجب سعادت ملاقات استسعاد یافته از جانب اشرف بوظایف تهنیت قدوم میمنت لزوم قیام نماید و سه سلسله فیل بازنجیرهای نقره و تکلفات دیگر با تحف و هدایا ارسال داشتند و حاجب بجانب دولت آباد روانه شده بشرف ملاقات مشرف گردیده تحف و اقبال را گذرانید و مورد توجهات شد در این اثنا سعادت او باب غرض یا بواسطه آنکه توقع زیاده داشتند تحف مذکور را پیش حاجب فرستادند و خود بسواری بطرف توجه فرمودند چون این خبر پیاپی سریر اعلی رسید در مقام تدارک آن شده دو فیل نمایان دیگر و یک لک هون از وجه مقرری فرستادند و یک دانه الماس بزرگی که قبل ازین جهت پادشاه دهلی میخواستند بفرستند با اشاره ایشان داخل پیشکش نمودند که از جانب ایشان پیشکش پادشاه شده باشد چون دیدند که از این جانب کمال همت و تکلفات حاتمیه وقع شد عذر سلوک سابق را در این دفعه از سواری برگشته بودند بجای آوردند و تحف اول و ثانی را بحضور طلب داشته بآئین لایق از نظر گذرانیده و اصل سرکار خود ساختند ملا محمد مقیم حاجب را به تشریفات



و اسپ و انعام سرافراز ساختند و حاجب اخبار عذر خواهی و محبت بیش از پیش شاهزاده اعظم را معروض ملازمان پایه سریر خسروی گردانید - (ایضا) میرزا بنده رضای حاجب مقیمی شاهزاده اعظم که در دار السلطنه بود اعلیحضرت خاقان سکندر شان کمال شفقت و عطوفت بحال او مینمودند و نهایت اکرام و احسان نسبت باو بظهور میرسانیدند و اعیان و اکابر شهر او را ضیافت ها میکردند و ابواب داد و ستد در دار السلطنه مفتوح ساخته مبلغهای کلی از خرید و فروخت و معامله کردن بهم میرسانید و ملازمان بارگاه خسروی او را از يك جهتان این دولخانه تصور مینمودند و همیشه مورد عنایات و اشفاق پادشاهی می بود در او آخر آثار نفاق از او بظهور رسید و ظاهر حالش با باطن موافق نبود و بلکه خیانت نیز از او بظهور رسید چه آنچه مبلغی که بجهت شاهزاده اعظم تحویل او نموده بودند پارڈ آرا ترا خود متصرف شده بود و دیگر اعمال ناهناسب از و واقع میشد - بالجملة اعلیحضرت خاقانی بعد از صدور بعضی اقوال و افعال که مخالف اراده و شیوه اخلاص بود بر تو اتیقات را از او باز گرفته از نظر اعتبارش انداختند سلوک نامرضی او را شاهزاده و الاجاء نوشتند چون انحراف مزاج اشرف اعلی معلوم شاهزاده و الاجاء گردید فوراً رقم عزل بر وحات احوال او گشیده فرمان بطلب او صادر شد که بسرعت تمام بحضور آید تا جزای خلاف رضا که اسم نامهای اوست داده شود و او نیز مثل عزیز سابق بانهایت حسرت و پشیمانی از دار السلطنه بیرون رفت و هم چنین محضس حسین برادرش که در بیجاپور بود او نیز از بدسلوکی که در بیجاپور از و واقع شده بود مورد تعرضات شده هر دو برادر با کمال حرمان و خسران از دکن و تانیکانه بیرون رفتند چون بنده رضای خدمت شاهزاده رسید مدتی در اینجا سرگردان بود و بخواری و بی اعتباری میگذرانید تا آنکه از جانب پادشاه ملازمی آمده او را مقید زنجیر نموده بحضور برد و بدل او عرت دستگاه نتیجه الکرامی قاضی عزیز الدهر خلف صدق قاضی عبد العزیز را مقرر داشتند که از جانب شاهزاده اعظم بحجابت مقیمی با بیجاپور بیاید -

( ذکر فرستادن عالیحضرت شاهجهان میرحفظ الله

را بحجابت بخدمت خاقان سکندر شهبان )

چون عالیحضرت شاه جهان کمال محبت و مودت با خاقان سکندر شان دازند از آن تاریخی که خواجه زاهد را فرستاده بودند و او مراجعت نموده بود کسی دیگر را نفر ستاده بودند بنا برین یاد آوری نموده میرحفظ الله را که از آدمی زاد های نجیب آن ملک است بحجابت این جانب مقرر نموده با تحف و هدایا روانه نمودند و مشار الیه در اوایل ربیع الاول سنه مذکوره بسرحد رسید خاقان سکندر شان بعضی از سر نوبتان را باستقبال فرستادند که بلوازم ضیافت پرداخته بحوالی حوض حسین ساغر که محل ملاقات است برسانند بعد از مراسم ضیافت چون مشار الیه بمحل میعاد رسید در پانزدهم ماه مذکور خاقان سکندر شان عزم سواری فرموده بآن محل جنت مثال که خیمه های سپهر رفعت بر سر پای کرده بودند تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات حاجب مذکور گرفتند و تحف و هدایای که همراه آورده بود گذرانید از ابله بعضی چیز های مینا کاری بود و اتفاقاً عالیحضرت خاقانی در این ایام رغبتی بساخت مینا داشتند بموجب ارباب الدول ملههون عالیحضرت شاهجهان بانچه مرضی طبع همایون بود ارسال داشته بودند طبع اشرف را غایت بشاشت از آن بهر رسیدن پس مشار الیه را سر نوبتان حضور بشهر در آورده در منزل علی قلیخان فرود آوردند و مدت دو سه ماه در دار السلطنه بود دوباره شرف ملاقات بادشاهی دریافت و نواب علامی مکرر ضیافتها نموده تا در غره ماه رجب سنه مذکوره رخصت معاودت یافته بیرون نشد خاقان سکندر شان توجهات موفور بحال او فرمودند چون از پادشاه تعیین یافته بود که چهار هزار هون انعام باز بدهند این مبلغ را باو مرحمت کرده بدفعات وقت رخصت و بعد از آن نقود و اجناس آقشه و مرصع آلات که مبلغهای کلی میشد عنایت فرمودند میرزا محمد جوهری را بر رفعت مشار الیه بحجابت مقرر نمودند چون او بعد از بیرون رفتن از شهر عمری بملازمان خسروی (۱) میرزا ناصر مجلسی را تشریف

حجابت عالیحضرت شاجهان داده مبلغ سه هزار دون بجهت خرج او مرحمت فرمودند و تحف و هدایای مرغوب و چند زنجیر فیل بزرگ دندان دار بایک دانه الماس که شصت رتی وزن داشت مصحوب او بخدمت پادشاه فرستادند و حاجبین در ماه رمضان از بیرون دار السلطنه روانه شده قطع منازل نموده در دار السلطنه آگره بخدمت خسرو ممالک هندوستان رسیدند و میرزا ناصر بوساطت افضل خان ملاقات پادشاه نمود تحف و هدایا مرسوله را گذراینده مشمول عنایت پادشاهی گردید و محل قیام او را در سلك منعیبداران عمده مقرر فرمودند و عرضه داشت میرزا ناصر که گذرایندن تحف و هدایا منظور پادشاه شدن و توجهات بسیار فرمودن در آن مسطور بود بیایه سریر خسروی رسید -

( ذکر شمه از خصایل حمیده و افعال پسندیده خاقان یوسف جمال

سکندر اقبال و بیان شفقت و محبتی که آنشهر یارنسبت

به برادران اعزاز جمند بظهور میرسانید )

بر عقلی ذوی الاعتبار و عرفای اولی الابصار که دانایان محتایق روزگار و بینایان آثار گردتس فلک دمار و تناجی کواکب سببه سیارند هویدا و عیان است که مورخین صدق شعار و مخبران صحیح القول راست گفتار که وقایع سلاطین نامدار و سوانح خواقین عالیمقدار دهور و اعصار را در متون کتب و بطون دفاتر ثبت و ضبط کرده اند آن قضایا و وقایع مشهور بلغای عصر و منظور عقلی دهر گردیده است کلام همه مشعر بر این معنی است که در پادشاه ذیحجایی که بعد از انتضای روزگار سلطنت و کامرانی و انتهای فرمانروایی و جهانبانی و داع تخت و تاج سپهر ارتفاع مهر شعاع نموده یکی از خلاف او که بحسب تقدیر حضرت قدیر شایسته اکلیل و سریر بوده اورنگ نشین سلطنته و فرمانروای مملکت گردیده است بجهت امنیت و معموری مملکت و آسایش طبقات سپاهی و رعیت شرکای صاحب داعیه و اخوان مظنون الخبر که در مجالس عدم جای داده اند تا کل خلائق را رفاهیتی و جمیع مملکت را امنیتی حاصل آمده

ازان عهد کین چرخ گردان شده  
 زکیوان شده دور چندان هزار  
 چنین بود آئین و رسم شهان  
 ز بهر شریکان تخت و کلاه  
 گهی قلعه و کوه چون آسمان  
 گهی ز آب سرچشمه تیغ تیز  
 که تا ملک از فتنه یا بد امان  
 خداوند گیتی چو یکتا بود  
 ز خورشید روشن چو گرد جهان

و در سنوات عشر چهارم و پنجم بعد الف هجری بادشاهان کامگار  
 و جهانداران عالیقدر که زینت ده اورنگ سلطنت و حافظ در ارج ملک  
 و ملت شده اند همه بالضروره این طریق را مسلوک داشته اند و بآئین سلاطین  
 پیشین عمل نموده اند از انجمله خسرو مالک هندوستان عالیحضرت شاه جهان که  
 در سنه ست و ثلثین الف هجری بعد از والد ماجد خود نورالدین جهانگیر پادشاه  
 بر تخت سلطنت جلوس سنه (۱۰۳۶ هـ) نمودند برادر برادرزادگان را که هشت  
 نفر بودند بیک دفعه امر بقتل نمودند و آن هشت شاهزاده را در بلده لاهور  
 مقتول نمودند و مدفون ساختند و پادشاه اقلیم ایران - (مصراع)

که در حکم آن بود یونان و توران  
 شاه صنی بهادر خان که جدا مجدش بعد از خود - (مصراع)  
 شاه جججاه سکندر بارگاه

شاه عباس انار الله برهانه در سال هزار و سی و هشت هجری تخت و تاج  
 را به فروشان وجود فایض الجودش آراست ایشان برادر آن و برادرزاده و عمه  
 زادهای خود را مکحول و مقتول ساختند و ساحت گلستان مملکت را از  
 بوتهای خار وجود ایشان مصفا گردانیدند و قانون آل عثمان خود چنین است

که اطلاق خواند کار بر یکی از اولاد سلطان اول کردند مابقی را دفع مینامید و از بدو دولت آن سلسله که عثمان جق مشهور است در پادشاهی که اورنگ نشین سلطنت شده است رعایت این قانون را ملزم (۱) بوده است و آن سلسله کمال رسوخ در این قانون دارند و تخلف نمی نمایند و بر این قیاس اعلیحضرت سلطان محمد عادل شاه که بعد از رحلت والد بزرگوار خود ابراهیم عادل شاه در سنه سبع و ثلثین بعد الف هجری ۱۰۳۷ هـ بر سریر دارانی مملکت موروثی نشست برادران و برادرزدگان را محکوم و بعد از آن مقتول ساخت و پادشاهان ممالک زیر بادجه در شهر بیگو و شهر ندرت شهر آجی و بعضی از ولایت دیگر که در عشره ای مدکور بر تخت سلطنت بجای پدران متمسک گردیده اند بصحت پیوسته که هر یک بجهت حفظ مملکت و امنیت طوائف سپاهی و رعیت دفع برادران که ماده فسادند نموده اند مگر اعلیحضرت خاقان سکندر اعتبار یوسف عذار - بیت

که بادسلطنتش نا که مهر بر فاک است ز دین ز آدمی و آسمان پر ملک است  
در سنه هزار و سی و پنج از هجرت سید اولاد آدم صلی الله علیه و آله  
وسلم قائم مقام پدر مغفور بهر در محرم ماظم خود گردیدند از کمال رفت  
ذاتی و خلاق محمدی نسبت به برادران اعز رجسند که سه نفر بودند یکم شاهزاده  
ابراهیم میرزا که از صبیبه ابراهیم عادل شاه تولد نموده بود و دیگری شاهزاده  
سلطان قلی میرزا و دیگری شاهزاده میرزا کمال محبت اخوت و لطف ابوت  
بخلاف سلاطین روی زمین بظهور رسانیدند تا آنکه برسبیل اتفاق در سال  
دوم جلوس مینت مانوس شاهزاده ابراهیم میرزا بواسطه عارضه بیماری که  
علاج پذیر نشد به بهشت جاودان روان گردید اعلیحضرت خاقانی در لباس  
سرگواری در آمده مراسم عز و ماتم بتقدم رسانیدند و بنوعی طبع اشرف  
ازین حادثه کلفت ناک گردید که بسختی بقربان و عقلای پایه سریر که هر  
یک افلاطون عصراند رفع آن غایله می شد و تاسف بسیار در آن واقعه داشتند  
و زود برادر عالی کور دیگر که مانند در مقام تربیت ایشان می بودند و چون

از عهد صباحسن بلوغ و شباب رسیدند منزل در غایت و سمت و رفعت و خدمتگاران خاص بجهت ایشان تعیین نمودند و جمعی از مردم معتبر غریب و ترك و دکنی را برای خدمت ایشان مقرر داشتند و جمیع ما محتاج از انواع تكلفات ملبوس و ما كول و غیره روز بروز بجهت ایشان ترتیب یافته می یابد و هرچه طبع ایشان مایل شود آماده و مهیامی نمایند و فرو گذاشت در هیچ امری از امور کلی و جزوی ایشان واقع نمیشود و شاهزاده بزرگ گاه گاهی طبع سلیم را سقیم ساخته در از ای این همه محبت و شفقت اعلیحضرت سکندر مینزلت یوسف طلعت بجای شکر و منت سخنان شکایت آمیز شرارت انگیز بظهور میرسانند و این الفاظ نامناسب ایشان بمسامع جاه و جلال خسرو صاحب اقبال میرسد و خاقان فرشته خصال یوسف جمال حمل بر حدائت سن و جهالت و نادانی ایشان فرموده تفقدات و عنایات درباره ایشان بیشتر مینمایند تا رفع كلفت و نادانی ایشان بشود و آن شاهزاده نادان مدرک این مرحوم و عواطف نگشته خسرونت و جهالة میفرزاید تا در ماه ربیع الثانی سنه مذ کوره که محرر این وقایع تحریر دفتر سوانح اقبال و شرح احوال خجسته مآل را باینجا رسانیده بود آن شاهزاده مذکور از روی جهالت و نادانی بواسطه امر سهیلی توهم بیجای کرده در مقام قصد خود شده نگین الماس قیمتی انگشتری خود را که در انگشت داشتند و اعلیحضرت سکندر منزلت مدتی قبل ازین بواسطه آنکه پیرایه آبرو برایشان بوده باشد و سرمایه شوق و حضور ایشان گردد (۱) بر آورده بی آنکه خدمتگاران خاص و محرمان نزدیک ایشان اطلاع یابند کوفته و ریزه ریزه ساخته تناول فرموده اند چون این خبر و جشیت اثر بسمع خاقان سکندر حشر رسید با کمال اضطراب و تفرقه خاطر اشرف فوراً حکمای ایران و طیبیان هندوستان را که در سلك ملازمان بارگاه فلک اشتباه منتظم اندهمه را حاضر ساخته بنا کید بلیغ در اندفاع آن سم امر فرموده و حکمای حاذق افلاطون رتبت بقراط منزلت بمعالجات و تدبیرات آنی امر دشوار پرداختند چون توجه اعلیحضرت خاقانی در دفع آن قضیه جانگاہ

(۱) گردد بایشان مرحمت نموده بودند.

بوجه آتم بود از غایت محبت اخوت راضی نبودند که سرموئی آزار و ضرر بآن شاهزاده عالیقدر رسد و مباله تام در دفع این ضرر جانی داشتند چنانچه مدت دو روز و دو شب خواب نکرده با کمال تفرقه خاطر بنفس اقدس متوجه دفع آن غایله بودند و تدبیرات حکمای مسیحا انفس دفع آن سم جانگرا موافق افتاده بعد از دو روز (۱) و شب بیم هلاک و دغدغه فوات بر طرف گردید و خاقان سکندر شان بجهت سلامتی آن شاهزاده نادان کمال خوشحالی بهم رسانیدند و بغایت شادمان شدند چون این چنین قضیه مهلاکه و بلای مبری دفع گردید شکر حضرت واجب العطا یا بجای آوردند و زبان مبارک به نصیحت آن برادر جادل کشوده گوش هوش او را به دُرر نصایح مرغوب آراستند و انواع محبت و شفقت درباره او بظهور رسانیدند و بعد از فرج این نوع شدت و راحت بعد از چنین محنتی ارکان سریر سلطنت و مقربان اورنگ خلافت که در یک در معاملات روزگار دانا و بینا و در فضایل و کمالات بو علی سیناء عصر اند زبان گو در بیان بسپاس و ستایش خاقان سکندر شان کشودند و بجهت لطف و محبتی که اقتضای عرق اخوت است بخلاف طبایع سلاطین روزگار که از خاقان سکندر باعتبار بظهور رسیده نثار ثناء و تحسین نمودند الحق خاقان یوسف جمال این شیوه پسندیده را بخلاف پادشاهان این عصر و زمان ضمیمه صفات حمیده و اخلاق حسنه ساخته هم اخوان را بکمال فراغت و هم مملکت رادر غایت امنیت نگاهداشته اند و از نهایت معدلت و وفور باس و سطوت احدی رایا را ای آن و تصور چنان نیست که خیال باطلی و اندیشه فاسدی در خاطر گذرایند و اجتماع این نقیضین و اتفاق این ضدین بی تائید ایزدی و عنایت صمدی ممکن و متصور نیست و دیچیک از سلاطین روی زمین را این نوع ترفیق میسر نشده امید از پادشاه علی الاطلاق و خلاق انفس و آفاق چنانست که وجود فایض الجود اقدس اشرف این خسرو دوران و پرورد کار طبقات انسان را با عمر طبیعی و سلطنت سرمدی از جمیع سلاطین عالم ممتاز و دشمنان جاه و جلالت را در آتش یاس و ناکامی بسوز و گداز دارد بجرمه محمد و آله الامجاد -

( ذکر ستم از احسان و اکرام خاقان سکندر احتشام نسبت بسیار

خواص و عوام طبقات انام و بذل جهود و رعایت صلح رحم

و شفقت بحال اقوام و اقبالی نیکو فرجام )

بقلم مشکبار و قایع نگار بر صفایح و اوراق زرنگار شمه از احسان و اکرام  
شهر یار سکندر اقتدار یوسف عذار و بندی از رعایت خاطر خویشان و اقبالی  
حمیده اطوار بدین آئین نگارش مینماید و بجهت طالبان اخبار و استمار و مستمعان  
آثار سلاطین عالیقدر فصلی از مناقب و محامد شاهنشاه گیتی مدار جهاندار بر  
الواح لیل و نهار روزگار برین نمط ثبت می گرداند که ابتدای سلطنت و جهاننداری  
و جلوس بر اورنگ بادشاهی و کامکاری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال یوسف  
جمال دریا مثال به بذل و ریزش کشیده به نحوی بایثار درم و دینار عالمیان را  
خوشنود و کامیاب فرمودند که آنچه منجمین صادق القول در روز ولایت  
باسعادت شاهنشاه سکندر قدرت یوسف طلعت از گردش فلک دوار و آثار  
کواکب سبعة سیار استخراج نموده بعرض خاقان علین مکان نور الله مضجعه  
رسانیده بودند همگی مشهود طبقات نوع انسان و منظور افراد عالمیان گردید  
و در تمامت ممالک ایران و توران و ولایت هندوستان بلکه در تمام اقالیم جهان  
صیت سخاوت و مکرمت و آوازه معدلت و مرحمت شاهنشاه لك بخش بنوعی  
انتشار یافت که شهرت جود و کرم حاتم در ضمن آید - ( مصراع )

چون حرف مدغم گردید پنهان

چه هر کس از ار باب استعداد از عراق و خراسان پایا سریر سلطنت  
مصیر رسید فراخور حال ز قناییت مشمول شو سب و مرحمت خسروی گردیدند  
کامیاب شد و چینی که از این بی آمدند بجهت (۱) یقین و زراعت ایشان  
در رقیع برکن در زمرة لشکر ظفر اثر نگاه داشتند و هیچ فردی از افراد  
ریب از این درگاه نلك اشتباه بی نصیب نمی گردد و مبلغهای کلی هر سال  
بر سیل انعام بخاص و عام طبقات انام مرحمت میشود و رای آنچه از لشکر فیض  
اثر و خیرات خانه عامره و وجود خیرات و تصدقات و فوره بسیار مستحقین



میرسد از آنجمله ملاخلیل قصه خیران المخاطب به ملا نعمه که از جانب بنگاله و لاهور  
 بدار السلطنه همایون اعلی وارد شده بوساطت نواب علامی پیشوا الزمانی  
 بشرف پیچیده اشرف مشرف گردید و مدت یک سال در پایه سریر خسرو سکندر  
 اقبال اقامت داشت قریب ده هزار هون که موازی هزار تومان عراقی باشد  
 بدفعات بطریق انعام از خاقان سکندر احتشام باو عاید شد خارج آنچه از امرای  
 عظام و وزرای عالیمقام و ارکان دولت و اصحاب حشمت باو مرحمت شد و کامیاب  
 و کامران از ملازمان بارگاه کیوان پاسبان مرخص گردیده از بندر معمور  
 مچلی پتن بجانب مملکت ایران روان شد و جمعی کثیر از اهل استعداد و ارباب  
 فضل و حکمت و مردم با شجاعت و جلالت در سلك بندگان و ملازمان بارگاه  
 فلک اشتباه منتظم گردیدند و از پنجهزار هون تا هزار هون علی قدر مراتبهم  
 مواجب و مشاخره هر یک از ایشان مقرر شد و در هیچ عصری از اعصار ماضیه  
 در دار السلطنه این سلسله علیه اینقدر مردم از ارباب استعداد و اصحاب علم  
 و فضل و مردم قلمزن و سپاهی و غیره از اهل ایران مجتمع نگردیده بودند  
 و باین مبلغ مشاخره معین نشده که در این عصر و زمان از بمن عواطف و مراحم  
 خاقان سکندر شان جمع آمده سرافرازی یافتند چه جمیع امرای عالیشان و وزرای  
 رفیع مکان با اکثر اشکر ظفر اثر و اکثر عمال و عهده داران قلمزن معتبر و اهل  
 مناصب و سایر مجلسیان و اکثر ساجداران از مردم ایران اند و جمعی کثیر از  
 تجار مال دار چه در دار السلطنه و چه در بنا در معموره و ولایت محروسه  
 اقامت نموده غایت تجمل و ثروت موفور بهم رسانیده اند از اهل ایران اند و  
 چندان نوازش و مرحمت از خاقان سکندر شان نسبت بسایر طبقات مذکور  
 به حین ظهور در سده که ایشان او طان حقیقی و مکان اصلی خود را فراهموش کرده  
 با کمال فراغت در ظلال رافت و عاطفت شاهنشاه مهربان تعیش مینمایند -

( منوی )

شهانے کہ بودند اندر جهان ز عدل و کرم مانده زایشان نشان  
 گذشته از ایشان بسے روزگار به گیتی ولی نام شان برقرار

بداد و دهش نام ایشان بماند	اگرچه دوامی بدوران نماند
همین نامشان مانده از جود و داد	نه نوشیروان مانده نه کیباد
شهی را که داد و دهش شد شمار	چو کسری و جهم باشد او نامدار
شه‌نشاہ دوران و قطب شہان	که شد حافظش خالق انس و جان
جهان کرده آباد از عدل و جود	ز رحمت دری بر خلاق کشود
بدوران او خلاق آسوده حال	ز مرآت دلها زدوده ملال
درین عهد از فرط عدل و کرم	مثل شد چو نوشیروان و چو جهم
بسی دور گردست (۱) این چرخ تیز	نباشد چنین دور تارستخیز
خدایش نگهدار بادا مدام	عدویش فنا تا بروز قیام

در کتب سیر و آثار و تواریخ سلاطین عالمقدار مورخین راست گفتار و سخن گزاران فصاحت شمار در تعریف عهد سلطنت و کامرانی خاقان چنگیزی نژاد سلطان حسین میرزا بایقرا انار الله برهانه داستانها نوشته اند و از جمعیت ادل استعداد و ارباب کالات و بسط و بساط عیش و نشاط و آسایش طبقات سپاهی و رعیت و معموری و امنیت مملکت و وفور اسباب طرب و عشرت و امثال ذلك فصول و حکایات پرداخته اگر ارباب عقل و دانش و اصحاب بصیرت و بنیش سخاوت و شجاعت و عدالت و حکمت و صفات حمیده و اخلاق پسندیده خاقان سکندر اقبال را ملاحظه نمایند و خصوصیات این عهد و زمان را از جزویات و کلیات مشاهده فرمایند بحکم خرد خرده دان این زمان برابر آن زمان ترجیح خواهند داد چه این جمعیت و کثرت مردم ایران و وفور ارباب دانش و عرفان در منتهای ممالک هندوستان که بولایت تلنگانه اشتهار دارد از مراحم و عواطف خاقان سکندر شان واقع شده اگر در شهر هری و ولایت خراسان وقوع یافته باشد جای تعریف و تحسین است چه جای این مملکت که بطریق اولی سزاوار کمال تعریف و تحسین خواهد بود چون اعلیٰ حضرت خاقان سکندر شانی باطبقات انسان و کافئه المیان در مقام عطوفت و شفقت اند و از مراحم عام خاقان سکندر مقام مردم دور و نزدیک و ترک و تاجیک بهره منده میگردند جمعی که بسمت

قرابتی و نسبت خورشیدی موسوم اند بطریق اولی از الطاف بی غایت شامانه  
و توجهات خسروانه کامیاب اند شاهد این حال و مصداق این مقال آنکه از  
جمله منسوبان این دودمان رفیع الشان و والده سیده ماجده و همشیره عتیفه  
صالحه خاقان جنت مکان که جد و عمه خاقان سکندر شاند از ابتداء سلطنت  
خاقان مغفور مبرور بکمال عزت و فراغت تعیش مینمودند و از اول سال جلوس  
سعادت ما نوس بادشاه سکندر اقبال بر نسبت سابق دقیقه از دقایق تعظیم  
و تکریم ایشان فرو گذاشت نمی فرمودند خصوصاً به جد سیده معظمه کمال  
اکرام و احترام مینرمودند و بالتاس ایشانی منصب جلیل القدر پیشوائی به  
دادند ایشان شاه محمد تدویض فرمودند چنانچه در طی تحریر و قایع سال اول  
جلوس خسروی سمت گذارش یافته و با وجود عدم قابلیت و استعداد این  
خدمت شریف المرتبت قریب بندو سال بنابر اجماع ملتس جد مکرمه منصب  
رفیع مذکور با او بود و شاه خوندکار پسرشاه محمد را بر نسبت سابق کمال عزت  
و احترام مینمودند و همشیره جد معظمه مکرمه که زوجه میر قطب الدین  
نعمت افه دشتکی تیرازی بود باصیبه او که بقصد نکاح میرزا شریف شهرستانی  
صفاهانی در آمده بود معزز و مکرم داشته مشاهده و مواجب لایق مقرر  
داشتند و احوال ایشان چنان شد که این دو سیده عفت و عصمت پندار  
باصیبههای ایشان دستگاره زیاده از خواهرش ایشان بهم رسیده بود زیرا که شاه  
محمد را مشاهده پیشوائی دوازده هزار هون و مشاهده شاه خوندکار هفت  
هزار هون و خرج خانه ایشان نادر این عهد شش هزار هون و بجهت خرج  
اهل البیت میر قطب الدین نعمه الله قریب هزار هون مقرر نمودند و دیههای  
معمور تنخواه دادند چنانچه قریب پنجاه هزار هون در سال بایشان میر سید  
و با عزت و احترام تمام روزگار میگذرانیدند و عالیحضرت مهد علیا اغنی والده  
مکرمه خاقان سکندر اعتبار بعد از آنکه جلوس فرزند ارجمند شهریار بر تخت  
سلطنت خورشید آثار واقع شد یکساعت از خدمت نور دیده عالمیان جدائی  
نیفرمودند و دل و جان را بهردم تبار مینمود (۱) جد سیده مکرمه در

مفارقت فرزند مغفور مبرور خود سوخته و گداخته بودند تا آنکه بعد از یک  
چندی اراده نمودند که از دولتخانه گیتی نشانه بر آمده بخانه شاه خوانند کار  
و صیبه معظمه خود تشریف برند و خاقان سکندر اقتدار در مقام اعتدال  
ایشان در آمده با انواع ملاحظت تسلی بخش خاطر حزن ایشان میگردد یبند  
و در حرمت و عزت ایشان می افزودند و آن سیده عظمی را خور سندی  
حاصل نمیشد تا آخر از دولتخانه عالی بر آمده بمنزل صیبه خود تشریف  
بردند و جمیع اموال و اسباب و تجملات خود را که مبلغهای کل میشد با آنجا  
نقل فرمودند خاقان سکندر شان رضای خاطر ایشان را مرعی داشته کمال  
محبت و مرحمت نسبت بایشان مینمودند و بجهت اخراجات جدّه دکرده جمیع  
دیهای ایشان را برقرار داشته کل ما محتاج ایشان را سرانجام نموده از دولتخانه  
عالیه صبح و شام طبلمهای (۱) اطعمه و اشربه ارسال میداشتند و در هیچ امری  
نسبت بحال ایشان مضایقه نمی نمودند و در چند روز بدین جدّه و عمه  
تشریف حضور از زانی داشته کمال محبت و مرحمت و عطوفت بظهور می  
رسانیدند تا آنکه شاه خوانند کار بزرگ شده بسرحد بلوغ رسید جدّه و والده  
اش صیبه مغفرت شعار ملک التجار را بجهت او خواستگاری کردند و خاقان  
سکندر شان مبلغ کلی از نقد و جنس بجهت جشن و میزبانی کد خدائی او مرحمت  
کرده تشریفات همه آنجماعت عنایت نموده مشار الیه بعد از این در کمال عزت  
و حرمت زیاده بر نسبت سابق بدیوان اعلی آمد و رفت میکرد و محل چلوس  
او نزدیک اورنگ خورشید رنگ مقرر گردید و خاقان سکندر فرهنگ  
محبت و لطف و اخوت بحال مشار الیه بتقدیم می رسانیدند تا از گردش فلک  
دوار در سال دهم جلوس سعادت مانوس در آوان شباب و اول جوانی جهان  
فانی را وداع نموده عمر عزیز را بملازمان خاقان سکندر شان بخشید عالی حضرت  
خاقانی بعد از این قضیه تفقدات و دلجوئی نسبت بجدّه و عمه فرموده دیهای  
تنخواه مرحوم مذکور را بایشان گذاشتند و بر اخراجات ایشان افزودند و بعد  
از اندک روزی که شاء محمد که مدتی بود که بنا بر ظهور بیوقتی و نادانی معزول

شده بود و از اهل بیت نیز جدائی اختیار نموده از گوشه خانه بر نمی آمد و بطور خود در منزل میگذرانید متوجه عالم عقبی شد در این وقت نیز اعلی حضرت خاقان سکندر شان شفقت های گوناگون بحال جده و عمه نموده رفع ملال از خاطر ایشان نموده و همیشه متوجه حال ایشان بودند چون جده سیده از رفتن داماد و نبیره که غایت خور سندی و تعلق بایشان داشت حزین و غمگین بوده لوح سینه را از تعلقات مصفا گردانیده در منزل مسجدی ساخته صبح و شام بلکه علی الدوام بعبادت خالق جسم و جان و موجد زمین و آسمان اشتغال مینمود در آن اثنا فکر اعظم عبادات در خاطرش خطور نموده اراده حج بیت الله الحرام و طواف روضه حضرت سید الانام و زیارت مرقد مطهر ابن عم و وصی برگزیده ملک علام و تقییل عتبات طا هر دو سایر آنمه علیهم الصلوات و السلام تصمیم نموده از خاقان سکندر احتشام رخصت خود و همشیره و صیهارا خواست و در این باب مبالغه را از حد گذرانید اگر چه سلاطین عظیم الشان این سلسله علیه رفیعہ این قسم پردگیان سرادق عزت را رخصت سفر نداده خصوصاً سفر و لایقی که در تصرف پادشاه دیگر باشد اما خاقان سکندر شان بواسطه رعایت دو امر شگرف التماس ایشان را ب معرض قبول در آوردند اول رعایت شرع شریف دیر محمدی که حج بر ایشان واجب بود و وجوب امر معروف تنافض آن مینمود که اگر ایشان از رفتن سفر خیر البلاد ابا و امتناع نمایند ایشان را با اختیار خود نگذاشته جبراً قهراً روانه مکه مضطرب نمایند و هرگاه ایشان خود ارادۀ این امر شریف واجب نموده باشند و در اب رخصت خود نهایت الحاح نمایند اگر تیمویز رفتن ایشان نه کرده مضایقه فرمایند در مسئله ترك واجب با ایشان شریک بوده در روز باز خواست اعمال یوم الحساب افعال در معرض خطاب بادشاه بی زوال و محل عتاب حضرت ایزد تعالی (۱) در آید دوم آنکه (۲) رعایت صلہ رحم و رضای خاطر ایشان مرعی ندارند چه در گاه ایشان خیر و خوبی آخرت خود را در این دانسته اراده امری کنند خالق نجسم و جان و پروردگار عالمیان بر ایشان واجب فرموده اگر

در مقام ممانعت درآیند و ایشان را ازان اراده متصرف (۱) سازند عبد الخالق و الخلاق مصیب و نیکو کار نباشند بنا بر رعایت این دو امر از صمیم قلب ایشانرا مرخص ساخته انواع توجهات نسبت بایشان فرمودند و با آنکه معلوم طالبان بود که سامان و جمعیت ایشان به مبلغهای کثلی میرسد و هر یک از ایشان را تجملات موفور هست جمیعا بایشان جمع نمایند و از زانی داشتند و مبلغ بیست هزار هون نقد از خزانه عامره برآورده بجهت راه خیر سفر خیر اثر مرحمت کردند و بر این مکرمت افزوده حکم معلی نافذ نمودند که جمیع دیوای ایشان را جنان که پیشتر مذکور شد بر قرار دارند و حاصل آن ولایت بجهت ایشان جمع نمایند تا معاودت ایشان و چون لازم بود که بکبر سن و فضل علم و صلاح و تقوی محلی باشد رفیق ایشان بکنند سیادت پناه فضیلت دستگاه افضی القضای میرند ظهیر الدین محمد نجفی قاضی معسکر ظفر اثر را تعیین نمودند و مشارالیه را بارز خلتش میرمیران که قبل از این بمنصب دبیری سرافراز سنده در سلك مجلسیان تشریفات حضور موفور السرور منتظم گردیده بود بحضور اشرف طلب نموده به فاخر نوازش کردند و بر مشاخره سابق ایشان سوائی که عبارت از ربع آنچه مقررست افزودند و بجهت خرج راه شریعت پناه مبلغ هفت هزار هون مرحمت کردند و چند نفر از مجلسیان دولت محل و ساجداران را مشاخره دو ساله مقدمه (۲) عنایت فرمودند به بعضی از طالب علمان غیر از چاکر را بجهت همراهی هزار هون مرحمت انعام کرده رفیق مشارالیه کردند که در مدت رفتن و مراجعت نمودن بخدماط مرجوعه قیام نمایند و سفر مبارک ایشان در غره رجب المرجب سنه مذکوره اتفاق افتاد که از راه بندر معموره مجهول پتن روانه شدند و وزارت پناه خیرات خان را تشریف مرحمت نمودند که همراه ایشان بوده یا بندر معموره برساند و در همین موسم در کشتی مفخر التجاری شیخ ملک محمد شیرازی که از زمره تجار معتبره و از متوطنین آنجا است روانه سازد و بجهت سفر ایشان سامان و استعداد کشتی نموده روانه بندر عباسی

(۱) منصرف - (۲) مقدمه یعنی بطور پیشگی -

گرداند و از آنجا به نجف اشرف و کربلائی معلی رفته و زیارت آن دو مرقد مطهر و زیارت عتبات اُمّه دیگر که در عراق عرب ند نموده ان شاء الله بیکه معظمه و مدینه مکرّمه روانه شوند تا مشروبات این مبرات و اجر این حسنات که خسرو (۱) سکندر صفات نسبت بطبقات آدمیان و کافه عالمیان عموماً صدور می یابد پروردگار عالمیان عمر طبیعی و سلطنت ابدی شامل ذات ملک صفات خسرو سکندر اقتدار بگرداند و آثار این اطوار در جراید روزگار ثبت گردیده در ازمنه و اعصار آتیه در السنه و افوادم عالمیان ساری و جاری باشد امید واری از خالق انفس و آفاق و بادشاه علی الاطلاق چنانست که احسان و اکرام خسرو سکندر مقام نسبت به طبقات انام الی یوم التیام در مراتب از دیاد بوده دشمنان و اعدای مجاد و جلالش شکسته حال و تباه نگرداند - (ذکر تتمه قضایای این سنه) در غره ذی القعدة این سنه دنیای عین الملکی از نصیر الملک دکنی که بجهت بیماری و ضعف بسیار از ملازمت و خدمت متقاعد شده بود گرفته بمقرب الخضر (۲) السلطانی میان علی اکبر جنیدی دکنی (۳) از مردم نجیب دکن است رپدران او بخدمات حضور سرفراز بوده اند امثال تفویض شد و مشارالیهما که از اهل دکن اند باین دو خدمت سرافراز و از و اقران ممتاز شدند -

( ذکر بعضی از فضلاء و اعیان دار السلطه که در سنه

مذکورده بعالم بناروان گردیده اند )

از انجمله ملا خلقی شو ستریت که از فضلاء و شعراء دار السلطه بود و قریب بیست و پنجسال بود که دفعه دوم بدار السلطه آمده اقامت داشت یگچندی در عهد سلطنت خاقان مغفور مبرور نور الله هضیحه بمنصب تدریس مدرسه دار الشفاء سرافراز بود و در این زمان خاقان سکندر شان در مقام ترقی او در آمده او را در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند در این وقت نیز درس علوم معقول و منقول و فنون ریاضی میگفت و جمعی از اکابر زادهها

(۱) که از خسرو (۲) السلطانیه - (۳) دکنی که از -

و طالبه علم از او مستفید میگرددینند و از علم جفر و احداث نیز بهره تمام داشت و بعضی اوقات اعلیحضرت خاقان سکندر شان بمخدمات متقابل و تصحیح کتب علمی و خواندن ادعیه و اعمال جفر او را مشغول میداشتند و اشعار مرثوب از قصیده و غزل و قطعه و رباعی و مثنوی در صنایع روزگار از اربابدارمانده و نواب اعلامی پیشوا الزمان تذکره اعیان و اکبری که باستعداد و طبع نظم موصوف بوده اند و مدح خاقان مبرور مغفور نور الله مرقدش (۱) منیکرده اند ترتیب داده اند در آن تذکره فضایل و کمالات مولوی را که دفعه اول بدار السلطنت آمده بوده مرقوم نموده اند و قصاید غرا و مقطعات و ترکیب بندخوش ادارا که در مدح خاقان مبرور بنظم در آورده ثبت کرده اند در اوایل سنه مذکوره بهالم عقیب توجه نمود و علما و فضلا دار السلطنت همراه جنازه آورفته در دار السلطنت دفن ساختند ( و دیگر ) سیادت پناه مغفوری میر سید محمد اسفراینی که دفعه دوم در سال چهارم جلوس اعلیحضرت خاقان از جانب آگره آمدند چنانچه در وقایع آن سال مرقوم قلم سوا مخ رقم گردید و اعلیحضرت خاقانی غایت انتفات بمشارایه فرموده بر نسبت زمان خاقان مغفور مشاخره و محل جلوس او را نزدیک اورنگ خلافت مقرر فرموده بودند و مدت چند سال بعزت و فراغت میگذرانید و بحسن سلوک و وسعت خلق از اقران و اکابر و اعیان امتیاز داشت بنابراین مقبول طبایع خاص و عام بود و بخدمت پادشاهان نافذ فرمان ایران و هندوستان و بلاد دیگر که رسیده عزت و احترام او نموده بودند و دفعه اخیر که بدار السلطنت آمد می گفت که خوش ترین اقالیم جهان و بهترین ممالک سلاطین عظیم الشان دار السلطنت حیدرآباد جنت نهادست و ملازمت پادشاه سکندر چشم دل نشین تراز صحبت پادشاهان عالم است و هر سال مبلغها بطریق انعام غیر مشاخره با و میر سید و دو پادشاه ایران خلعتهای فاخر و چند سر اسب قیمتی برای دشارایه فرستاده در فرمان معلی توجهات بسیار بمومی الیه فرموده بودند و هرچه ید تصرف میر مذکور درمی آمد خرج مینمود معینا مبلغ دیگر قرض میکرد تا در هجدهم ماه ربیع الاول



سنه مذکور کوفت اعضا و پاشدت تمام پیدا کرده و مداوای اطبا مفید نیامده  
 بعالم عقبی توجه نمود و جمیع اکابر و اعیان با اتفاق نواب علائی فهایم تشییع  
 جنازه او نموده مدفون ساختند و ارباب طبع در قضیه رحلت آن سید بزرگوار  
 مرثیه ها گفته اند و بعضی مذیل بتاریخ نمودند و راقم این مسودات نیز قطعه  
 گفته این بیت را که تاریخ در آن است مرقوم نموده - ( بیت )  
 چو تاریخ فوتش به جسمم خرد گفت بملك بقارفته سید محمد ( ۱۰۴۷ )  
 و اعلی حضرت متوجه فرزند ان مرحومی شد سه هزار دون تنخواه  
 مرحمت فرمودند و پسر بزرگ میر ابوالقاسم نام که داماد افاضی القضاة قاضی  
 ظهیر الدین محمد است در سلك مجلسیان حضور منتظم ساختند و چاکری در پسر  
 دیگر در دولت محل تعیین فرمودند ( و دیگری ) میرزا محمد جوهری تبریزیست  
 و احوال او بتقریبات مذکور شده چون میر حفظ الله حاجب عالی حضرت  
 شاه جهان را روانه مینمودند اور تشریف حجابت پادشاه د حلی و رفاقت میر  
 مشار الیه مرحمت کردند و او بیرون دار السلطنته رفتہ بکار سازی مشغول بود  
 که بیماری اول اشتداد یافته در حالت نزع اور بشهر آوردند در همان شب سفر  
 عالم بقا نمود و در پهلوی برادرش میرزا اسد الله کرک براق مدفون ساختند  
 و ترکه و اموال او بموجب وصیت بمیرزا عبد الغنی برادر دیگرش منتقل شد  
 ( دیگری ) میرزا حمزه استرآبادیست برادر زاده میرزا بیگ فندرسکی که  
 در زمان خاقان مغفور از جانب ایران آمده در سلك مجلسیان دولت محل  
 انتظام یانیت و در همان ابام بتقریب دامادی غفران پناد میر مجد الدین محمد ولد میر  
 محمد هومن بمرتبه امارت رسید و مدت چند سال در خدمت خاقان مغفور و چند  
 سال در عهد دولت ابد پیوند گذراند و اکثر اوقات بمنصب سرداری و امارت  
 سرافراز بود و چند ماهی منصب رفیع سرخیلی با و مرجوع بود و بعد از ان  
 در سلك مجلسیان حضور منتظم شده در این وقت حواله دار قلعه مبارکه محمد انگر  
 شیده بود مرض اسهال بهمرسانیده در ماه شوال بر حمت ایزدی پیوست  
 و در دایره میر محمد هومن مدفون شد اعلی حضرت خاقان پسر برادر او را که

از استرآباد آمده بود در سلك محمدران مقرر داشتند و حواله داری قلعه را به بعضی از ملازمان و غلامان رجوع فرمودند (و دیگری) عمدة السادات و الفضلا میرزا فضل الله شیرازیست که از سادات دست غیب شیراز و از نجبا و اعیان دار الملک فارس بوده در اوایل سلطنت خاقان سکندر شان بدار السلطنة آمده در سلك مجلسیان حضور انتظام یاهت و بنایت مدرز و بکمال علم و فضل و صلاح موصوف بود و در اثبات مذهب شیعه دزار حدیث از کتب احادیث شیعه و سنی انتخاب نموده بزبان فارسی شرح و بیان آن کرده تالیفی مینمود که گرفت سابق او شدت نموده بدار البقارفت و جمیع علما و فضلا بانواب علامی تشیع جنازه او نموده در قبرستان دار السلطنة دفن کردند چون وارثی در این ملک نداشت امر معلی نفاذ یافت که متروکات او را بامینی بسپارند تا وارثی از شیراز بیاید یا بشیراز بفرستند (و دیگری) شیخ هارون جزایریست که مدرس اهل لنگر فیض اثر و مسلمین این شهر و فقیه ببعیدیل عادل و بصلاح و تقوی موصوف بود و قریب سی سال به نشر علم فقه و دعای از دیاد جاه و جلال ایندوات اشتغال داشت در ماه ذیقعد سنه مذکوره رحمت ازیدی و اصل شد و نواب علامی متوجه فرزندان او شده بر نسبت سابق از لنگر فیض اثر و وظیفه مقرر کردند (دیگری) ملا تقیای شیرازیست که در زمان خاقان فردوس آشیان در سلك مجلسیان حضور منتظم یافته بحجابت مقیمی خانه نظام شاه تعیین شد و مدتی بوجه مرضی بآن خدمت قیام نمود و بعد از انتقال آن دولت بدار السلطنة آمده یکچندی در سلك مجلسیان بود در آن ایام که اعلیحضرت شاه جهان بدولت آباد آمدند مشارالیه را باستعداد تمام با چند زنجیر فیل نامی و تحف گرامی بخندمت شاهجهان فرستادند و او در دولت آباد بخندمت پادشاه رسیده تیغ و هدایا را گذراینده مورد توجهات خسروانه گردید و بعد از آن بحجابت مقیمی آن درگاه مقرر شده در ملازمت ارددی گیهان پوی به آگره رفت و در آنجا بعرض ضیق النفس بر حمت حق پیوست و ترکه او از گتیب و اموال در سرکار پادشاه آنجا ضبط شد (دیگری) از غلامان و ملکان عالیشان ملک عنبر سر

جامدار است که احوال او بتقریبات مذکور شده در ذیقعده سنه مذکورده عمر را بملازمان پایه سریر بخشید و دنیای يك لك هون او را امانت نموده جامدارخانه عامره را بحواله ملك آدم کردند و فیلخانه و طوبله و خدمات دیگر که باو رجوع بود بغلامان دیگر تفویض نمودند (و دیگری) حسن بیگ شیرازیست که از اول زمان سلطنت خاقان سکندر اقبال کوتوال دار السلطنه بود و کمال استقلال در این منصب رفیع یافته و گوی تفوق از امثال خود ربوده بود و مورد توجهات میگردد به تحریک بعضی از ارکان دولت و به سبب از اسباب منصب کوتوالی را به صنی قلی بیگ (۱) حواله دار لشکر کابخانه بود تفویض یافت و حسن بیگ را بعد از عزل به سرکارے ساختن یکطرف قصر حیات محل مقرر نمودند و به شار الیه صبح تا شام در کار عمارت اهتمام تمام میکرد و امیدوار بود که بعد از این بمنصب عالیه سرافراز گردد که در مرض اسهال عمر خود را فدای ملازمان پادشاهی نمود و در مسجدی که نزدیک بخانه اوست مدفون گردید اعلیحضرت خاقانی فرزندان او را بحضور طلبیده به تشریف نوازش فرمودند و دو پسر او را در سلك مجلسیان دولت محل سرافراز نموده هزار هون مشاهده نموده دیوی تنخواه دادند و مشهور بود که نامان از يك لك هون میرسید همه را بفرزندان او واگذاشتند و سلسله علیه رفیع قلب شاهی باین شیوه مرضیه بین السلاطین (۲) العالم اشتهار و اختصاص دارند که مطلقاً نظر کیمیا اثر ایشان بر اموال و متروکات ملازمان بنوده اگر چه گنجها اندوخته باشند بورثه ایشان باز گذاشته اند و اگر ورثه بنوده کل ما یعرف و تمام نقود و اجناس را ضبط نموده اند تا وارث یا وکیل وارث آمده تصرف نمایند چنانچه در عهد خسرو زمان چند بزرگ متمول صاحب ثروت که بمنصب عالیه سرافراز بودند و عمر را فدای ملازمان در گاه نموده بعالم بقتارفتند تمام تجملات و اموال موفور ایشان بورثه ایشان انتقال یافت امیدواری از حضرت باری تعالی چنان است که در ازای این اکرام و احسان که از خسرو زمان نسبت بکافه آدمیان صدوری یابد عمر طبیعی و صحت ذات خجسته صفات کرامت نماید و بارگاه

(۱) که حواله دار - (۲) بین سلاطین العالم -

حشمت و سلطنتش را از حوادث و آفات در حفظ و حمایت خود بد اراد بمرمت  
 نبی الاکرم و آله الایجاد (۱) -

( ذکر قضایای میمنت مآل سال چهاردهم جلوس سعادت مانوس  
 خاقان سکندر شان که موافق سنه ثمان و اربعین و الف هجریست )  
 بر عقلای بنی نوع انسان که مستممان اخبار سلاطین عظیم الشانند مکشوف  
 و عیان می سازد که در این سال سعادت مآل و الده ایجد اکرم پستدیده خصال  
 اعلی حضرت خاقان یوسف جمال سکندر اقبال اراده نمودند که قریب به محل حرم  
 محترم عمارت رفیع و سیعی که شایستگی جلوس سرا پرده نشینان بارگاه عفت  
 و خاصگیان سر ادق عزت خاقان سکندر منزلت داشته باشد بنا فرمایند اگر چه در  
 حرم معلی عمارات عالی و منازل متعالی است اما چنان نبود که مرضی طبع شریف  
 آن محزره عظمی باشد پس جائی که قابلیت عمارت دلخواه باشد بنظر احتیاط  
 در آورده نزدیک بقصر سپهر منظر امان محل اراده بنای قصری نموده مقرب  
 سر بر رفعت اساس ملک الماس حواله دار عماران را امر نمودند که داستان (۲)  
 بنا و معماران را حاضر نموده طرح بکشند پس آجماعت ماهر طرحی عمارت که  
 مشتمل بر چهار طبقه باشد کشیده بنظر ملازمان بارگاه خاقان سکندر دستگاه  
 در آوردند اعلی حضرت خاقانی ملاحظه آن طرح نموده امر فرمودند که بر بالای  
 طبقه چهارم که ترتیب خواهد یافت طرح چهار عمارت عالی که رو به چهار  
 جانب مشرق و مغرب و جنوب و شمال باشد با ایوانهای وسیع و مند پهای رفیع  
 و نشیمنهای خاص و غرفها ساخته طنبتی طویل و عریض در میان آن بنا نمایند  
 و آصفجاهی میر محمد سید سرخیل شاهی را تشریف سرکاری ساختن آن قصرهای  
 فلك نما مرحمت شد و مشار الیه حسب الامر جهان مطاع مهتد سان کاردان  
 و معماران نادر الزمان سرکار اشرف رابکار مشغول ساخته صبح و شام بلکه  
 علی الدوام باهتمام این خدمت اشتغال نمود و چهار قصر عالی با ایوانها و مندپها  
 و نشیمنها بر بالای چهار طبقه ترتیب یافت و در میان چهار عمارت طنبتی و سبع  
 طویل پرداخته شد و در تحت آن حمای بطرح دلنشین و تکلفات موفور اتمام یافت

و کاری که بسالها بایست با تمام رسد در مدت یکسال مانند کوه رفیعی آن عمارت را برافراختند و بعد از این امر معلی (۱) شد که طنبتی مذکور را استادان نقاش عراقی و هندی که هر یک مانی زمان توانند بود بطرح دلفریب نقاشی نمایند و استادان ارژنگ رقب بطلا و لاجورد و رنگهای غیر مکرر در آن طنبتی شاد نشین به جلسهای بزم و معرکهای رزم و شکارگاهها و غیره نقاشی نمودند و آن طنبتی را چون گلشن ارم و روضه خورنق بنقش و نگار آراستند و در ماه ربیع الاول سنه مذکوره این نیز به یمن ثوجهاست خسروی تمام شد و نام نامی آن قصر را حیات محل قرار دادند و شعرای فصاحت و بلاغت شعار و سخن سنجان نادره گفتار دار السلطنته قطعه‌های غرا در تعریف و توصیف قصر حیات محل گفته اکثر را مذیل بتاریخ که لفظ حیات محل در آن بود ساختند و بعضی از آنها با حسن الکتاب مولانا عرب خوشنویس شیرازی که از زمره خوش نویسان کتابخانه عامه است و روزی هزار و هزار و ششصد بیت کتابت نستعلیق می کند و معهذات قطع نویس خوب و کتابه نویس با اسلوب است مرحمت فرمودند که کتابه نویسد تا در تخت و سنگ نقر نموده در طنبتی و پیشگاه عمارات نصب نمایند و چند مصراع تاریخ که از قطعها راقم این مسودات شنید بود مرقوم نمود اول ملاحکی شیرازی قطعه گفته که این مصرع تاریخ گردیده است (ع) -

محل پادشاه ملک و دین حیات محل

و محمد قاسم نویدی این مصرع تاریخ را بطریق تعمیمه گفته - (مصراع)

گلشن آسمان حیات محل

و دیگری گفته که -

(ع) نامش از آسمان حیات محل دیرزا روز بهان صفاها نی گفته

(ع) که شد حیات محل از محال سلطانی

و راقم این مسودات نیز قطعه گفته تاریخ در آن درج نموده بود مرقوم

ساخت اگرچه در جنب این تاریخها نوشتن آن از این قبیل است که .

(ع) بردسته گل نیز به بندند مگیارا

(قطنه)

بنا بر این تجویز نمود

که بود پادشاه دین و دولت  
پست بنمود آسمان زحل  
هست جام جهان نما بمثل  
گشته این قصر همچو برج محل  
باد قصر شهبی مصون زخل  
قصر سلطان بود حیات محل

خسرو عهد شاه عبدالله  
ساخت قصری که زیر پایه او  
از فرازش توان جهان دیدن  
از قدوم خدیو مهر غدار  
تا بود عرش بر فراز فلک  
بهر تاریخ گفت هاتف غیب

بالجمله بعد از اتمام تکلفات آنقصر عالی علیا حضرت ناموس العالمین  
اراده نمودند که اعلیحضرت خاقانی را بان محل دلکشا آورده ضیافت نمایند  
پس سطح آن قصرها را قریب بدویست جفت قالی زر بفت و ابریشمین و پشمین  
جو سقا ه و کرمانی بیست گزی و سی گزی فرش نموده نمود یکتوهای نفیس  
بر صدر آنها گسترده و سقف آنرا به مخمل و اطلس پوشیده طاقتهای آنرا  
بظروف و آوانی چینی و قفقوری و انواع تکلفات آراسته ساعت سندی  
اختیار کرده التماس نمودند که خاقان سکندرشان با جمیع امرا و وزرا و مجلسیان  
و سایر چاکران با آداب و قانون سواری از در دولتخانه عالیه شیر علی برآمده  
از در بندی که بجهت قصر حیات محل در میدان و وسیع الفضا در بار ترتیب  
داده اند در آیند و اعلیحضرت خاقانی التماس ایشانرا با جایت مقرر ساخته  
در سلخ ماه ربیع الاول بر اسپ جهان نورد سپهر نمود مانند آفتاب تابان سوار  
شده طلعت مهر اضاءت از انوار یزدانی فروزان و پرتوش بر عالمیان تابان از  
دروازه عالیه شیر علی برآمده جمیع اعیان و سایر مقربان و مجلسیان و امرای وزرا  
در رکاب دولت ظفر قرین و جناب آصف جاهی مملکت مداری پیش پیش  
با هتمام پرداخته و تمام میدان و وسیع را در صفا چون سطح آئینه ساخته و سر  
نوبتان مریخ صرلت با آداب و توزک لشکر مشغول شده بدر بند محل رسیدند  
و مملکت مداری با بعضی از معتمدان خاص از جانب علیا حضرت پا انداز

مخمل و زر بفت گسترده و از در بند اول تا قصر فلک منظر که قریب هزار گز مسافت باشد مشتمل بر دشت در بند پای انداز کشیدند و در هر در بند يك زنجیر فیل و چند سر اسب و چند شتر و اجناس ما کوله خرمن خرمن کرده تصدق کردند و اعلی حضرت خاقانی با کمال عظمت و شان و شوکت سلطنت از هر در بند فلک مانند گذشته در محل در بند جمعی از چا کران بنوعی که در دولتخانه عالیله خدمت ایشان مقرر است قیام نمودند و ملاکان رفیع مکان و عهده داران دروازه حرم محترم هر يك باخو انچه ای زر و جواهر و نئیس آتشه رسید و نثار و پا انداز مجدد نمودند اعلی حضرت خاقانی از ابرش صبار نثار فرود آمده از قدم بهجت لزوم پایهای نرد بان آن قصر را چون خشت دهر و ماه نور ضیاء بخشیدند و قریب صد زینه پایه را تا بالا همه زر بفت قیمتی گسترده بودند اعلی حضرت خاقانی بر آن قصر بر آمده پیشوا الرمانی و بعضی از مقربان را رخصت دادند که بالا آیند قصر فلک رفت از انوار ششبه طاعت آن زیب دهنده اورنگ و اکلیل پرنور گشت در بالای طابقه اتلا بر اورنگ سلطنت قرار گرفتند و مقربان عظام و مخصوصان لازم الاحترام در محل و مقام خود قیام نمودند و زبان فصاحت بیان مبارکباد و تمهیت گشودند و توصیف طرح دلپذیر و تعریف این قصر سهر نظیر عبارات سنجیده نمودند و پیشکشهای لایق گشیدند و از جانب علیا حضرت واللّه امجد اکرم يك زنجیر نیل بزرگ با زنجیر و براق طلا و دوسر اسب عربی فرد اول بایراق مرصع و کمر پته (۱) مرصع بجواهر قیمتی و چند طبق و خوان از آتشه زر بفت عراقی و مخمل فرنگی و غیره و چهارده دست رخت فاخر که به زرتار بطراحی دوخته شده و چادرهای حاشیه منقش که بزر تار و ابریشم بکمال تکلف کشیده کرده شده و دیتبای قیمتی و تحف : یگر گذرانیده شد و آصفجاهی مملکت مداری یکمده تخته پلنگ تمام طلا با متعلقات و لوازم آن که همه از طلا مرتب شده و تخمیناً دوازده من طلا خالص احمر بکار رفته بود و طلا آلات دیگر با تحف مرغوبه و آتشه نفیسه گذرانید و چون جناب آصفجاه اهتمام تمام در اتمام عمارت و سرانجام مایحتاج

و لوازم آن نموده بود از جانب علیا حضرت ناموس العالمین تشریف خاص  
 الخاص و اسب بازین زرین و یک سلسله فیل و کمر شمشیر مرصع عنایت شد و ملک  
 الماس حواله دار معماران را خلعت فاخر مرحمت شد و بعضی از اهل این خدمت  
 را تشریف های علی قدر مراتبیم داده شد و بعد ازین مجلسیان عظام و سلحدار  
 محلداران بترتیب خدمت فوج بر بالای طبقات آن قصر برآمده یکورنش  
 قیام نمودند و آرزو حکم جهنم مطاع شرف بنفاز یافته بود که جمیع ملازمان بارگاه  
 فلك اشتباه از اعلی و اواسط و ادنی ملبس بلباس الوان نشده رخصت سفید  
 پوشند چون جوق جوق بلوازم خدمت میپرداختند ملکان و عیبه داران بادیه  
 های طلا و نقره را از زعفران طرب افزا و مشک اذفر بر ساخته و خوانچهای  
 عبیر و انواع خوشبوی بر سردست داشته سینه و بر هر یک را بزعفران رنگین  
 میساختند و مشک و خوشبوئیها بر سینه و بر ایشان می مالیدند بعد از ادای  
 مراسم عبودیت بمحل خدمت مراجعت می نمودند و بعد از این مراتب سفره  
 عامی که بانواع تکلفات مطعمه و ماکوله و حلویات و تنقلات متنوعه چاشنی  
 گیران و خوانسالاران ترتیب داده بودند یکیزار لنگری طعام بطول چهار  
 صد گز سفره کشیده شده بود امر معلی نافذ شد که بانواب علامی فهامی جمیع  
 مقربان عظام و سایر ملازمان خاص و عام بر آن مایده رفته صرف نمایند بعد  
 از صرف نمودن طعام شرابدار خواص خوانهای تبول که اوراق آنرا باوراق  
 طلا دسته بسته و فوفل و کات را با مشک و طلا مزوج نموده بهر کس دادند  
 و آرزو تا شام طبقات انام فصل فصل بر آن سفره می آوردند و چاشنی گیران  
 بر سر پای ایستاده بآن نعمتهای غیر متناهی اشتغال داشتند و روز دیگر علیا  
 حضرت ناموس العالمین امر نمودند که چند هزار طبله از تنقلات متنوعه ملونه  
 که ترتیب یافته بود بمنازل حجاب عظیم الشان و وزراء رفیع مکان و مجلسیان  
 عظام و مقربان کرام علی قدر مراتبهم از صد طبله تاده که هر یک از پنج من  
 تا یک بوذن بود ببرند حب الامر ملازمان خاص بمنازل ایشان بردند و ازان  
 جشن و میزبانی جمیع افراد انسان از خاص و عام بهره مند گردیدند و بدواء



و ثنای پادشاه سکندر بارگاه مشغول شدند -

( ذکر آمدن حاجب شاهزاده اعظم او رنگزیب بدار السلطنه )

قبل ازین مرقوم گردیده بنده رضا از این دولتخانه عالیہ نادم و خاین روان شد و از جانب پادشاه خط عزل بر رخسار حال او کشیده شده سیاده پناه قاضی عزیز الدهر ولد قاضی عبدالعزیز را تعیین نموده بودند که از جانب شاهزاده اعظم بدار السلطنه بحجابت مقیمی بیاید و مشارالیه باین خدمت منصوب شده روانه این جانب گردید چون بحوالی دار السلطنه رسید بعضی از سرنوبتان را باستقبال فرستادند که بلوازم مہمانی قیام نمایند و او را در عمارت باغ خیرات آباد فروه آورده بدرگاہ گینی پناه معلوم نماید و بعد از فراغ امر حیانت و رسیدن او بمحل مذکور اعلیحضرت خاقان بتاریخ دوازدهم صفر سنه مذکورہ متوجه سواری شده بآداب و قانون سلطنت بنوعی که در سوار یہای سابق مذکور شده روانه گردیدند و در آن مقام بہشت ارتسام فرود آمدہ ملاقات حاجب مذکور گرفتند و او تحفه شاهزادہ اعظم را گذرانیدہ از خود نیز چند سر اسب و تحف دیگر پیتکش نمود و بہ تشریف و دوسر اسب نوازش یافت و خاقان سکندر شان بدولت و اقبال بدولتخانه کیتی نشانه مراجعت نمودند و مشارالیه را داخل شہر ساخته در منزل ملا محمد علی دبیر فرود آوردند و ہمیشہ بتوجہات خسروی سرافراز است و چون بندہ رضا بواسطہ اعراف (۱) از بنادہ ادب مستوجب سیاست شدہ بود مشارالیه در مراسم حسن سلوک رفیعہ (۲) فرو گذاشت نمی نماید و از تاغایت موافق مزاج ملازمان بارگاہ خسروی بودہ است -

( ذکر نامرد نمودن یولچی بیگ بقلعہ کولاس )

چون عمدہ الوزرا یواچی بیگ در مصالحت مرتضی نگر بروچی کہ مرضی خاطر اشرف کاری نکرده بود و بعد از کورنش و عرض خدمات آنجا پرتو التفات بر احوال او نتافت و بجهت تنبیه او بقدر تخفیفی در تنخواہ وزارت او واقع شد و مبلغ چہل ہزار ہون و لایت از سنجی او امانت کردہ جمعی کہ از آن تنخواہ چاکر ستجپی بودند مثل ابدال بیگ و وشمذ زمان بیگ و لاچین

بیگ قریب صد جوان عراقی رترك را در سلك ملازمان بارگاه منتظم فرمودند و در محلات سلحداران جا بجا تعیین نمودند و عمده الوزرا را بقلعه کولاس نامزد نمودند چون ولایت مقاصی او در آن سرحد بود امر معی نماند شد که محال مقاصی خود را بچنط و حر است سرحد و قلعه اشتغال نماید و مشار الیه در اواخر صفر سنه مذکوره بجانب قلعه کولاس روانه شد -

( ذکر مغضوب شدن ملا اویس منشی )

بر مستمعان اخبار مستور نماند که در ماه ربیع الاول سنه مذکوره ملا اویس منشی مغضوب گردید با کمال قرب و منزلت از نظر کیمیا اثر پادشاهی افتاد و مشار الیه را در خانه خودش محبوس نموده و سنجینی وزارت او را امانت نموده بجانب آصفجاهی فرمودند که بحال لشکر او وارسد و از جا گیرات تنخواه زر تحصیل نموده ببلشکرد هدو وجه مغضوب شدن مولوی طاهر آنکه چون سرخیل رشید مستقلی در میان بنود او و خورد را در نهایت تقرب می یافت از مرتبه منصب خود تجاوز نموده در مهیات سرخیلی بلکه در پیشوائی و غیره مداخل مینمود بواسطه توجهات پادشاهی جمیع منصبداران را زیر دست خود می پنداشت و با آنکه دخل و تصرف او در مهیات مناصب مذکور چندانی مرضی طبع اشرف علی نبود اما اکثر اوقات میگذرانیدند و نوبی صریحی نمیفرمودند و این بعضی مشتمل بر بسی مصلحتها بود تا آنکه در این وقت جناب آصفجاه مآثر رشد بخود را در اعلی مرتبه ظاهر ساخت و در هر امری غایت خیر خواهی از ایشان بظهور میر سید و کمال قرب و محرمیت بهمرسانیدند و راضی نبودند که مشار الیه بطریق سابق دخل در سرخیلی کند بلکه اسناد بعضی چیزها که خلاف فدویت و اخلاصی بود نسبت با و واقع شد بنا بر آن قرب او بقدری کم شده است شما م رواج بی عنایتی و کم التفاتی از ملازمان پایه سریر نمود و حوصله اش تاب مشاهده این نیاورده بی تامل در مقام رضا در آمد و صریحا در مواجهه استد عام و خصص نمود این ادا بر خاطر ملکوت ناظر اشرف گران آمد که چه معنی دارد که نقرانی که از ادنی مرتبه با اعلی

مرتبہ قرب سریر ما سرافرازی یافتہ باشند و بوسیله مراحم ما از سایر اعظم و اکابر بارگاہ کمال امتیاز بہرمانندہ باشند بمجرد آنکہ برشد دیگری از خود زیادہ یا بند بی آنکہ تغیری در منصب و مہم ایشان واقع شود از کمال بیفکری حقوق تربیت را منظور نداشتہ بر روی ما اظہار طلب رضا کنند بنا بر این طبع اشرف را از و شفری (۱) بہر سیدہ امر اعلیٰ نافذ شد کہ دیگر بچاگری نیاید و در منزل خود اقامت نماید و در مقام تغیر منصب او در آمدہ فرمان معلی بطلب نجابت دستگاہ میرزا اتقی ولد ارشد قاضی غلام علی نیشاپوری کہ مدتی اقصی القضاة دارالسلطنتہ اصفہان بود در بندر مچلی پتن اقامت داشتند فرستادند و مشار الیہ بعد از وصول فرمان معلی منتشر گردیدہ و کار سازی خود نمودہ در ماہ شوال پایتھ سریر شرف بساط بوسی رسید و در بیست و ششم ہمین ماہ خلعت منصب رفیع القدر دبیری بمیرزای مذکور مرحمت شدہ باعلی مرتبہ قرب حضور پر نور سرافرازی یافت -

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال و بیان مراجعت

نمودن حجاب ایندولت خانہ از خدمت شازادہ

اورنگزیب شازادہ ہندوستان شاہ جہان )

چون اعلیحضرت سکندر اقبال ہر سال بعد از فصل ہر شکال کہ وقت خرمی باغات و بساتین است سیر و سواری تشریف حضور ارزانی میداشتند در ماہ رجب المرجب سنہ مذکورہ بسواری باغ لنگم پل و باغات حوالی دارالسلطنتہ توجہ فرمودند و تا قریب بد عید تب برات در منزهات (۲) و صحرا و باغات گذرانیدند ملا محمد مقیم مجلشی را کہ بخدمت شازادہ اعظم بمحابت فرستادہ بودند مراجعت نمودہ در باغات مذکور شرف بساطیوس و ملاقات مشرف شد و سیادت پناہ میرزا ناصر را کہ بمحابت عالیحضرت شاہ جہان فرستادہ بود و مشار الیہ در دارالسلطنتہ آگرد بخدمت پادشاہ رسیدہ اور بمحابت (۳) را باحسن و جہی بتقدیم رسانیدہ بود چنانچہ شمشہ قبل از این مذکور شدہ مراجعت نمود و در حین رجعت در دولت آباد بخدمت شازادہ

اعظم رسیده از جانب ایشان نیز بنوازشات سرافرازی یافته بود چون بنواستی دار السلطانه رسید بجهت مکتوب اسلوب پادشاهی و تحف و تبرکات مصحوب او که باین جانب مرسل بود در ششم ماه شعبان عالیحضرت سکندر شان بآن محل ملاقات حجاب پادشاهی تشریف حضور ارزانی داشته ملاقات میرزای مذکور گرفتند و تحف و هدایا که از جانب پادشاه و شاهزاده عالیقدر دارا شکوه و لیهود که بجهت خاقان و از جانب مهد علیا بیگم صاحبه صیبه محترمه پادشاه بجهت والده مکرمه خاقان سکندر شان آورده بود از نظر اشرف گذرانید و چون تحف مذکور که مرسل بود يك يك بنظر اشرف رسید میرزای مذکور مشمول توجهات شده به تشریف قبای خاصه که در بر مبارک بود سرافرازی یافت و اسب عراقی با یراق مرصع عنایت فرمودند و چون بمقر سلطنت مراجعت نمودند در ازای نیکو خدمتی های که از جانب میرزا ناصر در این امر حجاب بظهور رسیده بود منصب رفیع کورتوالی را که قبل ازین بصفی قلی بیگ تفویض یافته بود و از در ششم همین ماه بعد از آنکه مدتی بیمار بود بعالم عقبی شتافت بمیرزای مشارالیه تفویض نموده و خانه مالک پرست خان که منزلیست وسیع و رفیع آن را نیز مرحمت نموده او را از جمله نمسبداران عظام گردانیدند -

(از سوانح این سال است)

که در او اسط ماه جمادی الاول خبر وصول سیادت پناه میرزا نظام که از سادات دست غیب شیراز است از جانب شاهزاده اعظم از دولت آباد بحجاب بنواستی دار السلطانه رسید چون ملا محمد مقیم استرآبادی چنانچه گذشت تحف و هدایای مرغوبه از این جانب گذرانیده بود شاهزاده اعظم درازی بآن يك زنجیر فیل بزرگ خوب دزد انداز و يك چاوه فیل با تیمف و هدایا دیگر مصحوب سیرت پناه مذکور ارسال نموده بودند بنابر قاعده مقرر مصحوب میر محمد تقی طباطبایه میوه و شیرینی باستقبال او فرستادند و بعد ازان میر محمد معز الدین محمد مشرف را فرستادند که لوازم ضیافت بتقدیم

رسانیده بخیرات آباد که محل ملاقات قرار یافته بود بی‌آورد و بعد از تقدیم رسوم ضیافت میرزا مشار الیه بمحل مذکور رسیده در باغ خیرات آباد شرف ملاقات دریافت و اقبال و تحف دیگر گذرانیده به تشریفات و توجهات سرافراز گردید و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق بجهت نزول او مقرر شد و دوهزار دون نقد و پنجاه کندی غله از اجناس بجهت علوفه او فرستادند و مکررا بنوازشات شاهی سرافرازی یافت تا در ماه ذیقعده سنه مذکورده رخصت مرحمت نموده مبلغ پنجهزار دون نقد بطریق انعام و عنبر چه مرصع که به پانصد دون خرید شده بود با دوسر اسپ باو مرحمت فرمودند و عزت دستگاه خواجه علی رضا مجلسی حضور را تشریف رذات مشار الیه دادند که با تحف که مشتمل بر دو زنجیر فیل بزرگ و یک زنجیر فیل چاره بود مع یراق نقره و طلا و دو زنجیر ماده فیل که مجموع پنج زنجیر فیل باشد و تسبیح مرادارید که بده هزار دون خرید شده بود و کمر شال مرصع و طره مرصع جواهر که در دو بده هزار دون به قیمت در آمده بود بخدمت شاهزاده اعظم برو دو مبالغ سه هزار دون بخواجه مذکور مرحمت شد کار سازی خود نماید و در اولی ذی حجه مشار الیهما از بیرون دار السلطنت بمکناب درات آباد روانه گردیدند -

(از جمله وقایع این سال است)

در سلخ ذو الحجه این سال سیادت پناه میر قاسم اردستانی که مدت بیست سال بود که منصب نظارت ملک بهاد از میر ابوطالب با و مفوض بود و قریب پنجاه سال در این دولتخانه بخدمات گذرانید و در ایام شاهشورا خدمات الاوه حضور بعد از میرزا جلال الدین محمد قزوینی باو رجوع شده بود و از اعیان پایه سریر بود بچوار رحمت ایزدی پیوست اعلی حضرت خاتون بخدمت الاوه حضور بمیر عبد الرحیم امیر آبادی تفویض فرمودند و بعد از محرم متوجه حال فرزندان او شده بتشریفات نوازش فرمودند (ایضا) در سلخ همین ماه خبر رسید که قاضی عطاء الله گیلانی حاجب هتیمی بیچاره بر رحمت ایزدی پیوست مشار الیه بکمالات صوری و معنوی اتصاف داشت و بحسن سلوک از اقران ممتاز بود خاقان

سکندر شان بعد از استماع این خبر کافرت اثر فرمان چیران مطاع بر آن فرزندان او مغز الدین محمد نام فرستادند که با والد مؤثره و متعلقان خود روانه درگاه گردد چون مرحومی جناب لقمان الزمانی حکیم نظام الدین احمد الشاطب بحکیم الملک را وصی خود ساخت و ایشان غایت سعی و اهتمام در باره فرزندان مرحومی بتقدیم می رسانند و مربی ایشان گردیدند -

( ذکر قضایای سال میمنت مآل پانزدهم جلوس که

مطابق سنه تسع و اربعین و الف هجریست )

بر دانایان روزگار و عقلای ذوی الاعتبار ظاهر و هویدا میگردد که سلسله عالیة رفیقه قطب شاهیه که امتدادش با گردش دایره ذلک دوار و سلسله سواد لیل و ییاض نهار متصل و معدن ( ۱ ) باد از آن تاریخ که نیز خورشید شعاع سلطنت ایشان از مطلع مملکت تلنگانه و هندوستان بر عالمیان پرتو افکن شده و لوای جهان کشای شهر یازی بر قبه فلك زنگاری برا فرشته شد لمعات فیوضات و انوار مکرمات ایشان بر ساکنان اقطار و آفاق عالم نور گستر گردیده همیشه ابواب خیرات و انعامات و اکرامات ایشان بر روی ساراث و علما و ارباب کجالات مفتوح بوده است به تخصیص در عهد و زمان خاقان سکندر شان که جهان از عدل و رافت و مکرمات آبادان و از یمن عطوفت و مراحش هندوستان رشک اقلیم ایران گردیده چنانچه در صفحای ذکر سوانح زمان دولت ابد پیوند شمه از وفور احسان و اکرام اعطاء خاقان سکندر شان که بخواص و پیام طبقات انام واقع شده مرقوم گردیده است در اول این سال میمنت مآل بخاطر قدسی مناظر خاقان سکندر مآثر خطور نمود که خیراتی که قبل از این از دولتخانه گیتی نشان به بنا در بر عرب میرفت و در مکه معظمه و مدینه مشرفه بشر فاو نقباء حرمین و سکنه عتبات عالیات ائمه طاهرات ( ۲ ) میرسید و غایت بجهت عوارض موانع و سوانح و قایع سیل عبور و مرور آن سمت متروک و میسبود گردیده و فرمان روای ایران شاء عباس صفوی بندر هر موز را درین عهد از فرنگان گرفته سواحل دریارا از وجود آن طایفه پاک ساخته هر موز را

و بران نموده بدل آن بندر عباسی را مرمور نموده اند و از بنا در هندوستان کشتی‌ها به بندر عباسی می‌رود و از بندر معموره مچلی پتن نیز تاجران مسلمان و فرنگان انگریز و ولندیز که در آنجا متوطن اند کشتی‌های بزرگ ساخته من بعد به بندر عباسی میرفته باشند تا تاجران مالدار و مسافران طی مسافت دور و دراز راه خشکی نکشیده قدیمی از اقصای بلاد هندوستان برداشته قدم دیگر بر زمین ایران بگذارند و از راه بندر عباسی معتمدان امین اموال نذر و خیرات را با ماکن مشرفه و مراقد مقدسه به‌برند و بموجب امر اشرف در آنجا صرف نمایند پس رسوخ درین عهد امر به‌مرسانیده چند کس معتمدان را بصلاح نواب علامی تعیین فرمودند و وجود نذر و خیرات روضات ائمه طاهرات (۱) بایشان سپردند از انجمله میر تاج الدین قهی را مبلغ چهار هزار هون دادند که اتباع (۲) متاع باب انجا نماید و مبلغ هزارهون بطریق انعام با و مرحمت نمودند و ایضا مبلغ چهار هزار هون بشیخ حسن غیاث دادند که او نیز متاع اتباع (۳) نماید و یک هزار هون با و نیز مرحمت شد که در مصارف خود صرف نماید و ایشان این وجه را بکر بلای معلی و نجف اشرف برده بسادات و علما و ارباب عمام و استحقاق رسانیده قبض و وصول بدرگاه معلی آوردند و بعد از این هر سال وجوه خیرات را با این طریق با ماکن و مشاهده مشرفه می‌برده باشند و چون پردگیان سرداق عصمت و عفت علیا حضرت جد و معظمه و عمه مکرمه با توابع خود چنانچه رفته کلک بیان گردیده بعزم حج بیت الله الحرام و زیارت ائمه عالیستقام علیهم الصلوات و السلام هم از بندر دچلی پتن به بندر عباسی روانه شده بودند و در این سال بواسطه انقلابی که از مرآمدن خواند کار روم بنس خود با عساکر غیر محصور بعزم تسخیر بغداد و جدال و قتال عظیمی که میان فرمانروای ایران و خواند کار شد سبیل آن سمت مسدود گردیده بود در دار السلطنه اصفهان مانده بودند یاد آوری ایشان نموده قریب د و هزار تومان بمیرزا محمد مشهدی و پاره بخواجه عبد العلی اردستانی بدو دهنه دادند که متاع عراق خرید نموده

بجهت ایشان ببرند و مقرر شد که در سال همین مبلغ برای ایشان بفرستند -  
 (و ایضا) در اول این سال خاقان سکندر اقبال نسبت بسایر ارباب استحقاق  
 ترحم فرموده زر عا شوریرا که بنا بر عوارض موانع متروک شده بود مرحمت  
 نمودند و بنواب علامی فهای رجوع نمودند که تقسیم نماید نواب مشارالیه اسامی  
 فضلا و علما و سادات و صلحاء دار السلطنته را رقم نموده فراخور استحقاق  
 هر کدامی مبلغی مقرر نموده که مبلغ دوازده هزارهون در پنج شب جمعه بجمع  
 ارباب عثمانیم که وجه معیشت یکساله هر کدامی باشد در این پنج شب جمعه  
 بدو تختخانه عالییه رفته بگیرند و بدعای از دیاد عمر و افزونی حشمت و نگو نزاری  
 اعداء این دولت مشغول باشند و الحقی اینقسم خیرات و احسان مصدر خوشنودی  
 رب جلیل و حصول ثواب جزیل است - (یت)

زنده است نام فرخ نوشیروان بخیر گرچه بسی گذشت که نوشیروان نماند  
 (ذکر بعضی از قضایای متفرقه این سال)

در اول این سال سیادت پناه میررستم را باعمده الوزرا که باشیر محمدخان  
 سرلشکر و لایت کسینکوتیه و کلنگ می بود بحضور طلبد اشتند و پاره سنجی  
 وزارت ملا اویس منشی که قبل از این امانت شده بود بر وزارت او افزوده  
 او را از جمله امرای ذیحجه حضور و افزانور گردانیدند (و ایضا) وزارت  
 پناه یولیچی بیگ را از ولایت قلعه کولاس طلب نموده به تشریف ممتاز گردانیده  
 در زمره امرای حضور انتظام دادند (و ایضا) دنیای حواله ملا اویس مغضوب  
 که تا غایت امانت بود با سنجی ملک عزیز بجانب آصف دوران ارسطوی  
 زمان تفویض نمودند آنجناب لشکر رنگین از مردم عراقی نگهبان داشته با ووال  
 و اسبان و ساز و یراق خوب در میدان داد محل از نظر سلازمان شرف  
 گذرانیده مورد توجهات و عنایات موفور گردیده به تشریف فاخر سرافراز  
 شد و رتبه عالی سرخیلی باحشمت و وزارت جمع نموده علی (۱) مراتب دولت  
 و منزلت صعود نمود و مقرر گردید که جمیع وزرای عالیشان که در دار السلطنته  
 حاضر اند هر کدام یکروز از روزهای هفته در دربار شب نوبت کرده صباح



بفضای دلکشای میدان ندی محل که آنطرف رود خانه است رفته باقیال و افراس  
کتل و لشکر بایراق و ساز بمیدان داد محل آمده از نظر مبارک اشرف بگذرند  
چون دوازده و زیر ذی شوکت که در اینوقت در دار السلطنة اند قرار یافت  
که در بعضی از ایام سببه دو و زیروسه و زیر باقم در پهره و نوبت و سیواری  
باشند و هر روز فرج (۱) قاهره با عظمت و شوکت بطریق مذکور مراسم چاکری  
بتقدیم میرسانند (و ایضا) بعد از مغفرت پناه دیر قاسم ناظر منصب عالی ناظر  
یرا بجناب جامع الکمالات میرزا روز بهان اصغهای که دفته در زمان پادشاه  
چنت مکان و دفته در زمان خاقان سکندر شان به منصب رفیع القدر سرخیلی  
سرافراز گردیده بود مرحمت نمودند و از جمله منصب داران عظام گردید  
(و ایضا) بعد از مغفوری قاضی عطاء الله گیلانی کسی را بحجاب عالی  
حضرت عادل شاه تعیین (۲) نفرموده بودند زیرا که حجاب میان دو پادشاه  
ذیجاه امریست خطیر هوشمندی بحیر که عارف آداب سلوک امر سعا قاشان  
نواب علامی فهامی تشریف می آورد و حاضران از سخا و اس مستفید  
میگردند بوجه احسن لوح باشد عمدة الفضلا قاضی احسن نجاسی حضور که  
اعلم و افضل و اکمل و اعتقل بود او را سرافراز (۳) این امر دیده مشارالیه را  
به تشریف رسالت مقیم سرافراز فرموده و بر مشا هرد پیشتر او افزوده و مبالغی  
انعام داده یک زنجیر فیل بزرگ و یک چارده فیل و چار سر اسب و تحویب مومی  
الیه نموده جهت عادل شاه در او اخر جمادی الآخر روانه بیجا پور کردند (و ایضا)  
جناب زبدة العیال میرزا ابو القاسم میرزا عباس گیلانی از بزرگ زاد های  
گیلان است و با حال مذکور عار ج معارج علوم معقول منقول شده و طی  
مراتب قضایای (۴) و کالات نموده بزیر استعداد عملی است و مدتی در  
خدمت اعلی حضرت شاه جهان بوده بارادة ادراک سعادت ملازمت حضرت  
خاقان سکندر شان که فضلا و دانشمندان ایران و توران آرزو مند این دولت  
عظمی اند بدار السلطنة وارد شده بواسطت نواب علامی شرف ملاقات دریافت  
نواب اشرف مشارالیه را با حالت عمی (۵) بانواع فضایل آراسته و بقوت

حافظه جامع معقول و منقول دیده اطوارش را پسندیده و او را در سلك  
مقربان پائنه سریر داشته و مبالغ سه هزار هون و خزینه نموده تنخواه دادند و مکرر  
پانصد هون و هزار هون انعام مرحمت فرموده اند و میفرمایند و منزلی بجهت  
نزول او مرحمت کردند و جمعی از طالبه علوم بخدتمش آمده از قنون حکمت  
و ریاضی و منطق و غیره را بکمال دقت تحصیل مینمایند و شعر و کتب علمی از عربی  
و فارسی از میان افاده اش صحت می یابد -

( ذکر سواری عالی حضرت خاقان سکندر شبان بطرف مشرق  
زمین تا کنار بحر عمان )

در میان سواری و شیر نواب عالی حضرت سکندر اقتدار بلحن دلکشای  
روح افزای بدین نهج مترنم است که چون فصل برشکال سنه مذکور منقضی  
شد دشت و صحرا از سبزه نوخیز و شکوفه و ازهار عنبر بیز صورت فلك اخضر  
و نمودار کواکب انور بهم رسانید و چشمه ها از اراضی و کوهسار جوشیدن  
آغار نهاد و حوضهای دریا مثال از آب زلال باران مالا مال گردید و سبزه زار  
کنار متابئه خط تازه نوش لیان شیرین گفتار منظور انظار او لو الابصار شد -

نظم

زمین از سبزه و گل همچو صحن آسمان گردید

بسان کوهکشان نهری هر جانب روان گردید

زمین از لاله و نسرين بنوعی زیب و زینت یافت

که گلزار جنان از دیده مردم نهان گردید

برای سیر و گشت پادشاه صورت و معنی

زهر شافی هزاران غنچه در گلشن عیان گردید

از خاطر قدسی مناظر دریا مقاطر خاقان سکندر مآثر اراده سیر و سواری  
دشت و صحرا بلکه تفرج و تماشای کنار دریا جلوه ظهور نمود و طبع اقدس  
اشرف رارسوخ در این امر بهر سیده بچناب آصف الزمانی فرمان آفتاب شعاع  
نافذ فرمودند که مایحتاج کارخانه جات و ضروریات سفر فتح نصرت اثر ترتیب

دهد و با استعداد سواری و سامان اسباب سلطنت و شهر یاری پردازد و جناب آصفچاه بنا بر امر اعلی متوجه کارخانجات سلطنت و تجملات بیروتات حشمت شده در جزئیات و کلیات ضروریات بیوتات و نملات بوجه آم و طرز اکمل پرداخت و بعد از سامان و سرانجام امور مذکور مقرر شد که تا ساحل بحر عمان بپهارده منزل طی مسافت واقع شود و امر معلی شرف نفاذ یافت که سرخیل شاهی بهمال محال حوالی و حواشی شاه راه بندر معموره مچلی پتن مثال واجب الامثال ارسال دارد که قبل از آنکه خیام فلك ارتفاع پیش خانه سلطنت در هر منزل برافراخته گردد و جماعت آرند های اجناس بقالان آن سمیت غلات و اقسام ما کولات و علیق مواشی و دراب و سایر حاضر سازند و در بسیاری و و فور آن بکوشند و بحجاب سلاطین چه از فرمان روی ممالک ایران شاه صفی بهادر خان و چه از خسرو اقلیم هندوستان شاه جهان و چه از پادشاهان دیگر که در دار السلطنه هستند و بعواطف و اکرام پادشاهی همیشه مفتخر اند اشاره مطاعه واقع شد که قرین رکاب ظفر انتساب باشند و چون جناب امام قلی بیگ حاجب پادشاه اقلیم ایران اراده روانه شدن عراق نموده يك منزل از دار السلطنه بیرون رفته اقامت فرموده بود فرمان معلی بطلب مشار الیه مشیان عطارذ فطنت مرقوم نموده و مصحوب جناب آصف ثانی بآن منزل فرستاده او را بنیایات شاهی مشمول ساخته برگردانیدند و تشریف فاخر و کمر خنجر و شمشیر مرصع و دو سر اسب عراقی با براق زر و يك زیمیر فیل با و مرحمت نموده رفیق سفر نصرت اثر ساختند و چون جمیع لوازم سفر ظفر اثر و مایحتاج طریق فتح و نصرت رفیق به اهتمام ملازمان بارگاه خسرو سکندر مقام بوجه دلخواه سامان و سرانجام یافت به منبجان و اختر شناسان ایرانی که ملازم رکاب ظفر انتساب اند و منبجان هندوستان که در احکام افلاک و اختران دقیقه فرو گذاشت نمی کنند امر معلی نافذ شد که ساعتی سعد اختیار نمایند و ایشان باتفاق سعادت سیاق از روی قیاسات تنجیم و ملاحظه تقویم سپهر روز سه شنبه دوازدهم رجب المرجب را اختیار کرده بمرض پایه سریر اعلی

رسانیدند و بعد از تعیین روز بهجت افزون و ساعت با سعادت فیروز جمیع ارکان دولت و اعیان حضرت و امرای عالیشان و سایر ملازمان بارگاه خسر و سکندر شان لباس سواری پوشیده و یراق و اسبجه بر خود مرتب ساخته صباح روز مذکور بدرگاه گیتی پناه آمده هر فوجی در محل خود بخودت قیام نمودند به منتظر وقت مذبور (۱) بودند چون آفتاب عالمتاب بمقام همین رسید خدیو جهان بر سنگاسن زرنگاز مکمل بجواهر سوار گردیدند و غلامان ترک و حبشی و هندی مقطع بتقطعات فاخره و محلی بحمل و افراد باروماهای لاجوردی رنگ جمعی از خواننده و سازنده لباسهای الوان پوشیده و غرق زعفران و مشک گردیدند، نقشها که بنام نامی اشرف بسته اند بلجن داودی نغمه سرای گردیدند و پیش آن سنگاسن زرنگار نواب علّامی فهامی شیخ محمد و جناب اذلاطون فطانت حکیم نظام الدین احمد مخاطب بحکیم الملک و جناب آصف منزلت ارسطو طبیعت میر محمد سعید سرخیل شاهی با سایر امرای عالیشان و مجلسیان عظام حضور وافر النور و سلاحداران و مجلسیان دولت محل و بهادران هر طایفه در ولای خود روان شدند و بآئین جمشیدی و حشمت فریدونی از هشت محل بهشت محل دولت خانه عالیّه گذشته بدر باز فلك مقدار دروازه شیر علی - شعر

که طاقش ز رفعت کشد سربه کیوان

بر آن در ستاده است کیوان چو در بان

رسیده بمیدان وسیع فضای بدر آمدند از بالای طاق نقاره خانه عظمت نشانه که محاذی دربار از بلندی سر بفاک کشیده است غلغله طبل و دمامه و غریو صفیر و نفیر و نوای کرنای در فضای سپهر اخضر پیچیدن گرفت و خلایق از محلات دار السلطه روی بدر بار معلی نهادند و فوج فرج ازهر راسته بازار بمیدان در آمده گرد و غبار راه خاقان سکندر بارگاه را توتیای دیدهای خود ساختند و دوازده جفت کوس و دمامه بر دوازده زنجیر فیل که به جل های اطلس و محمل فرنگی و پیشانی بند منقش بطلا و لاجورد و زرنگهای

خوش صدا آراسته بودند و نیز دوازده جفت نقاره بر دوازده شتر آراسته با صغیر و صور نا و کرنا در میدان مذکور بنوازش در آوردند و بر اقبال جبال پیکر اعلاما می (۱) مراتب و لواهای اژدها پیکر از پیش بر افراشتند و اسپان عراقی و ترکی باد رفتار زیاده از هزار و دو هزار بازی و یراقی مرصع و زرین از پیش روان ساختند و امرای عالیقدر و وزرای ذی اعتبار هر کدامی با حشمت سکندری و جوانان و بهادران هر کدامی چون رستم و سام نریمان بر اسپان باد پای سواره از پیش روان گردیدند و در بجزرهای زرین عود قناری در کشته (۲) عراقی و خوشبویهای مزوج عطر افزای در پیش سنگاسن آفتاب مسکن بخور مینمودند و عطر آن تمام آن راد را معطر ساخته و رایحه روح افزای آن در دماغ ناظران جای گرفته و از دربار عالیله تادروازه دار السلطنته که قریب نیم فرسخ است سواران خاصه خیل شجاعت شعار و لشکر امرای ذی اقتدار در راسته و بازارها دو طرفه صف آراسته بکورش قیام نمودند و خلایق در بازارها و دکانها صفا بسته تفرج مینمودند (بیت)

ز جمشید فریدون نیست جز نام کنون بنگر فریدون را و جم راواز  
 دروازه دار السلطنته برآمده بجانب سیدآباد که نیم فرسخ است روان شد  
 ند و در خیام سراپردهای فلک ارتفاع پیش خانه که در آن مکان فردوس  
 نشان بر افراخته شده نزول اجلال فرمودند و متعاقب بر آمدن اعلیحضرت  
 سکندر شان علیا حضرت عظمی ناموس العالمین و الهده ماجده و در گرا نمائمه  
 درج سلطنته صبیئه صغیر السن خسرو همایون اقبال در دو (۳) پالکی برقع  
 مخمل بجواهر مکمال صد عدد پالکی برقع سقرلاط سرخ از دولتخانه عالیله  
 بر آمدند و عمده الوزرا خیرات خان که از ریش سفیدان قدیم الخدمت و معتقد  
 علیه است با جمعیت سنجنی حواله قریب یک هزار سوار و دو هزار پیاده تنگچی  
 و برچیه دار بهمهراه پالکی های حرم محترم مقرر شده بود از عقب بخراست  
 و اهتمام می پرداخت و از سنجنی خاصه نهد تلیا قریب پنجاه زنجیر فیل کوچک

و بزرگ و دو صد سراسر عراقی و عربی با زین و یراق زرین آراسته از پیش روان شدند و بآئین شایسته به سید آباد رسیده در سراپردهای حرم مهلی که در محوطه بارگاه پادشاهی برافراخته شده بود فرود آمده نزول نمودند و جمیع وزرا و اعیان بر جانب یمن و یسار پس و پیش بمقدار دو تیر پرتاب فاصله از نه گزی شاهی هر کدامی خیمه‌آزده بجای خود قرار گرفتند و روز سیزدهم و چاردهم ماه مذکور در آن مکان اقامت واقع شد تا بقیه لشکر ظفر اثر گارسازی کرده از دار السلطنته برآیند.

ذکر تعیین (۱) نمودن بعضی از امرا و معتمدان رادر دار السلطنته و بیان تزکی که در حال نزول و ارتحال

مقرر شده و وقت بحیات آباد جنت نهاد

چون اعلیحضرت خاقان سکندر شان از دار السلطنته تشریف حضور و افراشتور به سید آباد از زانی میداشتند بجهت حراست شهر و دربار عالیه و دولت سرای پادشاهی بعضی از معتمدان را تعیین (۲) نمودند از انجمله از وزرای عالیشان سیادت پناه شیخ الملک را بالشکر سنجنی که هزار سوار و دو هزار پیاده انداز غایت اعتماد و اعتبار در دار السلطنته گذاشته حراست شهر را بمشبارالیه تفویض فرمودند و مقرر شد که با سنجنی خرد در بار کشیک میداده باشد و سیاده پناه میرزانا صر کو توال را با سیصد سوار و پنج هزار پیاده مقرر شد که در کو توالخانه بوده شبها بگشت محلات و حراست قیام فرمایند و ملک آدم حواله دار جامدار خانه عامره را با بعضی از ملکان و معتمدان و سلاحداران بحفظ و حراست دولت خانه مقرر نمودند و به نیابت اقدام (۳) امرا خیرات خان و کریم خان لاری را حواله دار قلعه رفیعه محمد انگر فرموده حراست آنرا بمشبارالیه رجوع نمودند و بعض امور دیگر را که در دولتخانه و بیرون بود به بعضی از ریش سفیدان معتمد فرمودند و حکم معلی شرف نشانی یافت که امرا و مجلسیان و خاصه فیل و چاکران دیگر باین آئین و تزکی که در ذیل مذکور میشود در حال در عمل آرند وزیر اعظم

ملك عين الملك که بر جمیع وزرا بر تبه تقدم دارد ولای لشکر او در سلام و محل قیام بر همه مقدم است و در اصلاح مملکت دکن بینی لشکر گویند قریب نیم فرسخ از پیش اردوی معلی خیمه حشمت بر افرازد و لشکر سنجنی مذکور از پیاده و سوار بادمه و اعلام ماهی مراتب و با اقبال و افراس در وقت سواری نیز قریب به نیم فرسخ از پیش اردوی گیوان پوی روان گردد و بعد از او بر جانب راست ویتھوجی کانیا که از وزرای هند بوفور لشکر و حشمت امتیاز دارد و نه لك دون استواء سنجنی او است در حین نزول دایره داده در وقت سواری با استعداد لشکر و اعلام از درها تمثال بعد از بعین الملك بطرف میمنه میرفته باشد و عمده الوزراء یولچی بیگ در هنگام نزول خیمه بجانب میسر بر افراخته در حین سواری با استعداد لشکر بر جانب چپ سپاه نصرت پناه میرفته باشند و از جانب ویتھوجی کانیا عالم خان پتان که از شجاعان روزگار است در این سنه سنجنی از دولت استواء مقرر شده خیمه زده در وقت سواری لشکر او بجانب راست روان شوند و از جانب چپ بعد از یولچی بیگ میررستم خان رستم داری که دنیای انیز دولت استوا شده در وقت سواری بطرف میمنه بروند و غضنفر خان دکنی بالشکر خود در وقت سواری بر طرف میسر روان گردد و جمعی از لشکر خاصه خیل که چاکری ایشان در سجن محل و صدر صفه مقرر است بعد از سپاه امراء مذکور از پیش صفتها آراسته میرفته باشند و بعد از اینها مجلسیان دولت محل و بعد از ایشان فوج سلحدار مخلصان و بعد از اینها مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج سلحدار مخلصان و بعد از این مجلسیان عظام حضور و بعد از ایشان فوج غلامان حبشی و ترکی و بعد از این مراتب اسپان و فیلان جنیت (۱) روان شوند قریب سنگاسن آفتاب مسکن نواب علامی فهامی و جناب حکیم الملك و حضرت آصفجاهی با سرداران عظام و امراء کرام مذکور بجانب میمنه و دیسره روان گردند و سر سر نوبت لشکر ظفر اثر خاصه خیل است با تصدای مرصع و چهار سر نوبت با عمادهای طلال و نفر بجانب راست و دو نفر بجانب چپ با شترام و تزك پردازند تا تخلف

در میمنه و میسره نگردد و از غلامان خاص و محدوداران با اختصاص یعنی لعل  
 منداسه جمعی در اطراف سنگاسن پیاده روان شدند و جمعی سواره از عقب می  
 آمده باشند چون بواسطه راه برسند غلامان سواره از عقب پیاده شده همراه  
 سنگاسن باشند و پیاده‌ها سوار گردند و از عقب بیایند و فرجی از شجاعان طایفه متار  
 با سپرهای فراخ دامن و شمشیرها پیاده بجانب میمنه و میسره سنگاسن از دور روان  
 شوند و جماعت خواننده و سازنده بر حواشی سنگاسن خورشید مسکن خوانندگی  
 و سازندگی نمایند و بفاصله یک تیر پرتاب از عقب دیده بانان و نوبیان صف  
 بسته براه روند و از عقب ایشان دوازده جفت طبل بردوازده زنجیر فیل  
 و دوازده جفت کوس بر دوازده اشتر بانقیر و کرنا بنوازش در آورند و بعد از  
 ایشان حواله داران خاصه خیل با ساجداران محلات دیگر که بعد از صدر  
 صفه چاکری ایشان مقرر است بترتیب شش محل صفها بسته از عقب یکدیگر  
 روان شوند و لشکر خواجه داود بنگالی و لشکر خانی بیگ و لشکر الله علی خان  
 و لشکر مخدوم ملک و لشکر سید بابو بعد از ایشان بترتیب بروند و چون هراولی  
 لشکر اردوی اعظم سنجنی جناب آصفجاهی مرجوعست قریب به نیم فرسخ  
 از عقب می آمده باشند و سواران مانده را همراهی نمایند و مردم کارخانجات  
 با کارخانها بعضی با پیش خانه پادشاهی و بعضی همراه باشند و بنوبت خود  
 چاکری نمایند چون بدین آداب نزول و ارتحال مقرر گردید روز پنجشنبه  
 چهاردهم ماه رجب بآئین مذکور و تزک مسطور بجانب حیات آباد جنت نهاد  
 روان گردیدند و بعد از طی آن منزل مساحتان و زمین پیمایان که ملازم رکاب  
 دولت اند و به پیمودن مسافت منازل و تحقیق گز و فرسخ و کاوهر منزل  
 بوساطت مقرب الحضرت اعتماد را و برهن دیر فرامین هندوی بعرض رسانیدن  
 ما مورند از دار السلطنه تا حیات آباد شانزده هزار گز عمارت پیموده شد که  
 نمی و دو هزار ذرع که گز شرعی است و بعرف اهل دکن یک کاوکه دو  
 فرسخ باشد بعرض ملازمان بارگاه شاهی رسانیدند پس در تصرهای حیات آباد  
 نزول اجلال فرمودند و پالکیهای حرم محترم معلی نیز متعاقب تزک و آداب



شایسته رسیده بحرم سرای پادشاهی در آمدند و وکلای علیا حضرت روز دیگر بلوازم مہمانداری کندوری خاص و عام مشغول شدند و روز جمعہ و شنبہ پانزدم و شانزدم رجب المرجب در آنجا اقامت واقع شد و قصد ملازمان بارگاہ خسروی این بود کہ زیادہ بر این در این منزل توقف واقع نہ شود چون حکمت آلہی و مآثر مرحمت و عظوفت پادشاهی مقتضی آن بود کہ طبقات لشکر و افرادش کہ درین سفر نصرت اثر ملازم رکاب اقدس اندوز نہایت رفاهیت و فراغت بودہ از هیچ ممر تفرقہ خاطر نداشته باشند اسباب توقف بظہور رسید و بعد از آنکہ دو روز در حیات آباد اقامت واقع شد روز دیگر ہفدم کہ شش صدای طبل کوچ شدہ بود اہل اردو از راہ افتادند و جمیع اکابر و اعیان مستعد کوچ بودند کہ رطوبت و شبنم در ہوا جمع ہرید و بتدریج قطرات امتار از عالم بالا نازل گردید خاقان سکندر شان ترحم بر عامہ خلق سایر لشکر نمودہ امر اعلی بتوقف صادر شد و جمعی کہ پیش رفتہ بودند برگشتہ بجای خود آمدند و آروز تا شام باران بارید و صباح در شنبہ ہجدم نیز از و فورباران و رطوبت ہوا امر بکوچ کردن نفرمودند و رعایت جانب خاقان اللہ نمودہ بالجملہ بیست و سیوم ماہ رجب ساحت ہوا و فضای آسمان را ابر گرفتہ باران می بارید و بواسطہ زیادتی توقف کہ از این ممر در این محل مذکور واقع شد از بعضی وزرا و جمعی کہ کارہ اقامت بودند آثار ملال ظاہر شدہ بعضی زیادتی مکث را تحمل برفسخ عزیمت نمودہ شہرت دادند کہ عزم رحیل بمراجعت تبدیل یافت و معارفت مدار الملئکہ بی نیز مطلوب واقع خواہد شد اما در این چند روز از تاثیر ہوائی روح افزای و از خاصیت رطوبت فرح بخش دلگشا حضرت خاقان سکندر بارگاہ در دولتخانہ عالیہ حیات آباد بیش و عشرت پردختند و ایام جوانی را کہ بہترین روزگار زندگان نیست بکمرانی میگذریدند و مکرر مجلس عالی انعقاد فرمودہ ابواب بوجت بر روی خاص و عام گشودند و اہل اردوی اعظام از اکابر و اصغر عشرت پرانی گردیدند و در ہر خیتہ جمعی از ہم مشربان مجتمع شدہ ہم صحبت میبردند و زنگ کلنت مرآت از دلہای

ز دودند و نواب علامی فهامی قدوه دورانی بقانونی که در دار السلطنه روز سه شنبه بد صحبت شعرا و دو اوین و مثنویات متقدمین و متاخرین مجلس منعقد میساختند در این محل جنت آسا و هوای فرح افزای دلکشای بصد شگفتگی آن باارباب استعداد و موزونان که در سلك ملازمان ایشان در این سفر فیض اثر انتظام یافته بودند صحبت میداشتند اگر چه محرران نظام الدین احمد ابن عبدالله صاعدی شیرازی که از مره ملازمان بارگاه است در اکثر سوارها در سلك بندگان ظفر انتساب انتظام نمی یافت در این سفر ظفر اثر نواب مستطاب تجویز نمودند که بنده در خدمت باشد و مباحی از تند جنوت سرانجام مرحمت فرمودند بنده حقیر استعداد خود نموده روی بمنزل مقصود در ملازمت آن قدوه دوران نهاد در این ایام مسرت فرجام ادراک ملازمت نواب علامی فهامی نموده از توجهات گوناگون ایشان محسود امثال و اقران گشت با جمله اردوی معلی را بنظر آورده ملاحظه نمود از روی تخمیناً زیاده از دو فرسخ زمین پر از خیمه و سرپرده و خیمه گاه و شامیان و غیره زمین را احاطه کرده اند و در نظر محاسب خرد بطریق تخمین و قیاس زیاده از چهار صد و پانصد هزار آدم از همه قسم معدوم می شد که در اردوی گنجان پوی مجتمع اند و اقبال و اسپان پادشاهی و امرا و سایر مردم اردو بزار و مواشی بار بردار از هر قسم و گاو و بیل و غیره جمعیت قیاس باید نمود با وجود این کثرت و ازدحام عام باهتمام جناب آصفجاهی در اردوی اعظم نهایت ارزانی بود و جمیع ضروریات مردم در اردو بازارها بسهولة و رفورهم میرسید چنانچه بعضی مردم سامان سفر را در این منزل نمودند و همانا رحمت بیغایت حضرت ایزدی همال بمقتضای نیت خیر مآل پادشاه سکندر اقبال شامل حال اهل اردوی معلی بود که مدت نه روز بارندگی واقع شد زیرا که در بعضی از منازل آب در نهایت کمی بود چنانچه اگر باران رحمت نمی بارید بهم آن بود که جمعی از عامه خلیای درین سفر در معرض تلف آیند بعد از نزول عام حوضها و چاهها مملو از آب گردیدند و اهل اردو از صغیر و کبیر بشکر حضرت رحیم و رب کریم و ثنا

و دعاء حضرت خاقان اشتغال نمودند و حجاب پادشاهان عالیقدر نیز در این ایام فرح انجام باردوی معلی آمدند حسب الامرا علی شد که حاصِب پادشاه ایران نزدیک خیمه آصف جاهی خیمه زند و حاجب شاه جهان نزدیک خیمه نواب مستطاب پیشوا الزمابی خیمه زند و روز اول که در حیات آباد جنت نهاد اقامت واقع شد خاقان سکندر شان امر بنواب مشار الیه نمودند که علماء صلحا و سادات را جهت احیا داشتن و تلاوت قرآن مجید در دولنسرایی عالی پادشاهی جمع نمایند نواب مستطاب بموجب امر اشرف جمعی از ارباب عمایم و صلحا و سیدان را از دار السلطنته طلب فرموده در دولنسرایی جمع نموده باحیا داشتن و تلاوت و دعاء از دیاد عمر و دولت پادشاه دین پناه بدرگاه رب جلیل و ائمه معصومین علیهم الصلوٰة والسلام نمودن می کردند و در جمیع لیالی از ابتداء سفر تا انتهای سفر بدعا مشغول می بودند و در هر منزل از منازل دولنسرایی عالیه احیای داشتند و در شب اقسام اطعمه و اشربه بجهت مردم احیا از حنظل و زعفران می آوردند و صبح چون از این شغل فراغ یافته عزم برآمدن میکردند هر کدامی را یک دون که یک منقل طلا باشد از خزانه شامه می رسانیدند -

( ذکر کوچ نمودن از حیات آباد و طی منازل کردن تا کنار بھر عمان )

و بندر مجلی پتن : از آن مکان مراجعت نمودن بدار السلطنته (

قلم سوانح تذکر بجهت مستمعان خیابار سلاطین رفیع المنقار که متطشان (۱) و قایم روزگارند بر صفایح بیان چنین نگارش مینماید که بعد از آنکه رسوم و آئین سواری و قواعد نزول و ارتحال اردوی معلی بنا بر امر ملازمان خاقان سکندر شان مقرر شد روز یکشنبه بیست و چهارم ماه رجب که آفتاب عالمتاب از نقاب تراب حجاب سحاب جلوه گر شده ساحت غیب (۲) از لمعات طلعت خود منور ساخت و شدت رطوبت هوا باعث عدال گرانید صدای طبل کوچ بلند آوازه شده مسرت بخش دغا کردید و اعلی حضرت خاقان

(۱) بمعنی تشنگی - (۲) غبار از لمعات -

سکندر شات از دولترای حیات آباد سوار شده بآئین و تزك و مذکور -  
(ع) که خسروان جهان راست این تزك دستور

روان گردیدند و اردوی اعظم بجمعیت تمام از تحمل نمود و بعد از طی مسافت در منزل ملکا پور که خیمای پیش خانه فلک ارتفاع جهان اتباع پادشاهی محمل و اطلس فرنگی برافراخته و خرم محل که از چوب ساج ساخته و بطلا و لاجورد و رنگهای دیگر نقاشی نموده بودند در اندرون خیمه استادان نجار ملازم رکاب اشرف ستونها و تختهای آن را وصل نموده قصری در غایت زینت مرتب نموده بودند و فروش نفیس از قالیههای ابریشمی و نمندیکتیا خوب گسترده دو تیر پر تاب فنانتهای قرمزی رنگ کشیده و بر اطراف آن خیمای و سرا پردههای ملکات عظام و کارخانجات بر سر پای کرده و چشم رکاب خانه و ما میحتاج خانه و دیده بان خانه و غیره بر حال و حواشی کت داده بحراست مشغول بودند رسیده نزول اجلال فرمودند و بعد از زمانی پالکی برقع محمل بخواهر مکمل نور حده سلطنت صیبه مکره اعلیحضرت سکندر منزلت با پالکیهای اهل حرم که پیشتر مذکور شده و ملکات و عهدداران حرم محل با احمد و وزراء خیرات خان بالسكر یشار رسیده بسارگاہ حرم محترم که در محوطه واقع بود فرود آمدند و عقار آن چندین هزار خیمه و سرا پرده مجلسیان و امرا و سایر اهل اردو بقانون مقرر جایجا بر اطراف بارگاہ پادشاهی برافراختند و نزد بازار پادشاهی و بزار امرا در محل اقامت ایشان بزینت یافت و صحرا در صحرا خلیق اردو خیمها زدند -

سپهر گردید جمله صحرا بس که کردند خیمه بر سر پا

چون ایام بارندگی و فصل برسات با آخر رسید و اول فصل زمستان و آوان خرمی کوه و صحرا بود طی منازل به نحوی وقوع می یافت که کسی را نه از قطع مسافت دشت گزند بود از حرارت (۱) آفتاب کسی مستمند و نه از کثرت حرکت اینهمه مواشی زمین (۲) غبار خیزد و نه (۳) در سواری هموار

(۱) و از حرارت - (۲) از زمین - (۳) خیزد و -

روی مرا کب را حاجت بهمی سطح صحرا و دشت مفروش و منتوش از سبزه  
شگوفهای الوان و در هر طرف از آبهای لطیف انهار در جریان کوهسار چنان  
سبز و خرم که باقیهای (۱) انلاک خضر اتوام شگوفه و ازهار در روی چون  
کواکب در خشان و نهرهای در آن مشابه کپکشان جهانها (۲) را در طی  
آن مسافت مردم (۳) انبساطی و دلها را در هر قدم در آن صحاری انتعاشی-  
(قطعه)

سفر قطعه از سفر گفته اند بهشت برین است بی این سفر  
چو در این سفر خوشدلی حاصل است کنون شد حضر (۴) قطعه از سفر  
و شب در آنزل دالکشا گذرانیدند و شب دوشنبه بیست و پنجم ماه  
مذکور صدای طبل کوچ بلند کردید صبح آن روز از منزل ملکا پور بمنزل  
کاپرت که دو کا و راه است زمین طی نموده در منزل مذکور بشادگامی  
گذرانیدند و روز سه شنبه بیست و ششم این ماه کاپرت دو کا و راه طی نموده  
در کنار حوض قصیه پانکلی در سرا پرده پیش خانه کتبی نشانه نزول اجلال  
نمودند و بقانون حرم معلی نیز رسید در حرم سرای پیش خانه فرود آمدند  
و شب چهارشنبه بیست و هفتم طبل کوچ بلند آواز ساخته صباح از پانکلی  
بقصیه منکل که دو کا و راه است در آن مکان منزل نمودند و جمیعت از  
دوی اعظم حاجا قرا گرفته و روز پنجشنبه بیست و هشتم این ماه که یوم  
المبعث حضرت رسالت پناه محمد صلعم بود بجهت احرای رسوم لوازم جشن  
و عیش آنرا زبوعی که دار السلطنه واقع میشد اقامت نمودند و تمام روز طبل  
شاد یانه میزدند در این روز ششمی از کران شجاعت دستگاه یولچی یک  
از غلبه جنون و بدستی هفت جوان از خاصه خیل و امرا بان که شافل در خیمه  
های خود صحبت میداشتند بهر خیمه رسیده بنسرب خنجر هلاک کرد و هیچکدام  
ایشان در آنوقت حربیه در دست نداشتند که دفع او کنند که یکی از نوکران

قتیلان نفر سجداری با او در آویخت و دو ضرب خنجر بروز (۱) دوان خون (۲) گرفته بعد از تک و دو بسیار دو ضرب خنجر بر آن نفر زد و هر دو افتادند و آن خسر الدنیا و الاخره داری این خرنهای ناحق را یوم الحساب اخروی بردو از چنگ جلاذ انتقام و سیاست حضرت خاقان کسری معدلت رست و در این منزل مقصود بیگ ساجدار حضور را تشریف دار و اغگی معسکر ظفر اثر مرحمت نمودند و امر مطاعه (۳) شد که بیست و پنج سوار و دو صند پیاده حواله مشار الیه نمایند و شب جمعه بیست و نهم از قصبه امتگل کوچ نموده صبح آن روز بقصبه منکال که دو کا و راه است رسیده نزول اجلال فرمودند این ولایت مقاصی و زارت پناه میر رستم خان رستم داری بود مشار الیه بلوازم خدمت و شرایط ضیافت پرداخته مبلغ هزارهون برای سرکار اشرف و پانصد هون بر سرکار مهد علیا پیشکش نموده پنجاه کندی از قسام غله و اجناس ما کوله مع مصالح مطبخ عا سره که خرج یومیه بود بخوان سالاران و چاشنیگران تحویل نموده بجهت سرکار نواب علامی فیامی و جناب آصفجاهی و حضرت حکیم الملك و دیگر مقربان عظام و ملاکان معتبر تلو فیه لایق ار سال دشت و شب شنبه سلخ ماه رجب صبحی از منزل منکال کوچ نموده بقلعه انتگیر که بر بالای کوه مدور هم راه (۴) بلند واقع است رسیده در آن مکان بیشت نشان مقام فرمودند و خیمه و سرا پرده نواب سکندر شان در دامنه کوه مذبور (۵) بر افراخته بودند خاقان سکندر شان بخیمه در نیامده بر بالای کوه بسیر قلعه روان شدند نواب علامی و جناب آصف جاهی و حکیم الملك و سایر اسرا و مقربان پیاده شده با سنگاسن بر بالای کوه برآمدند و سیر این قلعه را که خاقان مغفور مبرور ملک موید انار الله برهانه قبل ازین بصد و چهل سال از تصرف رایان کفار بضر شمشیر خونریز بر آورده بود نمودند و چاههای عمیق پر آب که در قدیم الایام بر آن کوه در سنک خارا حفر نموده بودند و بر کهای (۶) تلو از آب که عمق آن معلوم نبود تفرج فرمودند و ارکان

(۱) براو زد - (۲) جنون گرفته - (۳) مطاع - (۴) هموار - (۵) مزبور - (۶) برکه های یعنی حوضهای بزرگ مثل تالاب -

سلاطین تعریف این قلعه را نمودند و نواب اشرف بر بالای همین کوه تشریف  
 خاصه بایک سراسپ بازین و لجانم مرصع بمیر رستم خان مرحمت نموده  
 و توجهات شاهانه به ازای خدمات منزل گذشته با و بظهور رسانیدند و بعد  
 از ساعتی مقربان و امرای ذیشانرا مرخص نموده پالکینهای حرم محترم معلی  
 را بالا طلیدند و چون پیشخانه پادشاهی را در کنار رود خانه که قریب  
 یک فرسخ و نیم از نیمقام دور دست برده برافراخته بودند و اطراف رودخانه  
 مذکور محل نزول اردوی معلی قرار یافته بود خاقان سکندر شان از آخر  
 روز تا یک پهر شب بسیر و گشت قلعه با حرم معلی گذرانیده با هزاران مشعل  
 و دیویتی ها از بالای کوه فرود آمده در سرا پرده و بارگاه که در اردوی  
 اعظم برپا کرده بودند نزول فرمودند و از مسکال تا این مکان یک کاو و نیم طی  
 مسافت نموده بودند و در این منزل وزارت پناه خدا و بردی سلطان را به  
 تشریف فاخر سرافراز نموده بجانب مرتضی تکر فرستادند که سانب نیز را که  
 از زمینداران معتبر آن بلاد است و قبل از این از جانب اشرف بمرتبۀ سرداری  
 سرافرازی یافته است به تسلیم و کورنش حاضر سازد سلطان مشارالیه  
 بآنجناب روان شد چون این ولایت مقاصی و یتھوجی کائینا سردار مرسته  
 است مشارالیه بر نسبت میر رستم خان تراسم خدمت و رسانیدن ما محتاج  
 و لوازم محل مطبخ نماز قدیم نموده مبلغ هزار ریپانصد دون نقد و دوسو سب  
 پیکش نمود در روز یکشنبه غره ماه شهبان معظم از کنار رود خانه مذکور کوچ  
 نموده دو کاو راه را طی نموده بقتسبه بنگچهول رسید در خیام فلک رفعت پیش  
 خانه نزول اجلال فرمودند چون این محل از جمله محال مقاصی خان اعظم  
 شیر محمد خان سر اشکر کسبه کورت برکاتک است منسوبان (۱) از کمر خدمت  
 و بندگی بر میان بسته برسانیدن اخراجات مطبخ و لوازم عارفه پرداخته مبلغ  
 هزار دون پیشکش نمودند و شب دو و شنبه دوم این ماه کوچ نموده بعد از  
 قطع مسافت یک کاو و نیم بکمار رود خانه کشته (۲) که مشهور است محل  
 نزول موکب همایون گردید چون این محل در تحت تدکام است و از جمله

مقاصی سنجنی عمده الوزرا علی اکبر عین الملک جنیدی بود مشار الیه کمر عبودیت بر میان بسته بخدمات پرداخت و لوازم خرج مطبخ از کل اجناس تحویل چاشنیگران نمود و مبلغ هزار و پانصد هون بجهت سرکار اشرف و مبلغ پانصد هون بسرکار علیا حضرت پیشکش نمود و برای مقربان پایه سریر و بعضی از ملکان معتبر را علوفهای لایق ار سال داشت و در منزل متمم الخدمت العلیه تلی رضا خان که از خرد سالهای حضور بر نور است و بهرتبه چارلک استوارس افزاشده در ولایت پای (۱) کهات مرتضی نگر بامر سرلشکری قیام داشت بافوج خود آمده بسعادت پای بوس رسید و مبلغ بیست هزار هون نقد و چهارده هزار هون مرصع آلات پیشکش نموده به تشریف خاص و یک اسپ بازین و یراق مرصع و یک زنجیر فیل سرافرازی یافت و ویتو و حی کاتیارا در ازای خدمت منزل سابق تشریف و اسپ مرحمت فرمودند و روز سه شنبه سیوم ماه مذکور از کنار کیسره کوچ فرموده بجانب قلعه رفیعه مصطفی نگر عرف کندلی روان شدند و مسافت این منزل دو کار و کسری پیوده اند و خیام پیش خانه پادشاهی در اندرون قلعه در محله که منزل عبد الکریم سرسیت در آن است بر فراخته شده بود و آن محله را بقیدکت زرق در آورده بودند رسیده نزول اجلال فرمودند چون تمام اردوی اعظم در قلعه نمی گنجید لشکر امراء نامدار و اکثر هل اردو در بیرون فرود آمدند و نواب علامی و آصفجاهی و حکیم الملک و مجلسیان عظام بعضی در منازل و بعضی در خیام اقامت نمودند و روز چهارشنبه چهارم ماه جناب آصفجاهی را بر قلعه که بالای کوه است فرستادند که قصرهای رفیع پادشاهی را که در آنجا واقع است ملاحظه نموده اهتمام در صفاء آن بکنند و نواب علامی فهامی و جناب القمان الزمانی حکیم الملک را رخصت مرحمت شد که بسیر بالای کوه قلعه بروند و بخاطر آورند که قابل آن هست که عالیحضرت خاقانی بر آن کوه صعود فرمایند و چون این ولایت بمحواله آصفجاهی است مشار الیه خدمات موفور در این ملک بتقدیم رسانید و جمیع ضروریات دولتیخانه را



بالا مرتب و مهیا داشت وقت شام از بالا فرود آمده حقایق آنجا را بعرض  
 رسانید و روز پنجشنبه پنجم ماه اعلیحضرت خاقان سوار شده بر بالای آن  
 صعود فرمودند و پالیکنهای حرم معلی را نیز بالا بردند و آنروز بسیر قلاع بالا  
 مشغول شدند و این کوهستانی است که قریب چهل فرسخ زمین را محیط کرده  
 و از جمله کوه های بغایت مرتفع که بطول چهار پنج فرسخ کشیده باشد در قدیم  
 الایام این ولایت در تصرف رایان کنار بوده بر قتل آن دوازده قلعه بغایت  
 متین مستحکم ساخته اند و پر کدام را نام علجده کرده اند خاقان مغفور مبرور  
 بر املاک انار الله برهانه که اصل دوحه سرافراز قطبشاهیه وجد چهارم اعلیحضرت  
 خاقان سکندر شان است در تاریخ نه صد و دوازده هجری در این ممالک خروج  
 نموده با جگیتی رای اعظم این مملکت که تمام ولایت تلنگانه را فرمانروا بوده  
 است چند نوبت محاربات عظیم نموده او را شکست داده و بعد از مدتی جگیتی  
 راج در این قلاع متحصن بوده بقوت تأییده یزدی این ممالک را از او انتزاع  
 نموده اعلیحضرت خاقان با جمیع مقربان عظام که همراه سنگاس زرنگار بودند  
 سیر قلاع بالا را نموده عجایب این مقام را بنظر درآوردند و ملاحظه فرمودند  
 که صحرا صحرابر فضا مسطح و کوه های این کوه واقع است که باغات پر اشجار  
 و پر اثمار در آنجا عرس نموده از همه قسم بسیار میشود و حوضهای بزرگ  
 و چاههای عمیق بر آن بالا مملو از آب که زرع و کشت موفور میشود ارگان  
 دولت زمان (۱) بدعا و ثنا کشاده تقریب (۲) این قلاع ربیع نمودند  
 و بعرض ملازمان رسانیدند که این نوع قلاع بتائیدات و عطیات حضرت  
 یزدان به تصرف سلاطین گیتی پناه درمی آید و الا به حرب تسخیر آن  
 دشوار بلکه از محالات است انجد لله و الله که چندین قلاع بتناز مثل این  
 و زیاده بر این در تصرف ملازمان بارگاه پادشاه است خاقان سکندر شان از  
 سیر این قلاع فلک ارتفاع کمال انبساط بهم رسانیده امر عالی نافذ فرمودند که  
 چند هزار تنگچی قدر انداز و نایکواریان و کونوان تازه نگاه دارند و انبار  
 های غله و اقسام اذوقه تجرید کنند و توختخانه را تعمیر نمایند و آنروز در بالای

آن قلعه و قصر دی پادشاهی ماندند شب فوجی از لشکر خاصه تحویل و آمدن را در نایکواری هزاردستگچیان بجای که جنگل است و جانوران بسیار در آن بیشتر است امر بحر است و کشیک نمودند و جمیع امر او را عین دولت در رکاب منتظر انتساب بودند بحر است مشغول شدند و جناب آصف مرتبت آنروز و آن شب بر سر پای ایستاده جمع (۱) مایحتاج: قامت آنجا را سرانجام نمود و خدمات او شرف امتحان یافت و روز جمعه ششم ماه خاقان زمان از بالای کوه فرود آمدند و در سرا پرده شاهی نزول اجلال فرمودند و مجلس شاهانه انعقاد یافت و در باب تعمیر این قلعه و سامان آن سخنان مذکور گردید و در هر باب حکمهای مطاعه نافذ شد و سرسخت آنجا را به خلعت فاخر و پانصد هون انعام سر اقرار فرمودند و روز شنبه هفتم ماه از مصطفی نگر طبل کوچ زده بموضع بجزاوه که در کنار رود خانه کشته (۲) که عرض آن یک فرسخ باشد رسیده در سرا پرده فلك رفت نزول فرمودند و مسافت نیم منزل یک کاه و کسری باشد و در نیم منزل کیتان سه طایفه فرنگ که یکی انگریز و دیگری رندیز و دیگری دیغار گویند هر یک با جماعت خود از بندر معموره بجلی پتن که از جمله تجاران آنجا آمد آمده سعادت زمین بوس و کورنش یافتند و روز یکشنبه هشتم ماه از کنار رود خانه بجانب قصبه اویر روان شدند و مسافت این منزل دو کاه و باشد در نیم منزل نزول اجلال فرموده جناب آصف جاهی را امر فرمودند که با چتور خان عهده دار فراشیخانه و کار خابجوت دیگر بجانب بندر آنکد رفته خیام پیشخانه پادشاهی را نصب نمایند و چون بندر بمحواله جناب آصف است مهیات ضروری آنجا را سرانجام نماید و روز دوشنبه نهم ماه بجانب قصبه کورر روان شدند و مسافت این منزل دو کاه و کسری باشد رسیدند و شب در آن منزل بدولت و اقبال گذرانیدند و روز سده شنبه دهم ماه کوچ نموده باداب پادشاهانه و تزك خسروانه صفوف بهادران آراسته بالباس مستورن و مزین و به یراق تمام بچشمهت و جلالت تمامتر بجانب بندر مبارک روان گردیدند و در راه نزدیک به آنکد رفیلی برای سواری آراسته بودند از آنجهلا چو دل تمام

طلا بر فیل کوه پیکر نصب نموده بودند و سرا پای فیل را بز عنبران و مشک و صندل اندوده بزنجیرهای طلا آرایش داده خلخال ماه طلا در دست و پای او انداخته و زنگهای خوش صدا هر طرف آویخته و جل زر بفت بر پشت او گسترده و پیشانی بند که اسم مبارک پادشاه در آن منقوش بود و لولو و جواهر قیمتی برکله و روی فیل بسته و طرهای مرصع بر گوشهای فیل بند کرده و دو فیل مطبوع بر زمین و یسار فیل مذکور قرار داده خردسالهای لعل منداسه بر آن سوار کردند و افراس عراقی و عربی را به یراق و وزین و لجام مرصع و طلا آراسته بجهت جنیبت (۱) داشته بودند خاقان سکندر شان بد آنجا رسید مانند آفتاب عالمتاب بر فیل آسمان غدیل سوار شدند و بحشمت و تجملی افزون از تصور و تخیل بجانب بندر روان گردیدند و زرای نامدار و امرای عالیقدر و مجلسیان و سلحدران بنوعی که پیشتر مقرر شده بود در رکاب دولت روان شدند و افواج لشکر از محل انکدر تا دروازه بندر دو طرفه سواره ایشاده شدند و فیلان کوه شکوه با اعلام مراتب ماهی و لواهای از دها پیکر و اسپان جنیبت از پیش روان گردیدند و در عود سوزها و مجمرها ازین بخور مینمودند و تمام آن فضای وسیع را عطر بخور فرو گرفته بود دوازده جفت طبل بر دوازده فیل و نقاره دماهه بر دوازده اشتر همچنانکه مقرر شده از عقب بنوازش در آوردند که غلغله آن در زمین و آسمان پیچید بان آئین از میدان انکدر گذشته بدروازه بندر رسیدند حکم معلی نافذ شد که امرای و مجلسیان و سایر بندگان پیاده شده پیش فیل روند و تمامی لشکر در بیرون باشد زیرا که بندر گنجایش لشکر پر حشر نداشت و نواب علامی فهای را و افلاطون الآوانی را و حاجب شاه ایران و خسرو هندوستان را رخصت شد که سواره پیش امرای عظام و مقربان بارگاه بروند و جناب آصف منزلت از دروازه بندر تا بنگسار مر نمود (۱) که آئین به بند (۲) و جماعت سوداگران و کاکین و درهای خانهای خود را با تشه و تکلفات آرایش داده بودند و فیل سپهر عدیل که از سر تا پا بطلا و جواهر مزین شده و اعلیضرت خاقانی مانند خورشید عالم گیر بر آن قرار گرفته و شمشه

طلعت همایونش که از انوارلقای یزدانی مقتبس است بر اطراف و جهات پرتو افکن شده شمشیر غلاف و دستیر مرصع گران بهادر دست و کمر مرصع و خنجر مرصع بر میان و کسوت تمام طلا و جواهر و انگشترهای جواهر قیمتی در انگشت که از درخشیدن آن چشمها را نوری افزود داخل بندر شده دیده نظر گیان را نور بخش گردیدند و بر فیلان میمنه و میسره خرد سالهای یوسف جمال به تقطیعات فاخره و بجلی و زیور و افره از یمین و یسار و ما لها - (۱) لاجوردی تمام طلائی افشانند از یک سو تنبول دان مرصع و از یکسو پیکدان مرصع در دست گرفته اند نواب اشرف تنبول (۲) خور دن مشغول و سازندها و خوانندها بر اطراف به بغیات داودی مترجم - (قطعه)

بشمستی که سلیمان بنوده است چنین بشوکتی که سکندر نوده است چنان کجاست قدرت آنها از آنچه دیدم من بنوک خانه تو ارم نمود شرح و بیان بالجمله بندرون بندر در آمده بچاب بنکسار رون شدند و جناب آصف مرتبت پیاده نزدیک عدیل روان (په خاقان اعظام از هر اب سخی و پیر رسیدند بآداب شایسته چواب بعرض میر رسیدند بدروازه بنکسار رسیدند در عمارت عالی بنکسار فروش تیس کسرتده در تکلفات گوناگون آت مقام دولت ارتسام را آراسته و تختی مرصع بر صدر گذاشته خاقان سکندر شان از فیل سپهر تمثیل فرود آمده بر تخت سلطنت قرار گرفتند و نواب غلامی فهامی و اتیان الزمانی را رخصت شد که بالا آمده قرار گیرند و حاجین مکرین بر میمنه و میسره مسند سلطنت حاجب پاشاده ایران پهلوی نواب غلامی و حاجب پادشاه هند و ستان پهلوی جالینوسی الزمانی حکیم الملک قرار گرفتند و صفوف امرا و وزرا و عظام بر میمنه و میسره بر آن مقام مسرت انتظام قرار یافت مجلسی مانند بهشت برین منعقد شد مقربان عظام که بنوز انوی ادب قرار گرفته بودند زبان بدعا و ثنای خسرو داد گر کشوده مبارکباد و تهنیت این مکان جنت نشان بتقدیم رسانیدند و تعریف بندر معموره نوعی که بود و مشهور است بعرض رسانیدند که ازین بندر کشتی ها بماءک زیر بار و بالاباد و بنا در عرب عجم میروند در دروازه ماه

سال تمام کشتی ها از هر طرف آمد و رفت مینایند و این حالات خاصه این بندر است. خاقان سکندر حشمت با کمال بشاشت و مسرت لمحّه در آن محل قرار گرفته و هر طرف آن را بنظر امعان ملاحظه فرموده بعد از صرف کردن خوشبوی و پنجان برخاستند و نواب پیشوا از زمانی فاتحه دوام دولت و بقاء سلطنت خوانده و لوازم دعا و ثنا بجا آوردند پس اراجا بدولت و اقبال سواز شده از دروازه دیگر بندر بپیاب کنار دریا که آن موضع را دربی گنجات (۱) نامند روان شدند که کنار دریا را تفرج فرمائید چون بکسار در پای دیدند (۲) موج که هر چند جانب جنوب شمال دیده میشد آب بود و جانب مشرق گویا با آسمان متصل است روی امواج که پی در پی کنار زمین می آمد گوی که بروارید انباشته اند در پای مشجون از صبح حضرت آریک و طول و عرض و عمق آن افزون از چیز حساب و شمار - ( بیت )

زمین گوئیا منتهی (۳) شده است کنون آب دریا نیت تا آسمان  
از دیدن دریا و موج چشم و دل را ابتهاج و از مشاهده آن دیده ز جانا  
غایت حیرت -

حیرت افزاست دیدن غمان موج هایش چو کودهای مکران  
عالمی را شده است آب محبط کودها گشته اندران پنجان  
و محرر سوخ عهد پادشاهی ریجوت سدر خضر قرین تربیخی بخاطر فاطر (۴)  
رسیده بود آنرا مذیل بقطعه نموده درین مقام مرقوم ساخت - ( قطعه )  
شاه جمجاه سکندر مرتبت شاه عبدالله شاه دد گور  
سایه گستر باد چرخش بر جهان که باشد بر فلك شمس و قمر  
چون بعزم سیر دریا رخ نمود صنع بزبان قادر آرد در نظر  
بهر تاریخش خرد کرد این ندا پادشاه آمد بسیر بحر و بر

(۱) در بی گنجات یعنی جائی شست و شو و رخت شور - (۲) چون بکنار  
دریای موج رسیدند دیدند که هر چهار جانب (۳) زمین گوئیا منتهی  
می شود - (۴) فاطر -

و جمعی از موزونان که در اردوی اعظم بودند تاریخوار گفتند از آنجمله  
میرزا غیاث خویش سردقت جمله خوشنویسان مابقی و ماسیانی اعنی میرخلیل  
الله الحسینی این ماده تاریخ را یافته که -

(ع) اشرف اقدس به بندر آمد دیگر گفته ۱۰۳۹

(ع) بمچلی بندر آمد شاه شاهان ۱۰۳۹

باجمله بعد از سیر سواحل دریا از دوی گهات بجانب محل انکدر که خیمه  
واظراف پرشاهی را در انجا زده بودند و جمعیت اردوی اعظم بر حوالی  
واظراف بارگاہ خسروی فرسخ در فرسخ زمین انکدر و چند معمور دیگر که  
در اطراف بود فرو گرفته روان شدند و چون آفتاب در بیت الشرف نزول  
اجلال فرمودند و آن شب در انکدر گذرانیدند و صبح چهارشنبه یازدهم  
ماه شعبان به نکسار و آن محله را قرق فرموده با حرم معلی به بندر تشریف  
ارزانی فرمودند و تمام آنروز بسیر گذرانیدند و روز پنجشنبه دوازدهم امر معلی  
نافذ شد که منازل فرنگان را گوشه فرمائید و ایشان خانهای خود را آراسته  
و نوانواع آتشه و امتعه و نفایس زیر باد بالای هم چیده زنان را بجهت خدمات  
و عرض اموال گذاشته از بندر بیرون رفتند و خاقان فریدون شان بمنازل  
ایشان در آمده سیر فرمودند و آنچه از هدایا و تحف مرغوب و نفایس بنظر  
خدمه حرم محترم در آمد از زنان ایشان اتیاع (۱) نمودند و احسان و اکرام  
موفور نسبت باین طایفه بظهور رسانیدند و روز جمعه سیزدهم محله دیگر که در  
آن تمام خانهای سوداگران معتبر و تجاران غریب بود گوشه فرمودند و با  
اهل حرم محترم بسیر آن محله تشریف از رانی فرمودند و در چند خانه از مردم  
معتبر و خانه سرسنت آجا احسان و اکرام وافر فرمودند و اهل بندر که در خراب  
نیز شرف پای بوس بلقیس مکانی و اعلی حضرت خاقانی بعید بود که دریا بد  
اکنون در بیداری باین سعادت فایز شدند الحق اهل بندر را که در تصور  
بود که خاقان سلیمانی با اهل حرم معلی به بندر بیایند و بعد از آن بمنازل محقر  
ایشان در آیند و اهل خانه آنجماعت پای بوس نواب اشرف و شرف خدمت

مهد علیا در یابند و بعد از آنکه در چند منزل اکرام و احسان و فور بظهور  
 رسانیدند و آنجماعه را سرفراز نمودند بجانب بنکسار که محل اقامت بود روان  
 شده شب در آنجا گذرانیدند و روز شنبه چهاردهم ماه در بنکسار و آن محله  
 که روز عید شب برات بود به عیش و عشرت مشغول شده امر معلی نافذ شد  
 که آتشبازی شب برات را در اطراف خود که محاذی بنکسار است بکنند  
 و مجلس شب عید در بنکسار انعقاد یافت و جمیع مقربان بارگاه سعادت بساط بوسی  
 در یافتند و روز یکشنبه پانزدهم ماه نیز بعضی محلات دیگر را گوشه فرموده  
 سیر آبیجا را نیز کردند و همه اکرام و احسان نمودند روز دوشنبه شانزدهم نیز  
 بنیر بعضی جاهای دیگر نموده اند روز سه شنبه هفدهم از بندر عزم سیر کنار  
 دریا نموده با حرم معلی بجانب دوبی گهات (۱) روان شدند و بجانب آصف جاه  
 امر معلی شد که صیادان ماهی را جمع نموده ماهی از دریا بگیرند تا تفرج آن  
 کرده شود صیادان دامها بزرگ داشتند سر تا سر سواحل را دام کشیدند  
 و ماهی بی شمار از خرد و بزرگ گرفتند و بعد از چهار پنج کهری با صد هزار  
 مشعل از دوبی گهات تشریف بانکدر ارزانی فرمودند و روز چهارشنبه هجدهم  
 ماه در آنکدر بعیش و عشرت مشغول شدند و چون طبع اشرف اقدس را از سیر  
 بندر فواغ حاصل آمد جناب آصف جاهی در مقام گذرانیدن پیشکش گردید  
 و در این روز از جواهر و طلا آلات و چینی و قلمکاری و اقیال و اقمشه  
 و نفایس دیگر که بموض عرض در آورده بدین تفصیل است که مرقوم میگردد  
 یا قوت شش گره که در هر گرهی بیست دانه و ده دانه و پنجاه دانه و چهل دانه  
 و پنجاه دانه و ده دانه جمعا صد و دشتاد دانه فیل پنج سلسه با مستعدی دنداندار  
 بزرگ یک زنجیر دندان دار چاود دوزنجیر تکه ایک زنجیر و ماده فیل یک زنجیر  
 قندیل کچار یک عدد قندیل بید باف چهار عدد طبق نه شمع از طلا دو عدد نقره آلات  
 نه من زنجیر و مستعدی دو فیل منقل سرپوش دار دو عدد سینی بزرگ دو عدد طشت  
 و آفتابه دو دست شمعدان دولوله دو عدد رکابی یک عدد اسباب فراشخانه قلم کاری  
 آستر زنگاری و چرولی مندپ بزرگ سه منزل خواب گاه پنج منزل زاووقی دو

منزل سراچه چهار قطعه شامیانه دو جفت قناد چهار ده طاقه طیارات خانه پنج عدد پیشکش موند علیا فیل دو زنجیر دندان دار بامستعدی نقره يك زنجیر مکه بامستعدی يك سلسله جواهران مرصع يك عدد مرتبان چینی پراز نبات چول عدد ساری قلمکاری نکت (۱) و ساده چول طاقه پیش بند قلمکاری نکت چول طاقه چیت قلمکاری پنجاه طاقه طبق از هر قسم پانزده عدد طبله ید باف بیست عدد چپر پلنگ لاجوردی يك عدد چوکی كوچك دو عدد فانوس طلا و لاجوردی يك عدد پیشکش صاحب زاده عالمیان تسبیح مروارید سی صد دانه طبق كوچك شش عدد چپر پلنگ لاجوردی يك عدد چوکی كوچك دو عدد بد از گذرانیدن پیشکش احوال بندر و ساکنان آنجا را معروض پایه سریر داشت نواب جهانبانی تو جهات موفور بحال تجار و سوداگران بندر معموره که از هر بلاد و دیار آمده توطن اختیار نموده تاهل و تناسل بهم رسانیده اند فرمودند از جمله زکات (۲) دروازه بندر معموره که هر سال مبلغی کلی از همه جنس می گرفتند بتصدق فرق مبارک اشرف اعلی معاف نمودند و این احسان باعث از دیاد ذکر جمیل و افزونی صیت مناقب و محامد خسرو سکندر عدیل در اقصی بلاد عالم شد و از این انعام عام که شامل سایر تاجر و سوداگران مجاور و مسافران گردیده بود جمع اهل بندر غلغله دعا و ثناء پادشاه لك بخش کردند و امر معلی نافذ شد که فرمان جهان مطاع بطریق لغت نامه تحریر نمایند و مضمون فرمان واجب الاذعان را بر تخته سنگ بزرگ نقش نموده بر پیش طاق مسجد جامع بندر نصب نمایند تا در مرور هور و اعصار زمان استقبال حکام و اعمال با استقبال امتثال امر پادشاه سکندر اقبال کرده تخلف نمایند لغت آفریدگار جهان و نقرین سید انس و جان را شامل حال و مال خود بگردانند (و ایضا) زرد لالی جواهر را که پیش از این حکام سابق احداث نموده بودند که از تجار میگرفتند و این نیز هر سال مبلغی میشود آنرا نیز معاف فرمودند و مضمون فرمان ستمه (۳) حفر سنگ مسجد نمودند و سوداگران که از پیکو یا قوت می آوردند از تقاضای دلالت نجات یافتند و این مکرمت



عام نیز که نسبت بطبقات انام واقع شد درماتک بالا بادوزیر باد انتشار یافت و موجب خوشنودی تجار و جوهریان شد و احکام دیگر که سبب رفاهیت و فراغت سایر رعایا بود نافذ شد و سرداگران و دکانداران اقسام متاعی که داشتند باهل اردو بنوعی اتباع نمودند و مشفع (۱) گردیدند که در سفرهای بعبده آن نفع را در تصور نداشتند و جمعی کثیر از سادات و علماء و صلحا در بندر دستند که وظایف بجهت ایشان چه در عهد خاقان سکندر شان و چه در از منته سلاطین مغفور مبرور سابق مقرر گردید و به بعضی دو چار و سه چار زمین و بعضی را نقد یک ربع و یک برتاب و بیشتر مرحمت شده که معاش میگذرانند و مزراع (۲) معمور نموده اند و توالد و تکاثر (۳) بهم رسانیده اند و بعد از ایشان بارلاد و احفاد انتقال یافته و می یابند باوجود این خیرات و تصدقات موفور در این وقت بعضی از سادات را و خلیف معین فرمودند از آن جمله پیر معین الدین محمد شیرازی مشهور به میر موروزی یک هون نقد مقرر فرمودند و او قبل ازین تبار معمول و معتبر بود و مدت پنجاه سال بمرت زندگانی گذرانید و در نکر مسازل رفیع ساخته بوده از گردش چرخ نیلگون بافلاس رسیده باز بر احم شاهانه سرافراز گردید و میر محمد حسین ناودانی را که همیشه در خانه اش برار باب استحقاق باز است و متوکلاته تعیش بنمایند در روز از او را نیز یک هون مقرر شد که پیر مر و بتشارایه از حاصل بیکسار بدهند و ایشان با سایر سادات و صاحبان دای دولت و عمر ابد پیوند پادشاه ذرد پرور مشغول گردیدند - (بیت)

از قدوم شه سکندر شان فیضها یافتند اهل جهان

و بعد از این مراتب آصفجاهی تکرار گرام و احسان و ستایش افزون از حیز بیان خاقان سکندر شان هزار زبان نموده پیشکشی در معرض قبول در آمد و چون مواضبی که تک را (۴) می کارند در حوالی محل نزول خسروی بوده اراده عالیه تعلق بآن گرفت که سیر آن نماید پس جماعتی که آن کار میکنند آمده تقارهای که بر زمین بسته و درون آنرا محوار نموده بودند

آب دربار را در آنها روان نمودند و در هر کوزه اندک نیک پاشیدند آب (۱) در آن شب آن تقارها همد از نیک مسجد سگرد ید و بعد از سیر آن بسرا پرده اقبال مراجعت نمودند و آنروز بخوشحالی گذرانیدند و روز پنجشنبه نوزدهم ماه شعبان از آنکدر کوچ نموده بجانب قریه آکل منار که از جمله قرای ولایت علیا حضرت ناموس العالمین است و از بندرتا آنجا یک کاه راه است روان شدند و در نواحی آن سرا پردهای پادشاهی برافراخته شده بود نزول اجلال فرمودند و روز جمعه بیستم در آنجا اقامت شد و و کلام علیا حضرت خدمات و وفور بتقدیم رسانیده علوفه و سایر اخراجات کارخانجات را مرتب داشتند و سیر آن دیه معموره نیز فرمودند و صبح شنبه بیست و یکم که امر بکوچ میفرمودند نسبت بجانب آصف مرتبت توجهات مزفور بظهور رسانیدند و تشریف چادر کشیده خاصه دوش مبارک خود را مع چهارنگ که لازمه رتبه سرخیلی است و شمشیر غلاف مرصع و دوسر اسب عراقی یکی بازین و بجام و یراق مرصع و دیگری نقره و یک زنجیر فیل دنداندار بازنجیر و یراق نقره مرصع نمودند و مشارالیه را بتوجهات گوناگون مفتخر و مباحی ساختند و بوساطت آن عالیجاه کپیتان طوائف فرنگ را که قیام بوظایف خدمتگاری نموده فراخور حال شرف گذرانیده بودند تشریفات مرحمت شد و آنها کلاهدها از سر برداشته و زانو زده لووزم دعا و ثنا بجا آوردند و مملکت مداری مرخص شد که به بندر رفته مهمات ضروریرا سرانجام نماید و در منزل مصطفی نگر باز بخدمت اشرف اقدس رسد وقت چاشت از آکل منار باحشمت سکندری روان شد مسافت یک کاه و نیم راه طی نموده در پیش خانه نزول اجلال فرمودند و صبح یکشنبه بیست و درم از آنجا بقصیه دلور که یک کاه و نیم مسافت بود نقل نمودند و در آن مکان نزول اجلال واقع شد و آخر روز آن موضع را قرق کرده کنار رودخانه کشته (۲) سیر فرمودند و روز دوشنبه بیست و سیوم قصبه بمواره مضرب سرادقات جاه و جلال گردید و دامنه کوه و کنار کشته (۳) گوشه فرمودند و اردوی اعظم

(۱) در آن شب آب آن تقارها - (۱ - ۲ - ۳) کرشنا -

از بجواره نزول فرموده روز سه شنبه بیست و چهارم رحل اقامت انداخته بسیرکنار رود کشته (۱) و تیخانهای که در قدیم الایام در آن موضع و دامنه و بالای کوه ساخته اند بکار نامهای غریب و عجیب در سنگ تراشی و صورت نگاری نموده مشغول شدند و مملکت مداری از بندر در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز چهارشنبه بیست و پنجم از سمت مصطفی نگر گذشته در دیه و سیسرم که يك کاوونیم است در آن منزل اقامت فرمودند و روز پنجشنبه بیست و ششم از اینجا کوچ فرموده يك کاوونیم طی مسافت نموده در کنار رود خانه فرود آمدند و روز جمعه بیست و هفتم کوچ نموده يك کاوونیم راه در صحرای دیه چلك پار که مضرب خیام جاد و جلال گردیده بود بدولت و اقبال فرود آمدند چون مذکور میشد که در این زهینها معدن الماس است و در آن طرف رود خانه چند موضع معادن جواهر گران بها پیدا شده و دانهاست قیمتی در آن سر زمین بهم رسیده امر معالی نافت شد که نقابان که پی برگ معدن میبرند بکاوند تا تخرج آن کرده شود پس دو موضع را کردند سنگ پارهای نرم از زمین بهم رسید و درون آن سنگ پارها جستجو نمودند و غرض چون تماشای آن بود دید شد و علی رضا خان را تشریف سر لشکری ولایت مرتضی نگر مرحمت فرموده در این منزل او را رخصت دادند که از کشته (۱) گذشته به مرتضی نگر برود و بیهوچی کاتیا مرسته را نیز تشریف رفاقت خان مشار الیه دادند و هم چنین عالم خان پتان و خافی بيگ و الله قلی و مخدوم ملک و سایر امراء و سرداران و نایکواریان را تشریف دادند و آسیران و نایکواری هزاره را تشریف رفاقت خان مذکور دادند و اوبا جمعیت تمام از اردوی اعظم جدا شده روان گردید؛ روز شنبه بیست و هشتم بجانب پنکچپور روان شدند و کار رود خانه مغرب سرادقات عزوا جلال واقع شد و خند و پردی سلطان از مرتضی نگر آمده در این منزل بشرف بساط بوسی رسید و روز يك شنبه بیست و نهم دو کاو راه طی نموده بتلعه اینکتر رسیده در خیام فلان رفعت پیشخانه نزول اجلال فرمودند و در این شب دلال ماه رمضان مرتی

و اتفاق در همین منزل وقت رفتن ماه شعبان را دیدند و صبح دوشنبه غره رمضان المبارک کوچ نموده دو کاوراد طی کرده بقلعه اندر کورسه رسیدند و در آن مکان نزول فرمودند و این قلعه ایست بغایت متین و حصین که بر بالای کوه رفیع واقع است و قدرت ایزدی این کوه بزرگ را به يك پارچه سنگ خلق نموده بغیر از يك راه باریک راهی ندارد خاقان سلیمان شان از پائین تفرج آن کوه و قلعه نمودند و روز سه شنبه دوم ماه رمضان آنجا اقامت واقع شدند و ارسپیلی را منیر که از زمین داران معتبر آن ولایت بود حکم جهانمطاع بطلب اونفاد یافته بود مع چشم خود با اتفاق خداوردی سلطان آمده بود در این منزل بسعادت سجده عبودیت مشرف شد يك زنجیر فیل دندان دار مع يك سر اسب با ابراق نقره و پدک مرصع با تشریف خاصه با و مرحمت فرمودند و خداوردی سلطان را عنایت کرده نوازش بسیار فرمودند چون ساپ نیرجرات آمدن پیاپی سریر نکرد حکم شد که از راه علی رضا خان تادیب نماید و روز چهارشنبه سیم ماه کوچ نموده يك کاور و نیم راه طی نموده در منزل موت کور قامت فرمودند و میر حسین حاجب العیضرت عادلشاه که از عقب آمده سعادت ملازمت در نیافته بود در اینجا بعض ملاقات فایز گردید و مورد توجهات سد دارسپیلی را منیر را تشریف رخصت مرحمت نمودند که بر ترضی نگر برود و صباح پنجشنبه چهار کوچ نموده از قصبه پانگل يك فرسخ گذشته نزول اجلال فرمودند و صبح جمعه پنجم روان شده بدیهه رام پیل که يك کاور و نیم بود رسیده نزول فرمودند و صباح شنبه ششم بدیهه سنگوارم که قریب بدو کاور بود نقل فرمودند و يك شنبه هفتم بمنصور آباد رسیدند و لمعات چتر پادشاهی بر اطراف شهر بر توافکن شد و روز دوشنبه هشتم به باغ ایل نقل واقع شد و در قصر و باغ آنجا که محل دلکشاست بخرمی گذرانیدند و بچیدن نارنگی و اقسام میوه های دیگر رسیده بود مشغول شدند و روز سه شنبه نهم به باغ ملك عنبر تشریف از رانی فرمودند چون قریب بدار السلطنت رسیده بودند خاقان سکندر شان آنروز روزه گرفتند و روزه داشتن همه کس صادر شد و امر معلی نافذ شد که مردم اردو

سبقت در داخل شدن شهر نکتند و چون روز جمعه دوازدهم ماه ساعت خوش  
جهت دخول در شهر اختیار شده بود قرین رکاب ظفر اتساب باشند و صباح  
این روز سیادت پناه عمده الوزرا شیجاع المملک بالشکر و حشم خود از دار  
السلطنته بیارگاه گیتی پناه آمده شرف بساط بوس دریافت و یک زنجیر نیل  
و دوسر اسپ پیکش نمود و خدمات و حراست دولت سرای پادشاهی و دار  
السلطنته قبول در آمد دگر شمشیر مرصع و تشریف خاصه فاخره بدو مرحمت  
نمودند و سیاده پناه هیرزانا صر کو تو ال نیز با فوج و حشم خود از شهر آمده  
بشرف بساط بوسی مشرف شد و حسن خدمات او نیز پسندیده آمده و به  
تشریف و اسپ سرفرازی یافت و روز چهارشنبه دهم در باغ عنبر گذرانیدند  
و نارنگی بسیار که در این باغ شده بود سیر نموده بسایر ملازمان رخصت  
چیدن آن دادند و خواجه علی رضا که از حجاب شاهزاده اعظم مراجعت  
نموده بود و مکتوب و تحف آورده بود نواب همایون بقاعده مقرر بیاغ  
بتسرت تشریف رانی فرموده نشان و تحف را بخار در آوردند و عمده الحجاب  
قاضی عزیز الدهر نیز قرین رکاب دولت بود به تشریف فاضل سرفراز شد و نواب  
همایون باز بیاغ ملک عنبر مراجعت نمود و روز پنجشنبه یازدهم در باغ مذکور  
بسیر و گذشت گزارانند و صبح جمعه دوازدهم ماه رمضان عزم رفتن دار  
السلطنته فرموده بر بالای فیلی که پیشتر مذکور رفته همان ترتیب بر آن فل  
سپهر تتیل سوار شده بآئین و تزک خسروانه متوجه شهر شده از راه دروازه  
بشیرپور که کنار رود خانه است داخل شهر فیض بهر شدند و ازین قدوم  
بهجت لزوم پادشاه سلیمان مکان مجدد دارالسلطنته رشک و روضه رضوان گردید  
از دربند دوازده امام علیهم السلام داخل دولت خانه عالی شد و اردوی  
اعظم تا وقت شام دیعاب هم داخل شهر شدند و خلائق بخوشدلی بدعی  
دولت ابد پیوند پادشاه دین پناه اشتغال نمودند و مدت این سفر نصرت اثر  
دوماه برابر بود -

بیان رسوخ پادشاه سکندر بجاہ در امور دینداری

و ذکر شئہ از حسن اطوار شهر یاری

الحمد لله والمثله که دات قدسی خصال ملکی فعال خاقان سکندر شان با کمال امینت و جمعیت خاطر غیبی سرایر بمقر سلطنت رسید و سفری که خواندین کامگار سابقه و سلاطین نامدار سابقه این سلسله تلپه نکرده بودند تا کنار دریای عمان جز لا نگاه رخس همت ایشان نشده بود سمند جهان نورد عزم خاقان سکندر شان به تگابو در آمد و چتر مهر آسای خسروی بر ساحت غربا و سواحل دریا انوار رافت و عاطفت گسترده و بعضی از قلاع و ولایات سمت مذکور منظور انتظار پادشاه بلند اقبال شد و مراحم شامل بسی از طبقات انام گردید و ازین قدم و اهتمام ملازمان نیک اثر بسی و ولایات و قلاع آنطرف معمود گردید و در هنگام مرور به بعضی از قلاع فکر بمخاطر قدسی ساطر خسرو سکندر مآثر خطور نموده که فله محمد انگر را که خالی از جمعیت مردم است چون دولت و اقبال بی زوال روی به حیدرآباد جنت نهاد دارد و بعد آن بمقر سلطنت پیش ازیک فرسخ نیست معمور نمایند بنابر آن امر معلی نفاذ یافت که از امر او مجلسیان و سایر نوکران گران در محمد انگر درخور مشاھر خود تقسیم زمین گرفته خانه سازند و در معموری آن بکوشند و چون از سفر بندر بتاریخ دوازدهم رمضان المبارک داخل شهر شدند امرای علی نافذ شد که بطریق سالاباد اجرای رسوم ماه رمضان مثل بستن دکانهای منہیات در بازارها شهر و کندوری خاص و عام درندی محل کردن و امثال ذلك معمول گردد و در دولت سرای پادشاهی سادات دعالها و صلحا در لیالی متبرکه بعبادت و تلاوت و دعا اشتغال نمایند و علیاحضرت ناموس العالمین والده معظمه خسرو اسکندر اقتدار دری برج سلطنت و در درج خلافت اعنی شاهزاده مکره صغیر السن خسرو بلند اقبال را در نوزدهم تکلیف روزه داشتن نموده در حرم معلی میزبانی پادشاهانه کردند و کندوری عام در قصر جدید قریب بحرم معلی است از انواع اطعمه و اشربه و حلویات و تنقلات و فوا که متنوعه کشیدند و سایر ملازمان بارگاہ فلك اشتباه از آن تناول

نمودند و ارباب صلاح و تقوی و علما و فضلا و ایام سادات و مسلمین را بانعام کیسهای زر و نقود موفرشادمان و دعاگو ساختند و بفقرا و مساکین زر بسیار و پارچه و اطعمه تقسیم نمودند و ماه مبارک رمضان را بکامرانی شادمانی گذرانیدند و روز عید مجلس پادشاهانه انعقاد یافت و جمیع ملازمان بارگاه عرش اشتباه در محل و ولای خود حاضر شده بسلام و کورنش قیام نمودند و بزعفران طرب افزای و مشک اذفر اکا بروا عالی معطر گردیدند و بعد از فراغ از مجلس امرای عالی نافذ شد که در محلات و اسواق جار بزند که از دوم ماه شوال تا هشت روز بقضایای آیامی که در سفر بودند اشتغال نمایند و دکاکین تازی و سندی و بنک و منیهات دیگر حتی تنبول چنانکه در ایام رمضان معمول بود مفتوح نسازند تا کمار نیز در آن ایام پان نخورند و کندبری درندی محل معتاد بکشند و اعیان و مقربان و سایر چاکران بر همان نسبت ماه رمضان حاضر کردند بنا بر امر عالی دوم ماه شوال شروع بروزه داشتن نمودند و خسرو جیانه دار دین دار روزه گرفته در بعضی از شبها به قصر ندی محل تشریف ارزانی داشته افطار فرمودند و ازین متابعت و سعادت خسروی خلائقی که در اردوی گیهان بودند قضای هشت روزه رمضان کردند و از دردت ارشاد پادشاه یاد دادند و دین مسلمان توفیق تضا بلا فصل یافتند و در سبب دهم ماه شوال بتصو ندی محل تشریف ارزانی داشته بعد از افطار و صرف کردن کند وری خاص و عام مجلس خسروانه فرموده بخوشبوی و زعفران طرب افزا و تنبول مزوج با وراق طلا جمیع مقربان بارگاه را معطر و سرفراز ساختند و عظمای محفل جنت بمائل دهان بمبار کباد عید دوم گشودند سایر چاکران بارگاه عرش اشتباه از شادمانی عید ثانی از صمیم قلب غلغله دعای افزونی جاه و جلال پادشاه اسکندر اقبال بمسامع ساکنان عالم بالا رسانیدند و وصیت این امر جلیل و شمرت این عمل جمیل با تظار امدار رسیده در محافل پادشاهان و مجالس شهریاران هند وستان و دکن و ایران و توازن و وزیر بادیهات تعریف و تحسین و افزونی توصیف و آفرین خسرو سکندر قرین گردید الهی تا جهان

هست عمرو و دولتش بمانا در عدد و آراء حدای تهنی بگون ساز (۱) سازد بمرمت  
النهی و آله الامجاد - نظم

بادا اوصاف شاه باور خنک در جهان همچو نقش ندر سنگ  
گردش آسمان بکا مش باد تا جتناست در جهان نامش باد

ذکر بعضی از سوانح

در ایامی که اعلی حضرت خاقانی متوجه سواحل دریای عمان بودند میرزا تقی  
منشی الممالک پبهت عدم صحت مزاج و عارضه ناتوانی از سعادت همراهی رکاب  
ظفر انتساب محروم گردید در دار السلطنه مانده بود که اگر قوتی یابد متعاقب  
آمده در سلك بندگان سریر انتظام یابد چون پیمانہ اش پر شده بود مسافر مملکت  
عقبی گردید و اعلی حضرت خاقان بشهر تشریف آورده نظر کیما اثر بحال حکمت  
مآب حکیم عبد الجبار کیلانی گماشتند بر خاطر در باه خاطر خطور نمود که ملا اویس  
منشی سابق که مسقرفی بمرز امت و منزوی گوشه حرمان ناکامی است و با استغفار  
ذنوب نادانی بانابت اعمال ناشایسته خود در کنخ حیرت اشتغال دارد بگوشه  
چشم مرحمت بحال کثیر الاختلال او نگریسته سواد ناهه سیات (۲) و خطیبات  
او را بر شحات عفو محو فرموده بچاکری رضا دادند که در سلك مجلسیان  
حضور انتظام یافته چاکری کند و دستار الیه از مجلس خوف و بیم که عذابی بود  
الیم نجات یافته دهان بشکر مزاجم و سپاس عفو جرایم کشود ناصیه اخلاص  
را درازی جان بخشی بر آن در گاه سود و اکنون در بنک بستان در سلك مجلسیان  
خدمت میناید تا بعد از این در بساط روزگار این بیدق (۳) فراش شده  
کچر رفتار را چه رونماید (ایضا) در اوایل ذوالحجه شفیعاً نام از خدمت خسرو  
هندوستان بحجابت با بیجانب آمد سیادت پناه میر فصیح الدین تفرشی را با  
ستقبال فرستاره از زان بحضور پر نور آوردند و او به سعادت علاقات فایز گردید  
و به تشریف خاص سرفرازی یافت و منزل خواجه مظفر علی دبیر سابق  
ببرکت نزول او دادند و مبلغ سه هزار هون و نیز مرحمت نمودند

(۱) سازاد بمرمت (۲) سیات (۳) یعنی پیاده شطرنج -



ذکر سوانح اقبال سال ممینت مآل شانزدهم جلوس فرخنده فال  
اعلاحضرت خاقانی سکندر فعال که میرابق سنه خمسین و الف هجریست  
قلم مشکین رقم که نگارنده و قانع عالم اشت سوانح این سال ممینت آغاز  
خرمی مآل عهد خسرو سکندر اقبال رابدین آئین نگارش مینابد که در ضمن بیان  
قضا یای سنه سابقه مرقوم گردیده بود که از میرزا تقی منشی اعلاحضرت  
خاقان بلند اقبالی بگوشه چشم مرحمت متوجه حال حکمت مآب حکیم عبد  
الجبار گیلانی شده بو دند و مشار الیه چون بشیوه ستوده راستی و دیانت  
وصفت حمیده عقیدت و فدویت اتصاف داشته منظور انتظار کیا آثار سادشاه  
سکندر شان گروید و آثار اخلاص او از دیاد می پذیرفت تادر این سال  
خرمی مآل طبع اقدس همایون اقتناء آن نمود که منصب رفیع القدر دبیری  
بمشار الیه تفویض فرمایند اگرچه جمعی از عتظای بارگاه داعیه استدعای این  
منصب داشتند و بواسطه و وسایط در معرض خواهش در آمدند چون اولاً  
پرتو نظر خورشید اثر آدشاه بر احوال مشار الیه تافته بود و بدیده حقیقت بین  
عیار اخلاص و عبودیت او را از ارباب استدعای این منصب بیشتر منجیده  
بودند تصمیم این عزیمت نموده در او اسط ماه ربیع الاول بخلعت این منصب  
عالی او را سرافراز گردانیدند و در سالك مقربان پایه سریر خلافت مصیر  
منسلك ساختند و جناب حکمت ایاب باین منصب رفیع مفتخر و مسرور گردیده  
نزدیک اورنگ یادشاه سکندر فرهنگ قیام نموده بر صدر عرایض و معلومات  
بارقام احکام عالم مطاع اشتغال نمود آثار ندویت و دولتخواهی از اطوار او  
مشهود ملازمان خاقانی میگرد و چرا چنین نباشد زیرا که جمعی که در ظلال  
تربیت رفت و عظوقت یادشاه سکندر منزلت ارتقابر معارج اعلا اقبال و دولت  
نموده اند شجرو وجود ایشان از رشحات مکرمت شاهی بخیرخواهی و کمال اخلاص  
بارور بوده است و سعادت مند اخروی (۱) در دنیا شده اند مگر کور باطنی که حقوق  
تربیت و عطا رفت یادشاهی را ملاحظه ننموده از انواع مرحمت و مکرمت اغماض  
نماید خسر الدیبا و الآخرة خواهد بود (از سوانح) قبل از این مرقوم، قلم

سوانح رقم گزیده بود که از جانب شاعرزاده اورنگ زیب شفیعا نام حاجی آمده بود در این ایام اراده روانه نمودن او فرموده سیادت پناه میر فسیح الدین محمد را تشریف حجابات شاعرزاده اعظم مرحمت فرموده مبلغ سه هزار دون نقد عنایت نمودند که سامان سفر نماید و نیز یک چاوه فیل مرحمت کردند که از جانب خود بخودت شاعرزاده اعظم تحف و هدایای مرغوبه از جواهر و مرصع آلات و دولک دون از مقرری مصحوب مشار الیه ارسال نمودند و به شفیعا در وقت رخصت مبلغ پنجهزار دون انعام مرحمت فرمودند در ماه رجب المرجب مشار الیهها بجمانب اورنگ آباد روانه شدند.

ذکر اعمال ملا اوپس عاقبت نامحمود و سزا یا دین آن مردود

بر عبرت گزینان پیش بین و پیش بیان تجربه گرین ظاهر و هوید است که سلاطین چه انداران سلطنت شعار بعض از افراد طبقات بنی آدم و امار فرق (۱) امهر اجهت تمیث مهام عالیمان و انبیا مرام آدمیان ترتیب (۲) فرموده از مراتب ادنی بر مدارج اعلا ارتقا میفرمانند و چون دستگاه سلطنت و خلافت مثابه کار آگاه الوهیت و ربوبیت است بی وسایط و اسباب معاملات عالم انتظام نمی یابد پس در هر امری و مهمی باید که شخصی از اشخاص آدمی متصدی گردد و تا بواسطه و سبب او آن امر منتظم شود لهذا تربیت و تقویت بعضی از ملا زمان و بندگان بر ذمت هدت پادشاهان گیتی ستان بجهت انتظام امور عالم و انضباط مهام بنوع (۳) بنی آدم لازم شده است و بالضرورة متوجه تربیت و ترقی بعضی از افراد انسانی میشوند و در ضمن تربیت حقایق ذات و کیفیت صفات و مراتب رشد و کاردانی و خصایض طبیعت هر کسی بتدریج زمان بخاطر در آورده فراخوز قابلیت ترقی میفرمانند و آدمی زاد که باطافت جان و دل و کثافت آب و گل سررشته شده و باخلاق حمیده فرشته و افعال دمیسه شیطان ممزوج و مخلوق شده است در سرشت بعضی که صفات پسندیده بیشتر مرکوز است در هنگام تربیت نشو و نما آن صفات ظهور و بروز نموده در ازای آن مورد عاطفت و مشمول مرحمت میگردد و در بعضی از ایشان که

خصال ذمیه بیشتر است یا آن است که در حال نزول باران رحمت تربیت آن کثافت از مباحث (۱) ارزشه شده مذهب باخلاق حمیده میشود و ذقایح بکسابت شامل روزگار اومیگردد تا آنچه در صیلت (۲) اوست محور منسی نمیگردد و در زوایای جان و دل مستور می ماند تا آخر بعد از ارتقای بر اعلا مدارج قرب و محرمیت به شامت آن رد ملب (۳) در مفناك هلاك می افتد و فریق گردد آب بحر فنا میشود و بید این مقال است احوال خسران مآل فرعون و شداد و امثال ایشان از جباره و اکاسره که در هر عصر و زمان با علی مرتبت سروری عروج نموده بعد از تفوق بر عالمیان و تسلط بر آدمیان چون خباثت ذات و شرارت نفس در صیت (۴) ایشان مکنون و مخفی بود آخر باغواهی شیطان بجلوه گاه بروز و ظهور رسیده دعوی الوهیت و انا لاغیری نموده بشامت آن دایم باسفل السافین نزول نمودند و هم چنین است حالات پادشاهان معدلت نشان و سلاطین با شوکت و شان که خلیفته الله فی العالمین و ظل الله فی الارضین اند نسبت به بعض (۵) از تربیت کردهای خود بعد از ظهور اطوار نا پسندیده و صدور کفران نعمت ایشان که تا سر (۶) بذات آلهی جلت عظمت نموده ایشان را مستغرق در ریای قهر و مستهلك نیران غمغیب میسازند و مصداق این سیاقست آنچه در این ایام نسبت بحال ملامت مآل ملا اویس ائیم رو داده است که اسکندر زمان او را از مرتبه ادنی بر مدارج اعلی متصاعد فرمودند علی الدوام ذیل اغماض بر مقولات اومی پوشیدند و بنایات غیر محصور او را سرافراز میفرمودند چون انزوا یل (۷) خباثت و شرارت در ذات او مکنون بود باوجود مشاهده اینهمه عنایات خسروانه از جلات او زایل نشده بود در مقام ابراز اظهار آن در آمد تا مشامت (۸) زشتی افعال و قبح اعمال رسید با و آنچه رسید هر چند گردد روان بد سگال یا اطوار آن زشت فعال بپزای رسیده که ذکر مآل کار او نکت (۹) دعا و خامه سوانح مدایج نگار خاقان است اما بجهت عبرت عالم

- (۱) ساحت - (۲) جلمت - (۳) ردیلت - (۴) طینت - (۵) بعضی - (۶) تاسی - (۷) از روز اول - (۸) بشامت - (۹) تنگ و عار حامه -

و افزونی بصیرت کافه بنی آدم قلم و قایح رقم رابه تکلیف رلی نسبت چند نتیجه دارد و مستوجب کدام عتوبت است باینجمله ، لامذکور در ارباب مال جاوس میمنت مانوس خاقان سکندر انبال در زمره مستحقان و ارباب احتیاج منسلک بود و از عمر خیرات و تصدقات گاهی چیزی می یافت و از برای مردم باجرت کتابت میکرد و با بعضی از مردم که بعهد و عمل دیوانی مشغول بودند ربطی بهم رسانید و چند رقی در خدمت مغفرت پناه شریف الملک سرخیل چاکری میکرد و مغفرت پناه در عهد سرخیلی خود او را در دفتر خانه پادشاهی در سلک جواب نویسان منتظم نمود و در ولای فرمان نویسان می بود تا آنکه فلک اجبت باز که بازنده ممتاز است در باب او چند بازندگر (۱) بکار برده و او را در نظر ملازمان پادشاهی جلوه گر ساخت و چون ادعای نوشتن خطوط بهشت قلم نموده بود قطعه چند مصنوعی ساخت ظهور آورد و ملبس بلباس تلیس چون ابلیس گردیده خود نمای میکرد و رفته رفته از مرتبه جواب نویسی با علی مرتبه دبیری حضور پر نور صعود نمود و سررا بجای قدم بر بساط آن محفل جنت سرشت گذاشت و اعلی حضرت خاقانی نظر تربیت او انداخته او را دیر مستقل نمودند و بتدریج بر معارج قرب و محرمیت صعود و عروج نموده ابلیس و ارضاعده مقامات عالیه گردید و در اکثر مباحث عمده مثل پیشوای و سرخیلی بنفولی دخل میکرد و سرداران عظام و امرای ذوی الاحترام زیر دست و عمال مالک را محکوم حکم خود میدانست و بگوناگون مراحم و الطاف شاهانه ملون بنوع نوع اشفاق مزین میگردد و در حالات او در ترفع و تقوی بغایت رسید تا آنکه شوق اسب تاختین و چوگان بازی نموده داعیه امارت و وزارت بهم رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان چون او را مقرب و مستقل نموده بودند او در معرض انجام در می آمد و وزارت چهار لک استوا با و تقویض فرمودند و طبل و نقاره و علم زرنگار و اخیال جبال آثار و افراس متعدد باد رفتار که بویچ یک از معتمدان ذیشان مرحمت نشده بود با و عنایت شد و مرتبه او از همه پیش شده بوجود نامحمود خود بر زمین و زمان منت می

نهاد و در هر امر و کاری هر چه از او صادر میشد باز خواست بنود اگر  
 توجّهات پادشاهی که درباره او روز بروز و ماه و سال وقوع یافته تحریر نمایند  
 اوراق لیل و نهار پسند (۱) نیست بالجمله با این دبدبه ده دوازده سال گذرانید  
 تا آنکه عمده النقباء میر محمد سعید را بمنصب جلیل القدر سرخیلی سرافراز  
 فرموده و قرب اورنگ آباد باو ارزانی فرمودند مشارالیه از کمال رشد و کاردانی  
 مهمات دیوانی را بوجه احسن سرانجام مینمود و راضی بدخول کردن دیگری  
 نمی شد و خیرخواهی و کاردانی آنجناب باعلی مرتبه و ضوح پیوسته اویس  
 مذکور را آتش حسرت در سینه پرکنه مشتمل گردیده تعین در اوضاع او  
 بهم رسیده بدلگرانی بخدمات مرجوعه قیام می کرد و آثار نفاق از اطوار  
 او ظاهر میشد معیناً التفات شاهانه درباره او تنقیص نیافته منصب رفیع او بر  
 قرار و بعزت بود از کم حوصلگی و دنائت طبع بی ملاحظه بیفکر روزی در  
 پایه سریر قیام گرفته اظهار رضا نمود مقربان اورنگ خسروی از ادای آن  
 بیوفای مغرور تبعیب نمودند نواب همایون فرمودند که در این ایام از انواع  
 احسان و بر (۲) و امتنان از تو دریغ داشته نشد و ترا فایق برعلیان ساخته اگر  
 در مهم خود سرخیل مستقل باشد در منصب و عزت تو چه نقصان دارد از این  
 بابت (۳) مهربانانه سخنان بزبان اقدس جاری نمودند و او بیهوشی نفهمیده همچنان  
 بر خیالات مبطل بوده دفعه دفعه اظهار طلب رضا نمود و تا دیگر در آن عریضه  
 چه بود که امر اعلی نافذ شد که او از منصب دبیر معزول شده در منزل نکبت اثر خود  
 باشد و بحضور پر نور نیاید و مشاهره و تنخواه او برقرار باشد (۴) و بعد از مدتی  
 منصب دبیر یرابه میرزا تقی نیشاپوری مرحمت شد و بعد از چندی بر آن برآمد  
 که آن مذموم العاقبه در مقام عذر و استغفار در آمده استدعای عفو و مغفرت  
 خطیبات و تقصیرات خود نمود در بای مرحمت شاهی به توج در آمده از  
 گناه او در گذشت و تقصیرات او را عفو فرموده در مجلسیان حضور منتظم  
 کردند و او در نیک منشان چاکری مینمود چنانچه در سابق مذکور شد شرارت

(۱) بس - (۲) یعنی بخشش - (۳) بابت - (۴) باشد و بعد -

ذاتی و طینتی او بجای بود و مدام در سینه پر کینه سودای خام پخته نهم  
تصویرات باطل در دل میکاشت تا آنکه خیالات بیکدانه (۱) نموده بخاطر  
رسانید که با ارکان دولت حضرت عادلشاه متوسل باید شد و ایشانرا معاون  
خود ساخته در مقام انتقام از صاحب و ولی نعمت خود در آمد و امری  
چند عبر واقع بایشان داده متعلق خود را با بعضی نوشته جات به بیجا پور فرستاد  
و سمایت چند نسبت به بندگان خاقان در آن نوشتهجات بکار برد که شاید ایشانرا  
خوش آید و در ازای آن خوش آمده معاونت او نمایند در این اثنا یکی  
از خویشان او که نهایت محرمیت با و داشت و این اسرار از گوشه کنار بقدر  
اطلاعی بهم رسانیده بود از او منحرف شده حقیقت مقاصد پر مفاسد او را به  
بعض از نزدیکان اشرف معلوم نمود و بوساطت ایشان بعرض ملازمان پایه  
سریر رسید حکم شد که جمعی رفته متعلق آمدود را از راه بیجا پور گرفته  
بیاورند چون به موجب حکم عمل نموده آن شخص را آوردند نوشته چند بخط  
شوم او در آمد که هیچ چشم بنیاد و هیچ گوش بشنواد جمیع مقربان حضرت  
را حیرت عظیم روی داد که در ظل حمایت و عطافرت صاحب شوکتی با نیرتبه  
تربیت یافته باشد و او را از پایه پست مدرسه نشینی بمرتبه وزارت و حکمرانی  
رسانیده باشند و صاحب اختیار و مرجع عالمی ساخته چون می تواند بود که  
با ولی نعمت خود در افتد و این قسم نوشته جات بجای فرستد بالجمله بعد از ظهور  
این نوع حرام خوری بواسطه آنکه اعمال او همه کس ظاهر شود و اگر جزای  
افعال زشت او را بدهند عالمیان بدانند که مستحق آن بوده است و زدیگر مقربان  
عالیه قدر و وزراء و امراء صاحب اعتبار را حاضر نموده حتی ناشناسی و نمکجرامی  
او را بیکان یکان بوجوه و دلایل ظاهر فرمودند و نوشته جات مذکور را بایشان  
نمودند و آن بدعافیت را برابر طلبیده در معرض خطاب در آورده این مراتب  
را با او مقابله دادند او از غایت بی شرمی در عذر این اعمال شنیع چیزی چند بر  
زبان آورد که بصد هزار مرتبه استحقاق سیاست بهم رسانید و از کمال اضطراب  
به بعض معاذیر متسک شد که مصدق عذر گناه بدتر از گناه بزرگندگان

خاص و معتمدان باختصاص که سالک مسالک عبودیت و فدویت اندو جان  
 ثناری را در خدمت بولی نعمت ادنی مراتب بندگی میدانند استماع اعمال ذمیمه  
 او نموده از قبایح افعال آن بدسگالی انگشت حیرت در دهان و از زشتی های آن  
 نادان حیران گردیدند و لعنت بر او کردند و چنان تصور کردند که قهرمان  
 سیاست پادشاهی که قرین غضب الهی است اقتضای آن خواهد کرد که جسد  
 نجس او را پارچه پارچه کرده هر پارچه او را به پیش سگان محلات شهر  
 خواهند انداخت یا بردار کشیده تیر باران خواهند کرد همه چون بید لرزان  
 و بی جان ایستاده بودند آن پادشاه مهربان و پرورنده عالمیان به شیوه ستوده  
 حضرت رحیم الرحمن و بخشنده ذنوب انس و جان عمل نموده از داعیه قتل او  
 با آنکه مستحق قتل و رجم بود گذشتند و چون در معاذیر پذیر از گناه خود  
 گفته بودم که اراده کشتن من دارند از بیم جان و حفظ خود مرتکب این  
 حراختوری شده ام بر زبان مبارک گذرانیدند که احمق (۱) حاضران و به  
 بینند که تا چه غایت است که با وجود این اعمال که از او سرزده است و همه  
 کس بجل کرده اند که واجب القتل است تیریز کشتن او نمی کنم او را ظن  
 بوده است که قبل از آنکه این اعمال او که بر ما ظاهر شود در وقتی که از  
 سر تقصیرات سابق او گذشته او را به تشریفات خاص و رضای چاکری  
 حضور داده باز در مقام ترقی او در آمده باشیم چون قصد جان او خواهیم کرد  
 او خوف داشته ارتکاب این اعمال نموده کسی را که این قتل باشد ظاهر  
 است که چه قسم آدمی خواهد بود مقربان بارگاه سر در پیش انداخته تصدیق  
 سخنان پادشاه مینورند و سجده رحیمی و بخشندگی آن منبع رحمت یزدانی بجای  
 آوردند و فرمان جهان مطاع صادر شد که آن واجب القتل را طوق آهن در  
 گردن و زنجیر در دست و پا کرده بقلعه محمد نگر برده نگاهدارند (۲) حسب  
 الامر او را زنجیر و طوق در دست و پا و گردن نموده و در دوی کینه نشانده  
 از میان بازارها و نظر جمیع خلائق بقلعه برده نگاهداشتند و با آنهمه سیاست  
 که از آن دنی الدات بظهور رسیده بود باز منظور نظر <sup>رحم</sup> پادشاه بود که

(۱) احمق تو را حاضران به بیند تا چه غایت است (۲) نگاهدارند -

امر عالی نافذ شده بود که در قلعه بطوق و زنجیر از او بردارند و منزل و ما محتاج و خدمتگاران و کیف و ممتاز او را تعیین (۱) فرمودند چون بقلعه بردند در منزلی که خود در غایت رفعت و وسعت ساخته بود جا دادند و سایر ما محتاج و خدمتگاران و غیره مرتب گردید چون دنیا دارمکافانست اسباب جزای اعمال او باز بظهور رسید که در روز گذشته دفته دیگر مسوده چند بخط او پیدا شد که بجای نوشته بود زشتی های طینت و حراخورهای خود را ظاهر ساخته زیاده بر آنچه در کاغذهای پیشتر او دیده بودند مشاهده نمودند در یای غضب پادشاهی باز بتلاطم درآمد رحیم خان محلدار خاص حضور را با آن مسودها بقلعه فرستاده فرمودند که او را نموده پانصد چوب برکف پازده ناختمی او را بپرانند رحیم خان محلدار بنا بر امر عالی چنان نمود چون زمانه در مقام انتقام او بود باز نوشته چند از منزل او به رسید شعله غضب پادشاهی زبانه کشید شب شب چهاردهم ماه رجب المرجب امر فرمودند که او را باز بپیر و طوق از قلعه بمنزل خودش بیاورند و آن مسودهای اول و ثانی و ثالث را با او نمودند چون فرموده بودند که بقتل او امر نمی کنم پس فرمودند که چشمهای او از چشم خانه که از بنیش آن این مکاتب نوشته بر آورند و چماری آمده هر دو چشم او را بر آورد تا دیگر خط ننویسد و ننخواند و از بد سلوکی او یک گس از و خور ستم نبوده و همه خلایق از خاص و عام در این قضیه سادها میگردد و لعنت بر او میگردد و آنچه او از غایت حسد نسبت به بعضی از خیر خواهان و فدویان حضرت می اندیشید شامل حال خودش (۲) قاعبر و ایا اولی الابصار

(بیت)

آنکه می کند چاه اندر راه عاقبت خود قتاد در ته چاه  
و با وجود انواع حرام خوری که ازان بد بخت سرزده بود بخاذل  
همایون بجان بخشی او اکتفا ننموده جمیع اموال و اسباب او هر چه بود مع  
باغات و منازل و عمارات که کلیها میشد بجهه را با بخشید و بر این مکرمت عظمی  
کنیز (۳) را که سراز گریبان انتقام بر آورده دعواهای کلی با او مینمودند و از

(۱) تعیین - (۲) خودش شد - (۳) جمعی کثیر سراز گریبان -



مردم نفوذ و جنس که گرفته بود منع فرمودند و امر معلی صادر شد که هر که سندی از او دارد و موافق شرح شریف دعوی نماید و آن مذهبوم العاقبه از خوف غارت مال و بیم جان که اشد و اصعب از همه بود نجات یافته حیات و سامان بسیار را غنیمت شمرد و مقرر شد که او را به بندر معذورده میچلی پتن برده بر بالای کشتی سوار کرده به بندر عباس روانه سازند تا این شهر و مملکت از لوٹ و جودنا محمود او پاک باشد و او جمیع اموال و اجناس خود را نقد نموده به بندر مذکور روان شد و حسب الامر بالای کشتی انداخته روانه نمودند و محرر سوانح عهد خسرو سلیمان جاه را در شب گذدن چشم آن بدبخت این تاریخ بخاطر رسیده بود مرقوم نمود - قطب شادان کنده چشمان او پس - شاه عبد الله ما کند چشمان او پس - گذدند چشم از سر او پس حرا مخور این تاریخ بطریق ته میه واقع شده هرگاه عدد چشم که سر صد و چهل و سه است از عدد سر او پس حرا مخور جدا کنند هزار و پنجاه باقی میماند امیدوار بحق سبحانه تعالی چنانست که پادشاه زمان معدلت گستر مروج مذذب ثناء عشر علیهم السلام را از معاندان و ناد و لتخراهان در حفظ و امان خود بداراد محمد و آله الامجاد -

ذکر چراغان نمودن در حوض دریا مثال دار السلطنة و رخصت

دادن حاجب ایران و فرستادن بحجابت لثمان الزمانی

حکیم الملک را بخدمت پادشاه ایران

چون در این سال از وفور بارندگی باران حوضهای دریا مثال ملواز آب زلال گردیده بهجت افزای ناظران بود خصوصا حوض شهر حیدرآباد جنت نهاد که انهار آب از کوه و صحرجاری شده داخل آن میشود با وجود آنکه از پایان حوض نهری عریض اخراج نموده اند که آب فراوان از آن روان شد برود خانه کنار شهر که جانب شمال واقع است می ریزد مع هذا دریا بست لبالب از آب شیرین که تحت آن جانب شمال باغات پر اشجار است و زهینهای سبز و خرم فرح افزا و عذیرهای آب لطیف غمزدای جایها واقع و جانب جنوب آن

باغیست و سبع و عمارات عالی در آن ساخته شده و در این زمان محل اقامت حاجب ایران بود طبع اقدس اعلیحضرت خاقان سکندر اقبال مایل بسیر و تفرج آن حوض گردیده امر اعلی نافذ گردید که امر اعلیالمقدار و وزرای ذی اعتبار در اطراف حوض استعداد چراغان نمایند پس منسوبان ایشان سه جانب حوض را چوب بندی با ارتفاع بیست ذرع نموده بطرحهای غریب و صورتهای درختان و جانوران مثل شیر و فیل و غیره و طاقتها آراستند و کشتی‌ها در آن دریا انداختند که در شبهای مقرر بر آنچراغان نمایند اگرچه در سنوات سابق بر اطراف حوض چراغان کرده بودند و بیان آن در محل خود کرده شده اما در این سال تکلفات و رواید بسیار واقع شده و بیان آن لوازم (۱) بود بونا بر این از تکرار مند یشده (۲) کمیت قلم سوانح رقم را در ساحت تعریف توصیف آن بجزلان درمی آورد با جمله بعد از اتمام لوازم چراغان اعلیحضرت خاقانی در نهم ماه شعبان با آداب سواری از دولتخانه عالی برآمد متوجه منزل عمده الحجاب امام قلی بیگ حاجب ایران شدند مشار الیه منازل رازیب و زینت داده بفرش نفیس و تکلفات گوناگون آراسته خود بجای دیگر نقل نموده بود از دربندان باغ پیاپی انداز مخمل و زربفت تا جای که نواب اشرف اقدس از سنگاسن زرنگار فرود آمدند خوی (۳) گسترایند کرسی (۴) و تخت سلطنت قرار گرفتند طبقهای زرئثار کرد و تحف و هدایای مرغوبه گذرانید و بعد از فراغ از مجلس پالکیهای حرم محترم بقانونی که در سواریهای سابق مرقوم شده رسید دز منازل حرم محترم قرار گرفتند و شب دیگر امر معلی نافذ شد که چراغان و آتشبازی نمایند پس اطراف حوض را بنوعی که چوب بندی نموده بودند چراغان کردند و کشتی‌های پر چراغ را ملاحان در میان آب بگردش در آوردند و طرفی که مقابل عمارات عالی بود بالای سده حوض مقدار هفت هشت هزار گز زمین را به ارتفاع بیست گز بطرحهای دلکش چراغان نمودند و آتشبازی بسیار از اقسام گلریز و مهتاب و غیره

(۱) آن از لوازم - (۲) نیدیشیده - (۳) یعنی پارچه سرخ آبریشم -

(۴) چون بر کرسی -

در میان چراغان سوختند - (قطعه)

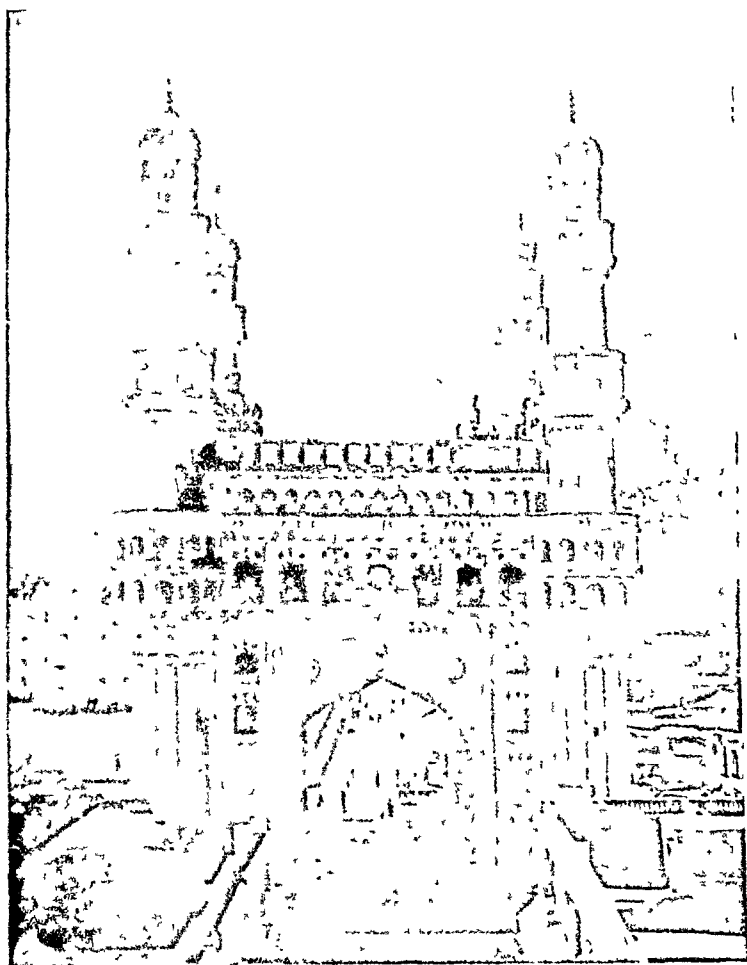
اگر بزش که بس گلها شگفته عیان اندر شب تیره گلستان  
چو در مهتاب افسرده چراغها ز مهتابش نموده ماه تابان  
و همچنین جانب شرقی که پایان حوض است و صحرا و سبزه زار قریب  
به پنجهزار گز مسافت چوب بند کرده بودند چراغها بر افروختند و آتشبازیهای  
بسیار کردند و جانب غربی که متصل به شهر است بر نسبت دو ضلع مذکور  
چراغان و آتش بازی نمودند الحاق چراغان شد که دیده ماه و کواکب آنچنان  
چراغانی در عهد هیچ سلطانی ندیده - (قطعه)

چراغان فلک تارک گر دید چو روشن شد چراغان شهشاه  
سپاه خود فرستاده است خورشید چو وقت شام رفت از خدمت شاه  
چراغان سر بسرا جزای مهرند که روشن تر شدند از انجم و ماه  
چراغان چون کواکب حمله چشمند که تا بینند بزم شاه دلخواه  
همه افروخته رخ همچو انجم همه خورشید و ش در این طربگاه  
رعکس این چراغان آتش و آب یکجا جمع شدی حسروا (۱) کرا  
اعلی حضرت خاقان سکند آئین تماشا بین آنچراغان کواکب قرین گردیدند  
و خلایق چون مور و ملخ بر اطراف ایستاده تا سر ساعه تفرج آن چراغان  
را در شب تار از یمن عیش و عشرت شاهنشاهی دیدها را روشن ساختند  
و بدعای از دیاد عمر و دولت روز افزون اشتغال نمودند و بعضی (۲) از شعرا  
قطعهها در تمریف چراغان و مدح پادشاه زمان بنظم در آوردند و مور و عنایات  
پادشاهی شده اند و چون روز شد امر معلی شد که قیلان و مردم شناور در آن  
دریاچه شناوری نمایند و در عرض آن حوض که زیاده از سه هزار درعت  
قیلان در خرطومها از آب بر آوردند مانند کودها روان شدند و شناوران  
مکثر (۳) عرض و طول آن آب را شنا کردند از جمله بعضی زنان بودند که  
سر تکب این جرات شده بودند و نسبت با ایشان بیشتر احسان واقع شد و این  
نیر تفرج فرج انگیز بود و همچنین شب دیگر امر شد که چراغان نمایند در این

(۱) جبر - (۲) بعضی - (۳) مکرر -

شب نسبت بشب گذشته چراغان بیشتر کردند و در صحرا و بلندی جانب مشرق چند جاهیمه بسیار جمع کرد (۱) و روغن در آن ریخته آتش زدند خرمن خرمن آتش مشعل در آن صحرا و بلندیها نمایان شد و آن نیز تفرجی بغایت دلپذیر بود و به نواب علامی اشاره شد که حجاب پادشاه ایران و شاهزادهای هندوستان را طلب نموده در عمارتی که کناره دریاچه واقع است با ارکان دولت تماشایین کردند و تمامی حجاب به تماشای دلکش بهره مند ر مسرور گردیدند و خلائق از اطراف و جوانب شهر به تماشای آمده بودند و سیر این چراغان تا دوپهر شب کشیده و روز دیگر نیز در آب اقیال و همه حیوانات و صیادان و شناوران شنا میکردند و صید ماهیان می نمودند. و شب سیوم نیز چراغان فرمودند در این شب بر چوب بندی و بر همه لوازمات افزوده بودند که به بیست گز دیواری از نور پاشیدی (۲) از پائین تا بالا يك شعله آتش مینمود و از میان آن اقسام آتشباری نمایان در روی آب و در زیر آب همه چراغان نمودار بود و اطراف حوض دکان و بازارها آراسته با (۳) صیاح خلائق بسیر و گشت مشغول بودند و بعد از تفرج چراغان و سیر باغ متوجه رخصت دادن حاجب پادشاه ایران شدند و مبلغ سی هزار هون نقد و جنس انعام با و مرحمت نمودند و در مدت شش هفت سال در شهر فیض بحر بود سالی دوازده هزار هون مشاخره مرحمت مینمودند و فریه که هر سال دو هزار هون حاصل آن بود عنایت فرموده بودند و این مبلغ سال بسال و رای مشاخره به او و اصل می شد با احسان و اکرام دیگر چنانچه در مدت اقامت قریب یکصد و پنجاه هزار هون که بیست هزار تومان عراق باشد خارج اقیال و اسپان و تشاریف که با و مرحمت گردیده و اسمعیل بیگ تحویلدار و منسوبانش هر چه از احسان و اکرام پادشاهی چه از عمر تجارت و معامله مبلغهای کلی به مرسانیده صاحب سامان شده بودند بالجمله عمده الحاجب کامران و کامیاب مرخص شد و قبل از این خدمت پادشاه ایران تا مزد جناب لقمان الزمان حکیم نظام الدین احمد جیلانی مخاطب بحکیم الملک شده بود چون بدو لخواه مراجعت نمودند مشارالیه را به تشریف فاخره این خدمت و الاسر فراز

گردانیدند و تحف و هدایا از اقبسه و اتمعه نفیسه متنوعه و قلمکار و یهای پراتش نگار که با زربفت قیمتی برابری میکرد و مرصع آلات مرغوبه و جواهر قیمتی از الماس و یاقوت و غیره که برای شاه ایران با تمام رسیدد بود جمیعا تحویل جناب اقمال الزمانی نمودند و بجهت ما محتاج سفر مشار الیه مبلغ سی هزار هون از نقد و جنس مرحمت نموده چند نفر از سلاحداران کارآمدنی و مردم امین بخد متش تعین فرمودند و الحق تو جهانی که نسبت بحجاب پادشاهان ایران که آمده بودند و حجابی که از اینجانب رفته بودند واقع نشده بود و این نوع احسان و اکرام شاهانه باعث از دیاد عظمت قدر و افزونی جلالت سلطنت است زیرا که نام نامی پادشاهان جهاندار و جهانداران گیتی مدار در خور همت بلند و سخاوت افزون از چند و چند (۱) ایشان در دقت روزگار و اوراق لیل و نهار مثبت و برقرار است چه حاتم طای که مرد اعرابی صحرائشین بود دوام بقا و بقای دوام خود را در درازنایا پدیدار دینا بچمود و کرم یافته ابواب بذل و احسان بر روی جهانیان کتوده داشت اگر پادشاهان جهم چشم که فرمانروایان عالم اند و هر یک از ملازمان بارگاه ایشان صد چند حاتم اندوخته بجزوگان و حاصل جهانرا برای تحصیل سرمایه عمر ابدی و حیات سرمدی صرف نمایند مستبعد نخواهد بود و بی گزاف سخن سرایان و لاف عبارت آرایان اعلی حضرت خاقانی را بهمت عالی نهمت مصروف آنست که مآثر افعال پسندیده و نتایج اطوار حمیده و ذکر صیفت سخاوت بی نهایت و شهره جو دنا معدود ایشان تا قیام قیامت در السنه و افواه عالمیان مذکور و در بطول (۲) صحایف احوال سلاطین ضرب المثل مرقوم و مسطور باشد با جمله حاجین مکرمین با جمعیت تمام بچانب بندر و ابل روانه شدند که از اینجا به بندر عباسی بروند و پسر جناب حکیم الملک را که از صفاهان آمده بود در در سالک مجاسیان حضور سرفراز نمودند و او را بآئین پسندیده که خدا کرده در منزل پدرش مقرر فرمودند و چون شب عید برات نزدیک رسید جشن شب برات و آتشبازی و چراغان این شب متبرک در دولتخانه نسبت سنوات سابق مقرر شد که بکنند و محرر سواخ عهد پادشاه خاقانی اراده داشت



چار سينار

که تعریف مجلس آرای و شرح قواعد و رسوم عیش و عشرت و توصیف آتشبازی این شب متبرک به نجیحی که در سال میشود تحریر نماید که مرحومی ملاحظه صفادانی که از زمره کتابخانه عالیه بود داستانی در تعریف قصر و مجلس آرای این شب و بیان چراغان و آتشبازی نوشته چون داستان مذکور منظور انظار ملازمان بارگاه سلطنت دستگاہ شده بود بنا بر امر اقدس بجنسه همان داستانرا درین مقام بث نمود -

صفت چراغان آتشبازی که باهتمام بندگان اشرف در شب برات سر انجام یافته و ذکر بدی از عمارات دولتخانه عالیه مبارکه جفت (۱) بالمیامن و السرور

از آ اب حمیده و رسوم پسندیده شهریار هشتی آثار جمشید شان خورشید نشان قضا فرمان سپهر امکان برگزیده حضرت رب العزة المقلب بظلال الله سلطان عبد الله قطبشاه خلد الله ملکه و دام اقباله جشن لیلۃ البرات است که ولادت باسعادت امام منتظر قائم آل خیر البشر خاتم ائمه اثنا عشر صاحب الامر و الزمان علیه و علی آباءه التحیه و للسلام در این شب اتفاق افتاده و آنحضرت از غایت خلوص اعتقاد و ولا و نهایت تشیع و ولو (۲) بدو دمان خیر المسلمین و عترت امیر المؤمنین صلوات الله علیهم اجمعین در تعظیم و تکریم این شب مبالغه بسیار دارند و آنرا ثانی شب قدر و تالی (۳) روز عید گردانیده پور از ادای عبادات خاص که در این شب متبرک بطریق اهل البیت علیهم السلام منقول شده از اغسال و صلوات و اذکار و او را د و مزید بر آنها تصدقات و بخیرات که موجب برکات دینوی و درجات آخریست در احتیای مراسم افریدن چشم و سلاطین عجم که مؤسسان قواعد سلطنت و واضعان قانون شریعت و دولت اند سعی بلیغ میفرمایند چه این معنی مقرر است که بناء دولت با اعلای اعلام شریعت استوار است و قواعد دین بقوانین سلطنت پایدار و رعایت هر دو بر خسروان جهاندار سلاطین کامگار فرض و عین

(۱) حفت یعنی احاطه کند - (۲) ولوله - (۳) یعنی قائم مقام -

فرض بنا بر نظم سلسله ظاهر و باطن و انتظام قوانین صوری و معنوی متصل  
 باین شب متبرک چند شباً بزور بخشش های جمشیدی و بزدهاکی افریدونی  
 و چراقهای بدیع و آتشبازی های عجب زینت بخش افلاک و انجیم و فرح  
 افزای خاطرهای مردم میشوند چه در بیرون دولت خانه همایون و چه در  
 اندرون آن بقعه میمون بادور و نزدیک در روز روش و شب تاریک کامیاب  
 حضور و سرور توانند شد شی که جشن مسرت افروز اندرون منازل اتلی سر  
 انجام یافته بود همه دل در آرزو بستم و همه سر بیاد هوس سپردم و از بیعت  
 امیدوار بودم که دیده را از خاک آبنزل کحل الجواهری سازد و دل را از تماشای  
 آن بزم مفرح القلونی پردازد زین سود چون مارت رسید و مردم کثردم گزیده  
 پهلو پهلو و ازین سو بدان سو حرکت میگردم چه طریق حضور یدان مقام امن  
 و سرور بغایت مسدود بود و وصول بدان مجلس انس متعدذ الحسول و نزدیک  
 بود که سپاه یاس و حرمان بردل ناختن آورد نیز ضمیمه آمال و علاوه امانی  
 دیگر ساخته حصولش را از قیل محالات و مقوله منتعانت شمرد غافل و بی خیر  
 از این معنی که یکی از مقربان بساط قرب قدسی مناظر شیخ محمد ظاهر که  
 بر این تمی فی الجمله مطلع بودند بنده نوازی را پیرایه روزگار خود ساخته  
 رخصت احضار این داعی را از ملازمان این آستان حاصل کرده و از مخلصان  
 حضور دیوان اعلی شخصی خجسته بی مبارک قدم بطلب این کینه نامزد گردانیده  
 در آن حالت که هنوز حشاشه (۱) از شخص امید باقی بود رسید و بشارت حضور  
 رسانید کار ساز عباد را سجده شکر گذاردم و بخت را مرحبا گفتم و مترجه  
 گردیدم چون از بازار میدان در بار گذار افتاد از ابنوه و غانله معشر بشروزنده  
 پیلان کوه پیکر شیاطین جبرو باد پایان صر صرتک آتش کهر نیب و ازد عام  
 احضرای محشر و فرع اکبر راستی و ناچیز پنداشتم و هول وهر اسش را امن  
 و سکوت انگاشتم بلطایف الخلیل از تصابق (۲) آن عرصه گذاشتم چون  
 بدروازه دولت خانه رسیدم فتح الباب فتوحات بر روی خود مفتوح دیدم

(۱) یعنی رمق حیات - (۲) تنایق -



بتلیم آن عتبه و بجدّه آن کعبه چنین (۱) را رشک قر و مرات سکندر گردانیدم و چون از سجود بقیام باز آمدم از مواجهه بخت و اقبال تسلیم کرد ندر از زمین و یسار سعادت و توفیق تمهینم گفتند سروش در گوشم گفت و خردانگشت بردوشم زد که در شور زیاده ملتفت مشو که کینه مجاوران این آستان و کنبه (۲) ملازمان این خاندان اینانند کمتر از ایشان در این سرانه بینی و بهتر ایشان بسیار بینی در شدم و تا پیشگاه رسیدن هر ساعت بساحتی در آن میدانی و هر لحظ بایوانی و هر دم بدرواز و هر نفس بمقام تازه عبوری افتاد و در هر محل جمعی از سلحداران ارش هر رسم کمان قارن توان وطن گزیده همه چون بخت شهنشاه بیدار و مانند مگر خرد هشیار مستغرق در لباس همیت و یاس مشغول بحراست و پاس بعد از سیاحت و مساحت آمانزل و مواضع در جانب مغرب از دور نوری دیدم ساطع به هیأت صبح صادق بدامنه افق بسته و رنگ سیاهی از چهره شام شسته آیت و اللیل اذایغشی فراموش کردم و بقلم نور و النهار اذایجلی بریاض دیده نوشتم سوره و اشمس خواندن گرفتم و هر ساعت آن نور در طول و عرض زیاده میشد و به سمت الراس مایل میگردد حیرت زده گفتم اول شب (۳) طور صادق غریب است و طلوع خورشید از جانب مغرب بعید چه حالتست گفتند این نه ظهور صبح و طلوع خورشید است بلکه شعه (۴) انوار شمع و مشاگل جشن گاه پادشاه عصر است بشاب (۵) که عنقریب بدان بزمگاه رسی دقایق اولک و درجات نجوم بشناسی بشتاقم تاپای حصارى قلعه مانند رسیدم باره دیدم صد باره از سد سکندر بدتر شرفاتش باکنگره چرخ اخضر برابر پاسبانش باز حل همدم چونک زش باجوزا توام و این حصار بر سر میدانی مربع مستطیل واقع بود و برد و ضلع طول آن باغهای در غایت طراوت و نهایت زهت هر قطعه اش چون نقش جهان و هر چمتش چون گلشن رضوان کرد خزان بردامن اشجارش بنشسته فیض بهار از عذار ریاحیش بگسته (۶) از فروغ نور بزمگاه معاینه نقطه مشرق را بر سمت راس دیدم و روضه ارم را در تحت

(۱) جبین - (۲) کنبه - (۳) اول شب طلوع فجر صادق - (۴) شعشه - (۵) بشتاب - (۶) نه گسته -

قدم و ساحت آن میدان از عکس نور چون صفحه کبکشان و پرتو ماه تابان در بر سطح عمان نظری آمد بربك گوشه این حصار کریاسی دیدم و در آن کریاس (۱) دروازه عالی و در اندرون دروازه ممری گویوه شکل هویدا باشارت نیامد (۲) توفیق چون فکرت اولوا لالباب و دعائی (۳) مستجاب بردرجات آن گریوه عروج نمودم و آن مدارج بقدم اجتهاد درنور دیدم تا پیام آن بنای رفیع برآمدم فضائی دیدم که صد نیلی طور در آنجا موسی صفت برخاک افتاده و هزار کلیم از ید یضاه فراموش کرده از هوش رفته در هر قدمی چندین خلیل بتکراه هزار بی مشغول شده و از لا احب الا فلین غافل مانده زمینش چون جبهه خورشید حصیاش چون دیده مشتری و ناهید سیمرخ زرین بال بدین منقار هورمنیر با آن کوکبه از شمشه نور چون مرغ در شب دیجور بر زمین افتاده و خفاش و اردر زاویه خمول خریده (۴) و ما دشعله و ار که سرخیل مواکب کواکب است ر آن شب دم از خرمن نور میزد پروانه سان برگرد هر تلمس گردیده چشم چون خورشید خیره شد عتسای خسرو از دست یفتاد از پای در آمدم و مر قدم حیرت بنشستم و از خود چون ظلمت ز نور بگستم گفتم سبحان الله آسمان را بر زمین گسترده اند یا وجود نابود مرا بر آسمان برده اند باز گفتم هیچ کدام نتواند بود چه آسمان را کوکب محدود است و ثالث نیر پیش (۵) مقصود اینجا ستاره بی قدر و وجود است او خورشید و ماه تا محدود و زمین را خود گنجایش موکب يك کوکب نه چگونه برج چندین ثوابت و سیار تواند شد البوانه با خود مجازاتی (۶) مکردم که خضر خرد و مسیح ادب بر و قتم افتادند و دیده را امین و خردی بگزین کرامت فرمودند و بامن گفتند این جشن گاه خدیو عرصه دکن است که زمین بسیط از حریم تعظیمش آسمانه ایست و آسمان محیط از قصر جلاش آسمانه اکنون ملازم خرد باش و حافظ را نیک محافظت کن و به تماشای بز هوش دیده و رشو

(۱) یعنی بالاشانه - (۲) تاخید - (۳) چون فکر اولوا لالباب و دعای -

(۴) خزیده - (۵) ثالث نیرین مفقود - (۶) محاوراتی -

که نظیرش جز در جنات اعلی که شست چمن مرغزار عقبی است نخواهی دید دیده بمالیدم و از جابر جستم از روی بصیرت بزم گاهی در نظر آوردم و چراغانی تماشا کردم که چراغان خسروانیمن آسمان در جنب آن چون چراغ نیم مرده آسیا (۱) بان پڑمرده و بی نور مینمود زبانهاے نور ساطعش چون انفاس مسایخ (۲) ثوابت مرصوده را چون خال برص از چهره کردون محو میفرمود و در مواضع متعدد چراغانهای سیم اندام زرین فام از فلزات گوناگون منصوب همه در ارتفاع باسر و سهی همسر و چون چنار کهن و درخت نارون تنومند و شاخ آوروهر شاخی چندین شعبه در هر شعبه شمعهای کافوری متی و مثک در باغ افروخته عطف و خمیدگی هر دو حه چون حمایل جوزا و چراغانهای هر شعبه چون مشعلهای ثریا هیئات مجموعی هر درخت چون نخل ایمن پر نور یا در عین تپلی حیل و طور و دیگر چراغانها از جنس مذکور و خوب بندیها که برای این مهم ناگزیر باشد از حد حصر و حیز عدد افزون چون از نظاره اینها بهره ور گردیدم در وسط آن فضا بدریاچه وارد شدم که از غایت غرارت و عنذویت جیحون و سیحون راسر بصحرا داده و دجله و بغداد را چون نیل مصر انگشت نیل بر قفا کشیده و برخاک ادبار نشانده سطحش از صرح عمر (۳) و حکایت میگرد و زلال حیات بخشش از تسنیم و کوثر روایت مینود در ازش افزون از میدان اسپ تیز گام پهنایش زیاده از پرواز مرغ سهام کشتی هلاک (۴) آسان درابر که (۵) هاله نمای مجرد (۶) سیما چون قمر در فلک مدویر (۷) دردوران و جمعی از و شاقاں سرای چون ثوابت نورانی در آن سفینه ساکن و شادان و بر اطراف این منجره (۸) باغچههای سبز و خرم مشحون بانواع ریاحین و گلهای رنگین که اگر وقتی عقل از استشام یکی در کاخ دماغ مدهوش افتادی هم از بوی و رایحه دیگری بهشیار شده افافت یاقتی و در يك ضلع این بحره (۹) ادوات و آلات آتشبازی مهیا و آماده کرده بودند و چون

- (۱) یعنی غمگین - (۲) مسیحا - (۳) کنایه از آسمان - (۴) هلال آسا -  
 (۵) در برکه - (۶) یعنی کهکشان محره - (۷) تدویر - (۸) بحره - (۹) بحره -

چند گام از این حوض بگذشتم بحوضی دیگر رسیدم مشرف بر حوض اول چرن دیده عاشقان مالا مال و لب ریز و در ضعاو بها روشن تر از ضمیر سالک شیح (۱) تختهای ساج چون الواح کشتی نوح در میان انداخته شمعیهای خورشید تابش بر صفحات آن الواح تعبیه ساخته و فواره از وسط حوض در نهایت جهندگی و استوار و اتصال اجزا چون تیر دعا بر سینه آسمان نشسته و چون خط شعاعی از دیده منجم بمرکز کوکب پیوسته و بر یکطرف این حوض لولیان لیلی صورت نامید سیرت عذرا صفت شیرین حرکات خنیا گریخته سرای بلبل ادا بالباسهای طون و پیرایهای (۲) مرصع چون سرو و شمشاد در چمن ارم دورویه صف کشیده نشاط فرمای نظار گیان و شوق افزای همکنان بودند و سنجر زمره و انجمن نغمه مرغ را در هو او وحش در چرا آرام میدادند و بزخم مژمر و مضرب سنگ ریزه را از قدر حوض بر سر آب چون حباب جلوه گرمی ساختند و در این مقام خفای فسیح در زیر چل ستونی چوب پوش در آورده رعایت (۳) رفعت مشتمل بر ستوهای ساج در نهایت راستی و بلندی و سرافرازی گردن کشی نخته بر سر ایوان کسری شکسته و حل منار اصطنع را چون ارم دات العباد از پای در آورده ابروی سدیر و خورنق برخاک بهرام گور ریخته خاک قصر بمن برباد دغا (۴) داده آتش غیرت در کانون صفتی بنی ستون افروخته و روح پرویز را چون آثار فرهاد سوخته و بر یک حدش سفته بر آورده مشرف بر مساحت این ایوان در نهایت رفعت و وسعت و صفا و پاکیزگی زمینش از فرشهای بوقلمون و قالیهای بفلاطون بر ارتنگ مانی و تصویر بهزاد خنده زده در اندرون این صفت صفت دیگر و بر بالای آن غرغه خوش هوا صاحب فضا در پیچه و مغرجه لش مهت شمال و ممر صبا ناظر بر صفت و ایوان بزرگ و محجری از از تاب (۴) بل از گوهر آفتاب بر موضع فصل مشترك آن غرغه قرار داده که بمشاش (۶) فروغ صبح صادق را باشاهدی روز را بشام رسانده و پادشاه ستاره سپاه در آن غرغه چون مهر عالمتاب در بیت الشرف و مشتملی

(۱) شب خیر - (۲) پیرایه‌های - (۳) در غایت - (۴) برباد فنا - (۵) زر ناب  
(۶) بلعانتس -

در اوج بر مسند اقبال بر آن محجر تکیه زده و نزدیک مسند عزت دستور مملکت و  
 مشیر سلطنته که اختر برج سعادت و گوهر درج سیادت است و دانش آصف  
 بارای ارسطو فراهم آورده و کار سیف و ستان بقلم دوزبان حواله فرموده و چون  
 برجین بمقار نه خورشید و قمر ثبت ناهید با سکندر وقت و سلیمان عهد ناظر و  
 مجلسیان خاص که بحقیقت متخبران هفت اقلیم اند و هر یک در فضل و ادب بزرگی  
 مشارالیه و قطبی مدار علیه بقدر مرتبه و حالت بنظری ملحوظ و بعنایتی مخصوص  
 ایستاده و نشسته و از همه عجب تر آنکه نبای عمارات رفیع و اساس این دریا چهای  
 و وسیع صحن چمنها دلکشا و ساحت آن فضای عشرت پیرا چنانکه متعارفست  
 نه بر سطح زمین اصلی واقع بود بلکه بفرمان قهرمان خاطر آگاه و باشاه همت  
 کیامیارتبت دریا بسطت گردون رفعت آن بادشاه سکندر منش کسری روش  
 سامان رصد بند مند مسرو آن عرصه را که تقریباً بعرف میزان عراق سی صد  
 جریب باشد اختیار کرده سراسر آن را بطرز چهل ستون عمارات بجهت بیوتات  
 پرداخته اند و اصل و فرع آنها را بستگ صرف و آهک خالص استوار ساخته  
 مجموع را مسقف گردانیده اند و پست و بلند سطوح بیرونی آن سقفها را  
 بمصالحی که مانع نفوذات تواند شد هموار و مستوی ساخته و بعد از تسویه و  
 تسطیح چندان خاک مشکین (۱) بنام عذیر اندام یا کوزه اجزای انجمن فعل (۲)  
 افتاده که طبقات زمین با اطباق بهشت برین برابر آمده (۳) مغزس نهالهای  
 طوبی همال و گلها بے آتش رنگ خورشید تمثال گردیده و از مسافتی بعید  
 و بقوا این هندسی و اعمال اقلیدسی جدول آبی حیات افزا پوشیده از نظرها  
 بمثابت جوهر روح در کالبد خاک در آورده و چون فیض سخاب و رحمت وهاب  
 بمواضع متعدده در آن منزل مستولی ساخته جنات تجری من تحتها الانهار باحسن و جوی  
 نقاب خفا از چهره برداشته روی بجهان نیان نموده پس از این تقریر دلپذیر روشن شد  
 که سطح اعلا ی عمارات تیمتانی زمین بر کها و اصل چمنهای منازل فوقانیست  
 وزیر آنها بالتمام خالی است چنانکه کوچه های عریض طویل که هر یک مضمار

(۱) فام - (۲) نقل - (۳) مغزس یعنی جائے نشاندن اشجار -

مسابقت تواند شد در آنجا نمودار شده و حیوانات قوی هیکل ضخیم حشّه بلند قامت چون قبل و شتر باراکب هنگام احتیاج باسانی و آسودگی در آنجا تردد مینمایند الحق بدین اسلوب قصر دبستانی و بدین نمط حوض و ایوانی از آثار صاحب دولتان روشن ضمیر و عالی همتان عالم گیر سیاحان جهانگیر نشان ندارد اندو این اختراع بدیع خاصه فکر بلندوزاده ضمیر نورمزد ابن گلدسته چمن اقبال است چه نقشی بدین شگر فی از کلك فکرت و دست تدرت هیچ يك از ملوک سابق بر لوح وجود رقم هستی پذیرفته قبل از مشاهده چرن اوصاف آن کار نامه سنین و شهور که کعبه نوبهار و قبله فرخار (۱) است استماع می افتاد و هم غلط اندیش کج رفتار از قبول آن در مضیق تعجب افتاده بوجودش اعتراف نمینمود بعد از امان نظر خجلت زده از آن مضیق بر نیامده بحسب حیرت انتقال فرموده القصه بعد از ساعتی از موقوف جلال ایشان و آتش (۲) دست بابلی نسب جاد و کار رخصت یافته شروع در مهم نمودند اول ابتدا لوورب (۳) ما هتایی چند کردند بسیار شیشه بماء مقنع بلکه پرتو هریک آتش در چاه مقنع و ماء مزود (۴) او میزد حنیاد فروع این مشعلها هتایی اسم بر چشم شعری شعار سهیلی انوار علازه انوار سابق شده منموم نور علی نور بوضوح پیوست بعد از آن نخبه‌های هوای چون آه عاشق و شهاب ناقب از آن عرصه مشرق اصارت راه گردون پیش گرفت در عین صعود دیده بهرام رامیل آتشین کشید و چون صاعقه از غایت حدت تاج کیون و پاره ناهید بگداخت و قلم عطار دود فتر مشتری پاک در دم سوخت و بر سینه قرقیبا‌های داغ بر افروخت در همین گرمی آتش ذرا دوات دیگر زدند ابتداء دودی ظلمات آسمان مرتفع شده آینه روشن هوارا سیاه و تاریک گردانید و چندان صداها لای عجیب و آوازه‌های غریب آتشیهای نوب غریب و زبانه زدن گرفت که طنطنه کوس رعد و صدای صور اسرافیل ضعیف تراز ناله نای و آواز طنبور

(۱) فرخار یعنی بتخانه و شهره در ترکستان - (۲) ایشان آتشی - (۳) به و قادت یعنی مشتعل و روشن کردن - (۴) مزور یعنی نقلی و موضوعی -

بگوش میرسد و التهاب زبانه آتش زیر صاعقه انگیز برق از شرار قداحه شبان در روز برف و باران بی فروغ نریختم (۱) می آمد بلکه چون فروغ گرم شب تاب و طغین و باب محسوس میشد آیت صاحب علامت فیه ظلمات و رعد و برق بچملون اصبا بهم فی اذانهم من الصوائق حذر الموت از آن واقعه حرف کنایتی و واقعه سرگذشت کلیم کریم که فلما تجلی ربه للجبل بجمعه دکا و خر موسی صعقا از آن زلزله اسم اشارتی طشت نیلگون فلک چون طاس غرایم خوان صاحب طنین و کوه زمین چون مرد مصروع خداوند آئین آمد مردم رهیده و عقلا شمیله گشت مسرع نظر که بمشابت تیرهای هوای (۲) قدم رنجبه ساخته بود هنوز بر زمین قرار نگرفته بود که بر حواشی جوض بزرگ معاینه دید که طرفه العین بقامت يك نيزه دیواری از شمع و چراغ هویدا شد تو گفتم بر زمین بلور حصار از نور است با پایه عرش بر زمین اتصال جست چنان در آئینه متخیله بر تو افتاد که مگر کوه آفتاب بعد از ارتفاع از افق نیلگون فلک تسطیح یافته بیات ترسیع (۳) در آمد و مریخ لوبهت سیرت آتشی مزاج از آن حرکت بر آشفته بکمال ملال و تیر شهاب آنرا بر جاس و هند دلف ساخته و بادبان رمایه چون زره خود و عیبه جوشن خویش لخت و چشمه چشمه گردانیده حاضر آنرا مسرت بر مسرت بر حریرت افزود چه آن حرکت و صفت از آتشبازان دیگر بلاد که تر مسموع شده و مشاهده رفته بود هنوز التهاب و امارت اصلی آنها باقی بود که از بیرون دولت خانه در موضعی که محاذی این جشن گاه و مطرح نظر نگار گیان بزنگاه بود گروهی دیگر از آتشبازان سمندر طبیعت اهرمن سیرت بيك نوبت آتش در مصالح خود زده دفعة واحدة بعظم کوه بی ستون آتش و دودی چون خیل صبح شام و نور و ظلام بيك دیگر آمیخته و بمثابة نور و ایمان و ظلمت و کفر در هم آویخته زمانه کشید و چندان شهیب و سازك و نبش و موشك بر روی هوا بلند گردید که چو کوه زهر بر چون فلک اثير مشحون از آتش صرف شد هیانا که خیل شیاطین باراده ابتراق شمع عروج مینمودند که ملایك

باز چندان شهاب ثاقب متعاقب زبانه در ساختند در هنگام صعود آنها از غایت خروش و لمعان امارت اذ الساء انقطرت و ادا النجوم انکدرت معاینه شد و در وقت نزول که گویا کره اثر به نشست نهاده بود از تجربه و انفصال آن شهب و رشگفته شدن آن گلپای آتشی علامت اذ الکراکب انتشرت هویدا گشت چون حراست ایزدی پاسبان آن مقام و نگهبان آن مکان است. گردی ازین مرمودوی این رهگذر دامن گیر هیچ آفریده نشد و همگنان در آن دود آور چون ابراهیم آرزو سیاوش تا جور یاروح ریحان و لام سلام همدوش و هم آغوش بردند القصه در آن واقعه شان نزول سورۃ واقعه و سورۃ نور چون آیه اللیل و آیه النهار معلوم خاص و عام و دور و نزدیک گردید و من انا انزلناه فی لیلۃ القدر تکرار میگردم تا آخر سلام و هی حتی مطلع الفجر برخواندم و از جشن گاه بعبادتگاه شتافتم و از ادای فریضه از حضرت آلهی دوام دولت بتای ذات اقدس شاهنشاهی مسألت نمودم امید که ذات بی مثلش در کیف حمایت ایزدی سالمای نامتاهی فیض بخش جهانیان و کار ساز زمانیان یاد بمرمت النبی و آله الامجاد برب العباد .

( ذکر سواری اعلیحضرت خاقان سکندر صفات

به بعضی از قلاع و ولایات )

چون از عیش و عشرت شب برات و ایام عید فراغ حاصل شد از خاطر قدسی مناظر اراده سواری ظهور نموده از دولت خانه گیتی نشانه بر آمده عنان توجه به باغ لشکر پیل منعطف فرمودند و در آنجا دو روز و شب بسر برده بیاض اهل که قطعه ایست از بهشت آنجا نبرد و روز کامران و کامیاب بودند و از آنجا با جمعیت لشکر ظفر اثر توجه بتلعه بهونگیر فرمودند و از باغ مذکور تا بهونگیر هشت کار راه بود بچهار روز طی مسافت و قوع یافت چون بحوالی قلعه رسیدند کوهی مدور بنظر اقدس در آمده دست قدرت خالق الاشیاء از یک لخت سنگ آفریده و مانند کلاه بفرق زمین نهاده و در زمان قدیم که را جهای کفار حکمران این مملکت بوده اند تلعه بر بالای این کوه ساختند اند



مشمول بر بروج و باروی رفیع متین و صعود از اطراف آن ناممکن الا از یک طرف که راه باربک میر خطر دارد اعلی حضرت خاقان سلیمانی بابعثی از خواص بران حیل (۱) فلک مثل صعود و عروج فرمودند و بالای آن فضای وسیع بود بسر (۲) فرمودند و حقایق آنرا بنظر امان ملاحظه کردند قلعه بغایت استوار و حصاری سپهر مقدار بنظر ذرآمد پائین و بالای کوه و حصار مانند سد سکندر و برج مشیده بود تفرج فرمودند و روز دیگر در آنجا اقامت واقع شد و با خاصان حرم محترم سیر و گشت قلعه نموده در مرمت سامان و ما محتاج آن قلعه امر عالی نافذ شد و رعایای آن ولایت از میامن معدلت خاقان سکندر منزات مرفه الحال گردیدند و عزم مراجعت فرموده متوجه مقر سلطنت شدند و در بعض از منازل قریب بشهر امر معلی شرف نفاذ یافت که سوار و پیاده عساکر ظفر مآثر با اقبال جبال مثال و با یراق و سلاح دو طرف سمت مرور صف بسته قیام نمایند و آنروز خاقان سکندر عدیل بالای فیل سپهر تمثیل سوار گردیده مانند آفتاب عالمتاب بر سایر ذرات لشکر که در دو طرف صف بسته در فرسخ فرسخ زمین ایستاده بودند پرتو مرحمت و عظوفت افکنده یگان یگان آنرا بنظر در آوردند چون هر سال مقرر بود که بعد از عید شب برات شان لشکر حاضر در دار السلطنته میگردقتند این دیدن را بدل آن قرار داده بسررداری افواج قاهره و امرای عساکر میر سیدند ظلال مرحمت برمفارق ایشان گسترده نزدیک فیل فلک تمثیل طلب نموده به تشریف حاجی اختصاص میدادند چنانچه با تشریف چهل نفر از عظامی لشکر و سرداران نامور را خلعتهای چارنگ که متعارف تشریف پادشاهی است علی قدر مراتبهم عنایت فرمودند و بعض را چادرها پررز خاصه عنایت کردند و بعد از آن داخل دار السلطنته دولتخانه گیتی نشانه گردیدند و در مدت نه روز این سواری واقع شد چون ماه مبارک رسید ما جرای رسوم ماه رمضان و استعداد روزه داشتن و لوازم آن مشغول گردیدند و در این ماه قاضی عزیز الدهر را که از جانب شاهزاده اورنگ زیب حاجب مقیمی بود طلب نموده جناب میرزا باقرزیدی

را بجای او نصب نموده فرستادند مشار الیه در دوازدهم ماه مذکور بحوالی شهر رسید چون بیغۀ مرصعی از جانب شاهزاده برسبیل تحفه و تبرک مع مکتوب بحجت اسلوب آورده بود عالیحضرت چنانچه رسم بود بدوایت و اقبال سوار گردیده بچنانب باغ نبی که نزدیک شهرست تشریف ارزانی داشتند اورد بچاحب ماضی تحفه و مکتوب شاهزاده اعظم را بنظر اشرف گذرانیدند به تشریف خاصه و دوسر اسپ با یراق سمین سرافراز شدند و منزلی که قاضی می بود بچھت نزول اوتعین یافت و خاقان سلیمان نشان باز بدولت خانه عالیہ معاودت نمود بند سربو بتان حضور در پانزدهم این ماه میرزا حاجب داخل شهر نموده در منزل جامعین دادند و در او اخر ماه مذکور وقت افطار حاجب را دبر قصر یندی محل که درین زمان ( ۱ ) تجدید عمارت آن شده بود به تکلفیات بسیار طلب نموده توجه و افر نسبت بمشار الیه نمودند و بر نسبت حاجب سابق علفه جهت او ابر سال داشته بهمان نهج اخراجات سالیانه او را مقرر فرمودند و بعد از رمضان نواب علای حاجب را ضیافت نمایان کرده تواضعات بسیار نمودند و انواع تکلفات چه از مرصع آلات واقشه و غیره که قیمت آنها مبالغ کلی میشد بمشار الیه نمودند و از همراهان او را که ده نفر بودند تبریقات لایق پوشانیدند و بمراسم حسن سلوک و ادب اختلاط او را بغایت مسرور داشتند ( سانحه دیگر آنکه ) چون قصر ندی محل که در زمان بادشاه مغفرت دستگاہ سلطان محمد قلی قطب شاه طالب ثراه در مبداء احداث بشهر حیدرآباد جنب نهاد بنا شده و سقف آن احتیاج به تعمیر داشت بسیادت و نقابت دستگاہ میرزا ناصر کوتوال شهر رجوع فرمودند که تعمیر آن نماید و مبلغ چهار هزار هون دفعه اول تحویل مشار الیه نمودند که سقفهای آنرا از چهار طرف برداشته مصالح چوب و گچ جدید اتباع نموده از هر طرف پچھل ستون ساج بیست گزی ضخیم و چوبهای مستحکم سقفهای را برافراخت و نشیمنهای به تکلف ترتیب داده تصرفات موزون در هر طرف بکار برده و تکلفات و تصرفات افزوده ایوانها و نشیمنها و درها و پنجرها را بطلا و لاجورد

ورنگهای دیگر نقاشی نموده قصری در غایت زیب و زینت و کمال استکم با تمام رسانید و اعلی حضرت خاقان سکندر شان بدین آن قصر پر نقش و نگار توجه نموده مجلس شادانه در آن منعقد ساختند و بعد از ملاحظه آن منیروای (۱) مشار الیه را مورد تحسین و آفرین گردانیده به تشریف خاص او را اختصاص داده اسپ عراقی مع یراقی سلیمین مرحمت فرمودند و منزل عالی که قبل از این بجهت نزول او مرحمت فرموده بودند آنرا بسبیل انعام و جایزه این خدمت بخشیدند و موز و نان دار السلطانه چه از ملازمان بارگاه خسروی و چه از اهل مدرسه نواب علامی هر کدامی تاریخی برای اتمام این قصر رفیع یافتند بعض ازان مرقوم گردیده اول تاریخی که ملا قطبای ادایی تخلص که (۲) ملازمان بارگاه است یافته که -  
(قطعه)

عجب قصری کنار آب نو کرد شه در یادل آن قطب سرافراز  
در آن نزهگته زیبا تر از خلد ملک باشد کبوتر وش به پرواز  
چو کردم فکر تاریخش خرد گفت (۱۰۵۰) بگوینکوتر از اول شده باز  
و ملا امینای گیلانی که از زمره موز و نان دار السلطانه است این ماده  
تاریخ رانیکو یافته است -  
(مصراع)

از لطف (۱۰۵۰) پادشاه بشد نوندی محل

و ملا برهان تبریزی که از اهل مجلس نواب مستطاب مشار الیه (۳) القابیه  
است در این رباعی مصرع آخر را تاریخ کرده -

چون گشت جهان ز شاه عبدالله نو گردیدندی محل بدور شه نو  
معمار خرد بسال تاریخش گفت قصرندی (۱۰۵۰) محل بسان مه نو  
و راقم سوانح عهد خسروی نیز قطعه مذیل بتاریخ ساخت -

(قطعه)

شاه سپهر حشمت قطب شهان عالم  
کز در گه سنجایش حاتم بود گدای

تا از فروغ رویش عالم شده است روشن

هر ذره همچو خورشید زویافته ضیای

معمار همت او قصر ندی محل را!

تجدید کرد و افراخت چون آسمان بنای

کردند فرش و سقفش از نوبعد تکلف

از فرط زیب زینت شد خلد میان فزای

بادا خجسته این قصر بر پادشاه جم قدر

تا چرخ راست دیری تا عرش را بتانی

چون شد مجدد این قصر تاریخ او خرد گفت

قصر ندی محل شد بجام جهان نمای

و تاریخ بسیار شعرا این قصر گفته بودند تحریر آنرا ز تشویب اندیشیده  
 نمود او هم چنین در اندرون دولتخانه قصرها و محاربا که بود همه محتاج به تعمیر  
 بود به بعضی از ملازمان حضور و جرح فرمودند که تازه نمایند بنا بر امر عالی  
 و اقبال شاهنشاهی صورت تجدید یافت و نیز بسرکاری جناب آصف جاهی سپند  
 قصر عالی بنا نموده با تمام رسیده شد از انجمله طبعی رفیع و وسیع پر نقش رنگار  
 مزین به تکلفات موفور برای قصر امان محل احداث فرمودند و اساس آن از  
 روی زمین چهار طبقه مرتفع ساخته طرح دلکشای طبعی مذکور در طبقه چهارم  
 نمودند و در نهایت زیب و زینت با تمام رسانیدند و هم چنین متصل بآن ایوانی  
 و طبعی قصر الهی محل را تجدید فرموده در غایت تکلف با تمام رسانیدند و در  
 هر يك از این قصرها که بسرکاری و اهتمام عالی جناب آصف جاه با تمام رسیده  
 مبلغهای کلی خرج شده و محل عیش و عشرت پادشاهی گردید (ساخته دیگر)  
 آنکه در چهارم ماه شوال المنور امایضرت خاندان سکندر اقبال عزم سواری  
 فرموده متوجه راجکنده گردیدند و بسه منزل قطع آن مسافت واقع شده چون  
 بآن قلعه و کوه فلک شکوه رسیدند قلعه بنظر در آمد که بر بالای کوهی بغایت  
 رفیع واقع است و اطراف آن چند فرسخ زمین کوهستان بود قلعه مذکور در

غایت متانت و استحکام و مرور خصم و بیگانه از آن حاکم صلب المسالك بنایت دشوار چه را اما و درهای باریک دارد که دخول در آن بنایت اشکال است و ملك مغفرت دستگاه ملك سلطان قلی قطب الملك نور الله مرقدہ اول قلعه که بضر ب تیغ آبدار را جهای کفار انتزاع نموده اند این قلعه بوده است چنانچه مورخین آن زمان چنان ثبت کرده اند و قریب يك صده و پنجاه سال است که در تصرف بندگان این سلسله علیه است بعد از آن سیر و غور آسی رعایای آن مواضع شکار کتان متوجه شکر گردیده و یازدهم داخل دولتخانه عالییه شدند ( ایضا ) در مقدم شوال اراده سواری فرمودند از دولت خانه عالییه برآمده متوجه جانب اشکر فیض اثر شدند رزبارت و ابد ما جد مغفور مبرور و اجداد علیهم الرحمة بالمغفیره نمودند بعد از فراغ زیارت و مراسم فاتحه مغفرت بآن شاهان بادین رود جمیع ستوانیان و خدام و حفاظ و مستحقین و ساکنان آن توجه را از خیرات و تصدقات بهره مند گردانیدند و علیا حضرت ناموس العالمین نیز علیه حده خیرات و تصدقات بسیار بجماعه مذوره کردند و مستحقین بدعای از دیاد عمر و دولت مشغول شدند بعد از آن بسیر قلعه محمدانگر توجه فرمودند و در قصرهای عالی که در این وقت و در ازمینه سابقه احداث شده بساط عیش و نشاط انبساط فرمودند و چند روزی در آن قصرهای دلکش بودند و از آن قلعه بقصد شکار بجانب جنگل محل تیلچور پنج شش فرسخ از شور دور است عنان عزیمت معطوف داشتند و در بعض مواضع و کنار آبها طرح شکار انداخته بجاوران شکاری باز و بگیری و چرخ جانوران آبی و غیره را شکار فرموده نشاط افزایی خاطر انور گردیدند و در بیست و پنجم بدولت و اقبال بمنزل عالییه رفیعه بشهر معاودت نمودند و شروع در میزبانی و عیش و عشرت سالگه شدند و بیان جشن در سال اول جلوس خسروی مرقوم شده است .

( سانحه دیگر این است که )

د راوا وسط این سال و فی انجام میر عبد السلام نام از خدمت شاهرزاده جیان مطاع شاه شجاع از جانب بنگاله بیایه سر برآمده مورد توجهات پادشاهی شد

و مبلغ یک هزار دون انعام باو عنایت شد و در ضمن حجابیت خدمت فرمودن قلمکاری بندر رجلی پتن و غیره نیز باو فرموده بودند بعد از مدتی چند به بندر روانه گردید و بعالم بندر فرمان مطاعه صادر شد که از قلمکاری ایچه فرموده شود از سرکار عالی اشرف با تمام رسانند و دو پالکی یکی از عاج و یکی از کچکر ماهور شده بود که تمام نماید با براق و بندو بار طلا و حواله میر عبد السلام نمایند الغرض که یک دینار از شاهزاده عالیجاه خرچ نغمود و آنچه مطلوب ایشان است همه از سرکار اینجناب سامان داده حواله او نمودند و آثار یگانگی و محبت تمام نسبت بشاهزاده عالی مقام بظهور رسانیدند و چون مقرر است که در سال از خدمت اعلیحضرت شاه جهان مرد متمدد بجهت فرمودن این قلمکاری به بندر می آید در این سال میرزا صادق تزیوینی مشهور بخوبیش رو که از ملازمان معتبران درگاه بود پایه سر برآمده منشور عطاوت پادشاهی بایکدند انگشتر تکین لعل که از فرط محبت ز انگشت خود برآورده به هیچ تبرک برای خاقان همایون مرسل بود کند زانده مشمول توجهات شد و به تشریف فاخر سرافراز شد و فرمان معلی صادر شد که بر طریق حجاب سابق هشار الیه در بندر پارچه قلمکاری فرمایید و کارگران را بآن امر قیام نماید و او نیز روانه بندر شد (من السوانح) سیادت پناه میر محمد رضای استرآبادی که یکی از ملازمان قدیم این درگاه بود و سعادت بندگی بادشاه عالیجاه را در یافته بود و بمناسب رفیع سرافراز بوده بجهت کبریا وضعف و ناتوانی مدتی بود که از خدمت متقاعد شده در منزل خود بدعای بی ریا مشغول بود در این سال استدعای رخصت نمود که خود را بشهود مقدس رساند و بقیه عمر را در آن مکان شریف بوخایف دعا بگذراند مسألت او بخصول مقرون شد و با فرزند ن و جمیع اقربا از راه خشکی متوجه سترکه گردید و نیز ملا محمد مقیم استرآبادی مجلسی حضور که مکرر بخدمت حجابیت قیام نموده و بروجه مرضی طبع او را مذکور بتقدیم رسانیده جهت کبریا و عوارض کوفت استدعای رضانمود که به کربلائی معلی رفته باقی عمر را در آن مکان سترکه بدعای از دیاد عمر و افزونی حشمت بگذراند مسألت او مقرون

گردید و خلعت فاخر دریافتند از زرد بندر مچلی پتن به بندر عباسی روانه شد که از اینجا متوجه مشهد مقدس مذکور گردد (سائحه دیگر آنکه) قبل از این مذکور شده بود که سیده معظمه و عمه مکرمه یا همشیره و فرزندان ایشان که بجهت دریافت شرف حج بیت الله الحرام بجانب ایران فرستاده بردند و بواسطه انقلابی که در آن (۱) بهم رسیده بود در دار السلطنه اصفهان باصیه و حماهات خود اقامت نموده بودند و پادشاه ایران شاه صفی بهادر خان نهایت اعزاز و احترام ایشان نموده منزل عالی بایشان داده انواع مهربانی و مردمی بجای آورد و چون ما بین خاقان سکندرشان و پادشاه ایران یگانگی و اتحاد است آن صدر نشین سر ادق عفت و عصمت سایرین در انتمملکت خوشحال بوده عمه مکرمه جدده پادشاه دین پناه تا این عهد در حیات اند و با اهل حرم سرای آن پادشاه همبشه الیتام و ارتباط داشته اند و میدارند و در اول این سنه خبر رسید که در دار السلطنه صفاهان جهان فانی را پدر و دودر موده بعلم جاودانی انتقال نمودند و عمه مکرمه نعش آن سیده و والده معظمه خود را به مشهد مقدس معلی فرستاده در آروضه متبرکه که دفن کردند بعد از تشخیص اسمعینی اعلی حضرت خاقان به جهت روح جدده معظمه ختمات کلام ملک علام فرموده به مستحقین و مساکسین خیرات نمودند و بجهت عمه مکرمه در این حال نیز مبلغ دو هزار هون مصحوب ملا محمد مفیم مذکور و شش هزار هون مصحوب میر محمد صالح قهی بابعض تشاریف فاخر ارسال داشتند جمعاً هشت هزار هون به الطاف و اشفاق تسلی بخش خاطر حزین ایشان گردیدند -

ذکر قضایای سال میمنت مآل هفدهم جلوس سعادت مانومی

خاقان سکندرشان که مطابق سنه احدی و خمسین والف بهیروست

محرر سوانح عهد خسرو سکندر اقتدار بجامه و قایغ نگار قضایای این سال فرخنده آثار را در شهور و سنین روزگار بدین آئین نگارش مینماید که چون حال پرملال ماه محرم الحرام مشهور و شبعیان و معتقدان حضرت سیدالانام و موالیان امه کرام علیهم الصلوٰه و السلام گردید اعلی حضرت خاقان سکندر

بارگاہ بمراسم تعزیه حضرت سید الشهداء و شهدای دشت کربلا در ایام متبرکه که عاشورا قیام و اقدام فرمودند و رسوم و آداب عزای مذکور در ضمن قضا یای سال دوم جلوس منصلا در معرض بیان در آمده است و بعد از فراغ از قیام بمراسم تعزیت شهدا و انتضای ایام عاشورا امر مطاعه واجب الاتباعه بنواب مستطاب علامی فهامی شرف صدور یافت که مبلغ دوازده هزار دون زر عاشوری منفری بر نسبت سنوات سابق بار باب مستحقین تقسیم نمایند مشار الیه همه علماء و صلحاء و سادات را جمع نموده در لیالی خمسہ جمعہ هر کدام را فراخور حال مبالغی مقرر نموده در لیالی خمسہ جمعہ مرمانر (۱) داخل دولت خانه عالیہ کرده زر تقسیم میکرد هر شبی سیصد نفر و چهار صد نفر را زرمیدادند و در شب پنجسم صلاهی عام داده از فقیر و مسکین چه از بیوه زنان و غیرهما را جمع نموده در یک شب و روز زر را بهمة آنها قسمت نمودند که هر کدامی را هون ولاری و روپیه رسید و کل مستحقین از ذکور و انات و از صغیر و کبیر بدعای افزونی عمر دولت و نگو نسا ری اعدای ملک و ملت اشتغال نمودند (و ایضا) بر نسبت سنوات سابق برای سادات و صلحاء و رفیع الدرجات مقامات متبرکه و ساکنان عتبات عالیہ و علمای مشاهد مقدسه مبلغنهای کلی را بر مردم معتمد سپرده فرستادند که طوایف و توابع مذکور و مستحقین مذبور (۲) بدهند تا در ان اما که (۳) خلد قریب بدعای پادشاه سکندر جاه مشغول باشند (از سانحه دیگر) قبل از این در ذیل قضا یای این سال سابق سمت تحریر یافته بود که سیادت پناه رفعت و عزت دستگاه میر فصیح الدین محمد را برسم رسالت بخدمت شاهزاده بافرنگک و شکیب شاهزاده اورنگک زیب به اورنگک آد با تحف و هدایا فرستاده بودند مشار الیه بخدمت شاهزاده اعظم رسیده تحف مذکورہ را گذرانید و مورد توجهات و توقوز گردیده چند گاه آنجا بوده به تشریف رخصت سرانرا از گردینده در اوایل ماه صفر ختم بالخیر و الظفر مراجعت نمود و بسعادت بساطبوس رسیده مشمول شواطف نامحصور شد و خدمات و اخلاصی که در امر حجابات از مشار الیه بخیر ظهور رسیده



بود مستحسن و مرضی طبع اشرف آمد (من مآثر الکرم) در این سال مسرت و خرمی مآل بخاطر مناظر خاقان سکندر اقبال خطور نمود که جشن مولود حضرت خیر البشر علیه الصلوة من الملک الاکبر را که دوسه سال بود که موفوف شده بود بقانونی که در سنوات سابق میکرده اند بکنند اگر چه تعریف این جشن و مینبائی در سوانح سال سیوم جلوس اعلیحضرت خاقانی مفصل بخانه سوانح نگار تحریر نموده شد اما چون امسال به تکلفات بسیار واحسان و اکرام پیشتر این جشن و قوع یافته زواید آنرا در معرض بیان درمی آورد باینجه امر اشرف نفاذ یافت که چاورمها طرفین میدان داد محل را بادکاکین اطراف میدان بآئین رنگین یارایند و متصدیان اینخدمت وعهده داران چارمها بآئین بستن مشغول شدند ولوازم و اسباب آئین را مثل پردها زرنگار و مجسمه های تصویر پرکار و غیره تهیه نمودند و دو عمارت رفیع میدان را و دکاکین را در غایت زیب و زینت آئین بستند و خیمه پرنقش و نگار بچهل ستون در میان میدان بر افراختند و در میدان دروازه شیر علی مندب عالی بر سر پای کردند و در هشت محل دولت خانه که بمنزله هشت بهشت است صدرهای دیوانی گذاشتند و امر مطالعه (۱) نافذ شد که امرای ذی اعتبار و وزرای عالی مقدار و بازرگان ما امدار و تجار هر ملک و دیار دکاکین میدان داد محل را آئین بستند و ایشان اقشه و امتعه و نفایس و غیره را در دکاها آراستند و بالاهم چیدند روز هفدهم ماه مذکور پردها از روی کارنامه های نگار خانه چس برداشتند عالم دیگر بنظر در آمد گویا بهشت مختلر ابا حور (۲) غلمان بهزاران تکلفات و زیب و زینت در اهل نظر دنیا جلوه گر ساختند و ابواب عیش و عشرت بر عالمیان مفتوح ساختند و کلاوتان رقص حور و پری مانند را که از تمام ممالک تلنگانه طلب نموده بودند در هر محل عشرت یک هزار و دو هزار چون طاؤس مست بجلوه گری و جان ربائی مشغول شدند -

(نظم)

دل پیر برنا همه شاد شد  
مهیا ز عیش آنچه میخواهند

جهان سر بسر عشرت آباد شد  
جهان را چو گلشن یار استند

زعیش و طرب طبع پیر و جوان همه کام جو آشکار و نهان  
 و در آخر ماه مذکور اعلیحضرت خاقان سکندر شان بر فیل فلک تمثیل  
 به تکلفات گوناگون آراسته بودند چون آفتاب تابان با کمال شوکت و عظمت  
 و حشمت که ناطقه از شرح و بیان آن عاجز است سوار گردیدند (۱) از  
 دولت خانه عالیله بر آمده سیر میدان مذکور تشریف حضور پر نور از رانی  
 داشتند و همه مقربان و اکابر و امرا و وزراء عظیم الشان و سایر طبقات چاکران  
 با آداب و تزک پادشاهانه پیاده همراه فیل سپهر عدیل و طوایف خواننده  
 و مسازنده و کافه بتان رقص در پیش فیل بساز و رقص مشغول شدند -

( تطفه )

شوکتی (۲) بنوده است چنین بحشمتی که سکندر بنوده است چنان  
 بجاست قدرت آنم از آنچه دیدم من بنوک خامه تو اتم نمود شرح و بیان  
 و بعد از تفرج و ملاحظه چاروهای آئین بسته و کشیدن پیشکش های  
 موفور عهده داران کجک مرصع و بر سر فیل کوه عدیل بند کرده بجانب دکانهای  
 امرای عالیقدر منقطع ساختند خصوصا بطرف دکانهای که منسوبان  
 عالیجناب آصف جاهی آئین بسته بودند و مشارالیه فیلهای جبال مثال واسپهای  
 بادپای بازنجیرها و یراق زرین و سمین و طبقهای زر و جواهر و تحف موفور  
 و ظرف غیر محصور از نظر ملازمان رکاب ظفر اتساب خاقان سکندر شان  
 گذرانیده منظور انظار قدسی اطوار گردید و همچنین قدم بقدم فیل که از  
 دکانین امرای ذیحجه و اعیان صاحب دستگاره مروری نمود هر کدامی علی  
 قدر مراتبهم طبقهای زر نثار نمودند و فیل و اسپ و خوانهای نفیس افشده  
 و امتعه و تحفهای مرغوبه برگذری نمودند و دعا و ثنا میکردند و سر مغاخرت  
 و مباحات بمتبه سموات می سودند نه همین امرا و وزراء ای حشمت آئین و ساکنان  
 روی زمین زر و جواهر و افر نثار راه خاقان سکندر شان مینمودند بلکه  
 سپهر برین نیز از ابرمطیر سایه گستر شده و از اقطار و امطار لالی آثار نثار راه  
 خاقان میکرد و اعتدال هوا را آنروز تا شام کیفیت سحر و طبایع را از  
 (۱) گردیدند بشوکتی که سلیمان بنوره است چنین -

لطافت رطوبت و انشاء راح روح پرور بود -

(نظم)

فلك رشك برده بر اهل جهان که شد در ره شاه گوهر نشان  
 نهان کرده خورشید را از نظر چو گردیده چتر شوی جلوه گر  
 و روز دیگر امر مطاعه (۱) نافذ شد که تمام آن میدان و محلات آئین  
 بسته گوشه بکنند و در دکانهای عورات بزم آرای بوده عیش و عشرت  
 انبساط نمایند و از هر طرف مقدار پرواز باز سهام چهار برو طول مد نور  
 بصرکت داده غرق نمودند و خاقان با اهل حرم محترم و علیا حضرت داموس  
 العالمین پادشاهزاده صغیر السن بلقیس مکانی بتفرج و سیر آن بز هتنگه خلد آئین  
 از راه دوات خانه خرامان گردیده سیر آن مقامات دلگشا و محلات فرح افزا  
 نموده متوجه اتباع امتعه تبار که هر دکان مملوا از امتعه وغیره بودند از دکانداران  
 خریداری فرمودند و آنچه از خاك قدم اگر توام و از انوار طاعت آفتاب  
 جناب خاقان سکندر مرتبت تویتای بصر و ضیاء و بنیش نظر حاصل نموده  
 کامیاب شدند و از زر مبالغهای کلی بسوداگران چه از خریداری و چه از عمر  
 انعام و اکرام مرحمت شد و باین عطایای موفورا فزوده دفعه دیگر در سلخ ماه  
 مذکور باز به نهج اول گوشه نموده با حرم محترم بسیر و خریداری تشریف را  
 ارزانی فرمودند و تمام آروز عشرت اندوز که هو الطافت انگیز و اروباران زیر  
 آسمان رطوبت بیز بوده چون خسرو پرویز عیش و عشرت را البریز داشتند  
 و از دکانداران اثاث که زینت بخش آن بز هتنگه جنت دستگاه بودند بوسیله  
 اتباع (۲) نقایس و نواد روزگار و سبب خریداری جواهر آبدار و افبشه و امتعه هر  
 ملک و دیار که افزون از حیز حساب و شمار بود احسان بسیار و اکرام افزون  
 از حد و مقدار بایشان نمودند و نفعی که تبار بارزگانان مالدار ادر طی مسافت  
 برو بحر نقل امتعه از شهر بشهر ممکن نبود در این بز هتنگه حضور محفل پر عیش و  
 سرور از ین مکرست و مرحمت سلطان لك بخش حاصل و اصل گردید و از  
 صمیم قلب دعای بیریبای از دیاد عمر و افزونی حشمت سلطنت و نگو نساری

(۱) مطاع - (۲) اتباع -

اعدای دولت خسرو سکندر منزلت نمودند و ایام عیش و عشرت بکامرانی و شادمانی منقضى گردید ( از مآثر بمعدله سلطانی آنکه ) وزارت پناه یولچی بیگ که احوالش در ضمن قضایای سنوات سابقه تحریر یافته آنکه مشار الیه از سوداگران و بارزگان مبلغی قرض نموده بود در ادای آن تکاهل و تساهل مینمود بعضی از آنها پهای داد محل آمده شکایت از او نمودند حکم عالی شد که قرض مردم را ادا نماید و او در مقام تسلی آنجماعت در نیامد، خود را آلودگی از لوث قرض پاک نساخت و تقاضای این طایفه قلیل البضاعته را که ننگ و عار ارباب اعتبار است بر خود روا داشت قهرمان عدالت پادشاه کسری معدلت آن نمود که دست تعرف او را از ولایت تنخواه سنجی که ز بی باکی در آن بزمی اسراف کوتاه فرمودند و حکم قضا صادر شد که ادای قرض خود هم از اموال خود نماید و مشار الیه از بیم پادشاهی اثاث البیت خود را بر آورده تنخواه قرضخواهان نموده مبلغ سی چهل هزار دون قرض ادا کرد و چون تمام قرض ادا نشد از خوف و ترس پادشاهی بالضروره خرد سالهاره خواجه سر ادای خود را که کمال تعلق بایشان داشت بر آورده حواله مردم پادشاهی کرد و حکم جهان مطاع نافذ شد که حاکم شرع شریف باکو توال در مسجد الاوده دیوانی نشسته حق مردم را بدهند بالجمله امر جهان مطاع باعث رفاهیت حال و سبب رفع بدنامی و خفت او شد و حقداران بحق خود رسیدند و پاره از قرض مانده بود نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی و سیله نجات مشار الیه شده تعهد ادای آن نمودند و در این قضیه که عالی با او یک رو شده بودند انواع امداد فرمودند و در خدمت اعلیحضرت خاقان سکندر تان سخنان مهور انگیز عرض مینورند که باعث تسکین صورت بی الثغانی پادشاهی میشد و بعد از این مراتب دنیای او را امانت نموده بجناب آصفجه امر معالی شد که از حاصل ولایت مشاخره به سپاه میداده باشند و تا غایت تحریر این مبلغ آن دنیا امانت داشته بکسی تقویض ننموده اند ( از وقایع آن که ) در ساخ ماه جمادی الاول از بیجاپور خبر انتقال قاضی احسن حاجب مقبسی این دولتخانه عالی از دار دنیا بعالم بقا

رسید و در همین تاریخ خبر رسید که میر محمد رضای استرآبادی که با جمعیت فرزندان و دامادان و جمیع قربانان از راه ختکی مشهد مقدس میرفت در حوالی لاهور از سرای غرور بلاوی سرور انتقال نمود و در بیست و پنجم ماه شعبان المعظم سیادت پناه میر رستم خان در دار السلطنته بعارضه بیماری جهان فانی را بدرود نموده بعالم جاودانی شتافت و دنیای او را که قریب دولک هون استوا تیخواه داشت چند روزی امانت بود و آخر به پسر عم او سید محمد نام که از دارالمرزآمده بود و در سلك ملازمان بارگاه انتظام یافت مرحمت فرمودند و او را در زمره امرای ذی اعتبار ساختند (از جمله سوانح دیگر) معالی نصاب عزت ایاب شیخ محمد طاهر در این سال تصمیم عزت رقتن بکنه معظمه نموده نواب علّامی قوامی پیشوا الزمانی را که خالوی مشارالیه اند و حقوق ابوت و تربیت از آوان طفولیت الی یومنا هذا بر ذمه مشارالیه داریند شفیع ساختند از ملازمان پایه سریر رخصت طلب نمودند و اعلیحضرت خاقان سکندر شان نظر بر اخلاص و خدمات موفور مشارالیه نموده ماعول ایشان را بفر قبول انجراح فرمودند و تشریفات خاص الخصاص رخصت امر کردند و مشارالیه بتوجهات شاهی مفتخر گردیده کار سازی سفر نموده جمعی از صلحاء مردم و عالم و فاضل که در خدمتشی می بودند رفیق خود ساخته با آداب ارباب دولت در پانزدهم ماه شوال از طریق بندر و ائل روانه خیرالبلاد شدند و چون در بجاپور بخدمت عادلشاه رسیدند توجهات درباره مشارالیه فرمودند از انجمله کشتی مخصوص ایشان تعیین (۱) نمودند دلش ما محتاج سفر دریا از سرکار آن پادشاه عمال بندر آماده و میها گردانیدند و در پانزدهم ذی حجه بکشتی سوار شده روی توجه بکعبه مقصود نهادند.

(ذکر سوانح سال خرمی مآل هجدهم جلوس خاقان سکندر اقبال که مطابق نه اثنی و خمسين الف هجریست و بیان فتوحات و تسخیر قلاع و ولایات که در این سال به یمین اقبال بی زوال خاقان سکندر شان واقع شده)

بر ضمایر عقلای روزگار و خواطر عرفای اولوالابصار که مسند آرایان محافل دانش و عیار سبحان نقود آفرینش اند بدلائل و اصحه مبرهن و چون آفتاب عالمتاب روشن است که ایزد جهان آفرین که نگارنده انده نقش بدیع نوع انسانی از ماه و طین است بهجت تزییح کار آگاه ایجاد و تنظیم عالم گون و فساد از اول جهان افروز و جود و مبداء طالع اشرفیات بزظهور و شهویر قامت قابلیت خواقین گیتی مطاع و فرق فرقد سالی سلاطین عالم اتباع را بجماعت خلافت و تشریف نیابت و افسر مهر شعاع پادشاهی و تاج و هاج شهنشاهی آراسته تہرتبت زمان در اقالیم جهان بر سریر سلطنت و جنہا بنانی و اورنک خسروی و گیتی ستانی متمکن داشته و ذات قدسی صفات ایشان را موبد بتائیدات آسمان و موفق بتوفیقات امور و در جهانی گردانیده و آنچه در امر نیابت و خلافت محتاج الیه ایشان بودد جمیعا بوجه اکمل و طرز احسن سرانجام داده تاہربک از ایشان در عہد فرمانروائی خود و مراتب ملک گیری و جهان کشائی و مراسم معدلت آرای گلولی (۱) تنوق از سلاطین از منہ سابقہ بردن و از کار نامہای دوران خود در صحایف ریز کار اوراق لیل و نہار داستا نہا یادگار گذاشتند و در السته و افواہ عالمیان ضرب المثل گردیدند و ہربک از ایشان چون بین الخلائق بخطاب مستطاب ظل آلہی مکرم و بہ تشریف خلیفہ فی الارض مشرف اند (۲) پاس بذات یکتائی بی ہمتا و اقتدا با فریدگار ارض و سمانمودہ بپہت انتظام امور عالم و تمشیت منہام بنی آدم از بنی نوع خود شخصی را کہ با خلاق حمیدہ متخلق و آثار رشد از وجنات اطوارش ہریدا باشد اختیار نمودد و نام (۳) امور و ملک و عنان منہام سپاہ در عیت را برای صایب و عقل کامل از منوط و مربوط میسازند چنانچہ اکرم حضرت و دود سلیمان بن داود علی نبیا و علیہ السلام اعقل عتلا آصف بن برخیا را برای امور مذکور اختیار نمود و اسکندر ذو القرنین کہ ذات شریفش مرات دوروی نبوت و سلطنت بود فیلسوف روزگار ارسطاطالیس را از حکمای یونان بپہت امر خطیر و کالت انتخاب نمود و ماثر تدبیر و دانش اور اقرین خود گردانیدہ عالم را کشور و انوشیروان عادل

بوزر چمهر را که حکیمی بود عاقل و دانا از سایر حکمای فرس بقرب سریر و امور مشوره و تدبیر سرافراز گردانید و هم چنین هر شهریار یا وزیر و پادشاهی را مشیری بوده که امور مملکت و مپسام سلطنت از رای جوان آرایش منتظم بوده .

نظم

ایا مرد هشیار بینای دهر  
 که هستی بهر چیز دانای دهر  
 نظر کن در احوال پیشینان  
 ز عهد کیومرث تا این زمان  
 شهنشاهان که بودند گیتی خدیو  
 که از قهرشان می هر باسید دیو  
 وزیران آصف صفت داشتند  
 کز ایشان علم برخوردار افراشتند  
 سلیمان که حکمش بر آفاق بود  
 ز آصف بهر کار روتق فرود  
 یا ورد بلقیس را از سبا  
 چو برگ گل از در (۱) گلشن صبا  
 سکندر باقبال عالم گرفت  
 ز بوزر جمهر است نیز رای و عقل  
 بود نام ایشان قرین باشهان  
 موافق این سیاق و مطابق این مصداق است که اعلی حضرت خاقان  
 سکندر اقبال .

بیت

تا بود بر سپهر مهر مین چتر او باد آفتاب مثال  
 بنور فراست جلیلی و فروع ینش از لی ذات حمیده صفات عالیجناب  
 زبده السادات العظام معتد و حید خاقان سکندر شان آصف بمائل .

بیت

آن که بگیتی بود در همه کاری رشید آصف عالیمقام میر محمد سعید  
 و اشایسته منصب رفیع المرتبه سرخیلی دانسته به تشریف و خلعت  
 سرافراز فرمودند چنانچه در ضمن سوانح سال چهارم جلوس همایون داستانی  
 در این باب مرقوم گردیده و از آن تاریخ تا الیوم که مبداء سال هجدهم جلوس  
 (۱) گل آرد ز گلشن -

شرافت مانوس است مشارالیه در معاملات مملکت برای مهرا نجلای یدبضا  
 نموده و عقدهای مشکل از رشته کارهای روز بسر انگشت تدبیر صایب کشوده  
 دستگاه سلطنت را کمال انتظام داده و در معاملات پادشاهی غایت احتیاط فرموده  
 آنچه در مراسم خیرخواهی و فدویت پادشاه از آن آصف خصال ظهور رسیده  
 و میرسد زیاده بر آن است که خامه سوانح نگار را بمعرض بیان توان در آورد  
 لهذا خاقان سکندر اقتدار این زبده خاندان ائمه طهار را بوفور عنایت و اکرام  
 اخص از اهل خواص فرموده روز بروز در ترفیع (۱) جاه و ترقی مرتبت  
 آنجناب مبالغه مینمودند و زمام معاملات کلی و جزوی مملکت را بقبضه اختیار  
 او منوط و سررشتهای امور و رجهور و سپاه و رعایا را بری عقده کشایش مربوط  
 داشتند و آن سید نفاست التاب در ازای الطاف و توجیحات از حد و حصر افزون  
 خاقان سکندر شیون همت بر تسخیر مملکت و از دیاد حشمت و وفور خزانه  
 و بقای ذکر جمیل سلطان سکندر عدیل مصروف میداشت و بر صحیفه خمیر این  
 نقش می نگاشت تا در این سال میمنت مآل خاقان سکندر اقبال تقاضای آن  
 نمود که ولایت و سبب الطول و العرض کرناٹک را که جمیعاً آن بولایت در  
 تصرف رایان کنار و راجهای شناتو شعراست و چند هزار شهر و بلد و قری  
 در آن زمین کفر آئین واقع است که کنار چون بوتهای خار در صحرا و کساران  
 دیار روئیده و منتشر گردیده اند بنا بر خطاب مستطاب رب الارباب حیث قول  
 عزاسمه و جاهدوا فی سبیل الله باءواکم و انفسکم ذلکم خیر لکم و اعظم درجه  
 عند الله از ثواب غز او جواد که اعظم ارکان دین است و متضمن فرایند دینی  
 و حسنات جزیل اخروی بهره مند شده آن مملکت را ضمیمه ممالک اسلام نموده  
 کنایس (۲) و معابد ایشان را بمساجد و مدارس تبدیل نمائیم و همانا کعبه دل  
 قدسی بمائل ارباب دولت مورد الهام خدای عزوجل و محل ارادت غیبی و مرآت  
 رونمای مشاهده لاریبی است که هر امری که در خاطر قدسی سرابر ایشان  
 خطور نمود آن معنی در عالم شهود صورت و جود فی پذیردیس در این امر  
 شگرف طبع اشرف را سخن گردیده بهالینجناب آصف مآب اظهار مافی الضمیر

(۱) ترفیع - (۲) یعنی جمع کنیسه -



فرمودند و در باب تسخیر مملکت کفار سخنان سنجیده تمام عیار از دهان گوهرتبار برآوردند میدآصف که از کمال فدویت و عقیدت بود از استماع این بشارت که مشرف قوتهاست پیچیده بندگی بتقدیم رسانیده باآداب شکر گذاری عرض نمود که این بنده از میان مرادم پادشاهی باعلی عیین قرب و نزدیکی سرفراز شده ام تا غایت خدمتی شایسته از این فدوی بظهور نرسیده که مورد تمسین ملازمان پایه سربرگردم و جانفشانی واقع نشده که از قبول آن حیات جاوید که عبارت از بقای ذکر جمیل است حاصل نموده باشم استدعا از عاطفت بی نهایت شهنشاه سکندر منزلت آن است که این خدمت را من حیث الاستقلال نامزد این بنده فدوی فرمائید تا بمیان اقبال بی زوال خاقان سکندر خصال و اعانت روح پرفروش حیدر گرا روانم داد و اسعاده ائمه اطهار علیهم السلام ممالک کفار را مفتوح و مسخر ساخته ضمیمه ممالک اسلام خاقان سکندر احتشام سازد خدیو سکندر دستگاه از سخنان صدق اخبر آن آصف جاه گشتن گلشن شگفتگی و عالم عالم انبساط بهمرساینده ذات شریفش را مصدر فتوحات و منشآتائیدات دانستند و آنچه در ابتدای تربیت این گلبن حدیقه دولت و اقبال نظر کیمیا اثر محسوس سکندر خصال در آمده بود غنچههای شاخسارش بیکتک تنگن گرفت و آب و رنگ جوهر ذاتش در ضمن صیقل تربیت نمودار گردید پس قامت با التمامش رابه تشریف خدمت غزا و جهاد کمار برآراستد و سررشته مهیات قلاع و تصرف بقاع آن مملکت را بتدبیر و کار داور مشارالیه مربوط ساختند سید آصف مرتبت از زمره امراء و وزرای عالیجاه که در درگاه گیتی پناه حاضر بودند سلالته امرای العظام خداوردی سلطانات شاملو را که امرازدهای (۱) اولیم ایران است و پدر و جدش باامارت ممتاز بودند شایسته اینخدمت عظیم دیده استدعا نمود که او را بریاست لشکر و سپهسالاری باشان و فرمکرم سازند و رای مشارالیه را در این امر استحسن فرموده سلطان مذکور را بحضور پر نور طلب نموده بخلع فاخر سرلشکری سرفراز گردانیدند و در ساعت سعد او را روانه آن طرف ساختند و ذین الوزام علی رضاخان غلام

حضور پرنور را که در مرتضی نگر سر لشکر بود طلب داشتند و امر مطاع صادر شد که لشکر سنجنی او که یکپزار سوار بود و چند هزار پیاده با سر نوبتان عظام در محل مذکور باشند -

( ذکر نامزد نمودن امرای عظیم الشان و عساکر ظفر

نشان از حضور پرنور بجانب ملک کرناٹک )

چون بالهام ایزدی طبع اشرف خاقان در امر جهاد با کفار و تسخیر بلاد و امتصار کرناٹک راسخ گردیده بود بعالیجناب آصف جاه امر مطاعه (۱) ناقد شد که بعضی از امرای ذیحجه و لشکر نصرت اثر که در بارگاه گیتی پناه بخندمت بهره و نوبت اشتغال دارند بجانب مرتضی نگر که متصل به بلاد کرناٹک است نامزد نمایند و عالیجناب آصف جاه متوجه این امر شد و مرتبه اول عساکر نصرت شعار سنجنی خاصه و دینای مختص خود را که قریب دو هزار سوار کماندار و تیغ زن نیزه گذار و اکثر ایشان جوانان ترکی و عراقی و خراسانی و اهل ایران بودند بسر کردگی شجاعت ایاب غازی علی بیگ سرخیل دینای مذکور و سر نوبتان مریم صولت را بخلاص فاخترد نوازش فرموده روانه محل مذکور گردند (۲) بعد از آن شجاعت پناه دادل جی کانیتهای مرهته را که در دینا راو دو هزار سوار مرهته بودند با چند سردار مرهته دیگر از جدید و قدیم تشریف اسپان عراقی مرحمت نموده بجانب مرتضی نگر فرستادند عمده الوزرا عالم خان پتان را که در اینوقت تنخواه او بدولت هون بود پانصد سوار افغان پتان داشت نیز تشریف عنایت نموده نامزد کردند و چند سردار دیگر را مثل شجاعت ایاب خانی بیگ ترک و الله قلی و مخدوم ملک و غیره و از نایکواریان و هزارهای (۳) عظام مثل آسیر او و سورپ ملنیر (۴) و و نکت ریدی و غیره که هر یک ده هزار پیاده برچپه دار و بهاله دار داشتند تشریف های لایق داده فرستادند و از لشکر نصرت اثر خاصه خیل نیز تپالنخان (۵) حواله دار باششصد سوار و خواجه نظام سر نوبت حضور و با هزار سوار و حواله داران

(۱) مطاع - (۲) گردانه - (۳) هزاربهای - (۴) ملانیر - (۵) تقالخان

دیگر را با فوج دیگر فرستادند و از ساجداران خاصه خیل نیز جمعی را از دشت محل چاکری انتخاب نموده متعاقب روانه نمودند و نیز از دنیای امانت اعظم الامرا یولچی بیگ پانصد سوار و دنیای عین الملک ششصد سوار و از دنیای قدیم امراء خیرات خان پانصد سوار و از دنیای اشجع الامرا اشجاع الملک پانصد سوار و از دنیا های دیگر قرآخورد دستگاه دو بیست سوار و سیصد سوار باسر نوبتان ایشان متعاقب یکدیگر فرستادند و در ولایت مرتضی نگر سلطان سپه سالار با اتفاق شیخاعت و عزت دستگاه غازی علی بیگ و سر اران سپاه با جمعیت ده دوازده هزار سوار و قریب سی چهل هزار پیاده خیمها بر افراخته معسکر ساختند و امر مطاعه (۱) نافذ شد که از ولایت مصطفی نگر و مرتضی بند و معموره منجلی پتن، محلات دیگر از جانبین اجناس و غله و سایر ما کولات و علیق دواب و جمیع ما محتاج لشکر بقالان معتبر بار دوی اعظم برده برده بقیامت وقت بفروشند تا از هیچ مرتنگی در آن اردو نباشد و عالیجناب آصفجاهی شروع در تدبیر و تمهید تسخیر مملکت کفار و بچار فرموده مرغان صبا مسیرا بروش داک چوکی مقرر داشت که احکام و امر پادشاهی با مرای عظام برسانند و اخبار آنچارا روز بمعرض عوض ملازمان پایه سیر سلطنت مصیر بیاورند -

( بیان داخل شدن عساکر اقبال بملک کرناٹک )

ایزد جهان آفرین که فتح و نصرت را قرین حال خاقان سکندر آئین گردانیده است آنچه ملایم مقصود است و موافق مطلوب ایشان باشد بفضای رورد (۲) ساحت ظهور دم بدم میرساند خصوصا که هر گاه طبع اقدس اشرف در جنبش این چنین جمعیتی حرکت این اطوار کثرتی تعلق گرفته باشد مصاحبتها و چه حکمتها در آن مودع و مندرج خواهد بود با بمله چون در سرحد مرتضی نگر افواج عساکر قاهره با آلات و ادوات حرب و ضرب مستور و مجتمع شدند امر مطاع معلی شرف ظهور یافت که سپهسالار نامدار و امرای ذی اعتبار و سپاه شیر شکار داخل مملکت کرناٹک شد - هر روز دو فر سنگ و سه

(۱) مطاع - (۲) بفضای بروز و ساخت -

فرسنگ زمین طی نموده در حال نزول و ارتحال غایت نقطه (۱) و احتیاط مرعی دارند و روز بروز اخبار و قایع منازل و سوانح مراحل بوساطت مرغان و منهبیان بغرض ملازمان پایه سر بر خلافت مصیر میرسانیده باشند پس عساکر نصرت مآثر بنا بر امر خاقان سکندر شان باداب و تزکی که مقرر شده بود کوچ نموده در مملکت کفار بخار در آمدند و روز سیوم بقلعه نیلور نام رسیدند که حصار استوار و بروج مشیده داشت و جمعی کثیر از شجاعان کفار در آنحصار بودند که سر راه برغزبان اسلام داشتند سپهسالار و امرای نامدار چنین قرار دادند که این قلعه را بقوت اقبال شهریار سکندر اقتدار بر سر (۲) آب مفتوح ساخته بجانب قلاع دیگر و حصارها توجه نمایند پس صفوف سپاه کینه خواه را با آداب جنگ و گوشش نام و ننگ آراشته بجانب قلعه رفتند کفار بخار با آلات و دوات حرب و تنگچی بسیار با کمال جرات و خیرگی بقصد آنکه مرتبه اول ضرب دستی باطل اسلام ظاهر سازند و از قلعه برآمده در فضای وسیعی برابر لشکر اسلام آمدند و چون شکوه و سطوت افواج لشکر و سواران تیز پرصولت فولاد پیکر و فیلاں کوه مثال و غلها را مشاهده نمودند هیبتی عظیم در دل ایشان پدید آمد و قرار مجادله بخود نتوانستند داد تحصن قلعه را غنیمت شمرده از برابر عساکر اسلام بتفرقه تمام رفته گف و از بقعه خزیدند و در رب (۳) قلعه را بر روی زندگی خود به بستند و افواج قاهره متعاقب بدور قلعه در آمدند و کالها (۴) بالبدر در میان گرفتند و چون کفار بی دست و پا شده بقعه در آمده بودند بصد جریقتل (۵) حرکت المذبحی نموده در مقام مدافعه در آمدند و سپاه اسلام بمیان اقبال سکندر احتشام یک حمله دها (۶) اول بر قلعه ظفر یافتند و بر بالای جدار سوار شدند و بروج عروج نمودند و معدودی از کفره از طرفی که بختگ متصل بود بیرون رفتند اما اکثر پنجه شیران بنرد افکن در آمده کشته شدند و قتل عام اهل این قلعه

(۱) تظان یعنی دانائی - (۲) بر سر راه - (۳) جمع د آب یعنی در بزرگ -

(۴) کوهاله البدر - (۵) جریقتیل - (۶) یعنی تیزی طبع و عقلمندی -

بواسطه تنبیه مردم قلاع دیگر، صلحت دیدند و در این فتح چند نفر از پیاده و سوار اهل اسلام نیز مجروح شدند با جمله غازیان اسلام قرین فتح و ظفر گردیده قلعه را بآلات و ادوات حرب و غنایم موغور بتصرف در آورده اند سلطان سپه سالار و امرای نامدار در همان شب عرایض مظفر (۱) مسرت اثر بخندست ملازمان در گاه فلک بارگاه ارسال داشتند و امر علی شرف نفاذ یافت که حواله دار و احشام و آذوقه در قلعه مفتوحه نگاه داشته و تعمیر بروج و باره وی نمود بجانب قلاع دیگر توجه نمایند (۲) بعد از وصول فرمان جوان مطاع سپهسالاریگی از معتمدان ربابا جمعی از تفنگچیان قدرانداز و آذوقه بتراست نگاه داشته خود بجانب قلاع دیگر توجه نمودند و بهر قلعه که میرسیدند از کفار خالی می دیدند سلطان سپه سالار در هر قلعه جمعی از تفنگچیان را نگاه داشته پیشتر توجه مینمودند و بعد از آن بقلعه رسیدند دُمگور نام که سربر فلک اطلس کشیده و راجه کفار بجمع اسباب و آلات جنگ قلعه را مستحکم نموده -

(مصرع)

قلعه چون سپهر گردون بود با استحکام

و کفار که از اثر قلاع فرار نموده جانرا از آن مهالك بدر برده (۳) بودند سلطان سپهسالار و جمیع امرای نامدار بر آن قلعه محیط شده به تسخیر قلعه پرداختند و از هر طرف سیه پاش می بردند و مردم خراسان و عراق سبقت بر طایفه دیگر در تسخیر قلعه مینگر چوند و سپهسالار پایه سریر عرضه (۴) درشت نوشت که جمعی از نقب زنان را ارسال دارند حسب الاستدعای او پانصد نفر را بآلات حفر و نقب فرستادند و مدت دو ماه سعی بسیار نموده نقب را بزیر برجی رسانیدند و کیسویای باروت در زیر برج برهم چیدند که برج پیرانند در این اثنا جا سوسان خبر رسانیدند که رای اعظم آن ممالک با حشم و لشکر و فور (۵) از مقر سلطنته خود برآمده به جنگل پر درخت خار دار در آمده و راه سوار انرا مسدود کرده در قصد شبخون است امرای نامدار ازینطرف

(۱) ظفر (۲) نمایند - (۳) برده در این قلعه متحصن شده بودند - (۴) داشت (۵) موغور -

غافل بنوده با کمال احتیاط بودند و الحق بیم آن بود که در اینوقت که تسخیر قلعه نزدیک شده راجه آن از طرفی در آید و منهم فتح قلعه به تعویق انجامد چون تائیدات آلهی و اقبال پادشاهی مددگار بود امرای نصرت شمار باین دو امر کمال اعتضاد و استظهار داشتند و باطمینان تمام در تسخیر قلعه کوشیدند و برج مجوف پر از باروت را در صبح روزیست و ششم ماه محرم الحرام آتش زدند و برج باره را باز بین یکسان کردند غازیان شیرشکار تیغها آبدار از نیام کشیده بجانب قلعه دویدند و کنار که در مدت عمر چنین حادثه ندیده بودند بی اختیار فریاد امان که در آن وقت سو دنداشت برآوردند و سپاه اسلام بقله درآمد خون صغیر و کبیر کنار را بر خاک ریختند و از کشته پشته ها گردید و قلعه را به بین اقبال بیژن و آل پادشاهی مفتوح ساختند و سپهسالار و امرای نامدار سجدهات شکر ایزدی بپا آوردند در این اثنا جاسوسان خبر آوردند که رابل با حشم موفور از جنگل برآمده نزدیک به بنگاه اردوی معلی رسیده قاضی علی یک با جوانان عراقی و ترکان بر تهور که چرخچی عساکر بودند مجرد استماع این خبر قبل از آنکه امراء دیگر با سپاه خود جلورین شوند تاخند و چون برق لامع بحوالی کنار رسیدند و رابل که با چشم موزور ببددلخ و مور باراده جنگ آمده بودند و چرخچی کنار که فوجی از شجاعان نادر بود بجانب عساکر اسلام تاخند و همان پیش آمد باعث شکست کنار شد زیرا که مردم عراقی و خراسانی بکمانداری ایستادند و به تیرجان شکار کنار را بر خاک ادبار می انداختند کنار را تاب مقاومت نماند و فرصت محاربه نیافته روی بگریز نهادند و رابل که با کمال شوکت از عقب لشکر خود می آمد از مشاهده اینحال خود را به جنگل انداخت و زیم تعاقب فتنه لشکر اسلام آنروز و شب هیچ جا آرام نگرفت و نمازیان اسلام ته قیام نموده اکثری در گریز هلاک نمودند و باقبال بلند شاهی فتح بعد از فتح نمودند و در تسخیر قلعه منیع و واقع شد و رابل فرار نمود و فتح دوم در غره ماه صفر واقع شد و عرایض فتوحات بعرض ملازمان خاقان سکندر نظیر رسید و سپسالار و امرای نامدار و

عساکر مورد تحسین خاقان گردیدند و بالفرمان معلی خلیفه تپای ناخره و اسپای تازی و ترکی بجهت سپهسالار و امراء نامدار و ارباب جلالت ارسال نمودند و امر معالی شد که در قلعه دهور مردم (۱) معتمد و تشنگی و آذوقه نگاه دارند و رعایای آن ولایت متفرقه را بقول و تقویت آزرده معمور دارند و سایر محال مفتوحه را کشت و زرع نمایند و چون فرمان معلی و خلاع و اسپان بدایشان رسید سجدهات عبودیت نموده بتشاریف سرافراز شدند و حسب الامر عالم مطاع معموری مملکت کوشیدند تا آنکه فصل برشکال رسید و زمین و زمان نمناک گردید سپهسالار و امرایان و عساکر در قلعه مفتوحه نیلور رحل اقامت انداختند و در منازل علف پوش قرار گرفتند تا بعد از فصل برشکال باز به تسخیر ممالک پردازند و چون خد او یردی سلطان سپهسالار مکرر در عراض استدعای تقبیل آستان سلطنت نشان نموده بود بنابر التماس او فرمان معلی صادر شد که فرسنگ سر لشکری بقاضی علی بیگ سرخیل سنجی آصفجه سپرده روانه حضور پر نور گردد و بنام قاضی علی بیگ فرمان صادر شد که چون سلطان را بخدمت و طلبیده ایم و او در همه امور لشکر و تسخیر مملکت رونق و فایده دهد قبل ازین دخل تمام داشته او را بمنصب سپهسالاری سرافراز نمودیم باید که مستعد من حیث الاستقلال در امر خطیر سپهسالاری کجا ینبغی پردازد و در تسخیر مملکت کفار و براین مکرمت افزوزد (۲) دنیای دولت هون استوا با رحمت فرمودند سعی موفور بظهور رساند سلطان و بدار السلطانه آمده بشرف بساطبوس رسیده به تشریف خاصه و فیل و اسب و تنخواه دولت هون دنیا استوار رسیده و سرافراز گردیده بر طریق (۳) سابق در ولای خود بخدمت چاکری قیام نمود امارای اعظم را ایل از کنار قلعه (۴) دهور فرار نمود بمقر حکومت خود رسید و از اقامت نمودن عساکر ظفر اثر اسلام در قلعه نیلور خیر یافت تزلزل در ارکان وجود او پدید آمد و از این غم و اندوه از تحت سلطنت و هستی در مغاک نیستی انتقال نموده و پسر او چون

(۱) دهلور - (۲) افزوده - (۳) بر طریق - (۴) دهلور -

قابل سلطنت نبود را جهاودر و ماه عمده که در تحت حکم او بودند تمکین سلطنت او نمیکردند و سرنگراج که از بنی اعمام او بود و همیشه داعیه سلطنت داشت و امرای عادلشاهی که از جانب ملک خود به تسخیر مملکت کرناٹک مشغول بودند او را و کتر رایلی کرده چند وقت چتر شاهی بر سر او گرفتند و اسم رایلی بر او اطلاق میکردند در این هنگام که رایلی مملکت حجیم و اصل تمدن مملکت کرناٹک را اقرار گرفت و او جهاودر و ماه بزرگ آن ولایت اطاعت ابرمودند و ارسوار و پیاده بسیار تشکیلی از آن مملکت جمع نموده برمسند سلطنت متمکن شد و محل اقامت سابق را که قرب جوار سپاه اسلام داشت در این وقت مقر حکومت خود ساخت و باستنداد لشکر و استحکام فلاح پرداخت (۱) چون اخبار استقلال سرنگراج مسموع جاهد و جلال خاقان رسید امرای معلی رفتند که چند سردار دیگر بکاک و مدد عساکر روانه شوند (۲) عالیجناب آصفجاهی تعین (۳) امر نامزد باین تفصیل نمودند اول سیادت و بجایه زیاده سید مختار برادر اعظم الامراء شجاع الملک که یک ملک دون دنیا داشت با سید بهادر نامدار بود دیگری سیادت پناه سید محمد آقا که دنیای میر رسیم خان با تقویض شده بود (۴) دیگری شاه غنغنه خان دادارند و له خان بیجاپوری که یانصد سوار دارد هر کدام را اشریف مرحمت نموده با فوج و نیمه سکر قتل کردند و قلعه نیلور بقاضی علی بیگ سپهسالار ملاقات نمودند (ذکر غزوت و فتوحات که عساکر اسلام را زین دن اقبال خاقان سکندر صفات بعد از فتن برشکال در ممالک کرناٹک روی داد)

چون فتن برشکال منقضی گردید سپه سالارانه مدار و امرای عالیقدر و سیادتصرت شعار به تهیه تسخیر (۴) و امرای جدید که مذکور شد بعد از ظفر آریوست (۵) و کثرت ایشان باعث از دیار شد و شوکت گوردین و امرای ذیشان با عساکر از قلعه نیلور برآمده با اسباب و آلات جنگ به تمکین تمام قصد تسخیر ممالک نمودند .

(۱) پرداخت و (۲) شوند - (۳) تعیین (۴) تسخیر پراختند - (۵) پیوستند و جمعیت -



تظلم

ز جنیدن لشکر بی حساب  
 شده دشت و صحرا پر از لشکری  
 زمین هم بینید بر روی آب  
 ز هر کس عیان شوکت سنجری  
 جگرهای کفار را کرده آب  
 در خشیدن خود هاز آفتاب

بعد از طی منازل و قطع مراحل بحوالی و حصار نکیت روی رسیدند و این حصار در تحت تصرف دلگتوار بود و ایشان جلالت و شجاعت سپاه اسلام را شنیده بودند در این زمان از دیدن افواج رزم جوی بهادران اسلام هول روز محشر و جزع و فزع اکبر در ایشان پدید آمده و سرداران ایشان با عقلای خود اندیشیدند که در این حادثه چه چاره و در این قضیه چه تدبیر که نه قوت مجادله داریم و نه پای گریز همه حیران چون نقش دیوار ماندند آخر از بیم قتل عام و ضرب دست تمشیر اهل اسلام در شب تاریک خود را بجانب جنگل انداختند و مانند مور و مار در آن جنگل پراخ قرار گرفتند و از آن جا جمع کفار بجزایر از راه جنگل و دامن حیل بدر رفته بمحاصر استوار رامپور پناه بردند و روز دیگر که غازیان نصرت شعار در مقام تسخیر آن حصار درآمدند حصار را خالی از مردم یافتند و به تحقیق پیوست که در شب همه فرار نموده اند پس سپهسالار نامدار و امرای ظفر شعار بدرون حصار را در آمدند شوری و سیع مشاهده نمودند سپه سالار از امرای ذی اعتبار الله قلی سردار را بابهضی از حتم و لشکر دنیای علی رضا خان و حشم سورپ مالنیر در قلعه و نکتروی گذاشته و خود متوجه اصلاح و تعمیر و مرمت آن شده خاطر از حفظ آن جمع فرودوده بعد از سه روز با عساکر منصور متوجه رامپور گردید و بعد از طی چند منزل بحوالی حصار رامپور رسیدند و جنگل عظیم پراشجار بنظر درآمده که دور و مادار قلعه بود سپهسالار نامدار بربک طرف آن جنگل قرار گرفت جاسوسان خبر حصار رامپور (۱) آوردند که همه اهل قلعه و نکت روی (۲) پناه بقلعه رامپور آورده اند و سنگریز راج که از راجهوان آن مملکت است از راجایان معتبر قائم مقام رایل دانسته اند از مقر حکومت خود ده دوازده هزار پیاده تفنگچی

(۱) رامپور را آور دند - (۲) ری دی -

و حشم بسیار بکمال لشکر قلعه رام پور فرستادند و ایشان به تقویت سنگریز  
 راج مستعد جنگ اند و چون یک طرف این حصار بکوه رفیع استوار بود  
 سپه سالار نامدار را بمخاطر رسید که که طایفه مسلواری که در آن طرف کوه  
 مقام مسکن دارند و اخبار جمعیت و کثرت ایشان را جاسوسان آورده بودند  
 شاید به کمک اهل قلعه رام پور بیایند و در نزدیک چنین جنگل پر خوف و خطر  
 و کوه رحل اقامت انداختن نزد خرد دور بین پسندیده نیست در بحر حیرت  
 مستغرق گردیده بود که ملهم اقبال خاقان بوی چنین الهام نمود که در همین مقام  
 در قلعه چه دو دو جا بر سر راهی که احتمال آمدن کمک باشد نباید بنا نمود پس  
 سپهسالار سر از دریای فکر برآورد و امر او عساکر که بر اطرافش بودند  
 گفت های اقبال خاقان سکندر فعال دلالت چنین کرد که در این مکان دو قلعه  
 باید ساخت تا در شبهای تاریک از دستبرد کفار ایمن بوده بر تسخیر رام پور گردیم  
 و از اسپ فرود آمده توبره بردوش گرفته مرتبه اول از کوه خود سنگ آورد  
 امر او عساکر از صغیر و کبیر چون دیدند که سپهسالار چنین کار کرده همه  
 باتفاق سبد و توبره گرفته شروع در سنگ آوردن کردند و در همان روز توده های  
 سنگ مانند کوه در دو مقام معین جمع شد و بنایان معماران در دو محل رنگ  
 ریخته طرح دو قلعه کشیدند و در مدت چهار روز همانجا قرار گرفته هر روز  
 همه مردم سنگ میکشیدند و شب طلایه میداشتند آخر دو قلعه باهشت برج  
 و دروازه مرتب و مستعد گردید آنچنان امر دشواری با تانت قبال پادشاه  
 صورت امام پذیرفت و از طرف آن کوه و جنگل کمال امنیت حاصل آمد نظر  
 بجنگل پرداخت کردند چون تردد سواران از آن جنگل بغایت دشوار بود  
 سپهسالار نامدار مرتبه اول خود تبر گرفته بقطع اشجار شد و سایر لشکر وارد و  
 چه به تبر و شمشیر بقطع اشجار پر خار مشغول شدند با بناله مردم لشکر به  
 نشاط تسخیر قلعه و شامانی فتح جنگل را نیز در مدت چهار روز بریدند  
 چنانچه فوجهای سوار بفراغت گذار نمودند تا بفضای وسیعی که بر اطراف  
 و جوانب حصار بود رسیدند جدار و بروج قلعه چون فلک البروج مشهود

منظور عساکر منصور گردیدند و فتح این چنین حصار در نظر خورد و در بین بغایت دشوار نمود زیرا که بر دور آن خندق بود که یگی از شناوران نیزه با دست گرفته در آن درآمده و نیزه را در آب انداخت بقعر آن بر سید و پهنای خندق سی ذرع بیشتر برد و دیوارش که بسنگ و گچ بسته اند عرض آن هجده ذرع بود و بروج مشیده و نیرفات (۱) متنوعه داشت که نوپیمان از بروج و تله گچیان و بیان کاریان از کنگره اگر مور بر از دور نیند میرزاد در پیش چنین حصاری در آمدند چون پیشتر رفتن میسر نبود در پناه بلادی مقام معسر نموده شروع در بریدن کویچه‌های سلامت کردند در سه محل بریدن کویچه‌های سلامت هر پنج و تاب مقرر کردند کویچه اول بجواله دنیای آصفیجایی و دنیای سپهسالار مقرر شد و کویچه میمنه بجواله احشام راول و از نمودند و کویچه متسره بجواله میزوران که از جبهه میزینداران معتبر بودند کرده شد و سرکاری این امور به تماریدی بر در جبل و نکت ویدی مقرر فرمودند چون در این طوقتی و محل و مقامی که از اطراف و جوانب احتمال ظهور مفاسد بسیار داشت کمال تقط (۲) و احتیاط می بایست نمود جمیع عساکر ز دورا دو قسم نمودند بزرگ قسم را بجوادیگی کردن یک قسم را بجواله سیادت پناه سید محمد آقای مازندرانی کردند و یک قسم را بجواله راول جی کانتیا کردند و لشکر قدم الامرا خیرات خان را و دنیای امانت و سوچی را بجواله راول جی کانتیا نمودند و مشار الیهما بنوبت کشیک و طلایه داری می نمودند تا آنکه کویچه سلامت ضایفه راول و را وجود آنکه ده هزار نفر کار می کردند دو بیست ذرع تا بختیق مانده بود که کویچه سلامت سپاه اسلام در مدت نه روز بکنار خندق رسید آن روز بوادران اسلام تا بقیه فک مینا قام بلند گردید اما کفار بجا رتبه روزگار که از ترسیدن تک مایوس بودند و جنگلی که سد سدید بود برینده دیدند و خبر کویچه‌های سلامت که بکنار خندق رسیده شتیدن با وجود و فوراً استعداد حرب که داشتند از جنگ و جدل عاجز آمدند و با ضروره دست بدان من زدن و در مقام استغفار و تضرع ایستادند چه که سپهسالار امان می داد و قصد قتل عام داشت

جهت تبنیه و تادیب قلاع دیگر که ابواب قلاع را بر روی عساگر نصرت ه آثار  
نه بندند چون راول وار و جمیع امرای نظام در این معنی التماس نمودند  
سپهسالار بصدقه فرق مبارک اشرف خاقان امان داده چنین (۱) مستحکم  
با آلات و ادوات باقبال بلند خسروی مفتوح گردانید و این فتح در نوزدهم شهر  
شوال ختم نسل الامال این سال واقع شد و در انحصار مستحفظان و تفنگچیان  
گماشته متوجه کلور شدند و آن حصارى بود که پنجهزار پیاده و حشم و لکتوار  
و ده هزار نفر از مردم از اننت راج به محافظت آن مشغول بودند و رایات  
ظفر و اقبال بر پشت فیل کوه مثال با بجانب ارتفاع یافت و روز سه شنبه بیست  
و سیوم امیاء شوال عساگر قاهره از موضع آله کایرر باداب جنمگ و کوشش  
نام و نسگ بجانب حصار کلور توجه فرمود و در یک پهر و نیم آن روز نبرد یک  
حصار رسیدند هموز عساگر متصوره جمعیت نموده بودند که فوج پیشتر  
اعتیاد بر اقبال خاقان نموده ملاحظه از توپ و تفنگ نکرده بر قلعه دویدند  
اهل قلعه را اگر زکا هی بنود دست از جانب شسته بزدن توپ و تفنگ و بان  
مشغول شدند و هر چند بمنع آمدن لشکر اسلام شدند فایده نکرد و تهور  
و جلادت شجاعان سپاه اسلام پیشتر ظاهر شد تا بهادران خود را به مدار حصار  
رسانیدند و در آن تاختن جمعی از پیاده و سوار شریعت شهادت چشیدند و سر  
خروی دنیا و غمی کردند و خرد را از سایر سپاه بکسلست (۲) تنگ و نام  
ممتاز ساختند رحمة الله علیهم ر بعض نیز مجروح و عاقبت محمود شدند و از پی  
یکدیگر بهادر آن دین می آمدند چون تیر بر آن خون آشام پای بر افتادهای معر  
که گداخته خود را بکنار حصار رسانیدند و صاعقه آتشبازی و توپ و تفنگ  
و بان چون تگرگ بر ایستان بسیار (۳) بد برهیزهای فراخ دامن از حوردرد  
نموده خنجرها بر آورد و در رخنها در جدار کردند و انگشت پاداران بند کرده  
بر بالای حصار برآمدند و بدرون رفته کفار را بشمشیر آبدار قلم قلم نمودند  
و معدودی که بقلعه رفته بودند تلاش نموده در قلعه را و از کردند و جوانان

(۱) چنین حصن مستحکم - (۲) به کسب - (۳) سیار بارید به سیرهای -

بها رد روزه مفتوح دیده درون قلعه ریخته آتش پیناد بر کبیر و صغیر کنار زدند و چنین قلعه بر تحت تصرف اولیای قاهره در آمد عدد شهیدان و مجروحان اسلام از سوار و پیاده بدویست و پنجاه نفر رسید و عدد قتیلان کفار چهار هزار بود غیر زخم‌دار و سه فتح بی در پی به یمن اقبال شاه سکندر اقبال تا او اخر ماه شوال سنه مذکور وقوع یافت -

( ذکر وقایع متنوعه و سوانح متفرق این سنه )

از سوانح غریبه قضیه ارتحال شاه صفی پادشاه ایران است که در اول این سال در دار المومنین کاشان و قوع یافت و بمجملی از آن سائحه این است که شاه مغفرت پناه شاه عباس الحسینی الصفوی الموسوی بهادر خان در زمان ارتحال از این دار فنا بیره خود سام میرزا نام پسر صفی میرزا که بعد از قتل پدرش تربیت نموده بود مسمی با سم پدرش کرده جائس سر بر سلطنت نمود و آن شهریار بعد از جد بزرگوار بر اورنگ شاهی متمکن شد و در عهد فرمانروایی محاربات عظیم با قیصر روم نمود و هر مرتبه لوای نصرت و ظفر بر قبه فلک اخضر بر افراخت و مظفر و منصور بمقر سلطنت خود عود منمید و تا مرتبه آخر خواند کار روم با عساکر کثر بتصد تسخیر قلعه بغداد که شاه غفران مآب از رومیه گرفته بود آمد و شاه صفی بهادر خان از مرکز دولت بجانب عراق عرب لوای عظمت بر افراخت و در اثنای طریق بیماری صعب عارض ذات اشرفش شده حکمای حاذق در مقام علاج در آمدند بآن تقریب مدت دوسه ماه در نواحی همدان توقف واقع شد و خواند کار روم در آن توقف فرصت یافته مبالغه عظیم در گرفتن قلعه بغداد نمود و با این حال از جهه مستحفظان آن قلعه که یکی خلف سلطان بود نفاق کرده با حاکم آنجا مخالفت نمود و در عیان رومیان موافقت نمودند تا خواند کار بغداد را گرفت اما جمعی کثیر از طرفین کشته شدند و خواند کار گرفتن بغداد راه از قوچات بزرگ دانسته و بمر دم زمین خود سپرده قبل از آنکه شاه صفی بهادر خان از آن گرفت بر آید و بجانب بغداد توجه نماید بجانب استنبول رفت و شاه بعض (۱) از امر اراهه تکامیسی

خواندگار فرستاده خود نیز تعاقب میخواست است بکنند ایلیچیان سخندان خواند  
 کار با مکتوب صلح اسلوب و عریضه وزیر اعظم که بد لایل آیات قرآنی و  
 احادیث نبوی در باب صلح مبالغه بسیار نمود رسیدند و مکاتیب وزیر اعظم  
 برای ارکان دولت قاهره آورده بودند شاه جمجاه با عقلای مقرر بان مشوره  
 نمودند ایشان صلاح دولت در آن دیدند که چند وقتی نایره فتنه جانب خواند  
 کار فرو نشاندن و باز (۱) جوانب دیگر مشغول بودن مستحسن است شاه  
 جمجاه بنا بر استدعای دولت خواهان خیر اندیش بصلح راضی شد و رفع نزاع  
 وجدال نمود و ایلیچی قیصر روم مقضی المرام معاودت فرمود و چون علی مردان  
 خان حاکم قندهار و زمین داور روی ارادت از آستان فرمانروای ایران تافته التجا  
 بخسرو هندوستان برده بود و آن مملکت را تبصرت ایشان داده بعد از آنکه  
 باخواند کار صلح واقع شد پادشاه ایران عزم توجه به هندوستان فرموده لشکر  
 ممالک عراق و عرب را طلب نموده بمملکت خراسانی فرستادند تا بعد از زمستان  
 لشکر بهندوستان بکشد و عالیحضرت شاهجهان چون شنید که قیصر رزم باشاه  
 ایران صلح نموده لشکر قزلباش بجانب خراسان آمده ناچار از دار السلطنت  
 آنگره بلاهوت توجه فرمودند و دار اشکوه پسر بزرگ خود را که ولیعهد نموده  
 بود با چند امرای پتینوزاری و طوایف لشکر هندوستان بجانب قندهار فرستاد  
 که بهانته لشکر قزلباش نمایند و لشکرها از طرفین بدد و ملخ و مور در  
 سرحدهای خود قرار گرفته بودند که بعد از فصل زمستان جنگ نمایند  
 و شاه جمجاه شاه صنی بعد از نوروز (۲) دار السلطنت صفاهان بعزم رزم خسرو  
 هندوستان بدار المومنین کاشان آمده بجهت جمعیت لشکر چند روزی رحل  
 اقامت انداخت در این اتنا حرارت و ضعیفی بر مزاج شریفش مستولی شد و بی  
 عارضه و بیماری صعب در سیزدهم ماه صفر سنه مذکور در شهریار کاشان  
 بپهوار رحمت ایزدی پیرست ارکان دولت (۳) اعیان حضرت پسر بزرگ آن  
 شهریار مغفرت آثار عباس میرزا را که بسن دوازده سال رسیده بود در طالع  
 سعد بر تخت سلطنت متمکن نمودند چون این خبر وحشت اثر بلشکره طرفین

رسید داراشکوه با امرا و سباه خود بجانب لاهور آمد و امرای قزلباش در  
مرحد خراسان که بودند همانجا اقامت داشتند تا هر چه امر شاه عباس ثانی نفاذ  
یابد عمل نمایند و این خبر از عریضه لقمان الزمانی حکیم گیلانی که بخدمت شاه  
ایران بجهایت رفته بود بصدق و صحت مقرون گردید در این وقت بنده حقیر  
سوانح عهد خاقان را دوسه تاریخ روی داد ترقیم نمود - (قطعه)

شاه ملک ایران صنی آنکه بود	برازنده تاج و تخت کیانی
از و بود افسر چو خورشید تابان	وز و تخت را رتبه آسمانی
زدورانش چون چارده سال بگذشت	روان شد سوی عالم جاودانی
بفرزند بگذاشت اورنگ و افسر	بد و داد شمشیر کشورستانی
چو تاریخ جستم ز پیر خرد گفت	بگوشاه جهجاه عباس ثانی
و ظل معبود - و ظل سبحان	

(۱۰۵۲) (۱۰۵۲) این هر سه تاریخ جلوس شاه عباس ثانی است

(از جمله سوانح این سنه انیست)

که در او اخر ماه ذوالقعدة الحرام برادر اعلی حضرت خاقان سکندر شان  
که عمرش از بیست و پنج سال تجاوز ننموده بود و قبل از این بچند سال نگین  
الماس قیمتی از انگشتر بر آورده کوفته خورده بود چنانچه در ضمن سوانح  
سنوات سابقه مرقوم گردیده بعارضه فجاء بعالم عقبی انتقال نمود و در گنبد  
والد ما جدش سلطان رضوان دستگاه سلطان محمد قطبشاه طاب ثراه در صفة  
جانب غربی مدفون گردید و برای مغفرت او ختمات قرآن مجید و خیرات  
و میرات موفور فرمودند (از سوانح دیگر آنکه) در او اخر سنه مذکور  
سینادت پناه جالینوس الزمانی حکیم کریم الدین یزدی که قبل از این مشارالیه را از  
خاقان جنت مکان شاه صنی طلب فرموده بودند از بندر عباسی به بندر مچلی پتن  
آمد و نسبت با تو جهات خاقانی بظهور رسید اول بار مبلغ پانصد هون با پالکی حاج  
فرستادند و مقرر داشتند که هر صبح و شام سفره اطعمه و اشربه بجهت او و رفقا  
و منسوبانش در منازل میکشیده باشند و سرانجام کارشان مینموده باشند تا بحضور

پرنور برسد و چون بشرف بساطبوس رسید بغایت خسروانه و انواع الطاف شاهانه مسرور گردید و در زمره مقربان پایه سریر منسلک گردید و تا غایت تحریر مبلغهای کلی بطریق انعام و اکرام بمشارالیه واصل گردید -  
( ذکر سوانح سال نصرت مآل نوزدهم جلوس همایون  
اعلی که موافق ثلاث و خمین و الف هجر است )

فرازنده این سپهرمینانما و آراینده ساحت بسیط غیرا پروردگار قدرت بخش سلاطین سکندر قرین و دادار عظمت افزای پادشاهان سلیمان نگین که  
نظم

از اوروشنی یافت خورشید تابان      وزو پرزاختر شده چرخ گردان  
وزوتیغ شادان شده برق مانند      وزو خیرشان سایه افکن بدوران  
چون ذات عظیم المثال خاقان سکندر اقبال را همیشه مویده بتائیدات و  
موفقی بتوزیقات داشته است اعلام شوکت و عظمتش را سال بسال بر سپهر جاد  
و جلال رفیع ترو ساحت مملکتش را از شهریاران جهان و سیع تری نماید  
و از شواهد این حال فتح قلعه اودگیر است که به نیروی اقبال بن و آل خاقان  
سکندر خصال دراویل این سال خرمی و نصرت مآل و قوع یافت بیان این  
اجمال این است که سپهسالار نامدار و امرای عالمیقدار غازیان شیرشکار که  
بمیان خاقان سکندر اقتدار در ممالک کفار فجار علم خورشید پرچم را بر قبّه  
ذک اعظم رسانیدند و چندین قلاع سپهر ارتناع بضرب شمشیر در تصرف  
خود درآورده اند در اول این سال فیروزی مآل بنابر امر خاقان سکندر اقبال  
از قلعه نیلور که محل اقامت ایشان بود بجانب قلعه فک نظیر اودگیر توجه  
نمودند و بآلات حرب و باستعداد تمام قطع منازل نموده بدامان کوه فک شکوه  
قلعه مذکور رسیدند کوهی بنظر درآوردند که در فمت با چرخ چنبری همسری  
منمب بود و آن کوه در چند فرسخ زمین کشیده شده و یک طرف این کوه  
چون چرخ گردون مدور و بنایت بلند تر واقع گردید و بر فراز آن در عهد  
رایان قدیم ر پادشاهانی از مننه سابقه قلعه در نهایت متانت ساخته مقرر حکومت



خود گردانیده بوده اند و از آن روزگار تا این عهد هیچ پادشاه راجه از اهل اسلام  
 و اچه از عبده اصنام دست تصرف و تسخیر بر آن قلعه نبرد سید وزیرا که راه خروج  
 و صعود بر فراز آن کوه سپهر نمود از هیچ جهت نیست الا از یک جانب چون آن  
 کوه رفیع با کوه کشیده که فرسخیا امتداد آنست اتصال داشته و مابین آن کوه  
 رفیع که قلعه بر آن واقع است و کوه کشیده مذکور بعضی پانصد گز و به عمق  
 چند هزار شگافه تاراه مرور بر آن کوه خصم را مقذور بنا شد سپهسالار نامدار  
 و امرای عالیمقدار در پای این کوه خیم و سرپردهای اقامت بر افراختند و راجه  
 شقادت شمار باجمعی از کفار در بالای آن قلعه در غایت امنیت و کمال اطمینان  
 خاطر می بودند و حسابی از سپاه اسلام نمی گرفتند سپهسالار نامدار و هزران  
 عساکر نصرت شعار چنین اندیشیدند که از پایان دره بسنگ و آهک دیوار  
 بلند بر آورده مساوی طاقتهای مستحکم به بندند شاید از بالای آن بحوالی دیوار  
 قلعه رفته با اهل حصار جنگ توانند نمود و این خیال خود امری محال مینمود چه  
 کارکنان را با بیان دره رفتن میسر نبود و اگر بود بکافرتست کار کردن می یافتند  
 و بر آن تقدیر آنچنان دره چون پوشیده میشد نهایتش علاج منحصر در آن میدانستند  
 و در این باب عرایض بدرگاه ذلك اشتباه خاقان سکندر دستگاه فرستادند چون  
 مضمون بمساعع جاه و جلال رسید امر معلی صادر شد که عمده العمال محمود دیگر  
 حواله دار معماران دولت خانه سه هزار نفر از استادان بناء معمار را با آلات  
 و ادوات عمارت با نجا برده به بستن آن سد اشتغال نمایند طبع اقدم الهام پذیر  
 دیگر اشرف حقایق تصویر خاقان سکندر نظیر این رای که سپهسالار و امرای  
 اندیشیده بودند متحسن نمی دانستند و بر زبان وحی بیان میگذاشتند که بفتح چنین  
 قلاع و تسخیر حصون فلاک از تقاع محض قوت تأیید از دستعال بنز و ال و باسظهار  
 مرحم و عواطف بی نهایت مادر مقام جانفشانی در آمده توکل بحالقی خسر و کل  
 نموده بهیات اجتماعی بر آن فلاک البروج عروج نمایند امید است که بعون عنایت خالق  
 الارض و السماء و میامن اقبال ابدی اتصال مامفتوح گردد و نهایتش بنا بر استدعای  
 سپهسالار و امرای نام دار محمود دیگر ز ابارکان و سایر مایحتاج و عمله و قلعه آن کار

که ترتیب یافته بود بجانب معسکر ظفر اثر نامزد نموده بودند هنوز مشارائیه با این جماعت از شهر بیرون نرفته بودند که عساکر ظفر و آثر بتوعی که در خاطر اشرف اقدس خطوط نموده بود اعتماد بر الطاف ایزد تمایل و اعتضاد بر اقبال ابدی اتصال خاقان سکندر (۱) نموده از راه مخفی که اهل قلعه از ته آن در روز مینه و ده اند جمعی از شیخاعان جان نثار بجانب قلعه میروند و بد روز ده رسیده علم خورشید پرچم پادشاهی بر برجی بر می افرازند و به جلادت و مردانگی ابواب قلعه را بر روی اولیای دولت مفتوح میسازند و بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی سنه مذکوره تا صدی چون کبوتر نامه آورد و دهد نیز پر خوشخبر سال آئین ساحت زمین را در نوردیده احبار فرح آثار فتح قلعه سپهر بتمدار بلازمان پایتیه سر بر رسانیدند و از افتتاح آن عرصه مسرت انگیز و انکشاف نافه مشک آمیز ابواب انبساط بر طبع اقدس خاقان نا هید نشاط مفتوح گردید اشاره مطاعه به (۲) عمله نثار حانه شد که بطایل شادیانه بنوازش درآوردند - (تسلم)

صدای طبل بشارت با آسمان رسید - صدای عیش و بگوش جهنمیان بر رسید  
رسید چون خبر فتح اودگیر بدهر - تبلیغ بیرون جوان عیش جاویدان بر رسید  
نواب اشرف اقدس همایون در ازای این فتوحات که بتوفیق خالق کل  
اشیاء شده بود پیشانی نورانی را بر سجاده نیاز لنتکر و هاب لا شریک ابنان گذاشتند  
و ستایش و سپاس مر خداوند را زیاده از حد رسانیدند و چون جناب آصفیجاء  
کار فرمای این امور بود بشمشیر و کمر خنجر مرصع دیک زنجیر فیل و دو سراپ  
عراقی با براق مرصع دستکاسن و تشریف میر جلگی سرافرازی یافت و نیز دولتک دون  
استوار دنیای او مزید نمودند و همان وقت ابواب مکرمات و خیرت بر روی  
عامه مستحان کشادند و از بالای قصر داد محل زر وافر بمردم (۱) بزه و مسکین  
رسانیدند و از برای سپهسالار نامدار و امراء ذی اعتبار و ارباب شیخاعت  
خلعتهای فاخر و اسپان عراقی فرستاده بنوازشات موفور ایشان را سرافراز  
ساختند و ایشان نیز بمراحم و فور خسروی امیدوار شده در ضبط ملک  
و رفادیت حال رعایا و سپاه کوشیدند -

(۱) سکندر قسل - (۲) مطاع - (۳) بزده کا - یعنی گنگوکار -

( ذکر سوانح متفرقة این سنه )

و شعرای عصر تاریخچه برای این فتح گفته اند از انجمله این چند تاریخ درین  
مقام مرقوم شده رباعی جامع الفنون ملا برهان تبریزی که چهار مصرع چهار  
تاریخ است -

( رباعی )

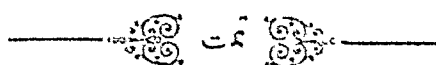
در عهد گزین پادشاه عالمگیر با آجسته وزیر کامل با تدبیر  
اقبال چو صبح دردم آمد خنسان آردد بمانوید فتح اودگیر  
و میرزا رضی مشهدی فروده گفتا که زنگ بردزدل فتح اودگیر  
و ملا سکنی شیرازی گفته هما یون باد فتح اودگیر  
میرزا غیاث گفته بگو که داد علی فتح قلعه اودگیر  
و ملا عرب خوشنویس شیرازی گفته آردگیر بدست شاه آمد  
و سوانح نگار عهد خافان نظام الدین احمد بن عبد الله صاعدی شیرازی  
گفته از زبان مبارک اشرف -

والی اقبال ما بنمود فتح اودگیر و پسرش ملا عبد الله که  
در صغر سن است گفته بگفت شد فتح اودگیر بزود  
در ماه ربیع الآخر سنه مذکورده منصب حواله داری خاصه خیل که  
با سید ابراهیم دکئی بود بعمده الملوك ملك آدم تفریض یافت و قبل از این  
دو دفعه باین منصب رفیع سرافراز بود و سرهضمون صدق مشجون الشئی  
لایشی الاوقد ثلاث بوضوح انجامید (ایضا) در ماه ربیع الآخر سندر داس  
برهمی از جانب عالیحضرت شاه جهان به حجاب آمده بود در باغ بی سعادت  
ملاقات یافته به تشریف و اسپ سرافراز گردید سندر داس حاجب مذکور  
نیز در اول ماه رجب رجب يك سرافراز شده روانه گردید -

( از وقایح آنکه )

جناب معالی نصاب شیخ محمد طاهر که قبل ازین به مکه معظمه رفته بود  
بعد از دریافت ثواب طواف بیت الحرام و زیارت مرقد مطهر خیر الانام و ایامه  
ارض بقیع از بند محابه بنذر مچلی پتین آمد و متوجه دار سلطنت شد و بجهت

عارضه کوفت چند روزی در منزل اقامت داشت و از اشداد آن کوفت در بیست و ششم ماه ذی حجه بهجوار رحمت ایزدی و اصل گردید نواب علامی فهامی پیشوا الزمانی و اکابر و اعیان دار السلطنه تشییع جنازه او نمودند در دایره نواب مرتضای ممالک اسلام میر محمد مومن رحمه الله اند دفن فرمودند و روز ختم از سرکار خود مبلغ کلی از نقود و شال و شیله و غیره با کثر سادات و علما و صلحا و سایر مستحقین خیر نمودند و ختمات قرآن فرمودند و گبند بزرگی بر سر قبر آن مغفرت ایاب بنا نمودند و از ملکان عمده ملک دولت خان که عهد دار دولت خانه گیتی نشانه بود و ملک یوسف که از زمره غلامان و ملکان حضور پرنوز بود در اواخر این سال فدای ملازمان خاقان سلیمان شان گردیدند -



فہرست سلاطین قطبشاہیہ

سنہ ۹۲۲ھ تا ۱۵۱۸ع تا ۱۰۹۸ھ تا ۱۶۸۷ع

نام سلطان	سنہ ولادت	سنہ جلوس	سنہ وفات
۱ سلطان قلی قطب الملک اول	سنہ ۸۴۹ھ ۱۴۴۵ھ	سنہ ۹۲۲ھ ۱۵۱۸ھ	سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۲۳ھ
۲ سلطان جمشید قلی قطبشاہ پسر (۱)		سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ھ	سنہ ۹۵۷ھ ۱۵۵۰ھ
۳ سبحان قلی پسر (۲)	سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ھ	سنہ ۹۵۷ھ ۱۵۵۰ھ	
۴ سلطان ابراہیم قلی قطبشاہ پسر (۱)	سنہ ۹۳۶ھ ۱۵۳۰ھ	سنہ ۹۵۷ھ ۱۵۵۰ھ	سنہ ۹۸۸ھ ۱۵۸۰ھ
۵ سلطان محمد قلی قطبشاہ پسر (۴)	سنہ ۹۷۳ھ ۱۵۶۶ھ	سنہ ۹۸۸ھ ۱۵۸۰ھ	سنہ ۱۰۲۰ھ ۱۶۱۲ھ
۶ سلطان محمد قطبشاہ پسر میرزا محمد امین پسر (۴)	سنہ ۱۰۰۱ھ ۱۵۹۳ھ	سنہ ۱۰۲۰ھ ۱۶۱۲ھ	سنہ ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۶ھ
۷ سلطان عبد اللہ قطبشاہ پسر (۶)	سنہ ۱۰۲۳ھ ۱۶۱۴ھ	سنہ ۱۰۳۵ھ ۱۶۲۶ھ	سنہ ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ھ
۸ سلطان ابوالحسن تاناشاہ داماد (۷)		سنہ ۱۰۸۳ھ ۱۶۷۲ھ انقراض سلطنت سنہ ۱۰۹۸ھ ۱۶۸۷ھ	سنہ ۱۱۱۱ھ ۱۶۹۹ھ

اشاريه حديقه السلاطين

صفحه	اسماء
	الف
۲۲۰	ابدال بيگ
۳۶	ابراهيم پتن
۷۹	ابراهيم پور
۲۷۲، ۴۷، ۴۵	ابراهيم خليل (حضرت)
۱۹۲، ۱۸۶، ۱۴۷	ابراهيم صفاهاني (ميرزا)
۲۵۰، ۱۵۹، ۳۱، ۲۶، ۲۵	ابراهيم عادل شاه (سلطان)
۱۸۴، ۳۸	ابراهيم قطب شاه (سلطان)
۲۰۰، ۲۶، ۲۵	ابراهيم ميرزا شاهزاده
۲۲	ابراهيمى سكه
۱۳۸، ۱۲۷، ۱۱۶، ۱۰۸، ۳۱	ابو الحسن (شاه) حاجب
۲۳۵، ۳۶	ابو القاسم (مير)
۸۷، ۸۶	ابو المعالي ديانت خان
۲۲۴	ابو طالب (مير)
۳۵۵، ۲۸۲	أبيل (باغ)
۶۴	آشكده فارس
۷۴، ۷۳	أجین
۲۹۴، ۲۲۸، ۱۹۴، ۱۴۳، ۱۳۹، ۱۰۲، ۹۹	احسن (قاضى)
۱۲۴، ۱۰۰، ۴۲	آحمد آبا د

صفحہ	اسماء
۸۳	اخضر (دریائے)
۱۶۶، ۱۴۱، ۳۲	اخلاص خان میر جملہ ماضی
۸۵	ایرک (ملک)
۲۹۶، ۲۰۰	آدم (حضرت)
۳۱۷، ۲۳۳، ۲۱۳، ۱۶۷، ۱۳۵	آدم (ملک)
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۶، ۹۳، ۷۷، ۳۵	آدم خان حبشی
۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳	ارادت خان
۸۷	ارتنگ معانی
۲۵۵	ارس پاپی رام نیر
۹۶، ۲۷۸	ارسطا طاليس - ارسطو
۶	ارشد قلی بیگ
۱۱۰	اژ دهاخان
۱۱۳	استر آباد
۱۱۱	استقلال خان
۲۱۲، ۱۸۹	اسد اللہ تبریزی (میرزا)
۲۹۶	اسکندر ذو القرنین
۹۷	أسکة
۵	اسمعیل (حضرت)
۲۷۸	اسمعیل بیگ تحویلدار
۸۱	اسمعیل (شاه)
۱۰۳	اسمعیل گیلانی (حکیم)
۸۰	اسمیلیہ
(۲)	

۱۸۶	آسوراؤ
۲۵۴، ۲۴۴، ۹۵	آسی راؤ ٹایگراری
۶۲	اشکبوش
۳۰۲، ۹۱	اشجع الامراء
۲۷۸	اصطخر
۲۹۷	آصف
۲۹۶	آصف بن یرحیا
، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۳۹، ۱۳۵، ۱۳۲	آصف جاہ - آصف جاہی
، ۲۳۴، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۷، ۲۱۸، ۲۱۷	
، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۱، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۵	
، ۲۸۶، ۲۵۳، ۲۵۰، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵	
، ۳۰۵، ۳۰۱، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۴، ۲۹۲	
۳۱۶، ۳۰۶	
۱۲۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۳	آصف خان
۲۸۸، ۲۲۶، ۲۲۲، ۸۴	اصفہان
۷۳	اعتماد الدولہ
۲۳۵، ۳۶	اعتماد راؤ دبیر
۵	اعترخان
، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۰، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۷۹، ۳۲	اعظم (شہزادہ)
۲۹۰، ۲۸۴، ۲۶۱، ۲۵۶، ۲۲۴	
۳۰۶	اعظم الامراء -
۳۰۰	افغان



۱۱۶، ۱۱۱، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۸۶، ۷۸، ۳۵	افضل ترکہ (خواجه)
۱۷۹، ۱۷۶	افضل خان بخشى
۲۰۱	افلاطون
۲۵۳	آکل منار
۱۷۵، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۱، ۹۲، ۸۳، ۷۳	آگرہ
۲۲۲، ۳۱۳، ۱۹۸	
۵۴	آل عبا
۱۹۹	آل عثمان
۱۹۲، ۱۸۲	الخ بیگ
۳۰۷، ۳۰۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۶۹، ۹۳، ۷۷	اللہ قلی گرجی
۲۱۸، ۲۱۵، ۱۳۵، ۳۴، ۲۳	الماسر (ملك)
۲۶۹، ۹۱، ۹۰	المیاجوردی
۲۸۶، ۲۶	الہی محل
۲۳۰، ۱۸۲، ۱۵۷، ۱۵۶	امام قلی بیگ حاجب
۲۸۶، ۲۱۵، ۲۶	امان محل
۲۴۱، ۲۴۰	امنکل
۱۶۰، ۱۵۹	امین الملک
۲۸۵	امنیائے گیلانی (ملا)
۲۵۵	اندر کوندہ (قلعہ)
۲۵۳، ۲۵۲، ۲۴۹، ۲۴۶، ۲۴۵	انکدر
۳۱۰	اننت راج
۱۴۱	اننت گیر

	انوری
۱۵۱	آنی راؤ
۱۱۰	اودگیر (قلعہ)
۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۴، ۳۱۳	اورنگ آباد
۲۹۰	اورنگ زیب شاہزادہ
۲۲۳، ۲۲۰، ۱۹۵، ۱۷۹، ۱۷۷، ۱۶۸	
۲۹۰، ۲۸۳، ۲۶۱	اویر (قصبہ)
۲۴۵	اویس دبیر (ملا)
۲۲۷، ۲۲۱، ۱۸۸، ۱۶۷، ۸۰، ۷۸	
۲۶۴، ۲۶۳، ۲۵۹	ادیماق
۸۵	اھرمین
۲۸۱	ایران - ایرانی
۶۱، ۵۴، ۴۵، ۳۷، ۳۳، ۲۳، ۲۱، ۵	
۱۵۶، ۱۵۱، ۱۲۷، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۶۵	
۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۹، ۱۸۹، ۱۸۱، ۱۵۷	
۲۲۸، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۰۱، ۲۰۰، ۲۰۴	
۲۶۹، ۲۶۸، ۲۵۸، ۲۴۷، ۲۳۸، ۲۳۰	
۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۹، ۲۷۱	
۲۴۵	ایلور
۲۵۵	اینکتر (قلعہ)
	(ب)
۲۳۵، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۱۱	بابو (سینہ)
۲۸۲، ۲۵۵	باغ اپیل

۳۱۷-۲۸۴-۲۶	باغ نبی
۲۵۶	باغ ملک عنبر
۵۲	بالاپور
۱۵۴-۱۵۳-۱۵۲-۱۱۸	بالائے گہات
۰۱۱۰-۰۱۰۸-۰۱۰۶-۰۹۷-۰۹۶-۰۹۵-۰۹۴	باقر خان حوالہ دار
۱۲۸-۱۱۱	
۲۸۴-۲۸۳	باقریزدی (میرزا)
۴۹	بتول زہرا
۲۴۶-۲۴۵	بجوارہ
۳۱۶	برہان تبریزی (ملا)
۰۱۰۶-۰۱۰۱-۰۹۷-۰۹۳-۰۹۲-۰۷۵-۰۷۳-۰۴۲	برہان پور
۰۱۵۴-۰۱۵۳-۰۱۵۲-۰۱۲۸-۰۱۲۲-۰۱۲۱	
۱۷۷-۱۷۶-۰۱۶۹	
۱۱۳	بشیر پور
۳۱۱	بغداد
۲۰۱	بقرات
۲۹۷	بلنیس
۷۵-۶۹-۳۸	بنات گہات
۲۸۹-۲۷۲-۰۲۲۶-۲۰۹-۰۱۶۶-۰۸۴-۰۸۳	بندر عباسی
۲۲۰-۰۱۹۶-۰۱۷۹	بندہ رضائے تبریزی (میرزا)
۱۶۰	بنکا پور
۲۸۷-۰۳۰۴-۰۱۱۰-۰۱۰۶-۰۹۷-۰۹۴-۰۷۴	بنگالہ

۲۹۷	بوذر چمنور
۲۰۲	بو علی سینا
۱۱۹، ۱۱۰	بہال سے راؤ
۲۷۸	بہرام گور
۲۷۸	بہزاد
۲۸۲	بہو زنگیر ( قلمہ )
۲۲۶، ۲۰۷، ۱۱	بیت اللہ الحرام
۱۳۵، ۱۲۸، ۲۱۱، ۱۱۹، ۱۱۸، ۷۴	بیجاپور
۱۶۱، ۱۵۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱	
۱۷۹، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹، ۱۶۳، ۱۶۲	
۲۹۵، ۲۹۴، ۲۶۵، ۲۲۴، ۱۹۶، ۱۹۴	
۱۱۸	بیدر
۲۸۱، ۲۷۸	بے ستون ( کوہ )
	( پ )
۲۸۱، ۱۴۸، ۹۹	پانگل
۲۴۳	پائین گہات
۹۰	پداریدی
۱۵۵، ۱۰۸	پریندہ
۲۵۴، ۲۴۲	نیکچول
۲۵۱	پیگو
	( ت )
۲۲۶	تاج الدین قلی ( میر )

صفحة	اسماء
۲۰۵	تاجيك
۱۷۶	تسپى
۲۸۷۰۷۴	تيلچور
۲۰۵۰۱۵۶۰۱۳۹۰۱۳۸۰۱۳۲۰۸۴	ترك - تركى
۲۰۰۰۲۳۴۰۲۲۸۰۲۲۱	
۸۴۰۵	ترکستان
۵	ترکان
۳۰۱	تنال خان حواله دار
۲۱۳۰۱۶۹	تقيا ۲ شيرازى (ملا)
۲۶۴۰۲۵۹۰۲۲۲	تقى نيشاپورى (ميرزا)
۰۱۷۱۰۱۳۴۰۰۸۷۰۸۶۰۷۴۰۴۲۰۳۱	تلنگانه
۲۴۴۰۲۳۵۰۲۲۴۰۲۰۵۰۱۹۶۰۱۹۰	
۲۳۵	تلوه
۳۱۰	تله کاپور (موضع)
۲۵۸۰۲۲۸۰۲۰۴۰۰۸۴	توران
۳۰۹	تماريدى
۲۰۴	تومان
۵	تيمور گورگان (امير)
	(ج)
۲۳۳۰۲۱۳	جامدار خانه عامرد
۶۲	جبرئيل (حضرت)
۱۶۶	جبرئيل (حكيم)

۳۰۹	جبل و زینکت ربندی
۳۱	جعفر حاجب ( میر )
۱۸۶	جکنا راؤ
۲۴۴	جگ پتی راج
۲۴۴	جگ پتی رائے
۱۱۹	جگدی راؤ
۱۱۰	جگدیو راؤ
۳۲	جلال الدین اکبر پادشاہ
۲۲۴	جلال الدین محمد قزوینی ( میرزا )
۲۰۵، ۱۲۵	جم
۲۲۸، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۱۶	جمادی الآخر - جمادی الثانی
۲۹۴، ۱۴۴، ۹۰، ۸۳، ۲۹، ۲۳	جمادی الاول
۸۴	جمشید
۱۷۶	جم قلی بیگ
۷۱، ۳۴، ۹	جملہ الملک
۷۳	جنیر
۱۶۹، ۱۶۸	جوگ راج
۸۰	جہانشاہیہ
۷۳	جہانگیر پادشاہ
	( چ )
۲۳	چار مینار
۲۴۵	چتور خان

۲۵۴	چلک پار
۶۵	چندن محل
۲۱۷۰۴۴۰۴۱	چین - چینی
( ح )	
۲۷۱	حاتم طائی
۲۳۴۰۲۳۱	حبشی
۸۶	حبیب اللہ مازندرانی ( میر )
۱۴۷	حجار خان دکنی
۴	حدیقہ السلاطین
۲۳۰۳۵۰۷۱۰۷۲۰۷۵۰۸۳۰۱۴۷۰۱۴۴	حسن بیگ شیرازی کوئٹوال
۱۴۶	حسن شوقی ( ملا )
۱۵۲۰۱۰۳	حسن علی خاں
۲۳۶	حسن غیاث ( شیخ )
۱۵۹۰۱۵۸	حسن قلی خان
۱۳۵	حسینی ایز خان حبشی
۸۱	حسین بیگ قبچاچی
۱۴۸۰۹۶	حسینی حوالہ دار ( میان )
۱۳۰۱۱	حسینی شیرازی معلم ( مولانا )
۲۵۵	حسین حاجب ( میر )
۱۹۷۰۱۷۸۰۱۷۰۰۱۳۰۰۱۰۰	حسین ساغر
۱۹۵	حسین صفادانی ( میر )
۲۱۲۰۱۹۷	حفظ اللہ ( میر )

۳۱۷، ۲۱۶	حکمی شیرازی (ملا)
۲۴۷، ۲۴۳، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۳۱، ۲۱۴	حکیم الملک گیلانی
۲۷۲، ۲۷۱	
۲۱۲، ۱۸۹، ۱۵۳، ۱۳۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۰۴	حمزہ استرآبادی (میرزا)
۲۷۲	حمزہ صفحانی (ملا)
۳۵	حمید خان
۳۴	حوالہ داری
۷۴	حوض درک
۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۴، ۵۴، ۵۳، ۵۲	حیات آباد
۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۶	
۱۲۳، ۱۰۲	حیات بخشی بیگم
۲۱۷، ۲۱۶	حیات محل
۹۸، ۹۷، ۹۲، ۸۲، ۴۲، ۳۲، ۲۵	حیدر آباد
۱۲۸، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۱۷، ۱۱۳، ۱۰۱	
۲۶۸، ۲۵۷، ۲۱۱، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۲۹	
۱۲۹، ۱۲۸	حیدر امیر المومنین
۱۷۵، ۱۷۰	حیدر محل (مندوہ)
	(خ)
۱۱۰، ۹۶، ۹۴، ۷۴، ۴۵، ۳۴، ۲۳	خاصہ فیل
۱۴۵، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱	
۱۶۷، ۱۵۳، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰	بخانی بیگ
۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۲۳۵، ۱۹۲، ۱۸۶	



صفحه	اسما
۱۵۱	خاقانی
۲۹	خان احمد
۱۷۴، ۱۷۰، ۱۵۴، ۱۰۸، ۱۰۶، ۹۳، ۹۲	خان جهان (سید)
۱۷۴، ۱۷۰، ۱۶۸	خان دوران
۱۰۶	خاندیس
۱۶۷، ۱۵۲، ۱۳۳، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۰	خداوردی سلطان شاملو (سپه سالار)
۲۵۷، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۲، ۱۹۲، ۱۸۶	
۳۱۲، ۳۰۳، ۲۰۵، ۲۰۳	خراسان
۳۰۰، ۱۹۱	خراسانی
۳۲	خرم (شاهزاده)
۹۲، ۷۳	خرم شاه (شاهجهان پادشاه)
۲۳۹	خرم محل
۱۵۸	خزانه عامره
۲۹۴، ۶۲	خسرو پرویز
۱۶۳	ختسنود (ملك)
۴۱	خطا
۲۰۳	خلقی شوستری (ملا)
۲۰۳	خلیل قصه خوان (ملا)
۲۴۹	خلیل الله حسینی (میر)
۱۷۷	خواجده طاهر
۳۰۱	خواجده نظام سرنوبث
۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۰۸	خواس خان
۱۶۴، ۱۶۳	

خواندگار (شاء)

۲۱۴، ۲۰۷، ۲۰۶، ۱۶۵

خیرات آباد (باغ)

۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۱، ۱۵۷

خیرات خان

۱۵۹، ۱۵۸، ۸۵، ۸۳، ۸۲

خیرات خانہ عامرہ

۳۰۹، ۳۰۰، ۲۳۹، ۲۰۳

(۵)

دادل جی کاتبہ

۳۰۰

داد محل

۰۷۵، ۶۷، ۶۰، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۲۶

۱۳۰، ۱۲۴، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۱، ۷۷

۲۲۸، ۲۲۷، ۱۹۲، ۱۷۶، ۱۳۵

۳۱۲، ۲۹۱

دارا شکوہ

۳۱۲، ۲۲۳، ۱۷۷

دار الشفا (مدرسہ)

۲۱۰

داغ چوکی

۱۷۶

داؤد (خواجه)

۲۳۵

دبیر (شیخ)

۱۵۲

دکن - دکنی

۱۰۶، ۹۷، ۹۳، ۹۲، ۸۵، ۸۱، ۷۷، ۳۹

۱۴۲، ۱۲۴، ۱۲۱، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱

۲۱۰، ۱۶۹، ۱۵۶، ۱۵۴، ۱۵۲، ۱۴۷

۲۵۸، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۱۱

دلکتوار

۳۰۷

دلکشیا (قصر و باغ)

۲۵۵، ۱۲

دلور (قصبہ)

۲۵۳

۳۰۵.۳۰۳	دملور (قلعہ)
۵۴	دوازده امام
۳۱۸	دولت (ملك)
۱۰۵.۱۱۸.۱۰۰.۱۴۱.۱۴۷.۱۵۲.۱۵۴	دولت آباد
۱۶۹.۱۷۵.۱۷۶.۱۷۹.۱۹۰.۲۱۳	
۲۲۳	
۲۵.۴۷.۵۲.۵۵.۷۲.۱۴۳.۷۵	دولت خانہ عالیہ
۱۵۵.۱۵۷.۱۷۱.۱۷۸.۱۸۱.۱۸۹	
۲۰۷.۲۱۷.۲۲۷.۲۳۱.۲۳۶	
۲۵۶.۲۸۷.۳۱۸	
۷۴.۸۰.۱۴۵.۱۶۲.۲۰۹.۲۱۲	دولت محل
۲۱۴.۲۱۴	
۱۰۸	دھارور
۱۱۹.۹۵	دھرم رائو نایکوارى
۲۸.۶۲.۱۷۸.۱۷۹.۱۹۰.۲۱۲	دھلی
۱۴۸	دھوچی رائے رائو
۸۶	دیانت خان (ابو المعالی)
۲۳۹	دیدہ بانخانہ
۲۴۵	دیغار
۱۵۶	دیلم
۱۸۴	دیور کندہ

( ذ )

ذو الحجہ ، ذی الحجہ

،۲۹۵،۲۵۹،۲۲۴،۱۵۳،۱۴۶،۱۰۴

۳۱۸

،۲۱۰،۱۷۲،۱۵۷،۱۵۶،۱۳۰،۱۲۲

۲۲۴،۲۱۳

ذو القعدہ ، ذی قعدہ ، ذی القعدہ

( ر )

۸۵

راجپوت

۱۶۱،۱۶۰

راجکنده

۱۱۶

راجندری

۲۵۵

رام پلي

۳۰۸،۳۰۷

رام پور

۱۸۹،۱۴۷،۱۲۰،۱۱۹

رام گير (قلعه)

۳۰۹

راول جي کانتيا

۲۰۰،۱۹۵،۱۹۳،۱۵۹،۱۳۳،۱۱۴

ربيع الثاني

۳۱۷،۳۱۶

ربيع الآخر

،۱۱۶،۲۱۱،۱۹۶،۱۹۲،۷۲،۶۰

ربيع الاول

۲۶۰،۲۱۷

،۲۲۲،۲۰۹،۱۸۱،۱۶۵،۱۲۴،۹۶

رجب المرجب

،۲۶۷،۲۶۱،۲۴۱،۲۳۶،۲۳۵،۲۳۰

۳۱۷

۲۶۷

۱۳۴

رحيم خان محلدار

رحيم محمد حاجب (شيخ)

۲۳۲، ۶۲	رستم
، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۳۴، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۴۶	رستم خان مازندرانی (میر)
۳۰۶، ۲۹۵	
۳۱۷	رضی مشهدی (میرزا)
۲۳۹	رکاب خانہ
، ۱۶۹، ۱۴۱، ۱۲۱، ۱۰۳، ۱۰۱، ۷۸	رمضان
، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۴، ۱۹۸، ۱۷۰	
۳۰۶، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹	اندولہ خان بیجاپوری
۳۲۸، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۱۴، ۱۱۳، ۳۳	روز بہان اصفہانی (میرزا)
۵۲	روضتہ الشہداء
۳۱۱	روم (خواندگار)
۳۱	روتقی (مولانا)
	( ز )
۱۷۹، ۱۷۸	زاهد (خواجہ)
۲۹۰، ۲۲۷	زر عاشوری
۶۲	زلیخا
۲۲۱	زمان بیگ (محمد)
۱۶۴	زین العابدین (میر)
	( س )
۲۳۲	سام
۳۱۱	سام میرزا
۲۴۲، ۱۹۱، ۱۸۵، ۸۶، ۱۲	سانپ نیروار

صفحه	اسماء
۲۹۷	سبا
۹۵۰۹۴	سبجان قلی
۲۳۴، ۶۵	سبجن محل
۲۴۴	سرخیل
۳۰۶	سرنگ راج
۱۶۳	سروراؤ
۳۶	سرورائے
۲۴۸	سکندر
۳۱۱، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۱، ۲۹۹	سلطان (خداویری شاملو)
۲۰۵	سلطان حسین میرزا بایقرا
۲۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۸۱	سلطان قلی قطب الملک
۲۰۰	سلطان قلی میرزا
۲۵	سلطان نگر
۲۴۸، ۶۲	سلیمان بن داؤد (حضرت)
۳۱۷	سندر ناس حاجب
۳۰۸	سنگریز راج
۲۵۵	سنگوارم
۳۰۷، ۳۰۰	سورپ ملازیر
۸۳، ۸۲	سورت (بندر)
۲۸۲	سیاوش
۲۳۳، ۲۳۲	سید آباد
۱۷۷	سیند علی محمدانی (میر)

۲۹۰، ۵۸، ۵۷، ۵۲، ۵۱، ۴۹، ۴۸، ۲۷	سید الشہدا (حضرت)
۹۹، ۸۱	سید المرسلین (حضرت)
	(ش)
، ۹۳، ۹۲، ۸۲، ۷۹، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۱	شاہ جہان (بادشاہ)
، ۱۲۰، ۱۱۷، ۱۱۰، ۱۰۶، ۱۰۰، ۹۷	
، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۲، ۱۲۱	
، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۶، ۱۵۵، ۱۵۴	
۱۹۹، ۱۹۷، ۲۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۲	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۱۲	
، ۲۸۷، ۱۷۷	شاہ شجاع
۹۵، ۹۴	شاہ علی
۱۷۶، ۱۱۸	شاہ علی بیگ کوتوال
۱۲۷، ۱۲۱، ۱۲۰	شاہ علی بیگ حاجب
۷۸، ۲۳	شاہ علی عرب شاہ
۷۸	شاہ قاضی
۲۰۷، ۲۰۶، ۱۰۸، ۷۸، ۷۵، ۷۱، ۳۴، ۳۳	شاہ محمد پیشوا (پیر زادہ)
۱۶۰، ۱۵۹	شاہ نواز خان
۳۰۱، ۹۱	شجاع الملک
، ۱۷۱، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۱، ۹۶	شجاع الملک ما زندانی
۲۳۳، ۱۹۴	
، ۱۳۱، ۱۰۴، ۱۰۲، ۹۱، ۸۰، ۷۷	شریف الملک سرخیل
۲۶۳، ۱۳۲	

شريف شهرستاني صفاداني (ميرزا) ۲۰۶، ۱۰

شعبان

۱۷۸۰، ۱۶۹۰، ۱۳۹۰، ۱۳۸۰، ۱۰۳، ۸۳

۲۹۵، ۲۶۹، ۲۵۵، ۲۴۲، ۱۸۶

۲۶۱، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۲۲، ۲۱۳، ۱۸۸

۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۲۹۵، ۲۸۷

۲۲۲، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۴۹، ۱۰۳، ۶

۱۵۵

۲۱۳

۹۶، ۹۵

۲۹۱، ۲۳۱، ۲۱۷، ۱۳۶، ۹۶، ۶۵، ۶۴، ۲۳

۱۸۸، ۱۴۶، ۱۴۴، ۱۱۹، ۱۱۱، ۹۶

۲۴۲، ۲۲۷

۶۲

شوال

شيخ احمد جبل عاملي

شيراز

شير خان احمد نگري

شير علي (دروازه)

شير محمد خان

شيرين

(ص)

۹۳

صابر بيگ

۹۷

صادق بيگ ترك

۱۸۹

صالح بيگ (محمد) حواله دار

۱۴۵

صدر جهان

۳۱۲، ۲۸۹، ۱۲۹، ۸۵

صفاهان

۲۲۱، ۲۲۰، ۱۹۰، ۱۵۲، ۱۴۷، ۱۱۳، ۷۶

صفر

۱۵۶، ۸۰

صفوي - صفويه

۳۱۲، ۳۱۱، ۲۸۹، ۲۳۰، ۱۹۹، ۱۸۹، ۸۳

صفي بهادر خان (شاه ايران)



صنی قلی بیگ حوالہ دار کوتوال

۲۲۳، ۲۱۴

(ط)

طاق کسری

۴۴

طاہر دکنی (سید)

۱۶۷

(ظ)

ظہیر الدین محمد بختی (میر) قاضی

۲۱۲، ۲۰۹، ۱۶۷

(ع)

عادل شاہ

۱۲۷، ۱۲۱، ۱۱۸، ۹۰، ۷۸، ۷۴، ۳۱

۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۳۴

۱۳۵، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱

۲۲۸، ۱۹۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۹

۲۹۵، ۲۶۵، ۲۵۵

۳۰۶، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۴، ۱۴۲، ۱۳۳

عادل شاہی - عادل شاہیہ

۲۹۰، ۲۳۴، ۱۶۷، ۵۸، ۵۲، ۴۸

عاشورا

۲۵۴، ۲۳۴، ۱۸۶، ۱۶۹، ۱۱۹، ۱۱۰

عالم خان عمدۃ الوزراء

۳۱۱، ۲۲۵، ۱۹۹، ۸۳، ۸۱

عباس (شاہ) اول صفوی موسوی

۳۱۳، ۳۱۲

عباس (شاہ) ثانی

۳۱۲

عباس میرزا

۲۲۸

عباس گیلانی (میرزا)

۲۶۰، ۲۵۹، ۱۶۷

عبد الجبار گیلانی (حکیم)

۲۲۴

عبد الرحیم استرآبادی (میر)

(۲۰)

۲۸۸، ۲۸۷	عبد السلام (میر)
۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۱، ۱۶۹	عبد اللطیف (شیخ)
۲۲۰، ۱۹۶	عبد العزیز (قاضی)
۲۲۶	عبد العلی اردستانی (خواجہ)
۲۱۲	عبد الغنی (میرزا)
۲۴۳	عبد الکریم سرسمت
۵۹، ۵	عبد اللہ (حضرت)
۲۴۶	عبد اللہ (ملا)
۱۴۴، ۱۰۶، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۷۴	عبد اللہ خان مازندرانی (سید) سرشکر
۱۹۰، ۱۶۸، ۱۶۴	
۲۳۷، ۳	عبد اللہ صاعدی
۴۸، ۴۶، ۳۹، ۳۸، ۳۶، ۳۳، ۲۹، ۲۳	عبد اللہ قطب شاہ (سلطان)
۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲	
۷۷، ۷۶، ۷۴، ۷۳، ۷۱، ۶۶، ۶۵، ۶۱	
۹۸، ۹۶، ۹۲، ۹۱، ۸۹، ۸۲، ۸۰، ۷۸	
۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۳، ۱۰۸، ۱۰۴، ۱۰۲	
۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۲	
۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۱، ۱۳۰	
۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۴، ۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷	
۱۵۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۲، ۱۵۰	
۱۸۴، ۱۸۰، ۱۷۲، ۱۷۰، ۱۶۴، ۱۶۱	
۲۰۴، ۲۰۲، ۲۰۰، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۶	

۲۱۳، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵

۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۰، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵

۲۳۸، ۲۳۶، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۷، ۲۲۵

۲۵۱، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۶، ۲۴۴، ۲۴۱

۲۶۳، ۲۶۰، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۲

۲۸۵، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۴۸، ۲۶۷، ۲۶۴

۲۹۵، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۸۹، ۲۸۶

۱۹۳، ۱۸۷

۹

۱۸۴، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۱

۳۰۳، ۲۲۶، ۲۰۴، ۲۰۳، ۸۱، ۴۱، ۲۷، ۲۱

۳۱۲، ۳۱۱، ۲۷۱

۱۶۵، ۱۶۴، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۲۷، ۱۰۰

۲۲۱، ۲۱۸، ۲۱۶، ۱۹۳، ۱۹۱، ۱۸۱

۲۳۲، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۳

۳۰۰، ۲۴۶، ۲۳۳

۲۱۸، ۱۸۲، ۱۵۸، ۱۵۱، ۱۴۰، ۴۵

۲۴۸، ۲۴۶، ۲۳۳

۳۱۷، ۳۱۶، ۱۹۱، ۷۹

۲۸۳، ۲۵۶، ۲۲۰، ۱۹۶

۲۲۸، ۲۲۴، ۱۶۳

۱۷۰

عبد الله کاتید

عبد الله میرزا (شاهزاده)

عجم

عراق

عراق عرب

عراقی

عرب - عربی

عرب شیرازی (ملا)

عزیز الدهر (قاضی)

عطاء الله گیلانی (قاضی)

علی آقا (کوئوال)

۲۱۰۰۱۶۷	علی اکبر جنیدی دکنی (میان)
۲۴۳	علی اکبر عین الملک جنیدی
۲۵۶، ۲۲۴، ۱۸۹، ۱۵۳	علی رضا (خواجہ)
۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴	علی بیگ (قاضی)
۱۹۳، ۱۱۱	علی بیگ افشار
۳۰۷، ۲۹۹، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۱۹۳	علی رضا خان سر لشکر
۱۴۸	علی شیر
۱۹۷	علی قلی خان
۵۴	علی مرتضیٰ (حضرت)
۳۱۱	علی مہردان خان
۲۳۸، ۲۳۰، ۲۲۹، ۸۲	عہمان (بھتر)
۱۱۹، ۱۱۷، ۱۰۷، ۱۰۵، ۸۵، ۳۵	عہنبر (ملک)
۲۲۷، ۲۱۳، ۱۸۶، ۱۵۳، ۱۳۵	
۱۱۹، ۱۱۶، ۹۳، ۹۲، ۷۷، ۷۱، ۳۳	عہن الملک (ملک)
۲۳۴، ۱۹۲، ۱۷۱، ۱۴۴، ۱۳۵	
	(غ)
۳۰۰	غازی علی بیگ سرخیل
۳۰۶، ۲۳۴، ۱۵۹	غضنفر خان (شاء)
۲۲۲	غلام علی نیشاپوری (قاضی)
۱۶۴، ۱۶۳، ۱۳۰	غواصی شاعر دکنی (ملا)
۳۵	غیاث (میرزا)

## (ف)

۲۱۳	فارس
۱۱۸، ۱۱۷، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵	فتح خان (پسر ملك عنبر)
۱۵۴، ۱۵۳، ۱۴۱	
۷۴	فرخ آباد
۲۴۵، ۲۲۵	فرنك فرنگی
۲۷۸	فرهاد
۳۶۲	فریدون
۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۰، ۱۱۷، ۷۳	فضیح الدین محمد تفرشی (میر) حاجب
۲۶۱، ۲۵۹، ۱۵۲، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۳۵	
۲۹۰	
۲۱۳	فضل الله شیرازی (میرزا)
۲۱۷، ۴۴	فغفوری
۱۱۴	فیروز خان ترك

## (ق)

۸۴	قاآن
۸۴	قاچار
۲۲۸، ۱۰۴، ۷۴، ۳۸	قاسم اردستانی (میر) ناظر الممالك
۱۱۶، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۲، ۷۱، ۳۵، ۲۳	قاسم بیگ
۱۶۶	قاسم خراسانی (میرزا)
۲۱۶	قاسم نویدی (محمد)
(۲۴)	

شماره	اسماء
۵	قراخان
۱۲، ۳۵، ۲۲۸، ۲۱۲، ۲۱۸	قرآن (مجید) ختم
۵	قرا یوسف (امیر)
۸۰	قرا یوسفیہ
۶۱	قزلباش
۱۲۰، ۱۱۷، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۹	قزلباش خان
۸۴	قسطنطین
۲۸۵	قطبائے روالی (ملا)
۱۹۴	قطب شاہ
۴۸، ۴۹، ۸۰، ۹۰، ۱۳۳، ۲۱۴، ۲۴۴	قطب شاہیہ
	(ک)
۴۲	کابل
۲۴۰	کاپرت
۱۸۸	کاس راج
۳۱۲	کاشان
۹۵، ۹۴	کالا پھار
۱۸۶، ۱۹۳	کاتیہ
۲۱۶	کتاب خانہ عامرہ
۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۷، ۲۹۰	کربلا
۲۱۰، ۲۲۶، ۲۸۸	کربلائے معلیٰ
۹۷	کرشنا
۱۸۹، ۲۱۲	کوک یراق

صفحه	اسماء
۱۵۸، ۱۵۷	کرمانی
۳۰۶، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۸، ۰۴۲	کرناٹک
۳۱۳	کریم الدین یزدی (حکیم)
۱۳۵، ۱۲۱	کریم خان سرنوب
۲۳۳، ۱۶۷	کریم خان لاری حوالدار
۲۰۵، ۱۲۵	کسبری
۰، ۱۲۸، ۱۱۱، ۱۱۰، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴	کسیمکوت
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۸۸، ۱۶۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۴	
۱۷۶	کشمیر خان
۱۴۴، ۹۶، ۹۴	کشنادیو
۱۶۴	کعبه
۱۷۹	کلب علی تیریزی (ملا)
۹۱، ۹۰	کلبگور
۵۲	کلتوم پور
۲۴۲، ۲۲۷، ۱۶۸، ۱۴۴، ۹۴	کانک
۳۱۰	کاور
۲۴۵	کمرور (تصبه)
۲۴۳	کندیلی (مصطفی نگر)
۹۴	کوتالی
۶۰، ۷، ۶	کوتوال خانہ
۲۲۱، ۲۲۰، ۱۴۷، ۱۱۶، ۱۰۹، ۱۰۸، ۹۳	کولاس
۱۴۰، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۱۵، ۷۱، ۷۰، ۶۹	کود طور

صفحہ	اسماء
۱۷۶-۱۷۵	کھورکی
۲۴۳	کیسرہ
۲۰۵	کیقباد
۲۹۷	کیومرث
	(گ)
۱۰۰، ۷۳	گجرات
۶۵	گگن محل
۱۱۸	گلبرگہ
۶۲، ۶۷، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۴۷، ۱۷۱	گوانکوژدہ
۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷	
۸۱	کیج
۲۳۸، ۱۹۳	گیلان
	(ل)
۲۲۰	لاچین بیگ
۲۰۴، ۱۹۹، ۱۲۴، ۱۲۱، ۷۱، ۴۲	لاہور
۳۱۲، ۲۹۵	
۱۵۰، ۶۵	لعل محل
۱۵۴، ۱۴۶، ۹۹، ۹۰، ۵۲، ۲۶، ۲۴	لنگر فیض اثر
۲۲۰	
۲۸۲، ۲۲۲، ۲۷	لنگم پالی (باغ)
۶۲	لیلی



(م)

۱۴۴۰۸۱	مازندران
۱۷۷۰ ۱۷۶	ماندو
۱۷۷	ماوراء النور
۱۳۹	ما یحتاج خانہ
۲۲۳۰ ۱۸۸	مالک پرست خان
۱۰	مبارک قدم (ملک)
۲۱۲۰ ۸	مجد الدین محمد (میر)
۱۵۸	مجاہد پور
۳۶	مجموعہ عدار
۶۲	مجنون
۱۹۰۰ ۱۶۷ ۷۶ ۷۵ ۷۳ ۷۲ ۷۱	مچلی پن
۲۴۵۰ ۱۳۸ ۲۳۰ ۲۲۶ ۲۲۲ ۲۰۹	
۳۰۱ ۲۹۸ ۲۸۸	
۷۲ ۵۸ ۵۶ ۵۵ ۵۴ ۵۳ ۴۹	محرم الحرام
۳۰۴ ۲۸۹ ۱۹۰ ۱۷۵ ۱۴۴ ۷۵	
۹۹۰ ۸۱ ۸۰ ۷۹ ۷۸ ۷۵ ۳۴ ۰۳	مخد بن خاتون پدشوا (شیخ) علامی
۱۴۸ ۱۴۵ ۱۳۱ ۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۴	
۱۶۵ ۱۶۴ ۱۵۹ ۱۵۱ ۱۵۰ ۱۴۹	
۱۷۸ ۱۷۵ ۱۷۴ ۱۷۲ ۱۶۷ ۱۶۶	
۲۱۲ ۲۱۱ ۲۰۴ ۱۹۷ ۱۹۵ ۱۹۴	
۲۲۷ ۲۲۶ ۲۲۵ ۲۱۹ ۲۱۷ ۲۱۳	

۲۲۸ - ۲۳۱ - ۲۳۲ - ۲۳۳ - ۲۳۴ - ۲۳۷ - ۲۳۸

۲۳۹ - ۲۴۱ - ۲۴۲ - ۲۴۳ - ۲۴۴ - ۲۴۵ - ۲۴۶ - ۲۴۷ - ۲۴۸

۲۴۹ - ۲۵۰ - ۲۵۱ - ۲۵۲ - ۲۵۳ - ۲۵۴ - ۲۵۵

۲۹۵ - ۹۴

محمد (سید)

۲۱۲ - ۲۱۱ - ۸۰ - ۷۱

محمد اسقرائی (سید)

۳۰۹ - ۳۰۶

محمد مازندرانی (سید)

۱۸۲ - ۱۵۹ - ۱۵۷ - ۷۷ - ۷۴

محمد امین میر جملة (میرزا)

۲۸۷ - ۲۶۶ - ۲۵۷ - ۲۳۳ - ۲۱۲ - ۱۱۹ - ۹۱

محمدانگر (قلعه)

۱۰۲ - ۷۶ - ۷۵ - ۷۳ - ۷۲ - ۷۱

محمد تقی تفرشی (ملا)

۲۲۳ - ۳۶

محمد تقی طباطبا (میر)

۱۰۲

محمد تقی منجم (ملا)

۲۱۲ - ۱۹۷ - ۱۸۹

محمد جوهری تیریزی (میرزا)

۲۵۲

محمد حسین نأودانی (میر)

۲۸۸ - ۱۶۶ - ۱۶۵ - ۱۴۵ - ۷۸ - ۳۴ - ۲۳

محمد رضا استرآبادی (میر)

۲۲۶

محمد مشہدی (میرزا)

۱۵۹

محمد لاری (ملا)

۲۹۷ - ۲۶۴ - ۲۳۱ - ۲۱۶ - ۱۹۰ - ۱۶۷

محمد سعید اردستانی سرخیل (میر)

۱۱۱

محمد سعید بیگ بدخشی

۱۱۳

محمد شاہی (باغ)

۱۶۷

محمد صالح بیگ استرآبادی

۲۸۹

محمد صالح قہی (میر)

۱۷ - ۱۶۹ - ۱۵۶ - ۱۴۹ - ۱۴۸ - ۱۳۹

محمد طاہر (شیخ)

۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴	
۳۱۷، ۲۹۵، ۲۷۴	
۲۰۰، ۱۵۹، ۱۳۳، ۳۵	محمد عادل شاہ (سلطان)
۲۲۰	محمد علی دبیر (ملا)
۸۴، ۸۲، ۸۰	محمد قلی بیگ
۲۱۳، ۱۸۸، ۱۳۳، ۸۱، ۵۹، ۳۹، ۸، ۶	محمد قطب شاہ (سلطان)
۲۸۴، ۱۸۸، ۶۹، ۴۹، ۳۹، ۳۷، ۲۶	محمد قلی قطب شاہ (سلطان)
۱۰۴	محمد مشرف
۱۲۹، ۵۹، ۵۴، ۵۰، ۲	محمد مصطفیٰ (مصطفوی)
۹۴	محمد مصطفیٰ خان (سید)
۲۲۳، ۱۷۸، ۱۶۹، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۰۴	محمد معز الدین مشرف (میر)
۲۳۵	
۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۱۹	محمد مقیم استرآبادی (ملا)
	محمد مودن استرآبادی (میر) مرتضیٰ
۳۱۸، ۲۱۳، ۲۱۲، ۱۶۵، ۳۳، ۱۱، ۸	الممالک
۲۶، ۲۴	محمدی محل
۳۱۵، ۳۱۴	محمد بیگ
۹۳، ۹۲، ۷۹، ۷۸، ۷۵، ۷۴، ۷۳	محمد الدین پیرزادہ (شیخ)
۱۱۸	
۳۱۷	مخا (بندر)
۳۰، ۲۵۴، ۲۳۵، ۱۵۰، ۱۳۹، ۱۱۱	مخدوم ملک
۱۹۶، ۱۷۹	مخاص حسین

۲۲۵، ۲۱۰، ۷۱	مدینہ ( مشرفہ - مکرمہ )
۲۳، ۱۱	مر تضاے الممالک
۷۴	مر تضاے مازندرانی
۱۲۹	مر تضاے - مر تقوی
، ۱۵۲، ۱۴۹، ۱۳۳، ۱۳۱، ۹۶، ۸۶	مر تضاے نگر
، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۸۹، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۶۷	
، ۳۰۰، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۲۰	
۳۰۱	
۱۱۸	مرجان حبشی ( ملک )
۱۶۰، ۱۵۹	مریچ ( قلعہ )
۳۵	مرشد قلی بیگ
، ۱۱۵، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸	مرہری پنڈت
، ۱۴۰، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۵، ۱۱۸، ۱۱۶	
۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۵۲، ۱۴۵، ۱۴۱	
۲۹۵، ۲۸۹، ۲۸۸	مشہد مقدس
۹۸، ۶۲	مصر
۱۹۴، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۴۲، ۱۱۹، ۱۰۸	مصطفی خان
، ۲۴۵، ۲۴۳، ۱۹۰، ۱۶۷، ۱۴۸، ۹۷	مصطفی نگر ( کندیلی )
۳۰۱، ۲۵۴، ۲۵۳	
۳۰۶، ۱۵۴	مظفر ( سید )
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۹، ۱۱۰، ۱۰۶	مظفر خان پتان
۲۶۱، ۲۲۴، ۲۳، ۱۳، ۱۱	مظفر علی دیر ( خواجہ )

۶۲	معراج
۱۱۸، ۷۴	معین الدین (شیخ)
	معین الدین محمد شیرازی (میر)
۲۵۲	عرف میرمو
۲۴۱	مقصود بیک سلحدار
۲۸۰	مقنع (چاہ)
۲۸۰	مقنع (ماہ)
۸۱	مکران
۲۱۰، ۲۰۷، ۱۳۹، ۹۹، ۷۱، ۱۱	مکہ معظمہ
۳۱۷، ۲۲۷، ۲۲۵	
۲۴۰، ۲۳۹	ملکاپور
۲۰۹	ملک محمد شیرازی (شیخ)
۸۰، ۱۱	منشی الممالک
۲۵۵، ۱۱، ۱۰	منصور آباد
۷۵، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۴۶، ۲۳، ۲۳، ۲۱	منصور خان میرجلد ماضی
۱۷۹، ۱۷۰، ۱۱۳، ۸۶، ۷۷	
۹۷	منصور کدہ
۲۴۲، ۲۴۱	منکال
۲۲	منی
۲۵۵	موتگور
۱۶۸، ۱۱۹، ۴۸، ۳۳، ۲۸	منی وار

مہابت خان

۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۴۲، ۷۳

۱۸۹، ۱۷۱، ۱۶۶

۱۸۴، ۱۲۰

۲۱۲

۲۸۸

۲۰۰

۲۸

۱۱۱

۲۰۹، ۱۶۷

۳۵

میر جملہ (باغ)

میرزا بیگ فندرسکی

میرزا صادق قزوینی

میرزا کمال (شاهزادہ)

میرک معین حاجب

میرم بیگ ذوالقدر

میر میران

میر یزدی

(ن)

نارائن راؤ بجمو عدار

ناروجی کانتیہ

ناسک

ناصر کوتوال (میرزا)

ناظر الممالک

ناندیر

نایکواریان

نجف اشرف

ندی محل

۱۶۳، ۱۱۵، ۱۰۴، ۷۷، ۳۶

۱۹۳، ۱۸۸، ۱۸۷

۷۳

۲۸۴، ۲۵۶، ۲۳۳، ۱۹۸

۷۴، ۳۵

۱۷۱

۸۵، ۹۴، ۳۶، ۳۰

۲۲۶، ۲۱۰

۱۷۰، ۱۴۷، ۱۳۸، ۱۰۳، ۹۹، ۷۹، ۵۴

۲۸۶، ۲۸۴، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۲۸

۱۷۶

نربده

۱۱۲	نرھزی
۲۳۲	نریمان
۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۳۰، ۱۳۵، ۱۷۱	نصیر الملک دکنی
۲۱۰، ۱۹۲	
۸۵، ۹۳، ۱۰۶، ۱۱۹، ۱۵۴، ۱۶۸	نصیری خان
۱۶۷	نظام پتن
	نظام الدین احمد جیلانی (حکیم)
۱۶۶، ۲۲۵، ۲۳۱، ۲۷۱	حکیم الملک گیلانی
۳، ۲۳۷، ۳۱۷	نظام الدین احمد صاعدی شیرازی
۲۲۳	نظام شیرازی (میرزا)
۳۱، ۷۳، ۷۸، ۹۲، ۹۳، ۱۰۵، ۱۰۶	نظام شاہ - نظام شاہی
۷، ۱۰، ۸، ۱۱، ۱۱۵، ۱۱۷، ۱۱۸	
۱۱۹، ۱۴۱، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۷۱، ۱۷۹	
۲۱۳	
۲۰۳	نعمہ (ملا)
۱۸۶	نل گوندہ
۲۴۲	نندگام
۳۸	نوح (حضرت)
۳۲، ۷۱، ۷۳، ۱۰۶، ۱۹۹	نور الدین جہانگیر (بادشاہ)
۳۱۲	نور روز
۲۰۵، ۲۲۷، ۲۲۸	نوشیروان
۲۳۵، ۲۳۶، ۳۰۶، ۳۱۴	نیلور (قلعہ)

(و)

۱۳۰	وجهی شاعر دکنی (ملا)
۳۰۹، ۱۸۷، ۱۱۷، ۱۱۵	وسوچی هرکاره
۲۵۴	وسیسرم
۱۲۰، ۱۱۸، ۹۳، ۹۲	وفا خان (یوسف شاه)
۲۴۵، ۲۲۶	ولندیز
۱۸۷، ۱۳۰، ۱۱۹، ۱۱۷، ۱۱۵، ۱۱۲	ویتهوجی کانتیه
۲۵۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۳۴	
۱۹۲، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۷۸	ویلیسرم

(ه)

۲۱۲	هارون جزائری (شیخ)
۶۲	هامون
۲۲۵	هرموز (بندر)
۱۹۳	هزاری راؤ
۲۳۱	هشت محل
۳۱۳	همدان
۱۸۹، ۱۵۱، ۸۱، ۳۹، ۲۱	هند
۷۳، ۷۱، ۶۵، ۶۱، ۶۰، ۵۴، ۳۷، ۳۲	هندستان
۱۲۸، ۱۲۲، ۱۰۵، ۱۰۰، ۹۳، ۸۱	
۲۰۵، ۲۰۳، ۲۰۱، ۱۹۸، ۱۸۵، ۱۵۶	
۳۱۲، ۲۵۹، ۲۳۰، ۲۲۵، ۲۲۲، ۲۱۱	

(۳۵)



۲۱	ہندو
۱۳۱، ۲۱۶	ہندی
۹۶	ہوجی راز حوالہ دار
۲۰۴	ہون (سکہ)
۱۹۲	ہیت خان
	(ی)
۵	یافت
۱۴۷، ۱۴۶، ۱۱۰، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۳۵	یاقوت خان حبشی
۱۵۳	
۲۷۸	یمن
۹۸، ۶۲	یوسف (حضرت)
۹۲	یوسف شاہ (وفا خان)
۳۱۸، ۱۱۹، ۱۱۷، ۸۵	یوسف (ملك)
۲۴۱	یوم المبعث
۲۴۱	یونان
۱۳۰، ۹۲، ۹۱، ۳۵، ۲۳، ۱۲، ۱۰	یولچی بیگ اعظم الامراء
۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۰، ۱۷۱، ۱۵۷	
۳۰۱، ۲۹۴، ۲۲۷، ۲۲۰	

# HADIQAT-US-SALATEEN

A History of the reign of Abdullah  
Qutb Shah of Golconda (1662—1672 A.D.).

Vols. I & II

*by*

NIZAMUDDIN AHMAD

*Edited by*

SYED ALI ASGHAR BILGIRAMI

"MINISTRY OF EDUCATION", GOVERNMENT OF INDIA HAS BEEN  
PLEASED TO EXTEND GRANT-IN-AID TOWARDS THE  
PUBLICATION OF THIS BOOK"

Idara-e-Adabiyat-e-Urdu,  
Hyderabad, A. P.

1961

178  
Price Rs. 10/-